

جنتی زیور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ

علامۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج عبدالصطفیٰ صاحب اعظمی سہروردی قبلہ مدظلہ العالی اپنے علمی جاہ و جلال اور فضل و کمال کے اعتبار سے اکابر علماء اہل سنت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت ماہر و دیانت، ساحرا لہیان اور ایک خصوصی طرزِ تحریر کے موجد و کامیاب مصنف ہونے کی بناء پر ملک و بیرون ملک میں "جامع الصفات" مشہور ہیں۔ چند خاص خاص اور اہم موضوعات پر آپ کی چھوٹی بڑی پندرہ کتابیں طبع ہو کر عوام و خواص سے خراجِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیرِ نظر کتاب "جنتی زیور" آپ نے عوام اور خاص کر عورتوں کے لئے تصنیف فرمائی جس کو میں بخورِ پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت ہی اصول اور بے حد مفید ہے اور بھلائی مآج و مستند مسائل اور بھترین آداب و محاسن کے ساتھ ساتھ عبرت خیز نصیحتوں اور درقت انگیز واقعات کا لا جواب مجموعہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ حضرت مصنف قبلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور برادرانِ اہل سنت و خواص میں امت کو اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین بھاء حبیبہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ تعالیٰ و سلام علیہ و علیہم اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی

خادم دارالافتاء فیض الرسول براؤن شریف
ضلع بہت

۲۵۔ ذی القعدہ ۱۳۹۹ ہجری

سبب تالیف

مسلمان محروم کی آزاد خیالی سے مسلم معاشرہ کی تباہی و بربادی دیکھ کر ہر بار دل ٹوٹتا اور جلتا تھا۔ اس لئے ایک خدمت سے یہ خیال تھا کہ مسلمان محروم کی اصلاح و تلاح اور ان کی جدا افتاد اپنی اور جدا امتالیوں کی اصلاح کے لئے ایک کتاب لکھوں، مگر انیسویں اور بیسویں صدیوں کے مفکر کے میدان محشر میں اس طرف توجہ کی فرصت ہی نہیں ملی۔ یہاں تک کہ میرے قلمس مرید مولوی اکاڑ حسین صاحب کاوری مالک انجناز ہک اپہ ہونڈ نے بڑی دل سوزی کے ساتھ میرے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے جو مسلمان محروم کی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے حلق ضروری معلومات کی جامع ہوتا کہ وہ مسلمان بچوں کے تعلیمی کورس میں داخل ہو سکے اور مسلمان لڑکیوں کو جنت میں دی جائے۔ اس کے بعد میری تصانیف کے دوسرے قلمدانوں نے بھی زبانی اور قلمی طور پر بلا ضلوع کا یہاں طور پر باندھ دیا کہ میں احباب کے اس مطالبہ کو نظر انداز نہ کر سکا۔ مدہونی کر سب سے آخر میں طبع ہستی کے سید الحاج ملا محمد ضیف بارعلوی جن کا بہت سی علم دوست و پندار سنگھوں میں شمار ہے، انہوں نے براؤن شریف میں میرے دو پروڈیو کر بر جتہ یہ کہہ دیا کہ آپ نے ہمارے ملاکوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے تو بہت سی کتابیں لکھ دی ہیں لیکن ہماری لڑکیوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے آپ نے اب تک کچھ بھی نہیں لکھا۔ یہ سن کر مجھے بے حد تاثر ہوا اور میں نے یہ عزم کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک ایسی کتاب لکھوں گا جو محروم اور مردوں دونوں کی اصلاح کے لئے ذریعہ ہدایت اور مجھ گناہ گار کے لئے سامان آفریت بن جائے۔ چنانچہ خداوند کریم کا بے شمار شکر ہے کہ صرف چند ماہ کی قلیل مدت میں قسم قسم کے نگہائے معنائین کو کچھ ٹپن کر مسائل و خصائل کا ایک خوبصورت گل دستہ "جنتی زہد" کے نام سے ناظرین کی خدمت میں اندر کرنا ہوا۔

یہ کتاب متعدد ذیل دی عنوانوں کا مجموعہ ہے (۱) معاملات (۲) اعتکافات (۳) رسومات (۴) ایامات (۵) عبادات (۶) اسلامیات (۷) تذکرۃ صالحات (۸) حشر و قیامت (۹) عملیات (۱۰) سیلا و نصت۔

بھمہ تعالیٰ ہر عنوان کے تحت ضروری ہدایت اور اسلامی مسائل و خصائل کا ایک حد تک کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اس لئے ناظرین سے امیدوار ہوں کہ میری کوتاہیوں کی اصلاح فرمائیں گے اور اس سلسلہ کی اصلاح و تلاح کے لئے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی طاقت بھر ضرور حصہ لیں گے۔ خداوند کریم میری اس حقیر قلمی خدمت میں کو شرف قبول سے سرشار فرمائے۔ آمین!

آخر میں حضرت گرامی مولانا الحاج مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف و عزیز القند مولانا قدس الدین صاحب رضوی مدرس دارالعلوم فیض الرسول براؤن شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان دونوں صاحبان نے کتاب کی کچھ میں حصہ لے کر میرے ہار کو ہلکا اور میرے قلب کو مطمئن کر دیا۔ فیجز اہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاؤ ہو حسبی و نعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

عبدالمصطفیٰ الاعظمی علی حد

انتساب

میری اہلیہ صالحہ خاتون کے نام

جو ۳۳ برس سے نہایت وفاداری کے

ساتھ میری خدمت کر رہی ہیں۔ میرے بچوں کو

پالا، میرا گھر سنبھالا اور مجھے تعلیمی و دینی خدمتوں

کے لئے خانگی ٹکروں سے آزاد کر دیا۔ ان کے

لئے میری دعا ہے کہ ۔

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

۶۔ شوال ۱۳۹۹ھ ہجری

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	بچوں کے حقوق اولاد کی پرورش کا طریقہ ماں باپ کے حقوق رشتہ داروں کے حقوق پڑوسیوں کے حقوق عام مسلمانوں کے حقوق انسانی حقوق جانوروں کے حقوق راستوں کے حقوق حقوق ادا کرو، یا معاف کراؤ		(۱) معاملات عورت کیا ہے؟ عورت اسلام سے پہلے عورت اسلام کے بعد عورت کی ذمہ داری کے چار دور عورت کا بچپن عورت جب بالغ ہو جائے عورت شادی کے بعد طلاق شوہر کے حقوق شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا بہترین بیوی کی پہچان بہترین بیوی وہ ہے سایا بھوکا جھگڑا سایا کے فرائض بھوکے فرائض بچے کے فرائض بیوی کے حقوق مسلمان عورتوں کا پردہ پردہ عورت ہے، بے عزتی نہیں گن لوگوں سے پردہ فرض ہے بہترین شوہر کی شان بہترین شوہر وہ ہے عورت ماں بن جانے کے بعد
	(۲) اخلاقیات چھری عاداتیں غش غصہ کب برا۔ کب اچھا غصہ کا علاج حسد حسد کا علاج لاالچی لاالچی کا علاج سنبھولی ٹھگن کا علاج تکبر تکبر کا علاج		

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	خوش اخلاقی		چغلی
	حیاء		نصیبت
	مقامی ستمرائی		کن کن لوگوں کی نصیبت ہا کر ہے
	سادگی		بہتان
	سقاوت		جھوٹ
	شیریں کھائی		کب اور کون سا جھوٹ جا کر ہے؟
	گناہوں کا بیان		میب جوئی
	گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں؟		گالی گلوچی
	گناہ کبیرہ کون کون سے ہیں		فضول بکواس
	گناہوں سے دنیاوی نقصان		ہاشکری
	عبادتوں کے دنیاوی فوائد		جھڑا بھرا
	(۳) رسومات		کالی
	مسلمانوں کی رسموں کا بیان		خند
	چند بڑی رسمیں		بدگمانی
	چند		کان کا کچا ہونا
	تہواروں کی رسمیں		ریا کاری
	میتوں اور دفنوں کی رسمیں		تعریف پسندی
	محرم کی رسمیں		چندا بھی عادتیں
	محرم میں کیا کرنا چاہی		علم کم
	شب عاشورا کی نقل نماز		تواضع و انکساری
	عاشورا کا روزہ		عنود و درگزر
	جالس محرم		صبر و شکر
	فاتحہ		قامت
	محرم کا کھانا		رحم و شفقت

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	سنت غیر منو کدہ مستحب مباح حرام مکروہ تحریمی اسماء مکروہ حیثیتی خلاف اولیٰ		وہب برأت کا حلوہ (۴) ایمانیات پانچوں نکلے ایمان بحمل ایمان مخلص اللہ تعالیٰ نبی و رسول صحابی فرشتوں کا بیان جن کا بیان آسمانی کتابیں نقصہ کا بیان عالم برزخ قیامت کا بیان ضروری ہدایات کفر کی باتیں ولایت کا بیان جبری سریدی
	نماز شرائط نماز پاک کے مسائل وضو کا طریقہ وضو کے فرائض وضو کی سنتیں وضو کے مستحبات وضو کے مکروہات وضو توڑنے والی چیزیں حسل کے مسائل حسل کا طریقہ ضروری تنبیہ کن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟ تیمم کا بیان تیمم کا طریقہ تیمم کی سنتیں		(۵) عبادات مسائل کی چند اصطلاحیں فرض واجب سنت منو کدہ

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	استقبال قبلہ کے مسائل		استحباب کا بیان
	رکعتوں کی تعداد اور نیت		پانی کا بیان
	نماز پڑھنے کا طریقہ		کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے؟
	نماز میں عورتوں کے چند مسائل		کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟
	افعال نماز کی قسمیں		جانوروں کے جوٹھے کا بیان
	فراموش نماز		کنویں کے مسائل
	نماز کے واجبات		نہجاستوں کا بیان
	نماز کی سنتیں		حیض و نفاس اور چہارت کا بیان
	نماز کے مستحبات		حیض و نفاس کے احکام
	نماز کے بعد کرو دعا		استحاضہ کے احکام
	ایک مسنونہ دعا		جُحِب کے احکام
	جماعت و امامت کا بیان		معذور کا بیان
	وتر کی نماز		نماز کے وقتوں کا بیان
	دعائے قنوت		نہر کا وقت
	سجدہ سمجھ کا بیان		ظہر کا وقت
	نماز قاسد کرنے والی چیزیں		فائکہ
	نماز کے مکروہات		عصر کا وقت
	نماز توڑ دینے کا عذر		مغرب کا وقت
	پیار کی نماز کا بیان		عشاء کا وقت
	مسافر کی نماز کا بیان		نماز وتر کا وقت
	سجدہ تلاوت کا بیان		مکروہ وقتوں کا بیان
	قرأت کا بیان		اذان کا بیان
	نماز کے باہر تلاوت کا بیان		اذان کا جواب
	احکام مسجد کا بیان		صلوٰۃ پڑھنا
			اتمامت

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	زیارت قبور		سنتوں اور نفلوں کا بیان
	زکوٰۃ		نماز حنیفہ الموضوہ
	زیارات کی زکوٰۃ		نماز اشراق
	عشر کا بیان		نماز چاشت
	زکوٰۃ کا مال کن کو دیا جائے؟		نماز تہجد
	کن کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے؟		صلوٰۃ الایح
	قابل توجہ نکتہ		نماز حاجت
	صدقہ فطر کا بیان		صلوٰۃ الاسرار
	سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟		نماز استسکار
	صدقہ کرنے کی فضیلت		تراویح کا بیان
	روزہ		نمازوں کی قضا
	پائمہ پکھنے کا بیان		جمعہ کا بیان
	روزہ توڑنے والی چیزیں		نماز عیدین کا بیان
	جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹا		نماز عیدین کا طریقہ
	روزہ کے مکروہات		عکس قرعہ
	روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ		قربانی کا بیان
	کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟		قربانی کا طریقہ
	چند نفلی روزوں کی فضیلت		حقیقہ کا بیان
	احکام		گھن کی نماز
	حج		نیت کے مصلحتات
	حج واجب ہونے کی شرطیں		نیت کے نہلانے کا طریقہ
			کفن کا بیان
			چٹا زلے چلنے کا بیان
			نماز چٹا زلے کی ترکیب
			قبر پر تختین

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	مدینہ منورہ کی چند مسجدیں دربار اقدس سے وابستگی		وجوب ادا کی شرائط صحبت ادا کی شرطیں حج کے فرائض حج کے واجبات حج کی سنتیں ضروری تنبیہ سفر حج و زیارات کے آداب حاجی گھر سے نکلنے وقت حاجی پہنچنے میں حاجی جہاز پر حاجی جہاد میں احرام ضروری ہدایت طواف کعبہ مکرمہ مقام ایما جم ذرائع منسجم ذرائع زمزم مقام مردہ کی سعی بنی کورواگی میدان عرفات میں رات بھر مزدلفہ میں حج کی چند زیارت گاہیں حج گھر سے روانگی حاضرین دربار مدینہ مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں
	(۶) اسلامیات کھانے کا طریقہ پینے کا طریقہ سونے کے آداب لباس کا بیان زینت کا بیان مصرف مسائل چلنے کے آداب آداب مجلس کا بیان مجلس سے اٹھنے وقت کی دعا زمان کی حفاظت مکان میں جانے کی اجازت لینا سلام کے مسائل مصالحہ و معاندت و یوسہ و قیام یوسہ کی قسمیں چھپک اور جھانکی خرید و فروخت کے چند مسائل نشدانی چیزوں کا بیان بلا اجازت کسی کی چیز لے لینا تصویروں کا بیان بیہ موردوں کا نکاح		

بیاری اور علاج کا بیان

بیاری پر کسی

قرآن کی تلاوت کا ثواب

قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسجد اور قبلہ کے آداب

لب و لصب کا بیان

علم دین کی فضیلت

حلال روزی کمانے کا بیان

ضروری تنبیہ

نہری سریدی کے لئے ہدایات

سرید کو کس طرح رہنا چاہی؟

خیر و برکت والی مجلسیں

میلا شریف

رجبی شریف

گیارہویں شریف

سیرت پاک کے اجلاس

حلقہ ذکر

غریب بزرگان دین

ایصال ثواب

تہجد کی قاتحہ

چالیسویں اور برسی کی قاتحہ

شب برأت کی قاتحہ

کوٹلوں کی قاتحہ

قاتحہ کا طریقہ

(۷) تذکرہ صالحات

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عموہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ

عنہا

حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عجمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زرقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عتیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت انصارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُمّ حناہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سمریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت لہیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حمیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت اُمّ محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	<p>آسیب دور ہو جائے خطروں میں پڑ جانے کے وقت ہر آفت سے نجات دفع آسیب ورد مسحر حکلم اور شیطان سے چٹا وہائے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر مرض سے شفاء جھڑا ہو جائے تھکان کا تعویذ خواص سورۃ فاتحہ روزی کی فراوانی مکان سے جن بھاگ جائے شفاء مراض بیماری اور آفت دفع ہو خواص سورۃ بقرہ شیطان بھاگ جائے بڑی برکت خواص آیۃ الکرسی جسمیں کوئی نہ دیکھ سکے خواص سورۃ آل عمران خواص سورۃ نساء خواص سورۃ مائدہ خواص سورۃ انفحام خواص سورۃ اعراف خواص سورۃ انفخال</p>		<p>بیشیاں جنم سے پردہ نہیں کی انسان کی انہیں غلطیاں سلیقہ اور آسام کی باتیں کارآمد تدبیریں کیڑوں بکڑوں کو بھگانا زمانہ حاصل کی تدبیریں زچہ کی تدبیروں کا بیان بچوں کی احتیاط اور تدبیر</p> <p>(۹) عملیات</p> <p>احمال اور دعاؤں کی شرائط وہائے تک کے ضروری آداب سغلی و رجحانی عملیات مؤکلاتی عملیات سے بچ خواص بسم اللہ ہر طرح کی حاجت روائی ذہنی دور ہو جائے ہر درد و مرض دور ہو جائے چروار چانک موت سے حفاظت حاجتوں کے لئے بسم اللہ اور نماز اولاد زندہ رہے گی۔ زہر کا اثر نہ ہو بخار سے شفاء تب لڑہ سے شفاء بازار میں نقصان نہ ہو</p>

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	خواص سورۃ ہا		خواص سورۃ توحہ
	خواص سورۃ قاطر		خواص سورۃ یونس
	خواص سورۃ یس		خواص سورۃ ہود
	خواص سورۃ الصافات		خواص سورۃ یوسف
	خواص سورۃ ص		خواص سورۃ زمر
	خواص سورۃ زمر		خواص سورۃ ابراہیم
	خواص سورۃ مؤمن		خواص سورۃ حجر
	خواص سورۃ نجم		خواص سورۃ نحل
	خواص سورۃ النور		خواص سورۃ بنی اسرائیل
	خواص سورۃ فرقان		خواص سورۃ کہف
	خواص سورۃ دھاف		خواص سورۃ مریم
	خواص سورۃ جاثیہ		خواص سورۃ طہ
	خواص سورۃ الاحقاف		خواص سورۃ انبیاء
	خواص سورۃ محمد		خواص سورۃ حج
	خواص سورۃ فتح		خواص سورۃ مؤمنون
	خواص سورۃ الحجرات		خواص سورۃ نور
	خواص سورۃ ق		خواص سورۃ فرقان
	خواص سورۃ ذاریات		خواص سورۃ شعراء
	خواص سورۃ طہ		خواص سورۃ فصل
	خواص سورۃ نجم		خواص سورۃ قصص
	خواص سورۃ قمر		خواص سورۃ علقمہ
	خواص سورۃ الرحمن		خواص سورۃ روم
	خواص سورۃ الواقعة		خواص سورۃ لقمان
	خواص سورۃ الحمد		خواص سورۃ سجدہ
			خواص سورۃ احزاب

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	خواص سورۃ التکوین		خواص سورۃ محمدیہ
	خواص سورۃ ہودج		خواص سورۃ حشر
	خواص سورۃ الطارق		خواص سورۃ ممتحنہ
	خواص سورۃ اعلیٰ		خواص سورۃ صف
	خواص سورۃ غاشیہ		خواص سورۃ جحد
	خواص سورۃ فجر		خواص سورۃ منافقون
	خواص سورۃ بلد		خواص سورۃ طلاق
	خواص سورۃ الفتح		خواص سورۃ تحریم
	خواص سورۃ النحل		خواص سورۃ ملک
	خواص سورۃ النبی		خواص سورۃ ن
	خواص سورۃ الم نشرح		خواص سورۃ النہاۃ
	خواص سورۃ النجم		خواص سورۃ معارج
	خواص سورۃ اقراء		خواص سورۃ نوح
	خواص سورۃ قدر		خواص سورۃ جن
	خواص سورۃ البینہ		خواص سورۃ مزلزل
	خواص سورۃ الزلزل		خواص سورۃ مدثر
	خواص سورۃ الاحادیث		خواص سورۃ قیامت
	خواص سورۃ القارۃ		خواص سورۃ دھر
	خواص سورۃ النکاح		خواص سورۃ الرسالت
	خواص سورۃ العصر		خواص سورۃ نباء
	خواص سورۃ المزمز		خواص سورۃ والکافرات
	خواص سورۃ قیل		خواص سورۃ ص
	خواص سورۃ قریش		خواص سورۃ نکویر
	خواص سورۃ یاعون		خواص سورۃ انشطار
			خواص سورۃ تطہیف

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	<p>چمک کا گژہ دودھ کم ہونا جادو ٹوٹا کے لئے ایسا مہا ہاری کی کمی ایسا مہا ہاری کی زیادتی غائب کو واپس بلانا فریجی ڈور کرنے کے لئے بچوں کا زیادہ رونا دوسرے کے لئے دوسرا دھاتیسی چند مفید دعائیں</p> <p>(۱۰) میلا دو نعت</p> <p>میلا دو حکوم میلا دو شریف مکینہ نعت تراہ نماز شجرہ نقشبندیہ مجددیہ شجرہ قادریہ رضویہ جامعہ سلسلہ شیخ گنج قادری مناجات</p>		<p>خواص سورہ الکھلث خواص سورہ الکافرون خواص سورہ جنت خواص سورہ اخلاص خواص سورہ قلن والناس دوسرے مختلف عملیات دماغ کی کمزوری نظر کا کمزور ہونا زبان میں گھٹ اختلاج قلب درد و شکم تلی بڑھ جانا ناف تک جانا بخار پھوڑا پھنسی گھر سے سانپ بھاگنا ہاڈ لے جانے کا کاٹ لینا بانجھ ہونا حمل کر جانا پیدا کش کا درد بچہ زندہ نہ ہونا بچوں کو نظر لگنا رونا چوٹ لگنا ایسا اور ہر وہائی امراض</p>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد

اے خدا مہرِ جہاں! اے خالقِ کُل و نہار
ہو نہیں سکتی تری حمد و ثناء ہے شمار

تُو دو عالم کا حقیقی مالک و مختار ہے
ذریعے ذریعے پر ترا چلتا ہے نظم و اقتدار

تُو نے بخشی ہے لہک کے چاند تاروں کو چمک
تیری قدرت سے گل و ٹہنچ پہ آتا ہے نگہار

رجبِ عالم کے ولایتی کرم کا واسطہ
بخش دے میرے گناہوں کو ہوں نادام، شرمسار

کھول دے میری دُعاؤں کے لئے بابِ قبول
مرضِ کرتا ہوں تیرے آگے مجھ کو اکلبار

ملاحظہ

نعت

روحے پہ نور پر ہم کو بلائیں یا رسولؐ
پھر وہاں سے عمر بھر واپس نہ آئیں یا رسولؐ

مظہر طیبہ بنا دینا ہے دل کو بے قرار
یاد آتی ہیں مدینہ کی فضا میں یا رسولؐ

گلستانِ زندگی نذر خواہاں ہونے کا
بھج دو بارگاہِ مدینہ کی ہوائیں یا رسولؐ

گنبدِ محضرا کو دیکھیں دشت و صحرا میں پھر
تیری آغوشِ کرم میں مسکرائیں یا رسولؐ

آپ کے دربارِ اقدس میں ہزاروں کی طرح
ہم بھی آ کر داستانِ غم سنائیں یا رسولؐ

ملاحظہ

{ ۱ }

معاملات

معاملات نہ ہوں مگر درست انسان کے
تو جانور سے بھی بدتر ہے آدمی کی حیات

عورت کیا ہے؟

عورت: خدا کی بڑی نعمتوں میں ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت: دنیا کی آباد کاری اور بنداری میں مردوں کے ساتھ تقریباً برابر کی شریک ہے۔

عورت: مرد کے دل کا سکون و روح کی راحت و ذہن کا طمینان بہن کا عین ہے۔

عورت: دنیا کے خوبصورت چہرہ کی ایک آنکھ ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو دنیا کی صورت کافی ہوتی۔

عورت: آدم علیہ السلام و حضرت حوا کے سوا تمام انسانوں کی "ماں" ہے اس لئے وہ سب کے لئے حامل احرام ہے۔

عورت: کا وجود انسانی تمدن کے لئے بے حد ضروری ہے۔ اگر عورت نہ ہوتی تو مردوں کی زندگی جنگلی جانوروں سے بدتر ہوتی۔

عورت: بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔ شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی ہے۔
ماں بن کر اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔ اس لئے عورت دنیا میں پیار و محبت کا ایک
"ناجنگ ٹی" ہے۔

بَابُ الْحَمَلِ

نَحْنُ نَذَرُ نَفْسَيْنِ خَلِيٍّ ذِي سَوَالِ الْكُرْبَانِ ۝

عورت اسلام سے پہلے

اسلام سے پہلے عورتوں کا حال بہت خراب تھا۔ دنیا میں عورتوں کی کوئی عزت و وقعت ہی نہیں تھی۔ مردوں کی نظر میں اس سے زیادہ عورتوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں تھی کہ وہ مردوں کی نفسانی خواہش پوری کرنے کا ایک ”کھلونا“ تھیں، عورتیں دن رات مردوں کی قسم قسم کی خدمت کرتی تھیں اور طرح طرح کے کاموں سے یہاں تک کہ وہ مردوں کی محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتی تھیں وہ بھی مردوں کو دے دیا کرتی تھیں۔ مگر عالم مرد پھر بھی ان عورتوں کی کوئی قدر نہیں کرتے تھے، بلکہ جانوروں کی طرح ان کو مارتے بیٹھتے تھے۔ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں کے کان ٹاک وغیرہ اعضا کاٹ لیا کرتے تھے اور کبھی کبھی گل بھی کڑا لیتے تھے۔ عرب کے لوگ لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور باپ کے مرنے کے بعد اس کے لڑکے جس طرح باپ کی جانیدار اور سامان کے مالک ہو جایا کرتے تھے اسی طرح اپنے باپ کی بیویوں کے بھی مالک بن جایا کرتے تھے اور ان عورتوں کو زبردستی لوٹ لیاں بنا کر رکھ لیا کرتے تھے۔ عورتوں کو ان کے ماں باپ، بھائی، بہن یا شوہر کی میراث میں سے کوئی حصہ نہیں ملتا تھا۔ نہ عورتیں کسی چیز کی مالک ہوا کرتی تھیں۔ عرب کے بعض قبیلوں میں یہ خالانہ دستور تھا کہ بچہ ہو جانے کے بعد عورتوں کو گھر سے باہر نکال کر ایک چھوٹے سے ٹکڑے دار یک جھونپڑے میں ایک سال تک قید میں رکھا جاتا تھا۔ وہ جھونپڑے سے باہر نہیں نکل سکتی تھیں، نہ غسل کرتی تھیں نہ کپڑے بدل سکتی تھیں۔ کھانا، پانی اور اپنی ساری ضرورتیں اسی جھونپڑے میں پوری کرتی تھیں۔ ”بہت سی عورتیں تو گھٹ گھٹ کر مر جاتی تھیں“ تو ایک سال کے بعد ان کے آنکھ میں اونٹ کی پگھلیاں ڈال دی جاتی تھیں اور ان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ کسی جانور کے بدن سے اپنے بدن کو گزریں۔ پھر سارے شہر کا اسی گندے لباس میں چکر لگائیں اور ابھر ابھر اونٹ کی پگھلیاں پگھلکتی ہوئی چلتی رہیں۔ یہ اس

بات کا اعلان ہوتا تھا کہ ان عورتوں کی عدالت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح کی دوسری بھی طرح طرح کی خراب اور تکلیف دہ رسمیں تھیں جو غریب عورتوں کے لئے مصیبتوں اور بلاؤں کا پہاڑ بنی ہوئی تھیں اور بے چاری مصیبت کی ماری عورتیں گھٹ گھٹ کر اور درد کر اپنی زندگی کے دن گزاری تھیں اور ہندوستان میں تو یہ عورتوں کے ساتھ ایسے ایسے دردناک ظالمانہ سلوک کئے جاتے تھے کہ جن کو سوچ سوچ کر کلیجہ منہ کو آ جاتا ہے۔ ہندو دھرم میں ہر عورت کے لئے فرض تھا کہ وہ زندگی بھر جسم جسم کی خدمت میں کر کے ”پتی پوجا“ (شوہر کی پوجا) کرتی رہے اور شوہر کی لاش کے ساتھ زندہ عورت بھی جل کر داکھ ہو جائے۔ فرض پوری دنیا میں بے رحم اور ظالم مرد عورتوں پر ایسے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے تھے کہ ان ظلموں کی داستان سن کر ایک درد مند انسان کے سینے میں رنج و غم سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ ان مظلوم اور بے کس عورتوں کی مجبوری والا چاری کا یہ عالم تھا کہ ساج میں شان عورتوں کے کوئی حقوق تھے، نشان کی مظلومیت پر داد و فریاد کے لئے کسی قانون کا کوئی سہارا تھا۔ چاروں برس تک یہ ظلم و ستم کی ماری ڈکیا ماری عورتیں اپنی اس بے کسی اور لا چاری پر دعویٰ بلبلاتی اور آنسو بہاتی رہیں، مگر دنیا میں کوئی بھی ان عورتوں کے دھنوں پر مہم رکھنے والا اور ان کی مظلومیت کے آنسوؤں کو پوچھنے والا درد مند تک نظر نہیں آتا تھا۔ وہ دنیا میں کوئی بھی ان کے دکھ درد کی فریاد کو سننے والا تھا۔ نہ کسی کے دل میں ان عورتوں کے لئے ہال برابر بھی رحم و کرم کا کوئی جذبہ تھا۔ عورتوں کے اس حال زاد پر انسانیت رنج و غم سے بے ہنگم اور بے قرار تھی۔ مگر اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ وہ رحم و ہمدردی کا اظہار کرے کہ اور رحم ارا زمین غریب سے کوئی ایسا سامان پیدا فرما دے کہ اس کا چانگ ماری دنیا میں ایک الٹا انقلاب نمودار ہو جائے اور لاچار عورتوں کا سارا دکھ درد دور ہو کر ان کا بیڑا پار ہو جائے۔ چنانچہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کی رحمہ کا آفتاب جب طلوع ہو گیا تو ماری دنیا نے اچانک یہ محسوس کیا کہ

جہاں جبریک تھا، غلٹ کردہ تھا، سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کہا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا

عورت اسلام سے پہلے

جب ہمارے رسول رحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان کی طرف سے ”وہی اسلام“ لے کر تشریف لائے تو دنیا بھر کی ستائی ہوئی عورتوں کی قسمت کا ستارہ چمک اٹھا اور اسلام کی بدولت

عالم مردوں کے ظلم و ستم سے کھلی اور روئندی ہوئی عورتوں کا درجہ اس قدر بلند پایا ہوا کہ مہارات و معاملات بلکہ زندگی اور موت کے ہر مرحلہ اور ہر سوڑ پر عورتیں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو گئیں اور مردوں کی برابری کے درجہ پر پہنچ گئیں۔ مردوں کی طرح عورتوں کے بھی حقوق مقرر ہو گئے اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے خداوندی قانون آسمان سے نازل ہو گئے اور ان کے حقوق دلانے کے لئے اسلامی قانون کی مانتی میں عداوتیں قائم ہو گئیں۔ عورتوں کو بالکائے حقوق حاصل ہو گئے۔ چنانچہ عورتیں اپنے مہر کی رقموں، اپنی تجارتوں، اپنی جائیدادوں کی مالک بنادی گئیں اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن، اولاد اور شوہروں کی میراثوں کی وارث قرار دی گئیں۔ فرض وہ عورتیں جو مردوں کی جو چیزوں سے زیادہ ذلیل و خوار اور انتہائی مجبور و لاچار تھیں وہ مردوں کے دلوں کا سکون اور ان کے گھروں کی ملکہ بن گئیں۔ چنانچہ قرآن مجید نے صاف صاف لفظوں میں اعلان فرمادیا کہ

غُلِقَ لَكُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ أَرْزَاقٌ يُؤْتِيهِمُ اللَّهُ يَتَوَلَّوْنَ فَيُوقَظُ زَكَاةً ۝

(سورہ بقرہ رکوع ۵)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں پیدا کر دی تاکہ ان سے تمہیں حاصل ہو اور اس نے تمہارے درمیان محبت و شفقت پیدا کر دی۔

اب کوئی مرد بلاوجہ نہ عورتوں کو مار پیٹ سکتا ہے نہ ان کو گھروں سے نکال سکتا ہے، نہ کوئی ان کے مال و اسباب یا جائیدادوں کو چھین سکتا ہے بلکہ ہر مرد مذہبی طور پر عورتوں کے حقوق ادا کرنے پر مجبور ہے۔ چنانچہ خدا ابو قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

وَالَّذِينَ يَتَّبِعُوا ظُلْمًا يَلْعَنُ اللَّهُ أَعْيُنُ النَّاسِ أَعْيُنُهُمْ أَفْرَافٌ ۝ (سورہ بقرہ رکوع ۲۸)

ترجمہ: عورتوں کے مردوں پر ایسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر، اچھے سلوک کے ساتھ۔

اور مردوں کے لئے یہ فرمان جاری فرمادیا کہ

وَعَاثِرُوا عَنْ الْغُرُوفِ ۝ (سورہ نساء رکوع ۳)

ترجمہ: اور اچھے سلوک سے عورتوں کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

تمام دنیا دیکھ لے کہ دین اسلام نے میاں بیوی کی اجتماعی زندگی کی صدارت اگرچہ مرد کو عطا فرمائی ہے اور مردوں کو عورتوں پر حاکم بنا دیا ہے تاکہ نظام خانداری میں اگر کوئی بڑی مشکل

آن پڑے تو مرد اپنی امداد و طاقت و صلاحیت سے اس مشکل کو حل کر دے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ جہاں مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر واجب کر دیے ہیں وہاں عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیے ہیں۔ اس لئے عورت اور مرد دونوں ایک دوسرے کے حقوق میں جکڑے ہوئے ہیں تاکہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کو ادا کر کے اپنی اجتماعی زندگی کو شان و بھروسہ کی جنت بنا دیں اور خالق و مخلوق اور لڑائی جھگڑوں کے جہنم سے ہمیشہ کے لئے آزاد ہو جائیں۔

عورتوں کو درجہات و مراتب کی اتنی بلند منزلوں پر پہنچا دینا، یہ حضور نبی رحمت ﷺ کا وہ احسانِ عظیم ہے کہ تمام دنیا کی عورتیں اگر اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس احسان کا شکر پیانا کرتی رہیں پھر بھی وہ اس عظیم شانِ احسان کے شکرگزاری کے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتیں۔

سبحان اللہ! تمام دنیا کے مسنِ اعظم حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ رحمت کا کیا کہنا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مردوں میں غریبوں کی پر لائے والا معصیت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرانے کا قم کھانے والا فقیروں کا مادی ضعیفوں کا ملکی یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کی زندگی کے راستے میں یوں تو بہت سے سوا آتے ہیں، مگر اس کی زندگی کے چار دور خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:

(۱) عورت کا بچپن (۲) عورت بالغ ہونے کے بعد

(۳) عورت بیاہی بن جانے کے بعد (۴) عورت ماں بن جانے کے بعد

اب ہم عورت کے ان چاروں زمانوں کا اور ان وقتوں میں عورت کے فرائض اور اس کے حقوق کا مختصر تذکرہ صاف صاف لفظوں میں تحریر کرتے ہیں تاکہ ہر عورت ان حقوق و فرائض کو ادا کر کے اپنی زندگی کو دنیا میں بھی خوشحال بنائے اور آخرت میں بھی جنت کی لازوال نعمتوں اور دولتوں سے سرفراز و مالا مال ہو جائے۔

{ ۱ } عورت کا بچپن

عورت بچپن میں اپنے ماں باپ کی پیاری بچی کہلاتی ہے۔ اس زمانے میں جب تک وہ

بالغ بھی رہتی ہے، شریعت کی طرف سے نہ اس پر کوئی چیز فرض ہوتی ہے نہ اس پر کسی قسم کی ذمہ داریوں کا کوئی بوجھ ہوتا ہے۔ وہ شریعت کی پابندیوں سے بالکل آزاد رہتی ہے اور اپنے ماں باپ کی پیاری اور لاڈلی بیٹی بنی ہوئی کماتی چلتی، پہنچتی اور ذمہ داری اور خوشی کھیلتی رہتی ہے اور وہ اس بات کی حقدار ہوتی ہے کہ ماں باپ، بھائی بہن اور سب رشتہ خاندان والے اس سے پیار و محبت کرتے رہیں اور اس کی دل بھنگی اور دل جوئی میں لگے رہیں اور اس کی صحت و صفائی اور اس کی عافیت اور بھلائی میں ہر قسم کی انتہائی کوشش کرتے رہیں تاکہ وہ ہر قسم کے غمروں اور رنجوں سے فارغ البال اور ہر وقت خوش و خرم اور خوش حال رہے۔ جب وہ کچھ بولنے لگے تو ماں باپ پر لازم ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا نام سنائیں۔ پھر اس کو کلمہ وغیرہ پڑھائیں۔ جب وہ کچھ اور بڑا ہو سکے تو اس کو صفائی ستھرائی کے ذریعہ اور سلیپے سکھائیں۔ اس کو نہایت پیار و محبت اور نرمی کے ساتھ انسانی شرافتوں کی باتیں بتائیں اور اچھی باتوں کا شوق اور بری باتوں سے نفرت دلانیں۔ جب پڑھنے کے قابل ہو جائے تو سب سے پہلے اس کو قرآن شریف پڑھائیں۔ جب کچھ اور بڑا ہو شیاد ہو جائے تو اس کو پاکی و ناپاکی، وضو غسل وغیرہ کا اسلامی طریقہ بتائیں اور ہر بات اور ہر کام میں اس کو اسلامی آداب سے آگاہ کرتے رہیں۔ جب وہ سات برس کی ہو جائے تو اس کو نماز وغیرہ ضروریات دین کی باتیں تعلیم کریں اور پردہ میں رہنے کی عادت سکھائیں اور عملی طور پر اس سے یہ کام لیتے رہیں اور اس کی کابلی اور لاپرواہی اور شرارتوں پر روک ٹوک کرتے رہیں اور خراب عموماً اور بدچلن گھرانوں کے لوگوں سے میل جول سے عاشقی معشوقی کے مضامین کی کتابوں سے گانے بھانے اور کھیل تماشوں سے ڈور رکھیں تاکہ بچیوں کے اخلاق و عادات اور چال چلن خراب نہ ہو جائیں۔ جب تک بچی بالغ نہ ہو جائے ان باتوں کا دھیان رکھنا ہر ماں باپ کا اسلامی فرض ہے۔ اگر ماں باپ اپنے ان فرائض کو پورا نہ کریں گے تو وہ سخت گناہگار ہوں گے!

{ ۲ } عورت جب بالغ ہو جائے

جب عورت بالغ ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف سے شریعت کے تمام احکام کی پابند ہوگئی۔ اب اس پر نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے تمام مسائل پر عمل کرنا فرض ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق کو ادا کرنے کی وہ ذمہ دار ہوگئی۔ اب اس پر لازم ہے کہ وہ خدا کے تمام فرضوں کو ادا کرے اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے بچتی رہے اور یہ بھی اس کے

لئے ضروری ہے ہے کہ اپنے ماں باپ اور بڑوں کی تعظیم و تکریم بجالائے اور اپنے چھوٹے بھائیوں، بہنوں اور دوسرے عزیز واقارب سے پیار و محبت کرے۔ چڑھچڑھ اور رشے ناٹنے کے تمام چھوٹوں، بڑوں کے ساتھ ان کے مراتب و درجات کے لحاظ سے نیک سلوک اور اچھا برتاؤ کرے۔ اچھی اچھی عادتیں نکھے اور تمام خراب عادتوں کو چھوڑ دے اور اپنی زندگی کو پورے طور پر اسلامی سانچے میں ڈھال کر پکی پکی پابند شریعت اور ایمان والی عورت بن جائے اور اس کے ساتھ ساتھ محنت و مشقت اور صبر و رضا کی عادت ڈالے، مختصر یہ کہ شادی کے بعد اپنے اوپر آنے والی تمام گھریلو امور و ایس کی معلومات حاصل کرتی رہے اور شوہر والی عورت کو کس طرح اپنے شوہر کے ساتھ نباؤ اور اپنا گھر سنہالنا چاہی۔ اس کو اپنی ماں اور بڑی بڑھی عورتوں سے پوچھ پوچھ کر اس کا ذہنک اور حلیقہ نکھے اور اپنے رہن سہن اور چال چلن کو اس طرح سیدھا سادہ اور سنوارے کہ نہ شریعت میں گناہگار ٹھہرے اور نہ ہر اور کی وسعت میں کوئی اس کو طعنہ مار سکے۔ کھانے، پہننے، اوڑھنے، سونے جاتے، بات چیت غرض ہر کام، ہر بات میں جہاں تک ہو سکے خود تکلیف اٹھائے مگر گھروالوں کو آرام و راحت پہنچائے۔ بغیر ماں باپ کی اجازت کے نہ کوئی سامان اپنے استعمال میں لائے نہ کسی دوسرے کو دے۔ نہ گھر کا ایک پیسہ یا ایک دانہ ماں باپ کی اجازت کے بغیر خرچ کرے۔ نہ بغیر ماں باپ سے پوچھے کسی کے گھر یا اور اور جاتے۔ غرض ہر کام ہر بات میں ماں باپ کی اجازت اور رضا مندی کو اپنے لئے ضروری سمجھے۔ کھانا پکائے، سینے پر دے، دھوئے، دھوئے، کپڑے اور مکان و سامان کی صفائی غرض سب گھریلو کام و خدمتوں کا ذہنک اور حلیقہ نکھے لے اور اس کی عملی عادت ڈال لے تاکہ شادی کے بعد اپنی سرسراں میں نیک بانی کے ساتھ زندگی بسر کرے اور مینک والوں اور سرسراں والوں کے دونوں گھروں کی چھٹی اور پیداری بنی رہے۔

پردہ کا خاص طور پر خیال و دھیان رکھے۔ غیر محرم مردوں اور لڑکوں کے سامنے آنے جانے، تاک جھانک اور کسی مذاق سے انتہائی پرہیز رکھے۔ عاشقانہ اشعار، اخلاقی کوثرات کرنے والی کتابوں اور رسائل و اخبارات کو ہرگز نہ دیکھے۔ بدکردار اور بے حیا عورتوں سے بھی پردہ کرے اور ہرگز بھی ان سے میل جول نہ رکھے۔ کھیل کھیلوں سے ڈور دے اور مذہبی کتابیں خصوصاً سیرت مصطفیٰ ﷺ و سیرت رسول عربی، حمید ایمان اور میلاد شریف کی کتابیں، مثلاً ریحۃ المساکین وغیرہ اہل سنت علماء کی تصنیفات پڑھتی رہے۔

فرض عبادتوں کے ساتھ نئی عبادتیں بھی کرتی رہے۔ مثلاً حدیث قرآن و سنی فاطمہ و میلاد

شریف پڑھتی پڑھتی رہے اور گیارہویں شریف و بارہویں شریف و محرم شریف وغیرہ کی نیاز و فاتحہ بھی کرتی رہے کہ ان اعمال سے دنیا و آخرت کی بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں جو لوگ ان کاموں کو بدعت بتا کر ان سے دوکتے ہیں، ہرگز ہرگز ان کی بات نہ سنے اور اہل سنت والجماعت کے عقائد و اعمال پر نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔

{ ۳ } عورت شادی کے بعد

نکاح: جب لڑکی بالغ ہو جائے تو ماں باپ کو لازم ہے کہ جلد از جلد مناسب رشتہ تلاش کر کے اس کی شادی کر دیں۔ رشتہ کی تلاش میں خاص طور سے اس بات کا دھیان رکھنا ہے حد ضروری ہے کہ ہرگز ہرگز کسی بد مذہب کے ساتھ رشتہ نہ ہونے پائے، بلکہ دیندار اور پابند شریعت اور مذہب اہل سنت کے پابند کو اپنی رشتہ داری کے لئے منتخب کریں۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ عورت سے شادی کرنے میں چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں (۱) دولت مندی (۲) خاندانی شرافت (۳) خوبصورتی (۴) دینداری لیکن تم دینداری کو ان سب چیزوں پر مقدم سمجھو (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ مہتابی)

اولاد کی تمنا اور اپنی ذات کو بدکاری کی نیت سے بچانے کے لئے نکاح کرنا سنت اور بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا کہ:

وَالْبُكَوۡۤا الْاَيۡمٰنِیۡ وَبُكَوۡۤا الضَّالِّجِیۡنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَ اَقَابِلِکُمْ۔ (پارہ ۸، رکوع ۱۰)
ترجمہ: تم لوگ بے شوہر مومن عورتوں کا نکاح کرو اور اپنے نیک چلن غلاموں اور لڑکیوں کا بھی نکاح کر

۔۵۵

حدیث شریف میں ہے کہ تودہ شریف میں لکھا ہے کہ ”جس شخص کی لڑکی بارہ برس کی عمر کو پہنچ گئی اور اس نے اس لڑکی کا نکاح نہیں کیا اور وہ لڑکی بدکاری کے گناہ میں پڑ گئی تو اس کا گناہ لڑکی والے کے سر پر بھی ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۷۷۷ مہتابی)

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں کی امداد اپنے ذمہ کر لی ہے (۱) وہ غلام جو اپنے آقا سے آزاد ہونے کے لئے کسی قدر رقم ادا کرنے کا عہد کرے اور اپنے عہد کو پورا کرنے کی نیت

رکھتا ہو (۴) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (۳) کوہ طحان کرنے والا یا طحان کرنے والی جو طحان کے ذریعے حرام کاری سے بچتا چاہتا ہو۔“ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ جہدائی)

عورت جب تک اس کی شادی نہیں ہوتی وہ اپنے ماں باپ کی بیٹی کہلاتی ہے، مگر شادی ہو جانے کے بعد عورت اپنے شوہر کی بیوی بن جاتی ہے اور اب اس کے فرائض اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ وہ تمام حقوق و فرائض جو بالغ ہونے کے بعد عورت پر لازم ہو گئے تھے، اب ان کے علاوہ شوہر کے حقوق کا بھی بہت بڑا بوجھ عورت کے سر پر آ جاتا ہے، جس کا ادا کرنا ہر عورت کے لئے بہت ہی بڑا فریضہ ہے۔ یاد رکھو! کہ شوہر کے حقوق کو اگر عورت نساوا کرے گی تو اس کی دنیاوی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور آخرت میں وہ دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جلتی رہے گی اور اس کی قبر میں سانپ بچھو اس کو ڈستے رہیں گے اور وہ دونوں جہان میں ذلیل و خوار اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہے گی۔ اس لئے شریعت کے حکم کے مطابق ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے حقوق کو ادا کرتی رہے اور عمر بھر اپنے شوہر کی فرماں برداری و خدمت گزاری کرتی رہے۔

شوہر کے حقوق: جب اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو بیویوں پر حاکم بنایا ہے اور بہت بڑی بزرگی دی ہے۔ اس لئے ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کا حکم مانے اور خوشی خوشی اپنے شوہر کے ہر حکم کی تابعداری کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شوہر کا بہت بڑا حق بنایا ہے۔ یاد رکھو! کہ اپنے شوہر کو راضی و خوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے اور شوہر کو ناخوش اور ناراض رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”اگر میں خدا کے سوا کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کرتی رہیں۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ جہدائی) اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جس عورت کی موت ایسی حالت میں آئے کہ مرتے وقت اس کا شوہر اس سے خوش ہو، وہ عورت جنت میں جائے گی۔“ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جب کوئی مرد اپنی بیوی کو کسی کام کے لئے بلائے تو وہ عورت اگرچہ چھپنے کے پاس چلتی ہو، اس کو لازم ہے کہ وہ اٹھ کر شوہر کے پاس چلی آئے۔“

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورت چاہے کتنے بھی ضروری کام میں مشغول ہو، مگر

شوہر کے بلانے پر سب کاموں کو چھوڑ کر شوہر کی خدمت میں حاضر ہو جائے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو یہ بھی حکم دیا ہے کہ "اگر شوہر اپنی عورت کو یہ حکم دے کہ پہلے رنگ کے پہاڑ کو کالے رنگ کا بنا دے اور کالے رنگ کے پہاڑ کو سفید بنا دے تو عورت کو اپنے شوہر کا یہ حکم بھی بھلا نا چاہیے۔" (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۲ مہتابی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشکل سے مشکل اور دشوار سے دشوار کام کا بھی اگر شوہر حکم دے تو جب بھی عورت کو شوہر کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس کے ہر حکم کی فرمانبرداری کے لئے اپنی طاقت بھر کر بہتہ رہنا چاہیے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ "جب شوہر بیوی کو اپنے کھولنے پر بلائے اور عورت آنے سے انکار کر دے اور اس کا شوہر اس بات سے ناراض ہو کر سو رہے تو رات بھر خدا کے فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔" (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مہتابی)

بیوی بہنوئی ان حدیثوں سے سبق لیتا ہے کہ شوہر کا بہت بڑا حق ہے اور ہر عورت پر اپنے شوہر کا حق ادا کرنا فرض ہے۔ شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں ان میں سے نیچے لکھے ہوئے یہ چند حقوق بہت زیادہ قابل لحاظ ہیں:

۱۔ عورت بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے گھر سے باہر نہیں نہ جائے، نہ اپنے رشتہ داروں کے گھر نہ کسی دوسرے کے گھر۔

۲۔ شوہر کی غیر موجودگی میں عورت پر فرض ہے کہ شوہر کے مکان اور مال و سامان کی حفاظت کرے اور بغیر شوہر کی اجازت کے کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شوہر کی کوئی چھوٹی بڑی چیز کسی کو دے۔

۳۔ شوہر کا مکان اور مال و سامان یہ سب شوہر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی امانت ہے۔ اگر عورت نے اپنے شوہر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کر دیا تو عورت پر امانت میں ضمانت کرنے کا گناہ لازم ہوگا اور اس پر خدا کا بہت بڑا عذاب ہوگا۔

۴۔ عورت ہرگز ہرگز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شوہر کو نا پسند ہو۔

۵۔ بچوں کی نگہداشت، لگن کی تربیت اور پرورش خصوصاً شوہر کی غیر موجودگی میں عورت کے لئے بہت بڑا فریضہ ہے۔

۶۔ عورت کو لازم ہے کہ مکان، سامان اور اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خاص طور

پر دھیان رکھئے۔ پھر بڑی سلیکھلی نہ بنی رہے، بلکہ جتنا سنگھار سے دبا کرے تاکہ شوہر اس کو دلچسپ کر خوش ہو جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ”بہترین عورت وہ ہے کہ جب اس کا شوہر کسی بات کا حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اور اگر شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اٹھتا ہوا سنگھارا اور اپنی اداؤں سے شوہر کا دل خوش کر دے اور اگر شوہر کسی بات کی قسم کھا جائے تو وہ اس کی قسم پھری کر دے اور اگر شوہر غائب رہے تو وہ اپنی ذات اور شوہر کے مال میں حفاظت اور خیر خواہی کا کردار ادا کرتی رہے۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۶۸ جہانی)

شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریقہ: یاد رکھو کہ میاں بیوی کا رشتہ ایک ایسا مضبوط قہقن ہے کہ ساری عمر اسی بندھن میں رہ کر زندگی بسر کرنی ہے۔ اگر میاں بیوی میں پورا پورا اعتماد اور ملاپ رہا تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خداوند کریم میاں بیوی کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور جھڑپے ٹھکرانے کی نوبت آگئی تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں کہ میاں بیوی دونوں کی زندگی جہنم کا صوفہ بن جاتی ہے اور دونوں عمر بھر محض اور جلن کی آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

اس زمانے میں میاں بیوی کے جھگڑوں کا فساد اس قدر زیادہ پھیل گیا ہے کہ ہزاروں مرد اور ہزاروں عورتیں اس جلا میں گرفتار ہیں اور مسلمانوں کے ہزاروں گھر اس اختلاف کی آگ میں تلیں رہے ہیں اور میاں بیوی دونوں اپنی زندگی سے بیزار ہو کر دن رات موت کی دعا میں مانگا کرتے ہیں۔ اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اس مقام پر چھاپی گئیں لکھ دیں کہ اگر مرد اور عورت ان پر عمل کرنے لگیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ میاں بیوی کے جھگڑوں سے مسلم معاشرہ پاک ہو جائے گا اور مسلمانوں کا ہر گھر امن و سکون اور آرام و راحت کی جنت بن جائے گا۔

۱۔ ہر عورت شوہر کے گھر میں قدم رکھتے ہی اپنے لو پر یہ لازم کر لے کہ وہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے شوہر کا دل اپنے ہاتھ میں لئے رہے اور اس کے اشاروں پر چلتی رہے۔ اگر شوہر حکم دے کہ دن بھر دھوپ میں کھڑی رہو، یا رات بھر جاگتی ہوئی مجھے ہنگامہ جھنجھتی رہو تو عورت کے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ تھوڑی تکلیف اٹھا کر اور صبر کر کے اس حکم پر بھی عمل

کرے اور کسی وقت اور کسی حال میں بھی شوہر کے عہد کی نافرمانی نہ کرے۔

۲۔ ہر عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے حراج کو پہچان لے اور بغور دیکھتی رہے کہ اس کے شوہر کو کیا کیا چیزیں اور کون کون سی باتیں ناپسندیدہ ہیں اور وہ کن کن باتوں سے خوش ہوتا ہے اور کون کون سی باتوں سے ناراض ہوتا ہے۔ اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، پہننے اوڑھنے اور بات چیت میں اس کی عادت اور اس کا لڑائی کیا اور کیسا ہے؟ خوب اچھی طرح شوہر کا حراج پہچان لینے کے بعد عورت کو لازم ہے کہ وہ ہر کام شوہر کے حراج کے مطابق کرے۔ خواہ شوہر کا طرز عمل اور اس کا طریقہ صحیح ہو یا غلط۔ عورت کو پسند ہو یا ناپسند، لیکن شوہر کی مرضی کے لئے عورت وہی کام کرے جو شوہر کے حراج کے مطابق ہو۔ ہرگز ہرگز شوہر کے حراج کے خلاف نہ کوئی بات کرے، نہ کوئی کام!

۳۔ عورت کو لازم ہے کہ شوہر کو کبھی علی کئی باتیں نہ سنائے۔ نہ کبھی اس کے سامنے قصہ میں چلا چلا کر بولے۔ نہ اس کی باتوں کا کڑوا ٹھیکھا جواب دے، نہ کبھی اس کو طعنہ مارے، نہ کوٹے دے، نہ اس کی لائی ہوئی چیزوں میں عیب نکالے۔ نہ شوہر کے مکان و سامان وغیرہ کو حقیر بتائے، نہ شوہر کے ماں باپ یا اس کے خاندان یا اس کی شکل و صورت کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جس سے شوہر کا دل دکھ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ شوہر کو بیوی سے نفرت ہونے لگتی ہے جس کا انجام، جھگڑے لڑائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ میاں بیوی میں زبردست بگاڑ ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو طلاق کی نوبت آ جاتی ہے یا بیوی اپنے میکہ میں بیٹھ رہنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور اپنی بھاد جوں کے وطنے سن سن کر کوفت اور ٹھن کی بھٹی میں چلتی رہتی ہے اور میکہ اور سسرال والوں کے دونوں خاندانوں میں بھی اس طرح اختلاف کی آگ بھڑک اٹھتی ہے کہ کبھی کورٹ کچہری کی نوبت آ جاتی ہے اور کبھی مار پیٹ ہو کر مقتدمات کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اور دونوں خاندان لڑ بھڑ کرتا دہر باد ہو جاتے ہیں۔

۴۔ عورت کو چاہیے کہ شوہر کی آمدنی کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگے، بلکہ جو کچھ ملے اس پر صبر و شکر کے ساتھ اپنا گھر کچھ کرنسی خوشی کے ساتھ دھکی بسر کرے۔ اگر کوئی زبرد یا کپڑا یا سامان پسند آ جائے اور شوہر کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ اس کو لائے تو کبھی ہرگز ہرگز شوہر

سے اس کی فرمائش نہ کرے اور اپنی پسند کی چیزیں نہ ملنے پر بھی ہرگز کوئی شکوہ شکایت نہ کرے۔ نہ خصر سے نہ مظلوائے۔ نہ طعن مارے۔ نہ فسوس ظاہر کرے، بلکہ بہترین طریقہ یہ ہے کہ عورت شوہر سے کسی چیز کی فرمائش ہی نہ کرے، کیونکہ بار بار کی فرمائشوں سے عورت کا وزن شوہر کی نگاہ میں گھٹ جاتا ہے۔ ہاں اگر شوہر خود ہی پوچھے کہ میں تمہارے لئے کیا لاؤں تو عورت کو چاہیے کہ شوہر کی مالی حیثیت دیکھ کر اپنی پسند کی چیز طلب کر لے اور جب شوہر کوئی چیز لائے تو وہ پسند آئے یا نہ پسند آئے مگر عورت کو بھیڑ بھڑی چاہیے کہ وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے۔ ایسا کرنے سے شوہر کا دل بڑھ جائے گا اور اس کا عرصہ بلند ہو جائے گا اور اگر عورت نے شوہر کی لائی ہوئی چیز کو ٹھکرا دیا اور اس میں عیب نکالا یا اس کو حقیر سمجھا تو اس سے شوہر کا دل ٹوٹ جائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ شوہر کے دل میں بیوی کی طرف سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور آگے چل کر جھگڑے لڑائی کا بازار گرم ہو جائے گا اور مہیاں بیوی کی شادمانی و مسرت کی زندگی خاک میں مل جائے گی۔

۵۔ عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کی صورت و سیرت پر نہ طعن مارے، نہ کبھی شوہر کی حقیر اور اس کی ناشکری کرے اور ہرگز ہرگز کبھی بھول کر بھی اس قسم کی جلی کٹی بولیاں نہ بولے کہ ہائے اللہ! میں کبھی اس گھر میں سکھی نہیں رہی۔ ہائے ہائے میری تو ساری عمر مصیبت میں ہی گئی، اس آج بے گھر میں آ کر میں نے کیا دیکھا۔ میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں بھونک دیا کہ مجھے اس گھر میں بیاہ دیا۔ مجھ کو گڑی کو اس گھر میں کبھی آرام نصیب نہیں ہوا۔ ہائے میں کس بھٹکوا اور دولت دے بڑا ہی گئی۔ اس گھر میں تو ہمیشہ آلو ہی بول رہا۔ اس قسم کے طعنوں اور کوسٹوں سے شوہر کی دل شکنی جتنی طور پر ہوگی جو مہیاں بیوی کے نازک تعلقات کی گردن پر پھٹری پھیر دینے کے برابر ہے۔ ظاہر ہے کہ شوہر اس قسم کے طعنوں اور کوسٹوں کو سن سن کر عورت سے بڑا ر ہو جائے گا اور محبت کی جگہ نفرت و عداوت کا ایک ایسا خطرناک طوفان اٹھ کھڑا ہوگا کہ مہیاں بیوی کے خوشگوار تعلقات کی ناز و نب ہو جائے گی جس پر تمام عمر بیچھٹتا پڑے گا۔ مگر فسوس کہ عورتوں کی یہ عادت بلکہ فطرت بن گئی ہے کہ وہ شوہروں کو طعن اور کوسٹیں ہی دیتی ہیں اور اپنی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کرتی رہتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو بکثرت دیکھا۔ یہ سن کر صحابہ کرام نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں بکثرت جہنم میں نظر آئیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ عورتوں میں دو بڑی غصیلوں کی وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ عورتیں دوسروں پر بہت زیادہ لعن طعن کرتی رہتی ہیں۔ دوسری یہ کہ عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ تم عمر بھر ان عورتوں کے ساتھ اچھے سے اچھا سلوک کرتے رہو، لیکن اگر کبھی ایک ذرا سی کی تمہاری طرف سے دیکھ لیں تو یہی کہیں گی کہ میں نے بھی تم سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۹)

۶۔ بیوی کو لازم ہے کہ ہمیشہ اٹھنے بیٹھنے، بات چیت میں ہر حالت میں شوہر کے سامنے بالوب رہے اور اس کے اعزاز و اکرام کا خیال رکھے۔ شوہر جب کبھی بھی باہر سے گھر میں آئے تو عورت کو چاہیے کہ سب کام چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہو اور شوہر کی طرف متوجہ ہو جائے۔ اس کی حرا ج پڑی کرے اور فوراً ہی اس کے آداب و راحت کا انتظام کر دے اور اس کے ساتھ دلجوئی کی باتیں کرے اور ہر گز ایسی کوئی بات نہ مانے نہ کوئی ایسا سوال کرے جس سے شوہر کا دل دکھے۔

۷۔ اگر شوہر کو عورت کی کسی بات پر غصہ آ جائے تو عورت کو لازم ہے کہ اس وقت خاموش ہو جائے اور اس وقت ہر گز کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے شوہر کا غصہ اور زیادہ بڑھ جائے اور اگر عورت کی طرف سے کوئی قصور ہو جائے اور شوہر غصہ میں بھر کر عورت کو برا بھلا کہہ دے اور ناراض ہو جائے تو عورت کو چاہیے کہ خود رمدھ کر اور گال بھٹا کر نہ بیٹھ جائے بلکہ عورت کو لازم ہے کہ فوراً ہی عاجزی اور خوشامد کر کے شوہر سے معافی مانگے اور ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر جس طرح وہ مان لے اُسے منالے۔ اگر عورت کا کوئی قصور نہ ہو بلکہ شوہر ہی کا قصور ہو جب بھی عورت کو تن کر اور منہ بگاڑ کر بیٹھ رہا نہیں چاہیے بلکہ شوہر کے سامنے عاجزی و انکساری دکھا کر کے شوہر کو خوش کر لیتا چاہیے کیونکہ شوہر کا حق بہت بڑا ہے۔ اس کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ اپنے شوہر سے معافی طلب کرانے میں عورت کی کوئی ذلت نہیں ہے بلکہ یہ عورت کے لئے عزت اور فخر کی بات ہے کہ وہ معافی مانگ کر اپنے شوہر کو راضی کر لے۔

۸۔ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی آمدنی اور خرچ کا حساب نہ لیا کرے، کیونکہ شوہروں کے خرچ پر عورتوں کے روک ٹوک لگانے سے عموماً شوہروں کو چڑ پیدا ہو جاتی ہے اور شوہروں پر نفرت سوار ہو جاتی ہے کہ میری بیوی ہو کر مجھ پر حکومت جتاتی ہے اور میری آمدنی و خرچ کا مجھ سے حساب طلب کرتی ہے۔ اس چڑ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی کے دلوں میں

اختلاف پیدا ہو جایا کرتا ہے۔ اسی طرح عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کے کہیں آنے جانے پر دھک ٹوک نہ کرے۔ نہ شوہر کے چال چلن پر شہادہ بدگمانی کرے کہ اس سے میاں بیوی کے تعلقات میں غمناک و غریبی پیدا ہو جاتی ہے اور خواہ مخواہ شوہر کے دل میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

۹۔ جب تک ماس اور خسر زندہ ہیں عورت کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں کی بھی تاجیداری اور خدمت گزاری کرتی رہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے۔ ورنہ یاد رکھو کہ شوہر ان دونوں کا بیٹا ہے۔ اگر ان دونوں نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کر چاہے جڑی تو جیتنا شوہر عورت سے ناراض ہو جائے گا اور میاں بیوی کے محبت والے تعلقات نہیں نہیں ہو جائیں گے۔ اسی طرح اپنے چیلوں، دھڑوں اور نندوں بھادجوں کے ساتھ بھی خوش اخلاقی برتے اور ان سب کو کی دلوئی میں لگی رہے اور کبھی ہرگز ہرگز ان میں سے کسی کو ناراض نہ کرے۔ ورنہ دھیان رہے کہ ان لوگوں سے بگاڑ کا نتیجہ میاں بیوی کے تعلقات کی خرابی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ عورت کو سسرال میں ماس اور خسر سے الگ تھک رہنے کی ہرگز کبھی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ دل بخل کر رہے ہی میں بھلائی ہے کیونکہ ماس اور خسر سے بگاڑ اور جھگڑے کی بجلی جڑ ہے اور یہ خود سوچنے کی بات ہے کہ ماں باپ نے لڑکے کو پالا ہوا اور اس امید پر اس کی شادی کی کہ بڑا حابے میں ہم کو بیٹے اور اس کی دھن سے سہارا اور آرام ملے گا لیکن دھن نے گھر میں قدم رکھتے ہی اس بات کی کوشش شروع کر دی کہ بیٹا اپنے ماں باپ سے الگ تھک ہو جائے تو تم خود ہی سوچو کہ دھن کی اس حرکت سے ماں باپ کو کس قدر غصہ آئے گا اور کتنی جھلٹ پیدا ہوگی۔ اس لئے گھر میں میں طرح طرح کی بدگمانیاں اور قسم قسم کے فتنے و دسا شروع ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کے دلوں میں پھوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور جھگڑے ٹکرا دیکھتے آ جاتی ہے اور پھر پورے گھر والوں کی زندگی تلخ اور تعلقات درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ لہذا بھڑی اسی میں ہے کہ ماس اور خسر خود ہی اپنی خوشی سے بیٹے کو اپنے سے الگ کر دیں تو پھر الگ رہنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن الگ رہنے کی صورت میں بھی الفت و محبت اور میل جول رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ہر مشکل میں پورے کنبے کو ایک دوسرے کی امداد کا سہارا ملتا رہے اور اخلاقی و اعتماد کے ساتھ پورے کنبے کی زندگی جنت کا موندنی رہے۔

۱۰۔ عورت کو اگر سسرال میں کوئی تکلیف ہو یا کوئی بات ناگوار گزرے تو عورت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز میکہ میں آ کر چلی نہ کھائے، کیونکہ سسرال کی چھوٹی چھوٹی سی باتوں کی شکایت میکہ میں آ کر ماں باپ سے کرتی یہ بہت سی خراب اور بڑی بات ہے۔ سسرال والوں کو عورت

کی اس حرکت سے بے حد تکلیف پہنچتی ہے۔ یہاں تک کہ دونوں گھروں میں بکاڑ اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں جس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ عورت شوہر کی نظروں میں بھی قابلِ نفرت ہو جاتی ہے اور پھر مہیاں بیوی کی زندگی لڑائی جھگڑوں سے جہنم کا صوفہ بن جاتی ہے۔

۱۱۔ عورت کو چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے بدن اور کپڑوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھے۔ نکلی نکلی اور پھو ہڑنتی رہے بلکہ اپنے شوہر کی مرضی اور حراج کے مطابق ہٹاؤ سنگھار بھی کرتی رہے۔ کم سے کم ہاتھ پاؤں میں مہندی، انگلیں چوٹی، ہنرے کا ہل وغیرہ کا اہتمام کرتی رہے۔ بال بکھرے اور میلے کھیلے چڑیل بنی نہ بھرے کہ عورت کا پھو ہڑین عام طور پر شوہروں کی نفرت کا باعث ہوا کرتا ہے۔ خدا نہ کرے کہ شوہر عورت کے پھو ہڑین کی وجہ سے غصہ ہو جائے اور دوسری عورتوں کی طرف تاک جما تک شروع کر دے تو پھر عورت کی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی اور پھر اس کو عمر بھر رونے دھونے اور سر پیٹنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہ جائے گا۔

۱۲۔ عورت کے لئے یہ بات بھی خاص طور پر قابلِ لحاظ ہے کہ جب تک شوہر اور ساس اور خسر وغیرہ نہ کھالی لیں خود نہ کھائے بلکہ سب کو کھلا پلا کر خود سب سے اخیر میں کھائے، عورت کی اس ادا سے شوہر اور اس کے سب گھر والوں کے دل میں عورت کی قدر و محترمت اور محبت بڑھ جائے گی۔

۱۳۔ عورت کو چاہیے کہ سسرال میں جا کر اپنے میکہ والوں کی بہت زیادہ تحریف اور بڑائی نہ بیان کرتی رہے کہ کیونکہ اس سے سسرال والوں کو یہ خیال ہو سکتا ہے کہ ہماری بہو ہم لوگوں کو بے قدر سمجھتی ہے اور ہمارے گھر والوں اور گھر کے ماحول کی توہین کرتی ہے۔ اس لئے سسرال والے بھڑک کر بیوی کے تقدیر اور اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔

۱۴۔ گھر کے اندر ساس مندیں یا جھٹانی دیورانی یا کوئی دوسری وجود میں آپس میں چپکے چپکے باتیں کر رہی ہوں تو عورت کو چاہیے کہ ایسے وقت میں ان کے قریب نہ جائے اور نہ یہ جتنو کرے کہ وہ آپس میں کیا باتیں کر رہی ہیں؟ اور بلا وجہ یہ بدگمانی بھی نہ کرے کہ کچھ میرے ہی متعلق باتیں کر رہی ہوں گی کہ اس سے خود بخود اول میں ایک دوسرے کی طرف سے کینہ پیدا ہو جاتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے فساد ہونے کا سبب بن جاتا ہے۔

۱۵۔ عورت کو یہ بھی چاہیے کہ سسرال میں اگر ساس یا خندوں کو کوئی کام کرتے دیکھے تو جھٹ پٹ اٹھ کر خود بھی وہ کام کرنے لگے۔ اس سے ساس اور خندوں کے دل میں یہ اثر پیدا ہوگا کہ وہ عورت کو اپنا سنگھارا اور رفیق کار بلکہ اپنا مددگار سمجھیں گیں جس سے خود بخود ساس، خندوں کے دل میں ایک خاص قسم کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ خصوصاً ساس، خسر اور خندوں کی بیماری کے وقت

عورت کو بڑھ چڑھ کر خدمت اور تیمارداری میں حصہ لینا چاہیے کہ ایسی باتوں سے ساس و خمر،
 نقود بلکہ شوہر کے دل میں عورت کی طرف سے جذبہ محبت پیدا ہو جاتا ہے اور عورت سارے
 گھر کی نظروں میں دکھادہ خدمت گزار سمجھی جانے لگتی ہے اور عورت کی نیک نامی میں چار چاند
 لگ جاتے ہیں۔

۱۶۔ عورت کے فرائض میں یہ بھی ہے کہ اگر شوہر غریب ہو اور گھریلو کام کاج کے لئے نوکرائی
 رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اپنے گھر کا گھریلو کام کاج خود کر لیا کرے۔ اس میں ہرگز ہرگز نہ عورت کی
 کوئی ذلت ہے نہ شرم۔۔۔ بخاری شریف کی بہت سی روایتوں سے پتہ چلتا ہے کہ خود رسول اللہ
 ﷺ کی مقدس صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ اپنے گھر کا
 سارا کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے کیا کرتی تھیں۔ کنوئیں سے پانی بھر کر اور اپنی مقدس پیٹھ پر
 مشک لا کر پانی لایا کرتی تھیں۔ خود ہی چکی چاکر کر تا بھی نہیں لیتی تھیں۔ اسی لئے ان کے مہارک
 ہاتھوں میں کبھی کبھی چھالے پڑ جاتے تھے۔ اسی طرح امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق بھی روایت ہے کہ وہ اپنے غریب
 شوہر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں اپنے گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھوں سے کر لیا
 کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ اونٹ کو کھلانے کے لئے بانوں میں کھجوروں کی گٹھلیاں چن چن کر
 اپنے سر پر لاتی تھیں اور گھوڑے کے لئے گھاس چارہ بھی لاتی تھیں اور گھوڑے کو مالش بھی کرتی
 تھیں۔

۱۷۔ ہر بیوی کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کی آمدنی اور گھر کے اخراجات کو ہمیشہ نظر کے
 سامنے رکھے اور گھر کا خرچ اس طرح چلائے کہ عزت و آبرو سے زندگی بسر ہوئی رہے۔ اگر شوہر
 کی آمدنی کم ہو تو ہرگز ہرگز شوہر پر بے جا فرمائشوں کا بوجھ نہ ڈالے۔ اس لئے کہ اگر عورت نے
 شوہر کو مجبور کیا اور شوہر نے بھی کی محبت میں قرض کا بوجھ اپنے سر پر اٹھالیا اور خدا نہ کرے اس
 قرض کا ادا کرنا دشوار ہو گیا تو گھریلو زندگی میں پریشانیوں کا سامنا ہو جائے گا اور میاں بیوی
 دونوں کی زندگی ٹھگ ہو جائے گی۔ اس لئے ہر عورت کو لازم ہے کہ مہر و نعت کے ساتھ جو کچھ
 بھی ملے خدا کا شکر ادا کرے اور شوہر کی جتنی آمدنی ہو اسی کے مطابق خرچ کرے اور گھر کے
 اخراجات کو ہرگز ہرگز آمدنی سے بڑھنے نہ دے۔

۱۸۔ عورت کو لازم ہے کہ سسرال میں پہنچنے کے بعد خدا اور بہت دھرمی کی عادت بالکل ہی چھوڑ
 دے۔ عموماً عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں کوئی بات ان کی مرضی کے خلاف ہوئی فوراً غصہ

میں آگ لگولا ہو کر آٹ پات شروع کر دیتی ہیں۔ یہ بہت بڑی عادت ہے، لیکن میکہ میں چونکہ ماں باپ اپنی بیٹی کا ناز اٹھاتے ہیں اس لئے میکہ میں تو خدا اور مٹ دھری اور غصہ وغیرہ سے عورت کو کچھ زیادہ نقصان نہیں پہنچتا لیکن سسرال میں ماں باپ سے نہیں بلکہ ماں و خسر اور شوہر سے واسطہ پڑتا ہے۔ ان میں سے کون ایسا ہے جو عورت کے ناز اٹھانے کو تیار ہوگا۔ اس لئے سسرال میں عورت کی خدا اور مٹ دھری اور غصہ اور چڑچڑاپن عورت کے لئے بے حد نقصان کا سبب بن جاتا ہے کہ پورے سسرال والے عورت کی ان خراب عادتوں کی وجہ سے عورت سے بالکل ہی بیزار ہو جاتے ہیں اور عورت سب کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاتی ہے۔

۱۹۔ عموماً سسرال کا ماحول میکہ کے ماحول سے الگ تھلک ہوتا ہے اور سب نئے نئے لوگوں سے عورت کا واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے بچی پر چھ تو سسرال ہر عورت کے لئے ایک امتحان گاہ ہے۔ جہاں اس کی ہر حرکت و سکون پر نظر رکھی جائے گی اور اس کے ہر عمل پر تنقید کی جائے گی۔ نیا ماحول ہونے کی وجہ سے ماں اور خندوں سے کبھی کبھی خیالات میں ٹکراؤ بھی ہوگا اور اس موقع پر بعض وقت ماں اور خندوں کی طرف سے غلطی کئی اور طعنوں، کوسٹوں کی کڑوی کڑوی باتیں بھی سنی پڑیں گی۔ ایسے موقعوں پر صبر اور خاموشی عورت کی بہترین احوال ہے، عورت کو چاہیے کہ ماں اور خندوں کو ہمیشہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتی رہے اور ان کے طعنوں کو سننے پر صبر کر کے بالکل ہی جواب خندے اور پلپ سادھ لے۔ یہ بہترین طریقہ عمل ہے۔ ایسا کرتے رہنے سے اللہ تعالیٰ ایک دن ایسا آئے گا کہ ماں اور خندیں خود ہی شرمندہ ہو کر اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں گی۔

۲۰۔ عورت کو سسرال میں خاص طور پر بات چیت میں اس چیز کا دھیان رکھنا چاہیے کہ نہ تو اتنی زیادہ بات چیت کرے جو سسرال والوں اور پڑوسیوں کو ناگوار کر دے اور نہ اتنی کم بات کرے کہ محنت و خوشامد کے بعد بھی کچھ نہ بولے، اس لئے کہ یہ غرور اور گھمنڈ کی علامت ہے۔ جو کچھ بولے سوچ کچھ کر بولے اور اتنی نرم اور پیار بھرے لہجوں میں بات کرے کہ کسی کو ناگوار نہ کر دے اور کوئی ایسی بات نہ بولے جس سے کسی کے دل پر بھی ٹھیس لگے تاکہ عورت سسرال والوں اور مشائخہ والوں اور پڑوسیوں سب کی نظروں میں ہر لحاظ پر بی بی رہے۔

بہترین بیوی کون ہے؟ تاکہ پرکھی ہوئی باتوں کے مطابق سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین بیوی کون ہے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ۔

بہترین بیوی وہ ہے:

- ۱۔ جو اپنے شوہر کی فرمانبرداری اور بندہ مت گزاری کو اپنا فرض سمجھی سمجھے
- ۲۔ جو اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے!
- ۳۔ جو اپنے شوہر کی خواہشوں پر نظر رکھے اور اس کے محبوب اور غامیوں کو نظر انداز کرتی ہے!
- ۴۔ جو خود تکلیف اٹھا کر اپنے شوہر کو آرام پہنچانے کی ہمیشہ کوشش کرتی رہے!
- ۵۔ جو اپنے شوہر سے اس کی آمدنی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے اور جوں جوں اس پر مہر و شکر کے ساتھ زندگی بسر کرے!
- ۶۔ جو اپنے شوہر کے سوا کسی اور کو اپنی مرد پر نگاہ نہ ڈالے۔ نہ کسی کی نگاہ اپنے اوپر پڑنے دے۔
- ۷۔ جو پردے میں رہے اور اپنے شوہر کی عزت و ناموس کی حفاظت کرے۔
- ۸۔ جو شوہر کے مال اور مکان و سامان اور خود اپنی ذات کا شوہر کی امانت سمجھ کر ہر چیز کی حفاظت دیکھبائی کرتی رہے!
- ۹۔ جو اپنے شوہر کی مصیبت میں اپنی جانی و مالی قربانی کے ساتھ اپنی وقار داری کا ثبوت دے۔
- ۱۰۔ جو اپنے شوہر کی زیادتی اور ظلم پر ہمیشہ صبر کرتی رہے!
- ۱۱۔ جو بیکہ اور سرسراں دونوں گھروں میں ہر دو محنت اور ہا عزت ہو۔
- ۱۲۔ جو بچہ دہیوں اور ملنے جلنے والی عورتوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شرافت و مروّت کا برتاؤ کرے۔ اور سب اس کی خواہشوں کے مذاق ہوں۔
- ۱۳۔ جو نہ سب کی پابند اور نہ پندار ہو اور حقوق اللہ و حقوق العباد کو ادا کرتی ہو!
- ۱۴۔ جو سرسراں والوں کی کڑوی کڑوی باتوں کو برداشت کرتی رہے!
- ۱۵۔ جو سب گھر والوں کو بھلا چا کر سب سے آخر میں خود کھائے پینے!

ساس بھوکا جھگڑا

ہمارے ہندوستانی ساج کا یہ ایک بہت قابل المیوں اور دناک سانحہ ہے کہ تقریباً ہر گھر میں صدیوں سے ساس بھوک لڑائی کا معرکہ جاری ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی لڑائیاں، یہاں تک کہ عالمی جنگوں کا خاتمہ ہو گیا، مگر ساس بھوک جنگ عظیم یہ ایک ایسی منحوس لڑائی ہے کہ تقریباً ہر گھر اس کا میدان جنگ بن گیا ہے!

کس قدر تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ ماں کہنے لالچہ دار سے اپنے بیٹوں کو پالتی ہے اور جب لڑکے جوان ہو جاتے ہیں تو لڑکوں کی ماں اپنے بیٹوں کی شادی اور ان کا سہرا دیکھنے کے لئے

سب سے زیادہ بے چین اور بے قرار رہتی ہے اور گھر گھر کا چکر لگا کر اپنے بیٹے کی دلچسپی تلاش کرتی بھرتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑے بیٹا اور چاند سے بیٹے کی شادی رچا جاتی ہے اور اپنے بیٹے کی شادی کا سہرا دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سہتی۔ مگر جب غریب دلہن اپنا میکہ چھوڑ کر اور اپنے ماں باپ، بھائی بہن اور رشتہ نامہ والوں سے جدا ہو کر اپنے سرسراہ میں قدم رکھتی ہے تو ایک دم ساس اپنی بھوکی حریف بن کر اپنی بھو سے لڑنے لگتی ہے اور ساس بھو کی جنگ شروع ہو جاتی ہے اور بے چارہ شوہر ماں اور بیوی کی لڑائی کی بجلی کے دو پائوں کے درمیان کچلے اور پستے لگتا ہے۔ غریب شوہر ایک طرف ماں کے احسانوں کے بوجھ سے دبا ہوا اور دوسری طرف بیوی کی محبت میں جکڑا ہوا۔ ماں اور بیوی کی لڑائی کا منظر دیکھ کر کوفت کی آگ میں جھل رہتا ہے اور اس کے لئے بڑی مشکل یہاں پڑتی ہے کہ اگر وہ اس لڑائی میں اپنی ماں کی حمایت کرتا ہے تو بیوی کے رونے دھونے اور اس کے طعنوں اور میکہ چلی جانے کی دھمکیوں سے اس کا بھیجہ کھولنے لگتا ہے اور اگر بیوی کی پاسداری میں ایک لفظ بول دیتا ہے تو ماں اپنی بیٹی کو پکارا اور کوسنوں سے سارا گھر سر پر اٹھا لیتی ہے اور ساری برادری میں ”محبت کا سر یہ“، ”زن پرست“، ”بیوی کا قتل“ کہلانے لگتا ہے اور ایسے گرم گرم اور دل کش طعنے سننا ہے کہ فحش فلم سے اس کے سینے میں دل پھٹنے لگتا ہے!

اس میں شک نہیں کہ ساس بھو کی لڑائی میں ساس بھو اور شوہر بیویوں کا کچھ نہ کچھ قصور ضرور ہوتا ہے لیکن میرا برسوں کا تجربہ یہ ہے کہ اس لڑائی میں سب سے بڑا ہاتھ ساس ہی کا ہوا کرتا ہے، حالانکہ ہر ساس پہلے خود بھی بیوہ بن چکی ہوتی ہے، مگر وہ اپنے بیو بن کر رہنے کا زمانہ بالکل بھول جاتی ہے اور اپنی بھو سے ضرور لڑائی کرتی ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ جب تک لڑکے کی شادی نہیں ہوتی، سو فیصدی بیٹے کا تعلق ماں ہی سے ہوا کرتا ہے، چنانچہ اپنی ساری کمائی اور جو سامان بھی لاتا ہے وہ اپنی ماں ہی کے ہاتھ میں دیتا ہے اور ہر چیز ماں ہی سے طلب کر کے استعمال کرتا ہے اور دن رات میں سینکڑوں مرتبہ اٹاں ۱۰ اٹاں کہہ کر بات بات میں ماں کو پکارتا ہے۔ اس سے ماں کا بکھرے خوشی سے بھول کر سوپ بھر کا ہو جایا کرتا ہے اور ماں اس خیال میں مغمم رہتی ہے کہ میں کھری مانگن ہوں اور میرا بیٹا میرا فرما بیرو دار ہے لیکن شادی کے بعد جب بیٹے کی محبت بیوی کی طرف رخ کر لیتی ہے اور بیٹا کچھ نہ کچھ اپنی بیوی کو دیتے اور کچھ نہ کچھ اس سے مانگ کر لینے لگتا ہے تو ماں کو فطری طور پر ایک بہت بڑا الجھن لگتا ہے کہ میرا بیٹا میں نے اس کو پال پوس کر بڑا کیا۔ اب یہ مجھ کو غرور انداز کر کے اپنی بیوی کے قبضہ میں چلا گیا۔ اب اٹاں ۱۰ اٹاں پکارنے کی بجائے حکیم حکیم پکارا کرتا ہے۔ اپنی کمائی مجھے دیتا تھا اب بیوی کے ہاتھ سے ہر چیز لیا دیا کرتا ہے۔ اب

میں کھڑکی بالکل نہیں دیکھی۔ اس خیال سے ماں پر ایک ٹھٹھا ہٹ سوار ہو جاتی ہے اور وہ بہو کو جذبہ حسد میں اپنی حریف اور مدبہ مقابل بنا کر اس سے لڑائی جھگڑا کر لے لگتی ہے اور بہو میں طرح طرح کے عیب نکالنے لگتی ہے اور قسم قسم کے طعنے اور کوسنے دینا شروع کر دیتی ہے۔ بہو شروع شروع میں تو یہ خیال کر کے کہ یہ میرے شوہر کی ماں ہے کچھ دنوں تک چپ رہتی ہے، مگر جب ساس حد سے زیادہ بہو کے حلق میں انگلی ڈالنے لگتی ہے تو بہو کو بھی پہلے تو نفرت کی محسوس آئے لگتی ہے پھر وہ بھی ایک دم سیدھا جان کر ساس کے آگے طعنوں اور کوسنوں کی قے کرنے لگتی ہے اور پھر معاملہ بڑھتے بڑھتے دونوں طرف سے ٹھکی پہ ٹھکی سوال و جواب کا تبادلہ ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ گالیوں کی بمباری شروع ہو جاتی ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے اس جنگ کے شعلے ساس اور بہو کے خاندانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور دونوں خاندانوں میں بھی جنگ عظیم شروع ہو جاتی ہے۔

میرے خیال میں اس لڑائی کے خاتمہ کی بہتر ہی صورت یہی ہے کہ اس جنگ کے تینوں فریق یعنی ساس، بہو اور بیٹا، تینوں اپنے اپنے حقوق و فرائض کو ادا کرنے لگیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس جنگ کا خاتمہ چھینی ہے۔ ان تینوں کے حقوق و فرائض کیا ہیں؟ ان کو بغور دیکھو

ساس کے فرائض

ہر ساس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی بہو کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھے اور ہر معاملہ میں اس کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرے۔ اگر بہو سے اس کی کمسنی یا نا تجربہ کاری کی وجہ سے کوئی غلطی ہو جائے تو طعنہ مارنے اور کوسنے دینے کی بجائے اخلاق و محبت کے ساتھ اس کو کام کا صحیح طریقہ بتا دے اور ڈانٹ سکھائے اور ہمیشہ اس کا خیال رکھے کہ یہ کم عمر اور نا تجربہ کار لڑکی اپنے ماں باپ سے جدا ہو کر گھر میں آئی ہے۔ اس کے لئے یہ گھر نیا اور اس کا ماحول نیا ہے۔ اس کا یہاں ہمارے سوا کون ہے؟ اگر ہم نے اس کا دل ڈکا یا تو اس کو تسلی دینے والا اور اس کے آنسو پونچھنے والا یہاں دوسرا کون ہے؟ پس ہر ساس یہ سمجھ لے اور ضمانت لے کہ مجھے اپنی بہو سے ہر حال میں شفقت و محبت کرنی ہے۔ بہو مجھے خواہ کچھ بھی کہے مگر میں تو اس کو اپنی بیٹی ہی سمجھوں گی۔ تو پھر مجھ کو کہ ساس بہو کا جھگڑا آدمے سے زیادہ ختم ہو گیا۔

بہو کے فرائض

ہر بہو کو لازم ہے کہ اپنی ساس کو اپنی ماں کی جگہ سمجھے اور ہمیشہ ساس کی تعظیم اور اس کی فرماں برداری و خدمت گزاری کو اپنا فرض سمجھے۔ ساس اگر کسی معاملہ میں ڈانٹ ڈپٹ کرے تو خاموشی کے ساتھ من لے اور ہرگز ہرگز، خیر و دار خیر و دار بھی ساس کو پلٹ کر اٹکنا سیدھا جواب نہ دے بلکہ صبر کرے۔ اسی طرح اپنے خسر کو بھی اپنے باپ کی جگہ جان کر اس کی تعظیم و خدمت کو اپنے لئے لازم سمجھے اور ساس خسر کی زندگی میں ان سے الگ نہ رہنے کی خواہش نہ ظاہر کرے اور اپنی دیوانیوں، جھڑپوں اور منکروں سے بھی صبر و احتساب اچھا برتاؤ رکھے اور یہ ٹھکان لے کہ مجھے ہر حال میں انجمنی لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

بیٹے کے فرائض

ہر بیٹے کو لازم ہے کہ جب اس کی ذہن گھڑ میں آ جائے تو حسب دستور اپنی ذہن سے خوب خوب پیار و محبت کرے، لیکن ماں باپ کے ادب و احترام اور ان کی خدمت و اطاعت میں ہرگز ہرگز ہال برابر بھی فرق نہ آنے دے۔ اب بھی ہر چیز کا لین دین ماں ہی کے ہاتھ سے کرتا رہے اور اپنی ذہن کو بھی یہی تاکید کرتا رہے کہ بغیر میری ماں اور میرے باپ کی رائے لئے ہرگز ہرگز نہ کوئی کام کرے۔ نہ بغیر ان دونوں سے اجازت لئے گھر کی کوئی چیز استعمال کرے۔ اس طرز عمل سے ساس کے دل کو سکون و اطمینان رہے گا کہ اب بھی گھر کی مالک میں ہی ہوں اور بیٹا بہو دونوں میرے فرمانبردار ہیں۔ پھر ہرگز ہرگز کبھی بھی وہ بیٹے اور بہو سے نہیں لڑے گی۔ جوڑ کے شادی کے بعد اپنی ماں سے علا پر وہی برتنے لگتے ہیں اور اپنی ذہن کو گھر کی مالک بنا لیا کرتے ہیں، عموماً اسی گھر میں ساس بہو کی لڑائیاں ہوا کرتی ہیں، لیکن جن گھروں میں ساس بہو اور بیٹے اپنے مذکورہ بالا فرائض کا خیال رکھتے ہیں، ان گھروں میں ساس، بہو کی لڑائیں کی نوعیت ہی نہیں آتی۔ اس لئے بے حد ضروری ہے کہ سب اپنے اپنے فرائض اور دوسروں کے حقوق کا خیال و لحاظ رکھیں۔ خداوند کریم سب کو توفیق دے اور ہر مسلمان کے گھر کو امن و سکون کی بہشت بنادے۔ آمین!

بیوی کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مردوں کے کچھ حقوق عورتوں پر لازم فرمائے ہیں، اسی طرح

عورتوں کے بھی کچھ حقوق مردوں پر لازم ٹھہرا دیے ہیں۔ جن کا ادا کرنا مردوں پر فرض ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے ”وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَهُنَّ مِنَ الْخَيْرِ وَالْفُتُورِ“ یعنی عورتوں کے مردوں کے اوپر اسی طرح کچھ حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر اچھے برے کا ساتھ۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”تم میں دھتے لوگ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ مہتابی)

حضور ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ ”میں تم لوگوں کو عورتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں لہذا تم لوگ میری وصیت کو قبول کرو۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ مہتابی)

ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ”مومن مرد کسی مومنہ عورت سے بغض و نفرت نہ رکھے، کیونکہ اگر عورت کی کوئی عادت بری معلوم ہوتی ہو تو اس کی کوئی دوسری عادت پسندیدہ بھی ہوگی۔“ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ مہتابی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ کسی عورت کی تمام عادات خراب ہی ہوں، بلکہ اس میں کچھ اچھی بری ہر قسم کی عادات ہوں گی تو مرد کو چاہیے کہ عورت کی صرف خراب عادات ہی کو نہ دیکھتا رہے بلکہ خراب عادات سے نظر پھیر کر اس کی اچھی عادات کو بھی دیکھا کرے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے کچھ حقوق مردوں کے اوپر لازم قرار دے دیے ہیں۔ لہذا ہر مرد پر ضروری ہے کہ نیچے لکھی ہوئی عادات پر عمل کرتا رہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے دربار میں بہت بڑا گناہگار اور برا آدمی اور سب کی نظر میں ہر جگہ لیل و خواہ ہوگا۔

۱۔ ہر شوہر کے اوپر اس کی بیوی کا یہ حق فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے کھانے، پہننے اور رہنے اور دوسری ضروریات زندگی کا اپنی حیثیت کے مطابق اور اپنی طاقت بھر انتظام کرے اور ہر وقت اس کا خیال رکھے کہ یہ اللہ کی بندی میرے نکاح کے بندھن میں بندھی ہوئی ہے اور یہ اپنے ماں باپ، بھائی بھن اور تمام عزیز و اقارب سے جدا ہو کر صرف میری ہو کر رہ گئی ہے اور میری زندگی کے کچھ کٹھن میں برابر کی شریک بن گئی ہے۔ اس لئے اس کی زندگی کی تمام ضروریات کا انتظام کرنا میرا فرض ہے۔ یاد رکھو! کہ جو مرد اپنی لا پرواہی سے اپنی بیوی کے مان و نفعت اور اخراجات زندگی کا انتظام نہیں کرتے وہ بہت بڑے گناہگار، حقوق العباد میں گرفتار اور قہار و عذاب ناز کے سزاوار ہیں۔

۲۔ عورت کا یہ بھی حق ہے کہ شوہر اس کے بستر کا حق ادا کرتا رہے۔ شریعت میں اس کی کوئی حد مقرر نہیں ہے مگر کم سے کم اس قدر تو ہونا چاہیے کہ عورت کی خواہش پوری ہو جایا کرے

اور وہ باوجود ہر تاک بھانک نہ کرے۔ جو مرد شادی کر کے بیویوں سے الگ تھلک رہتے ہیں اور عورت کے ساتھ اس کے ستر کا حق ادا نہیں کرتے وہ حق العباد یعنی بیوی کے حق میں گرتا راہ بہت بڑے گناہگار ہیں۔ اگر خدا نہ کرے شوہر کسی مجبوری سے اپنی عورت کے اس حق کو ادا نہ کرے تو شوہر پر لازم ہے کہ عورت سے اس کے اس حق کو معاف کرالے۔ بیوی کے اس حق کی کتنی اہمیت ہے اس بارے میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بہت زیادہ عبرت خیز و فصیح آمیز ہے۔ منقول ہے کہ امیر المؤمنین رات کو رعایا کی خبر گیری کے لئے صبر مدید میں گشت کر رہے تھے، اچانک ایک مکان سے دردناک اشعار پڑھنے کی آواز آئی۔ آپ اسی جگہ کھڑے ہو گئے اور غور سے سننے لگے تو ایک عورت یہ شعر بڑے ہی دردناک لہجہ میں پڑھ رہی تھی کہ۔

لَوْ أَنَّ لِي لَوْ لَا اللَّهُ لَخَشِيتُ عَذَابَ الْجَهَنَّمَ!!

اَلُوْ خَشِيتُ مِنْ هٰذَا الشَّرِّ لَوْ جَزَاؤُهُ

یعنی خدا کی قسم اگر خدا کے عذابوں کا خوف نہ ہوتا تو بلاشبہ اس چار پائی کے کنارے جہنم میں ہو جاتے۔

امیر المؤمنین نے صبح کو تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلہ میں عرصہ دار نہ سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ عورت اس کو یاد کر کے رنج و غم میں یہ شعر پڑھتی رہتی ہے۔ امیر المؤمنین کے دل پر اس کا اتنا گہرا اثر پڑا کہ فوراً ہی آپ نے تمام سپہ سالاروں کو یہ فرمان لکھ بھیجا کہ کوئی شادی شدہ عورتی چار ماہ سے زیادہ اپنی بیوی سے جدا نہ ہے۔ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۹۵)

۳۔ عورت کو ہر کسی بڑے قصور کے بھی ہرگز ہرگز نہ مارے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص عورت کو اس طرح نہ مارے، جس طرح اپنے غلام کو مارا کرتا ہے۔ پھر دوسرے وقت اس سے صحت بھی کرے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۲۸۰ بیہائی)

ہاں البتہ اگر عورت کو کوئی بڑا قصور کر بیٹھے تو بدلہ لینے یا دکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ عورت کی اصلاح اور تنبیہ کی نیت سے شوہر اس کو مار سکتا ہے۔ مگر مارنے میں اس کا پوری طرح دھیان رہے کہ اس کو شدید چوٹ یا زخم نہ پہنچے۔ (قرآن مجید)

نزدکی کتابوں میں لکھا ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو چار باتوں پر سزا دے سکتا ہے اور وہ چار باتیں یہ ہیں۔

۱۔ شوہر اپنی بیوی کو بناؤ سنگسار اور مفاہی سحرانی کا حکم دے لیکن پھر بھی وہ پھو ہزا اور

نکلی کھلی بنی رہے۔

۲۔ شوہر صحبت کرنے کی خواہش کرے اور بیوی بلا کسی عذر و شرطی منع کرے۔

۳۔ عورت حیض اور جنابت سے غسل نہ کرتی ہو۔

۴۔ بلاوجہ نماز ترک کرتی ہو۔

ان چاروں صورتوں میں شوہر کو چاہیے کہ پہلے بیوی کو سمجھائے، مگر مان جائے تو بھتر ہے ورنہ ڈرامے دھمکائے۔ اگر اس پر بھی نہ مانے تو اس شرط کے ساتھ مارنے کی اجازت ہے کہ منہ پر نہ مارے اور ایسی سخت مار نہ مارے کہ ہڈی ٹوٹ جائے یا بدن پر زخم ہو جائے۔

۴۔ میاں بیوی کی خوشگوار زندگی بسر ہونے کے لئے جس طرح عورتوں کو مردوں کے جذبات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اسی طرح مردوں کو بھی لازم ہے کہ عورتوں کے جذبات کا خیال رکھیں۔ ورنہ جس طرح مرد کی ناراضگی سے عورت کی زندگی جہنم بن جاتی ہے اسی طرح عورت کی ناراضگی بھی مردوں کے لئے وبال جان ہو جاتی ہے۔ اس لئے مرد کو لازم ہے کہ عورت کی صورت، دسیرت پر طعن نہ مارے اور عورت کے میکہ والوں پر بھی طعن نہ لے اور نکتہ چٹائی نہ کرے۔ نہ عورت کے ماں باپ اور عزیز و اقارب کو عورت کے سامنے برا بھلا کہے، کیونکہ ان باتوں سے عورت کے دل میں مرد کی طرف سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر دونوں کی زندگی دن رات کی جھگڑاؤں اور گھٹن سے سچا بلکہ خطاب جان بچنا پڑتی ہے۔

۵۔ مرد کو چاہیے کہ خبردار! خبردار! بھی اپنی عورت کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اس کی خوبیوں کا ذکر نہ کرے۔ ورنہ بیوی کو فوراً ہی بدگمانی اور یہ شبہ ہو جائے گا کہ شاید میرے شوہر کا اس عورت سے کوئی سانحہ کاغذ ہے یا کم سے کم قلمی لگاؤ ہے اور یہ خیال عورت کے دل کا ایک ایسا کاٹا ہے کہ عورت کو ایک لمحہ کے لئے بھی صبر و قناعت نصیب نہیں ہو سکتا۔ یاد رکھو! کہ جس طرح کوئی شوہر اس کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کی بیوی کا کسی دوسرے مرد سے ساز پاز ہو اسی طرح کوئی عورت بھی ہرگز ہرگز کسی اس بات کی تاب نہیں لاسکتی کہ اس کے شوہر کا کسی دوسری عورت سے تعلق ہو، بلکہ تجربہ شاد ہے کہ اس معاملہ میں عورت کے جذبات مرد کے جذبات سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر بھاگتے ہیں۔ لہذا اس معاملہ میں شوہر کو لازم ہے کہ بہت زیادہ احتیاط رکھے۔ ورنہ بدگمانیوں کا طوفان میاں

بیوی کی خوشگوار زندگی کو تباہ و برباد کر دے گا۔

۶۔ مرد بلاشبہ عورت پر حاکم ہے۔ لہذا مرد کو یہ حق حاصل ہے کہ بیوی پر اپنا حکم چلائے، مگر پھر مرد کے لئے یہ ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے کسی ایسے کام کی فرمائش نہ کرے جو اس کی طاقت سے باہر ہو یا وہ کام اس کو انتہائی ناپسند ہو، کیونکہ اگرچہ عورت جبراً قہراً وہ کام کر دے گی، مگر اس کے دل میں ناگواری ضرور پیدا ہو جائے گی جس سے میاں بیوی کی خوش مزاجی کی زندگی میں کچھ نہ کچھ نفی ضرور پیدا ہو جائے گی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

۷۔ مرد کو چاہیے کہ عورت کی غلطیوں پر اصلاح کے لئے مدد کرے تاکہ وہ کبھی خفی اور غصہ کے انداز میں اور کبھی محبت اور پیار اور فحشی خوشی کے ساتھ بھی بات چیت کرے۔ جو مرد ہر وقت اپنی سونچ میں ڈنڈا باندھے پھرتے ہیں اور سوائے ڈانٹ پھٹکار اور مار پیٹ کے اپنی بیوی سے کبھی کوئی بات ہی نہیں کرتے، تو ان کی بیویاں شوہروں کی محبت سے مایوس ہو کر ان سے نفرت کرنے لگتی ہیں اور جو لوگ ہر وقت بیویوں کا ناز اٹھاتے رہتے ہیں اور بیوی لاکھوں غلطیاں کرے، مگر پھر بھی جھنگلی بلی کی طرح اس کے سامنے میاؤں میاؤں کرتے رہتے ہیں، ان لوگوں کی بیویاں گستاخ اور شوخ ہو کر شوہروں کو اپنی انگلیوں پر مچاتی رہتی ہیں۔ اس لئے شوہروں کو چاہیے کہ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول پر عمل کریں کہ ۔

دشمنی و نرم بزم در بہ است

چہ مقاصد کہ علاج و مرہم نہ است

یعنی خفی اور نرمی دونوں اپنے اپنے موقع پر بہت اچھی چیز ہے۔ جیسے قصہ کھولنے والا کہ نرم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھ دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شوہر کو چاہیے کہ نہ بہت ہی کڑوا بنے، نہ بہت ہی میٹھا، بلکہ خفی اور نرمی موقع، موقع سے دونوں پر عمل کرتا رہے۔

۸۔ شوہر کو یہ بھی چاہیے کہ سفر میں جاتے وقت اپنی بیوی سے انتہائی پیار و محبت کے ساتھ فحشی خوشی سے ملاقات کر کے مکان سے نکلے اور سفر سے واپس ہو کر کچھ نہ کچھ سامان بیوی کے لئے ضرور لائے۔ کچھ نہ ہو تو کچھ میٹھا ہی لیتا آئے اور بیوی سے یہ کہے کہ یہ خاص تمہارے ہی لئے میں لایا ہوں۔ شوہر کی اس ادا سے عورت کا دل بڑھ جائے گا اور وہ اس عیال سے بہت ہی خوش اور گمن رہے گی کہ میرے شوہر کو مجھ سے ایسی محبت ہے کہ وہ میری

فطروں سے غائب رہنے کے بعد بھی مجھے یاد رکھتا ہے اور اس کو میرا خیال نگاہ رہا ہے۔
ظاہر ہے کہ اس سے بھی اپنے شوہر کے ساتھ کس قدر زیادہ محبت کرنے لگے گی۔

۹۔ عورت اگر اپنے میکے سے کوئی چیز لاکر یا خود بنا کر پیش کرے تو مرد کو چاہی کہ اگرچہ وہ چیز بالکل ہی گھٹیا اور بے کی ہو مگر اس پر خوشی کا اظہار کرے اور نہایت ہی تپاک اور انتہائی چاہ کے ساتھ اس کو قبول کرے اور چند الفاظ تعریف کے بھی عورت کے سامنے کہہ دے تاکہ عورت کا دل بڑھ جائے اور اس کا حوصلہ بلند ہو جائے۔ خبردار! خبردار! عورت کے پیش کئے ہوئے تحفوں کو بھی ہرگز ہرگز نہ ٹھکرائے۔ نہ اس کو حقیر بتائے نہ اس میں صیب نکالے۔ ورنہ عورت کا دل ٹوٹ جائے گا اور اس کا حوصلہ پست ہو جائے گا۔ یاد رکھو! کہ تو بے ہوشی تو جوڑا جاسکتا ہے مگر تو بے ہوشا دل بڑی مشکل سے جڑتا ہے اور جس طرح شیش بڑ جانے کے بعد بھی اس کا درج نہیں ٹٹکا اسی طرح تو بے ہوشا دل بڑ جانے پھر بھی دل میں دماغ دھبہ باقی ہی رہ جاتا ہے۔

۱۰۔ عورت اگر بیمار ہو جائے تو شوہر کا یہاں خلائی فریضہ ہے کہ عورت کی غم خواری اور حار واری میں ہرگز ہرگز کوئی کوتاہی نہ کرے، بلکہ اپنی دلداری اور لہجہ کی اور بھاگ دوڑ سے عورت کے دل پر یہ نقش بنھا دے کہ میرے شوہر کو مجھ سے بے حد محبت ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ عورت شوہر کے اس احسان کو یاد رکھے گی اور وہ بھی شوہر کی خدمت گزاری میں اپنی جان بڑا دے گی۔

۱۱۔ شوہر کو چاہی کہ اپنی بیوی پر اعتماد اور بھروسہ کرے اور گھریلو معاملات اس کے سپرد کر دے تاکہ بیوی اپنی حیثیت کو بچانے اور اس کا وقار اس میں خود اعتمادی پیدا کرے اور وہ نہایت ہی دلچسپی اور کوشش کے ساتھ گھریلو معاملات کے انتظام کو سنبھالے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران اور محافظہ ہے اور اس معاملہ میں عورت سے قیامت میں خداوند قدوس پوچھ گچھ فرمائے گا!

بیوی پر اعتماد کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ وہ اپنے آپ کو گھر کے انتظامی معاملات میں ایک شعبہ کی ذمہ دار خیال کرے گی اور شوہر کو بڑی حد تک گھریلو تکلیفوں سے نہایت مل جانے کی اور سکون وطمینان کی زندگی نصیب ہوگی!

۱۲۔ عورت کا اس کے شوہر پر ایک حق یہ بھی ہے کہ شوہر عورت کے ہسٹر کی راز داری باتوں کو دوسروں کے سامنے نہ بیان کرے، بلکہ اس کو راز بنا کر اپنے دل ہی میں رکھے، کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک بدترین

مفہوم وہ ہے جو اپنی بیوی کے پاس جائے، پھر اس کے پردہ کی باتوں کو لوگوں پر ظاہر کرے اور اپنی بیوی کو دوسروں کی نگاہوں میں رزوا کرے۔

(مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۳۴۳)

۱۳۔ شوہر کو چاہیے کہ بیوی کے سامنے آئے تو میلے کچیلے گندے کپڑوں میں نہ آئے بلکہ بدن اور لباس و دستر و خیرہ کی صفائی ستھرائی کا خاص طور پر خیال رکھے، کیونکہ شوہر جس طرح یہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے، اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میلا کچیلّا نہ رہے۔ لہذا میاں بیوی دونوں کو ہمیشہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات سے سخت نفرت تھی کہ آدمی میلا کچیلّا بنا رہے اور اس کے بال بالچھڑیں۔ اس حدیث پر میاں بیوی دونوں کو عمل کرنا چاہیے!

۱۴۔ عورت کا اس کے شوہر پر یہ بھی حق ہے کہ شوہر عورت کی نفاست اور بناؤ سنگھار کا سامان یعنی صابون، تیل، کنکس، مہندی، خوشبو وغیرہ فراہم کرتا رہے تاکہ عورت اپنے آپ کو صاف ستھری رکھ سکے اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رہے!

۱۵۔ شوہر کو چاہیے کہ معمولی معمولی بے بنیاد باتوں پر اپنی بیوی کی طرف سے بدگمانی نہ کرے بلکہ اس معاملہ میں ہمیشہ احتیاط اور سمجھداری سے کام لے! یاد رکھو کہ معمولی شبہات کی بناء پر بیوی کے اوپر احرام لگانا یا بدگمانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر کہا کہ میری بیوی کے شکم سے ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو کالا ہے اور میرا ہم شکل نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ بچہ میرا نہیں ہے۔ دیہاتی کی بات سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا کہ میرے پاس بہت زیادہ اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے کہا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ان میں کچھ خاکی رنگ کے بھی ہیں یا نہیں؟ اس نے کہا کہ جی ہاں! کچھ اونٹ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم بتاؤ کہ سرخ اونٹوں کی نسل میں خاکی رنگ کے اونٹ کیسے اور کہاں سے پیدا ہو گئے؟ دیہاتی نے جواب دیا کہ میرے سرخ رنگ کے اونٹوں کے باپ داداؤں میں کوئی خاکی رنگ کا اونٹ رہا ہوگا۔ اس کی رنگ نے اس کو اپنے رنگ میں سمجھ لیا ہوگا۔ اس لئے سرخ اونٹوں کا بچہ خاکی رنگ کا ہو گیا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ممکن ہے تمہارے باپ داداؤں میں بھی کوئی کالے رنگ

کا ہوا ہوا اس کی رنگ نے تمہارے بچے کو کھینچ کر اپنے رنگ کا بتایا ہوا اور یہ بچی اس کا ہم شکل ہو گیا۔

(بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۹)

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ محض اتنی سی بات پر کہ بچہ اپنے باپ کا ہم شکل نہیں ہے حضور ﷺ نے اس دیہاتی کو اس کی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے اس بچے کے بارے میں یہ کہہ سکے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ لہذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محض شہکی بنا پر اپنی بیوی کے اوپر الزام لگا دینا جائز نہیں ہے، بلکہ بہت بڑا گناہ ہے۔

۱۶۔ اگر میاں بیوی میں کوئی اختلاف یا کشیدگی پیدا ہو جائے تو شوہر پر لازم ہے کہ طلاق دینے میں ہرگز ہرگز جلدی نہ کرے، بلکہ اپنے فتنہ کو طبع کرے اور فضا تر جانے کے بعد فتنہ دماغ سے سوچ بچار کر کے اور لوگوں سے مشورہ لے کر یہ فیصلہ کرے کہ کیا میاں بیوی میں نباہ کی کوئی صورت ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اگر بناؤ اور نباہ کی کوئی شکل نکل آئے تو ہرگز ہرگز طلاق نہ دے، کیونکہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ طلاق چیزوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ چیز طلاق ہے۔

(ابوداؤد جلد ۳ صفحہ ۳۰۳ باب کرہۃ المطلقۃ)

اگر خدا خواستہ ایسی سخت ضرورت پیش آ جائے کہ طلاق دینے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو ایسی صورت میں طلاق دینے کی اجازت ہے، ورنہ طلاق کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔

بعض جاہل ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں اور پھر پچھتاتے ہیں اور عالموں کے پاس جھوٹ بول بول کر مسئلہ پوچھتے پھرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ فتنہ میں طلاق دی تھی، کبھی کہتے ہیں کہ طلاق دینے کی نیت نہیں تھی۔ فتنہ میں بلا اختیار طلاق کا لفظ منہ سے نکل گیا۔ کبھی کہتے ہیں کہ عورت ماہواری کی حالت میں تھی۔ کبھی کہتے ہیں کہ میں نے طلاق دی مگر بیوی نے طلاق لی نہیں۔ حالانکہ ان گناہوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان سب صورتوں میں طلاق پڑ جاتی ہے اور بعض تو ایسے بد نصیب ہیں کہ تین طلاق دے کر جھوٹ بولتے ہیں کہ میں نے ایک ہی بار کہا تھا اور یہ کہہ کر بیوی کو رکھ لیتے ہیں اور پھر زنا کاری کے گناہ میں پڑے رہتے ہیں۔ ان ظالموں کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ تین طلاق کے بعد عورت بیوی نہیں رہ جاتی، بلکہ وہ ایک ایسی اجنبی عورت ہو جاتی ہے کہ بغیر طلاق کرانے اس سے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند کریم ان لوگوں کو ہدایت

دے۔ آمین!

۱۷۔ اگر کسی کے پاس دو بیٹیاں یا اس سے زیادہ ہوں تو اس پر فرض ہے کہ تمام بیٹیوں کے درمیان عدل اور برابری کا سلوک اور برتاؤ کرے۔ کھانے، پہنے، مکان، سامان، روشنی، بیٹاؤ سنگھار کی چیزیں فرض تمام معاملات میں برابری برتے۔ اسی طرح ہر بیوی کے پاس سات گزارنے کی باری مقرر کرنے میں بھی برابری کا خیال ملحوظ رکھے۔ یاد رکھو! اگر کسی نے اپنی تمام بیٹیوں کے ساتھ یکساں اور برابر سلوک نہیں کیا تو وہ حق العباد میں گرفتار اور عذاب جہنم کا حق دار ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ”جس شخص کے پاس دو بیٹیاں ہوں اور اس نے ان کے درمیان عدل اور برابری کا برتاؤ نہیں کیا تو وہ قیامت کے دن میدانِ محشر میں اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کا آدھا بدن مفلوج (کھانچ لگا ہوا) ہوگا۔“ (ترغیب جلد ۱ صفحہ ۱۳۶)

۱۸۔ اگر بیوی کے کسی قول و فعل، بد خوئی، بد اخلاقی، سخت مزاجی، زبانِ دھازی وغیرہ سے شوہر کو کبھی کبھی کچھ اذیت اور تکلیف پہنچ جائے تو شوہر کو چاہیے کہ صبر و تحمل اور برداشت سے کام لے، کیونکہ عورتوں کا نیز چاہیے ایک فطری چیز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عورت حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے ٹیڑھی پہلی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر کوئی شخص ٹیڑھی پہلی کو سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو پہلی کی ہڈی ٹوٹ جائے گی، مگر وہ کبھی سیدھی نہیں ہو سکے گی۔ ٹھیک اسی طرح، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ ٹوٹ جائے گی۔ یعنی خلاق کی نوبت آ جائے گی۔ لہذا اگر عورت سے قائمہ اغماض ہے تو اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے قائمہ اغماض یہ بالکل سیدھی کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ جس طرح ٹیڑھی پہلی کی ہڈی کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی۔“ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۹)

۱۹۔ شوہر کو چاہیے کہ عورت کے اخراجات کے بارے میں بہت زیادہ بخلی اور کنجوسی نہ کرے۔ نہ حد سے زیادہ فضول خرچی کرے، اپنی آمدنی کو دیکھ کر بیوی کے اخراجات مقرر کرے، نہ اپنی طاقت سے بہت کم، نہ اپنی طاقت سے بہت زیادہ۔

۲۰۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو گھر کی چار دیواری کے اندر قید کر کے نہ رکھے بلکہ کبھی کبھی والدین اور رشتہ داروں کے یہاں آنے جانے کی اجازت دیتا رہے اور اس کی سہیلیوں اور رشتہ داری والی عورتوں اور بڑوسنوں سے بھی ملنے بٹلنے پر پابندی نہ لگائے۔ بشرطیکہ ان

عورتوں کے میل جول سے کسی فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو اور اگر ان عورتوں کے میل ملاپ سے بچتی کے بد چلن یا بد اخلاق ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان عورتوں سے میل جول پر پابندی لگا دینا ضروری ہے اور یہ شوہر کا حق ہے

مسلمان عورتوں کا پردہ

اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ نے انسانی فطرت کے تقاضوں کے مطابق بدکاری کے دروازوں کو بند کرنے کے لئے عورتوں کو پردے میں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ پردے کی طرہیت اور اس کی اہمیت قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر پردہ فرض فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَلَا تُزَيِّنُ لِلْبَازِئِ اَنْ يَّكْفُرَ بِمَا هُوَ بِهَا يَحْذَرُ الْحَاحِظَةُ الْاُولٰٓئِ (پارہ ۲۲، رکوع ۱)

ترجمہ: تم اپنے اپنے گھروں کے اندر رہو اور بے پردہ ہو کر باہر نہ نکلو! جس طرح پہلے زمانے کے دور جاہلیت میں عورتیں بے پردہ باہر نکل کر گھومتی پھرتی تھیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے صاف صاف عورتوں پر پردہ فرض کر کے یہ حکم دیا ہے کہ وہ گھروں کے اندر رہا کریں اور زمانہ جاہلیت کی بے حیائی و بے پردگی کی رسم کو چھوڑ دیں۔ زمانہ جاہلیت میں کفار عرب کا یہ دستور تھا کہ ان کی عورتیں خوب بدن سنور کر بے پردہ نکلتی تھیں اور بازاروں اور مکلوں میں مردوں کے دوش بدوش گھومتی پھرتی تھیں۔ اسلام نے اس بے پردگی کی بے حیائی سے روکا اور حکم دیا کہ عورتیں گھروں کے اندر رہیں اور بلا ضرورت باہر نہ نکلیں اور اگر کسی ضرورت سے انہیں گھر سے باہر نکلنا ہی پڑے تو زمانہ جاہلیت کے مطابق بناؤ سنگھار کر کے بے پردہ نہ نکلیں، بلکہ پردے کے ساتھ باہر نکلیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے، جس وقت وہ بے پردہ ہو کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو ہانک ہانک کر دیکھتا ہے۔“ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۳۰)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ”بناؤ سنگھار کر کے اتر اتر کر چلنے والی عورت کی مثال اس تار کی کی ہے جس میں بالکل روشنی ہی نہ ہو۔“ (ترمذی جلد ۱ صفحہ

اسی طرح حضرت ابوسہیل اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو عورت خوشبو لگا کر مردوں کے پاس سے گزرے تاکہ لوگ اس کی خوشبو سونگھیں، وہ عورت بد چلتی ہے۔“ (نسائی)

بیاری بہنو آج کل جو عورتیں ناؤ سنگھار کر کے اور طریقوں لہاس لہاس کر، خوشبو لگائے، بلا پردہ بازاروں میں گھومتی پھرتی ہیں اور سینما، ٹیلی ویژن میں جاتی ہیں وہ ان حدیثوں کی روشنی میں اپنے بارے میں خود ہی فیصلہ کر لیں کہ وہ کون ہیں؟ اور کیسی ہیں اور کتنی بڑی گناہ گار ہیں۔ اے اللہ کی بندہ! تم خدا کے فضل سے مسلمان ہو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکام کو سنو اور ان پر عمل کرو! اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے تمہیں پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے تم کو لازم ہے کہ تم پردہ میں رہا کرو اور اپنے شوہر اور اپنے باپ داداؤں کی عزت و عظمت اور ان کی ناموس کو برہانہ کرو! یہ دنیا کی چند روزہ زندگی آتی فانی ہے۔ یاد رکھو کہ ایک دن مرنا ہے اور پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو ملو دکھانا ہے۔ قبر اور جہنم کے مذاہلوں کو یاد کرو۔ حضرت عائشہؓ جنت نبیؐ فی قاضیہ ہر اور امت کی ماؤں یعنی رسول اللہ ﷺ کی مقدس بیویوں کے نقش قدم پر چل کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوارو اور خدا کے لئے بیورو نصاریٰ اور مشرکین کی عورتوں کے طریقوں پر چلنا چھوڑ دو۔

پردہ عزت ہے، بے عزتی نہیں

آج کل بعض منہجہ قسم کے دشمنان اسلام مسلمان عورتوں کو یہ کہہ کر بہکا کر رہے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو پردہ میں رکھ کر عورتوں کی بے عزتی کی ہے اس لئے عورتوں کو پردوں سے نکل کر ہرمیدان میں مردوں کے دوش بدوش کھڑی ہو جانا چاہی۔ مگر بیاری بہنو خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ان مردوں کا یہ پردہ بیگنہ، اٹکا گندہ اور گھٹاؤ نافریب اور دھوکہ ہے کہ شاید شیطان کو بھی نہ سوجھا ہوگا۔

اے اللہ کی بندہ! تمہیں انصاف کرو کہ تمام کتابیں کھلی پڑی رہتی ہیں اور بے پردہ رہتی ہیں مگر قرآن مجید پر خلاف چڑھانا یہ قرآن شریف کی عزت ہے یا بے عزتی؟ اسی طرح تمام دنیا کی مسجدیں تنگی اور بے پردہ رکھی گئی ہیں مگر خانہ کعبہ پر خلاف چڑھا کر اس کو پردہ میں رکھا گیا ہے تو بتاؤ کہ کیا کعبہ مقدسہ پر خلاف چڑھانا اس کی عزت ہے یا بے عزتی۔ تمام دنیا کو معلوم ہے کہ

قرآن مجید اور کعبہ معظمہ پر غلاف چڑھا کر ان دونوں کی عزت و عظمت کا اعلان کیا گیا ہے کہ تمام کتابوں میں سب سے افضل داخلی قرآن مجید ہے اور تمام مسجدوں میں افضل داخلی کعبہ معظمہ ہے۔ اسی طرح مسلمان عورتوں کو پردہ کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس بات کا اعلان کیا گیا ہے کہ اقوامِ عالم کی تمام عورتوں میں مسلمان عورت تمام عورتوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

بیاداری بہزاد تب تمہیں کو اس کا فیصلہ کرنا ہے کہ اسلام نے مسلمان عورتوں کو پردہ میں رکھ کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا ان کی بے عزتی کی ہے۔

کئی لوگوں سے پردہ فرض ہے: ہر غیر عرم مرد خواہ اجنبی ہو خواہ رشتہ دار، باہر رہتا ہو یا گھر کے اندر ہر ایک سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہاں اُن مردوں سے جو عورت کے عرم ہوں، ان سے پردہ کرنا عورت پر فرض نہیں۔ عرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح بھی، بھئی اور کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہو سکتا۔ مثلاً باپ، دوا، چچا، ماسوں، نانا، بھائی، بھتیجا، بھانجا، پوتا، نواس، غم۔ ان لوگوں سے پردہ ضروری نہیں ہے۔ غیر عرم وہ مرد ہیں جن سے عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ جیسے چچا زاد بھائی، ماسوں زاد بھائی، بھو بھئی زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، جیلو، دیوہ وغیرہ یہ سب عورت کے غیر عرم ہیں اور ان سب لوگوں سے پردہ کرنا عورت پر فرض ہے۔ ہندوستان میں یہ بہت سی غلط اور مخالف شریعت درواج ہے کہ عورتیں اپنے دیوہوں سے بالکل ہی پردہ نہیں کرتیں، بلکہ دیوہوں سے فسی مذاق اور ان کے ساتھ ہاتھ پائی تک کرنے کو برا نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ دیوہ عورت کا عرم نہیں ہے۔ اس لئے دوسرے تمام غیر عرم مردوں کی طرح عورتوں کو دیوہوں سے بھی پردہ کرنا فرض ہے بلکہ حدیث شریف میں تو یہاں تک دیوہوں سے پردہ کی تاکید ہے کہ ”اتخضرو الخواث“ یعنی دیوہ عورت کے حق میں ایسا ہی خطرناک ہے جیسے کہ موت۔ عورت کو دیوہ سے اسی طرح ڈر بھانگنا چاہی جس طرح لوگ موت سے بھاگتے ہیں۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸)

بہر حال خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ ہر غیر عرم سے پردہ فرض ہے۔ چاہے وہ اجنبی مرد ہو یا رشتہ دار، دیوہ، جیلو بھی غیر عرم ہی ہیں۔ اس لئے ان لوگوں سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح کٹار و مشرکین کی عورتوں سے بھی مسلمان عورت کو پردہ کرنا چاہی اسی طرح لکھروں اور بدچلن عورتوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے اور ان کو گھروں میں آنے جانے سے روک دینا چاہی۔

مسئلہ: عورت کا جو بھی عورت کا غیر محرم ہے۔ اس لئے مریہ کو اپنے عذر سے بھی پردہ کرنا فرض ہے اور عذر کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ اپنی مریہ کو بے پردہ دیکھے۔ یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھے، بلکہ عذر کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ عورت کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بیعت کرے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عورتوں کی بیعت کے متعلق فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یأخذہا بالیمن إذا جئناک الفلذ منات البع سے عورتوں کا اہتمام فرماتے تھے۔ جو عورت اس آیت میں ذکر کی ہوئی باتوں کا اقرار کر لیتی تھی تو آپ اس سے فرما دیتے تھے کہ میں نے تجھ سے یہ بیعت لے لی۔ یہ بیعت بذریعہ کلام ہوتی تھی۔ خدا کی قسم کبھی بھی حضور ﷺ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے بیعت کے وقت نہیں لگا۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۶)

بہترین شوہر کی شان

شوہروں کے بارے میں اوپر لکھی ہوئی ہدایات کی روشنی میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بہترین شوہر کون ہے تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

بہترین شوہر وہ ہے

- ۱۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی، خوش خلقی اور حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے!
- ۲۔ جو اپنی بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کسی قسم کی غفلت اور کوتاہی نہ کرے!
- ۳۔ جو اپنی بیوی کا اس طرح ہو کر رہے کہ کسی راجحی عورت پر نگاہ نہ ڈالے!
- ۴۔ جو اپنی بیوی کو اپنے پیش و آدام میں برابر کا شریک سمجھے!
- ۵۔ جو اپنی بیوی پر کبھی ظلم اور کسی قسم کی بے جا زیادتی نہ کرے!
- ۶۔ جو اپنی بیوی کی خند سزا جی اور ہدایتی پر صبر کرے!
- ۷۔ جو اپنی بیوی کی خوبیوں پر نظر رکھے اور معمولی غلطیوں کو نظر انداز کرے!
- ۸۔ جو اپنی بیوی کی مصیبتوں، بیماریوں اور رنج و غم میں دل جوئی، تیار داری اور وفاداری کا ثبوت دے!
- ۹۔ جو اپنی بیوی کو پردہ میں رکھ کر عزت و آبرو کی حفاظت کرے!
- ۱۰۔ جو اپنی بیوی کو جداری کی تاکید کرتا رہے اور شریعت کی راہ پر چلائے!
- ۱۱۔ جو اپنی بیوی اور اہل و عیال کو کما کما کر رزق حلال کھلائے!
- ۱۲۔ جو اپنی بیوی کے میکہ والوں اور اس کی سہیلیوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرے۔

- ۱۳۔ جو اپنی بیوی کو ذلت و رسوائی سے بچائے رکھے۔
 ۱۴۔ جو اپنی بیوی کے اخراجات میں بخیلی اور کٹھولی نہ کرے۔
 ۱۵۔ جو اپنی بیوی پر اس طرح کنٹرول رکھے کہ وہ کسی برائی کی طرف ذرا بھی نہ کر سکے ا

{ ۴ } عورت ماں بن جانے کے بعد

عورت جب صاحب اولاد اور بچوں کی ماں بن جائے تو اس پر مزید ذمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ شوہر اور والدین وغیرہ کے حقوق کے علاوہ بچوں کے حقوق بھی عورت کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں جن کو ادا کرنا ہر ماں کا فرض منجھی ہے۔ جو ماں اپنے بچوں کا حق ادا نہ کرے گی یقیناً وہ شریعت کے نزدیک بہت بڑی گناہگار اور صلیب کی نظروں میں ذلیل و خوار ٹھہرے گی!

بچوں کے حقوق

- ۱۔ ہر ماں پر لازم ہے کہ اپنے بچوں سے پیار و محبت کرے اور ہر معاملہ میں ان کے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کرے اور ان کی دل جھڑکی و دل بستگی میں لگی رہے اور ان کی پرورش اور تربیت میں پوری پوری کوشش کرے۔
- ۲۔ اگر ماں کے دودھ میں کوئی خرابی نہ ہو تو خود ماں اپنا دودھ اپنے بچوں کو پلائے کہ دودھ کا بچوں پر بڑا اثر پڑتا ہے۔
- ۳۔ بچوں کی صفائی و سترائی، ان کی نیک و بری اسلامی و ملحدی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔
- ۴۔ بچوں کو ہر قسم کے منہج و فتنہ اور ٹکلیفوں سے بچائی رہے۔
- ۵۔ بے زبان بچے اپنی ضروریات بتائیں سکتے، اس لئے ماں کا فرض ہے کہ بچوں کے اشارات کو سمجھ کر ان کی ضروریات کو پورا کرتی رہے۔
- ۶۔ بعض مائیں چلا کر یا لٹی کی بوٹی بولی کر، یا سپاہی کا نام لے کر، یا کوئی دھماکہ کر کے چھوٹے بچوں کو ڈرایا کرتی ہیں۔ یہ بہت ہی بُری باتیں ہیں۔ بار بار ایسا کرنے سے بچوں کا دل کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بڑے ہونے کے بعد ڈر پرک ہو جایا کرتے ہیں۔
- ۷۔ بچے جب کچھ بولنے لگیں تو ماں کو چاہیے کہ انہیں بار بار اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا نام دے۔ ان کے سامنے بار بار کلمہ پڑھے، یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنا سیکھ جائیں۔
- ۸۔ جب بچے چھپچھپاؤ کے قابل ہو جائیں تو سب سے پہلے ان کو قرآن شریف اور دینیات

کی تعلیم دلائیں۔

۹۔ بچوں کو اسلامی آداب و اخلاق اور دین و مذہب کی باتیں سکھائیں۔

۱۰۔ اچھی باتوں کی رغبت دلائیں اور بری باتوں سے نفرت دلائیں۔

۱۱۔ تعلیم و تربیت پر خاص طور پر توجہ کریں اور تربیت کا وسیعانہ رکھیں، کیونکہ بچے سادہ دلی کے مانند ہوتے ہیں۔ سادہ کاغذ پر نقش و نگار بنائے جائیں۔ وہ بنی جاتے ہیں اور بچوں کی بچوں کا سب سے پہلا مدرسہ ماں کی گود ہے۔ اس لئے ماں کی تعلیم و تربیت کا بچوں پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ لہذا ہر ماں کا فرض منصبی ہے کہ بچوں کو اسلامی تہذیب و تمدن کے سانچے میں ڈھال کر ان کی بہترین تربیت کرے۔ اگر ماں اپنے اس حق کو نہ ادا کرے گی تو گناہگار ہوگی۔

۱۲۔ جب بچہ پانچ سال برس کے ہو جائے تو ان کو طہارت اور وضو و غسل کا طریقہ سکھائیں اور نماز کی تعلیم دے کر ان کو نماز پڑھانی جائے اور پاکی و ناپاکی اور حلال و حرام اور فرض و سنت وغیرہ کے مسائل ان کو بتائیں۔

۱۳۔ ہر ماں باپ کا فرض ہے کہ بچوں اور بچیوں کو ہر برے کاموں سے بچائیں اور ان کو اچھے کاموں کی رغبت دلائیں تاکہ بچے اور بچیاں اسلامی آداب و اخلاق کے پابند اور ایماندار اور دیندار کے جوہر سے آراستہ ہو جائیں اور صحیح معنوں میں مسلمان بن کر اسلامی زندگی بسر کریں۔

۱۵۔ یہ بھی بچوں کا حق ہے کہ ان کی پیدائش کے ساتویں دن ماں باپ ان کا سر منڈا کر ہاتھوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کریں اور بچے کا کوئی اچھا نام رکھیں۔ خیر دار و خیر دار ہر گز ہر گز بچوں اور بچیوں کا کوئی بُرا نام نہ رکھیں۔

۱۶۔ جب بچہ پیدا ہو تو فوراً ہی اس کے دائیں کان میں آذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھیں تاکہ بچہ شیطان کے غفل سے محفوظ رہے اور چھو بارہ وغیرہ کوئی بیٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تاکہ بچہ شیریں زبان اور بااخلاق ہو۔

۱۷۔ دیا میو، نیا پھل، پہلے بچوں کو کھلائیں، پھر خود کھائیں کہ بچے بھی تازہ پھل ہیں۔ سب سے پہلے کو نیا پھل دینا اچھا ہے۔

۱۸۔ چند بچے بچیاں ہوں تو جو چیز دیں سب کو یکساں اور برابر دیں۔ ہر گز کسی بیشمی نہ کریں۔ ورنہ بچوں کی حق تلفی ہوگی۔ بچوں کو ہر چیز بچوں کے برابر ہی دیں، بلکہ بچوں کی دل جوئی و

دل داری کا خاص طور پر خیال رکھیں، کیونکہ بچوں کا دل بہت نازک ہوتا ہے۔
 ۱۹۔ لڑکیوں کو لباس اور زینہ سے آراستہ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ رکھیں تاکہ لوگ رغبت کے ساتھ
 نکاح کا پیغام دیں۔ ہاں اس کا خیال رکھیں کہ وہ زیورات پہن کر باہر نہ نکلیں کہ چھوڑ
 ڈالوں سے جان کا خطرہ ہے۔ بچوں کو بلا خالوں پر نہ رہنے دیں کہ اس میں بے حیائی کا
 خطرہ ہے۔

۲۰۔ حتی الامکان ہمارے ہمس کی عمر میں بچوں کی شادی کر دیں۔ مگر خبردار ہرگز ہرگز کسی بددین یا
 بد مذہب مثلاً رافضی، خارجی، وہابی، غیر معتقد وغیرہ کے یہاں لڑکوں یا لڑکیوں کی شادی نہ
 کریں۔ ورنہ اولاد کی بہت بڑی حق تلفی ہوگی اور ماں باپ کے سروں پر بہت بڑے گناہ کا
 بوجھ ہوگا اور وہ عذاب جہنم کے تھمار ہوں گے۔ اسی طرح قاسقوں، قاجروں، شرابیوں،
 بدکاروں، حرام کی کمائی کھانے والوں، سود خوروں اور ناجائز کام کا دستہ کرنے والوں کے
 یہاں بھی لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں نہ کریں اور رشتہ تلاش کرنے میں سب سے پہلے اور
 سب سے زیادہ مذہب، اہلسنت اور دیندار ہونے کا خاص طور پر دھیان رکھیں۔

اولاد کی پرورش کا طریقہ

ہر ماں باپ کو یہ جان لینا چاہی کہ بچپن میں جو اچھی یا بری عادتیں بچوں میں پختہ ہو جاتی
 ہیں وہ عمر بھر نہیں چھوڑتی ہیں۔ اس لئے ماں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو بچپن ہی میں اچھی عادتیں
 سکھائیں اور بری عادتوں سے بچائیں۔ جو لوگ یہ کہہ کر کہ اچھی بچہ ہے، بڑا ہوگا تو ٹھیک ہو جائے
 گا، بچوں کو شرارتوں اور غلط عادتوں سے نہیں روکتے، وہ لوگ درحقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب
 کرتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کے برے اخلاق اور گندی عادتوں پر دوتے اور ماتم
 کرتے ہیں۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ بچپن ہی میں اگر بچوں کی کوئی شرارت یا بری عادت
 دیکھیں تو اس پر روک ٹوک کرتے رہیں بلکہ سختی کے ساتھ ڈالتے پھنکارتے رہیں اور طرح طرح
 سے بری عادتوں کی برائیوں کو بچوں کے سامنے ظاہر کر کے بچوں کو ان خراب عادتوں سے نفرت
 دلاتے رہیں اور بچوں کی خوبیاں اور اچھی اچھی عادتوں پر خوب خوب شاباش کہہ کر ان کا من
 بڑھائیں بلکہ کچھ انعام دے کر ان کا حوصلہ بلند کریں۔ اس سے قبل بچوں کے حقوق کے بیان
 میں بچوں کے لئے بہت سی مفید باتیں ہم لکھ چکے ہیں۔ اب اس سے کچھ زیادہ باتیں بھی ہم لکھتے
 ہیں۔ ماں باپ پر لازم ہے کہ ان باتوں کا خاص طور پر دھیان رکھیں تاکہ بچوں اور بچیوں کا

مستقبل روشن اور شاندار بن جائے۔

۱۔ بچوں کو دودھ پلانے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر کر لو۔ جو عورتیں ہر وقت بچوں کو دودھ پلاتی یا جلدی جلدی بچوں کو دن رات میں ہار بار کھانا کھلاتی رہتی ہیں، ان بچوں کا خاصہ خراب اور معدہ کمزور ہو جایا کرتا ہے اور بچے بچے دست کی بیماریوں میں مبتلا ہو کر کمزور ہو جایا کرتے ہیں۔

۲۔ بچوں کو صاف ستھرا رکھو مگر بہت زیادہ پتھر سنگھار مت کرو کہ اس سے اکثر نگرگ ہو جایا کرتی ہے۔

۳۔ بچوں کو ہر دم گود میں نہ لئے رہو بلکہ جب تک وہ بیٹھنے کے قابل نہ ہوں پالنے میں زیادہ تر سلائے رکھو اور جب وہ بیٹھنے کے قابل ہوں تو ان کو رفتہ رفتہ مسعدوں اور ٹکیوں کا سہارا دے کر بٹھانے کی کوشش کرو۔ ہر دم گود میں لئے رہنے سے بچے کمزور ہو جایا کرتے ہیں اور وہ گود میں رہنے کی عادت پڑ جانے سے بہت دیر میں چلتے اور بیٹھتے ہیں۔

۴۔ بعض عورتیں اپنے بچوں کو مٹھائی کھڑت سے کھلایا کرتی ہیں۔ یہ سخت مٹھر ہے۔ مٹھائی کھانے سے دانت خراب اور معدہ کمزور اور بکثرت صفراوی بیماریاں اور پھوڑے بخنسی کا رنگ بچوں کو لگ جاتا ہے۔ مٹھائیوں کی جگہ گلوکوز کے بسکٹ بچوں کے لئے اچھی غذا ہے۔

۵۔ بچوں کے سامنے زیادہ کھانے کی برائی بیان کرتے رہو اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنے سے بچوں کو نفرت دلاتے رہو۔ مثلاً بچوں کو کہو کہ جو زیادہ کھاتا ہے وہ جنگلی اور بڑا دھوتا ہے اور ہر وقت کھاتے پیتے رہنا یہ بندوں کی عادت ہے۔

۶۔ بچوں کی ہر ضد پوری مت کرو کہ اس سے بچوں کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور وہ ضدی ہو جاتے ہیں اور یہ عادت عمر بھر نہیں چھوڑتی۔

۷۔ بچوں کے ہاتھ سے فقیروں کو کھانا اور پیسہ دیا کرو۔ اسی طرح کھانے پینے کی چیزیں بچوں کے ہاتھ اس کے بھائی بہنوں کو یا دوسرے بچوں کو دلا یا کر دتا کہ سخاوت کی عادت ہو جائے اور خود غرضی اور نفس پروری کی عادت پیدا نہ ہو اور بچے تنہا نہ ہو جائے۔

۸۔ چٹا کر پونے اور جواب دینے سے ہمیشہ بچوں کو روکو، خاص کر بچوں کو تو خوب خوب ڈانٹ پھینکا کرو۔ ورنہ بڑی ہونے کے بعد بھی یہی عادت پڑی رہے گی تو میکے اور سسرال دونوں جگہ سب کی نظروں میں ذلیل و خوار بنی رہے گی اور منہ پھٹ اور ہنسیز کھائے گی۔

۹۔ غصہ کرنا اور بات بات پر روٹھ کر منہ بھلانا، بہت زیادہ اور بہت زور سے ہنسا، غلواؤ گواہ بھائی بہنوں سے لڑنا جھگڑنا، چٹلی کھانا، گالی بکھانا، حرکتوں پر لڑکوں اور خاص کر لڑکیوں کو بہت زیادہ تکیہ کرو۔ ان بڑی عادتوں کا پڑ جانا عمر بھر کے لئے رسوائی کا سامان ہے۔

۱۰۔ اگر بچہ کہیں سے کسی کی کوئی چیز اٹھالائے، اگرچہ کتنی ہی چھوٹی چیز کیوں نہ ہو اس پر سب گھروالے غما ہو جائیں اور سب گھروالے بچوں کو چود، چود کہہ کر شرم دلائیں اور بچے کو مجبور کریں کہ وہ فوراً اس چیز کو جہاں سے دھو لیا ہے۔ اسی جگہ اس کو رکھ کر آئے۔ پھر چوری سے غرت دلانے کے لئے اس کے ہاتھ دھو لیں اور کان پکڑ کر اس سے توبہ گرائیں تاکہ بچوں کے ذہن میں ایسی طرح یہ بات جم جائے کہ برائی چیز لینا یہ چوری ہے اور چوری بہت ہی برا کام ہے!

۱۱۔ بچے خسر میں اگر کوئی چیز توڑیں پھوڑیں یا کسی کو مار پیس تو بہت زیادہ ڈانٹو بلکہ مناسب سزا اور تادیب بھی دینا نہ کریں۔ اس موقع پر لاڈ بھاری نہ کرو۔

۱۲۔ کبھی کبھی بچوں کو بزرگوں اور نیک لوگوں کی حکایتیں سنایا کرو۔ مگر خیردار خیردار عاشقی معشوقی کے قصے کہانیاں بچوں کے کان میں نہ پڑیں۔ نہ ایسی کتابیں بچوں کے ہاتھوں میں دو جن سے اخلاق خراب ہوں۔

۱۳۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور کوئی ایسا ہنر سکھا دو جس سے ضرورت کے وقت وہ کچھ کما کر بسر اوقات کر سکیں۔ مثلاً سلائی کا طریقہ۔ یا سوزہ بنانا، سو پڑ بنانا، پارٹی بنانا یا چرچہ کا تھنا۔ خیردار، خیرداران ہنر کی باتوں کو سکھانے میں شرم و عار محسوس نہ کرو۔

۱۴۔ بچوں کو بچپن ہی سے اس بات کی عادت ڈالو کہ وہ اپنا کام خود اپنے ہاتھ سے کریں، وہ اپنا بچھونا خود اپنے ہاتھ سے بچھائیں اور صبح کو خود اپنے ہاتھ سے اپنا بستر لپیٹ کر اس کی جگہ پر رکھیں۔ اپنے کپڑوں اپنے زینوں کو خود سنہال کر رکھیں۔

۱۵۔ لڑکیوں کو برتن دھونے، کپڑا رنگنے، سینے پر دینے کا سب کام ماں کو لازم ہے کہ بچپن ہی سے سکھانا شروع کر دے اور لڑکیوں کو محنت مشقت اٹھانے کی عادت پڑ جائے۔ اس کی کوشش کرنی چاہیے۔

۱۶۔ ماں کو لازم ہے کہ بچوں کے دل میں باپ کا ڈر بھرتی رہے تاکہ بچوں کے دلوں میں باپ کا ڈر

رہے۔

۱۷۔ بچے اور بچیاں کوئی کام صہپ صہپا کر کریں تو ان کی روک ٹوک کرو کہ یہ بھی عادت نہیں۔

- ۱۸۔ بچوں سے کوئی محنت کا کام لیا کرو۔ مثلاً لڑکوں کے لئے لازم کردہ کچھ اور دوڑ لپا کریں اور لڑکیاں چرخہ چلائیں، یا پنکھی چلیں تاکہ ان کی جلد ستی ٹھیک رہے۔
- ۱۹۔ بچوں اور بچیوں کو کھانے، پہننے اور لوگوں سے ملنے مانے اور محفلوں میں اُٹھنے بیٹھنے کا طریقہ اور طریقہ سکھانا ماں باپ کے لئے ضروری ہے۔
- ۲۰۔ چلنے میں تاکید کرو کہ بچے جلدی جلدی اور دوڑتے ہوئے نہ چلیں اور نظر اوپر اٹھا کر یا ادھر ادھر دیکھتے ہوئے نہ چلیں اور نہ پیچ سوک پر چلیں بلکہ پیچ سوک کے کنارے کنارے چلیں۔

ماں باپ کے حقوق

- ہر مرد و عورت پر اپنے ماں باپ کے حقوق کو بھی ادا کرنا فرض ہے۔ خاص کر بچے لکھے ہوئے چند حقوق کا تو بہت ہی خاص خود سے دھیان رکھنا بے حد ضروری ہے۔
- ۱۔ خیردار اور خیردار ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے ماں باپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ دیں۔ اگرچہ ماں باپ اولاد پر کچھ یا دتی بھی کریں۔ مگر بھرنی اولاد پر فرض ہے کہ وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی اور کسی حال میں بھی ماں باپ کا دل نہ دکھائیں!
- ۲۔ اپنی ہر بات اور اپنے ہر عمل سے ماں باپ کی تعظیم و تکریم کرے اور ہمیشہ ان کی عزت و حرمت کا خیال رکھے۔
- ۳۔ ہر جائز کام میں ماں باپ کے حکموں کی فرمانبرداری کرے۔
- ۴۔ اگر ماں باپ کو کوئی حاجت ہو تو جان و مال سے ان کی خدمت کرے۔
- ۵۔ اگر ماں باپ اپنی ضرورت سے اولاد کے مال و سامان میں سے کوئی چیز لے لیں تو خیردارا خیردار ہرگز ہرگز بزدانہ یا نہیں۔ تا علیہا ناراضگی کریں بلکہ یہ سمجھیں کہ میں اور میرا مال سب ماں باپ ہی کا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک شخص سے یہ فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى ابْنِکَ لَا یَبْتَغِ لِنَفْسِکَ اَوْ لِوَالِدِکَ اَوْ لِوَالِدَتِکَ اَوْ لِوَالِدِکَ اَوْ لِوَالِدَتِکَ سَبَّحَ سَبَّحَ سَبَّحَ۔
- ۶۔ ماں باپ کا انتقال ہو جائے تو اولاد پر ماں باپ کا یہ حق ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں اور اپنی نعلی عبادتوں اور خیرات کا ثواب ان کی روحوں کو پہنچاتے رہیں۔ کھانوں اور شیرینی وغیرہ پر فاتحہ دلا کر ان کی امداد کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں!
- ۷۔ ماں باپ کے دوستوں اور ان کے ملنے چلنے والوں کے ساتھ احسان اور اچھا برتاؤ کرتے

رہیں!

۸۔ ماں باپ کے ذریعہ جو فرض ہو اس کو ادا کریں یا جن کاموں کی روایت کر گئے ہوں ان کی وصیتوں پر عمل کریں۔

۹۔ جن کاموں سے زندگی میں ماں باپ کو تکلیف ہوا کرتی تھی ان کی وفات کے بعد بھی ان کاموں کو نہ کریں کہ اس سے ان کی ارواح کو تکلیف پہنچے گی۔

۱۰۔ کبھی کبھی ماں باپ کی قبروں کی زیارت کے لئے بھی جایا کریں۔ ان کے مزاروں پر فاتحہ پڑھیں۔ سلام کریں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اس سے ماں باپ کی ارواح کو خوشی ہوگی اور فاتحہ کا ثواب فرشتے نور کی تھالیوں میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کریں گے اور ماں باپ خوش ہو کر اپنے بیٹے بیٹیوں کو دعا میں دیں گے۔ دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق بھی ماں باپ ہی کی طرح ہیں۔ یوں ہی بڑے بھائی کا حق بھی باپ ہی جیسا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ خلق تخبیر الالخوانہ خلق خلق اللہ خلقی ولده یعنی بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ایسا ہی ہے جیسا کہ باپ کا حق بیٹے پر ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ بہائی)

اس زمانے میں لڑکے اور لڑکیاں ماں باپ کے حقوق سے بالکل ہی جاہل اور غافل ہیں۔ ان کی تعلیم و تکریم اور فرماہر داری و خدمت گزاری سے منہ موڑے ہوئے ہیں، بلکہ کچھ تو اتنے بڑے بدعادت اور نالائق ہیں کہ ماں باپ کو اپنے قول و فعل سے عذارت اور تکلیف دیتے ہیں اور اس طرح کنا و کبیرہ میں جھکا ہو کر قہر قہار و غضب جہار میں گرفتار اور عذاب جہنم کے حق دار بن رہے ہیں۔

غوب یاد رکھو کہ تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا یا برا سلوک بھی کرو گے ویسا ہی سلوک تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ کرے گی اور یہ جان لو کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے رزق میں ترقی اور عمر میں نیر و برکت نصیب ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے چھ رسول ﷺ کا فرمان ہے جو ہر گز ہر گز بھی غلط نہیں ہو سکتا۔ اس بات پر ایمان رکھو کہ ۔

بزار فلسفیوں کی ٹانگیں پختاں بدلی
نیا کی بات بدلی نہ تھی نہیں بدلی

رشتہ داروں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیث شریف میں بار بار رشتہ داروں کے ساتھ احسان اور اچھے برتاؤ کا حکم فرمایا ہے۔ لہذا ان لوگوں کے حقوق کو بھی ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم اور ضروری ہے۔ خاص طور پر ان چند باتوں پر عمل کرنا تو لازمی ہے۔

- ۱۔ اگر اپنے عزیز و اقرباء مجلس و محتاج ہوں اور کھانے کمانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تو اپنی طاقت بھر اور اپنی تمکینات کے مطابق ان کی مالی مدد کرتے رہیں۔
- ۲۔ کبھی کبھی اپنے رشتہ داروں کے یہاں آتے جاتے بھی رہیں اور ان کی خوشی اور غمی میں ہمیشہ شریک رہیں۔

۳۔ خیر دارا خیر دارا ہرگز ہرگز کبھی رشتہ داروں سے قطع تعلقی کر کے رشتہ کو نہ کاٹیں، رشتہ داری کاٹ ڈالنے کا بہت بڑا گناہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ لایذ خلل الجنۃ فلا یطع (مشکوٰۃ ج ۲ صفحہ ۱۹ مہجائی)

اگر رشتہ داروں کی طرف سے کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس پر صبر کرنا اور پھر بھی ان سے میل جول اور تعلقی کو برقرار رکھنا بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو تم سے تعلقی کاٹ لے تم اس سے میل ملاپ رکھو اور جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کرو اور جو تمہارے ساتھ بد سلوکی کرے تم اس کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے آدمی اپنے اہل و عیال کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کی والداری بڑھ جاتی ہے اور اس کی عمر میں درازی اور برکت ہوتی ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰ مہجائی)

ان حدیثوں سے سچی مٹا ہے کہ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا کتنا بڑا اجر و ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے فوائد و منافع کس قدر زیادہ ہیں اور رشتہ داروں کے ساتھ بد سلوکی اور ان سے تعلقی کاٹ لینے کا گناہ کتنا بھیانک اور خوفناک ہے اور دونوں جہاں میں اس کا نقصان اور وبال کس قدر زیادہ خطرناک ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ اور نیک سلوک کرنے کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ یاد رکھو کہ شریعت کے احکام پر عمل کرنا سب مسلمان کے لئے دونوں جہان میں صلاح و فلاح کا سامان ہے۔ شریعت کو چھوڑ کر کبھی کبھی کوئی مسلمان دونوں جہان میں پتپ نہیں

سک۔

جو لوگ ذرا ذرا سی باتوں پر اپنی بہنوں، خطیوں، پھوپھیوں، خالائوں، ماموں، چچاؤں، بھتیجیوں، بھانجیوں وغیرہ سے یہ کہہ کر قطع تعلقی کر لیتے ہیں کہ آج سے میں میرا رشتہ دار نہیں اور تو بھی میرا رشتہ دار نہیں۔ پھر سلام کلام، ملنا جلتا بند کر دیتے ہیں، یہاں تک کہ رشتہ داروں کی شادی بیاہ کی تقریبات کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ حد ہو گئی کہ بعض بد نصیب اپنے قرہمی رشتہ داروں کے جنازہ اور کفن و دفن میں بھی شریک نہیں ہوتے تو ان حدیثوں کی روشنی میں تم خود ہی فیصلہ کرو کہ یہ لوگ کتنے بڑے بد بخت، حرامی، نصیب اور گناہگار ہیں؟ تو یہ تو بہت عموماً ہوا اللہ!

پڑوسیوں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیثوں میں مساجد اور پڑوسیوں کے بھی کچھ حقوق مقرر فرمائے ہیں جن کو ادا کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم و ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ وَالْيَاكُوذِي الْقُزْبِي وَالْيَاكُوذِي الْخُفْبِي لِيَقْرَأَ الْقُرْآنَ اور ذور والے پڑوسیوں کے ساتھ نیک سلوک اور اچھا برتاؤ رکھو!

حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام مجھ کو ہمیشہ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں علم دیتے رہے، یہاں تک کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ شاید مغرب پڑوسی کو اپنے پڑوسی کا وارث ضمیرا دیں گے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۲۲ مہتابی)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ ایک دن حضور ﷺ وضو فرما رہے تھے تو صحابہ کرام آپؐ کے وضو کے دھون کو لوٹ لوٹ کر اپنے چہروں پر مٹکتے گئے۔ یہ مٹھو کچھ کر آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ ایسا کیوں کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کے جذبے میں یہ کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ سے محبت کرے یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اس سے محبت کریں تو اس کو لازم ہے کہ وہ ہمیشہ ہر بات میں سچا ہوئے اور اس کو جب کسی چیز کا امین بنایا جائے تو وہ امانت کو ادا کرے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ شخص کامل درجے کا مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھالے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ مہجباتی)

- ۱۔ اپنے پڑوسی کے ذمہ کچھ شکوہ میں ہمیشہ شریک رہے اور بروقت ضرورت ان کی ہر قسم کی امداد بھی کرتا رہے۔
 - ۲۔ اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور ان کی خیر خواہی اور بھلائی میں ہمیشہ لگا رہے۔
 - ۳۔ کچھ بدیوں اور تھنوں کا بھی لین دین نہ رکھے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب تم لوگ شور مچاؤ تو اس میں کچھ زیادہ پانی ڈال کر شور بے کو بڑھا لو تا کہ تم لوگ اس کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کی خبر گیری اور ان کی مدد کر سکو۔
- (مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ مہجباتی)

عام مسلمانوں کے حقوق

- جاننا چاہیے کہ اپنے رشد و ارادوں کے علاوہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر مسلمان کے ہر مسلمان پر بھی کچھ حقوق ہیں۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان کو ادا کرے۔ ان حقوق میں سے چند یہ ہیں:
- ۱۔ عاقلات کے وقت ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائیوں کو سلام کرے اور مرد مرد سے اور عورت عورت سے مصافحہ کرے تو یہ بہت ہی اچھا اور بہترین فعل ہے۔ مگر اس کا دھیان رہے کہ کافروں، مشرکوں اور مرتدوں، اسی طرح جو اکھٹے اور شراب پینے اور اس قسم کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو دیکھے تو ہرگز ہرگز ان لوگوں کو سلام نہ کرے، کیونکہ کسی کو سلام کرنا یہ اس کی تعظیم ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی فاسق کی تعظیم کرتا ہے تو غضب الہی سے عرش کا نپ کر لیا جاتا ہے۔
 - ۲۔ مسلمانوں کے سلام کا جواب دے۔ یاد رکھو کہ سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔
 - ۳۔ مسلمان چھینک کر ”الحمد للہ“ کہے تو ”کفر خفنگ للہ“ کہہ کر اس کا جواب دے۔
 - ۴۔ کوئی مسلمان بیمار ہو جائے تو اس کی پیار پڑی کرے۔
 - ۵۔ اپنی طاقت بھر ہر مسلمان کی خیر خواہی اور اس کی مدد کرے۔
 - ۶۔ مسلمانوں کی نماز جنازہ اور ان کے دفن میں شریک ہو۔
 - ۷۔ ہر مسلمان کا مسلمان ہونے کی حیثیت سے اعزاز و اکرام کرے۔

- ۸۔ کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔
- ۹۔ مسلمان کے بیچوں کی پردہ پوشی کرے اور ان کو اخلاص کے ساتھ ان بیچوں سے باز رہنے کی نصیحت کرے۔
- ۱۰۔ اگر کسی بات میں کسی مسلمان سے رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ اس سے سلام و کلام بند نہ کرے۔
- ۱۱۔ مسلمانوں میں جھگڑا ہو جائے تو صلح کر دے۔
- ۱۲۔ کسی مسلمان کو ہائی یا مالی نقصان نہ پہنچائے، نہ کسی مسلمان کی آبروریزی کرے۔
- ۱۳۔ مسلمانوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا رہے اور بُری باتوں سے منع کرتا رہے۔
- ۱۴۔ ہر مسلمان کا حق قبول کرے اور خود بھی اس کو کچھ حق میں دیا کرے۔
- ۱۵۔ اپنے سے بڑوں کا ادب و احترام اور اپنے چھوٹوں پر رحم و شفقت کرتا رہے۔
- ۱۶۔ مسلمانوں کی جائز سفارشوں کو قبول کرے۔
- ۱۷۔ جو بات اپنے لئے پسند کرے وہی ہر مسلمان کے لئے پسند کرے۔
- ۱۸۔ مسجدوں یا مجلسوں میں کسی مسلمان کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔
- ۱۹۔ راستہ بھولے ہوئے کو سپرد حاراستہ نہ بنائے۔
- ۲۰۔ کسی مسلمان کو لوگوں کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرے۔
- ۲۱۔ کسی مسلمان کی نجیبت نہ کرے۔ نہ اس پر بہتان لگائے۔

انسانی حقوق

- بعض ایسے حقوق بھی ہیں جو ہر آدمی کے ہر آدمی پر ہیں۔ غلام و کافر ہو یا مسلمان، نیکوکار ہو یا بدکار ان حقوق میں سے چند یہ ہیں:
- ۱۔ بلا خطا ہرگز ہرگز کسی انسان کی جان و مال کو نقصان نہ پہنچائے۔
 - ۲۔ کسی شری وجہ کے کسی انسان کے ساتھ بدذہانی و سخت کلامی نہ کرے۔
 - ۳۔ کسی مصیبت زدہ کو دیکھے یا کسی کو بھوک پیاس یا بیماری میں مبتلا پائے تو اس کی مدد کرے۔
- کھانا پانی دے دے۔ دوا علاج کر دے۔
- ۴۔ جن جن صورتوں میں شریعت نے سزا دی یا گناہوں کی اجازت دی ہے، ان صورتوں میں غیور و خردمند سے زیادہ نہ بڑھے اور ہرگز ہرگز ظلم نہ کرے۔ یہ شریعت اسلام کی مقدس

تعلیم کی رو سے ہر انسان کا ہر انسان پر حق ہے، جو انسانی حیثیت سے ایک دوسرے پر لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ

الَّذِي جُفِيَ عَنْهُ خَيْرٌ مِّنْ خَيْرِ الْإِنْسَانِ لَا يَزَالُ يَتَذَكَّرُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
یعنی رحم کرنے والوں پر رحم فرمایا ہے۔ تم لوگ زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا تم لوگوں پر رحم فرمائے گا۔ (رواہ ابوداؤد) (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ بیہائی)

ایک دوسری حدیث میں رحمۃ اللعالمین ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ
الْمَخْلُوقُ عِبَادُ اللَّهِ فَآخِذْ بِالْخُلُقِ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْخَيْرِ إِلَى عِبَادِهِ يَعْنِي قِطَاعَ مَخْلُوقِ اللَّهِ كِي
عیال ہے جو اس کی پرورش کی محتاج ہے اور تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک وہ عیار ہے جو اللہ کی عیال یعنی اس کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔
(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۵ بیہائی)

جانوروں کے حقوق

اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم اور ارحم الراحمین ہے اور اس کے پیارے رسول رحمۃ اللعالمین ﷺ ہیں۔ اس لئے اسلام جو خدا کا بھیجا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کا لایا ہوا دین ہے وہ رحمت والا دین ہے۔ اس لئے اس دین میں جانوروں کے بھی کچھ حقوق ہیں جن کا ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ جانوروں کے چند حقوق یہ ہیں۔

۱۔ جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے جب تک وہ ایذا پہنچائیں بلا ضرورت ان کو قتل کرنا منع ہے۔

۲۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کو بھی جب کہ کھانے کے لئے نہ ہو بلکہ محض تفریح کے لئے بلا ضرورت قتل کرنا، جیسا کہ بعض شکاری لوگ کھانے یا کوئی فائدہ اٹھانے کے لئے نہیں شکار کرتے بلکہ شکار کھیلتے ہیں یعنی محض کھیل کود کے طوع پر جانوروں کا خون کر کے ان کو ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔

۳۔ جو پالتو جانور کام کرتے ہیں ان کو گھاس چارہ اور پانی دینا فرض ہے اور ان کی طاقت سے زیادہ ان سے کام لینا یا بھوکا یا سار کھنا اور بلا ضرورت خصوصاً چروں پر مارنا گناہ اور ناجائز ہے۔

۴۔ پرندوں کے بچوں کو گونسلوں سے نکال لینا یا پرندوں کو پتھروں میں بند کر دینا اور

بلا ضرورت ان پر غصوں کے ماں باپ اور جوازے کو ڈکھ بٹھکانا بہت بڑی بے رحمی اور ظلم ہے جو کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔

۵۔ بعض لوگ کسی جائیداد کو باوجود کر لیا دیتے ہیں اور اس پر فلیٹل یا بندوق سے نشانہ بازی کی مشق کرتے ہیں۔ یہ بھی اعلیٰ درجے کی بے رحمی اور ظلم ہے جو ہر مسلمان کے لئے حرام ہے۔

۶۔ جن ہانوروں کو ذبح کرنا ہو یا موڑی ہونے کی وجہ سے قتل کرنا ہو تو مسلمان کے لئے لازم ہے کہ اس کو تیرہ تھپیار سے بہت جلد ذبح یا قتل کر دے۔ کسی جانور کو تڑپا کر یا بھوکا پیاسا رکھ کر مار ڈالنا یہ بھی بہت بڑی بے رحمی ہے جو ہر گز ہر گز اسلام میں جائز نہیں ہے۔

راستوں کے حقوق

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے بچو! تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ راستوں میں بیٹھنے سے تو ہم لوگوں کے لئے کوئی چارہ ہی نہیں ہے کیونکہ ان راستوں ہی میں تو ہم لوگ چلے کر بات چیت کیا کرتے ہیں تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ راستوں پر بیٹھو تو راستوں کا حق ادا کرتے رہو۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! راستوں کے حقوق کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ راستوں کے حقوق پانچ ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ نگاہ نیچی رکھنا۔ مطلب یہ ہے کہ راستہ چنگھ عام گزرگاہ ہوتا ہے اس لئے راستہ پر بیٹھنے والوں کو لازم ہے کہ نگاہیں نیچی رکھیں تاکہ غیر محرم عورتوں اور مسلمانوں کے محبوب مثلاً کوڑھی، سفید داغ والے یا انگڑے لوگ کو بار بار گھور گھور کر نہ دیکھیں جس سے ان لوگوں کی دل آزادی ہو۔

۲۔ کسی مسافر یا راغب کو ایذا نہ پہنچائیں۔ مطلب یہ ہے کہ راستوں میں اس طرح نہ بیٹھیں کہ راستہ تنگ ہو جائے۔ یوں ہی راستہ چلنے والوں کا مذاق نہ اڑائیں، خدان کی تحقیر اور عیب جوئی کریں، دوسری کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائیں۔

۳۔ ہر گز رنے والے کو سلام کا جواب دیتے رہیں۔

۴۔ راستہ چلنے والوں کو انہی باتیں بتاتے رہیں۔

۵۔ خلاف شریعت اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہیں۔

(بخاری کتاب الاستیذان صفحہ ۲۹۰)

حقوق کو ادا کرو یا معاف کرالو!

اگر کسی کا قہار سے ہر کوئی حق تھا اور تم اس کو کسی وجہ سے ادا نہیں کر سکتے تو اگر وہ حق ادا کرنے کے قابل کوئی چیز ہو مثلاً کسی کا قہار سے ہر کوئی حق نہ کیا تھا تو اس حق کو ادا کرنے کی تمیں صورتیں ہیں یا تو خود حق والے کو اس کا حق دے دو۔ یعنی جس سے قرض لیا تھا اسی کو قرض ادا کرو۔ یا اس سے قرض معاف کرالو اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو اس کے وارثوں کو اس کا حق یعنی قرض ادا کرو اور اگر وہ حق ادا کرنے کی چیز نہ ہو بلکہ معاف کرنے کے قابل ہو مثلاً کسی کی طبیعت کی ہو یا کسی پر جہت لگائی ہو تو ضروری ہے کہ اس شخص سے اس کو معاف کرالو اور اگر کسی وجہ سے حق داروں سے نہ ان کے حقوق کو معاف کر سکتا ہو اور اگر مثلاً صاحبان حق مر چکے ہوں تو ان لوگوں کے لئے ہمیشہ بخشش کی دعا کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرتا رہے تو امید ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ صاحبان حق کو بہت زیادہ اجر و ثواب دے گا اس بات کے لئے راضی کر دے گا کہ وہ اپنے حقوق کو معاف کر دیں۔

اگر قہار کوئی حق دوسروں پر ہوں اور اس حق کے ملنے کی امید ہو تو نری کے ساتھ تقاضا کرتے رہو اور اگر وہ شخص مر گیا ہو تو بہتر یہی ہے کہ تم اپنے حق کو معاف کر دو۔

ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں بہت بڑا اور بہت زیادہ اجر و ثواب ملے۔ (اللہ تعالیٰ اعلم)

عام طور پر لوگ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوئی اہمیت نہیں سمجھتے حالانکہ بندوں کے حقوق کا معاملہ بہت ہی اہم، نہایت ہی سنگین اور بے حد خوف ناک ہے بلکہ ایک حیثیت سے دیکھا جائے تو حقوق اللہ (اللہ کے حقوق) سے زیادہ حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سخت ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہے وہ اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں پر رحم فرما کر اپنے حقوق معاف فرما دے گا، مگر بندوں کے حقوق کو اللہ تعالیٰ اُس وقت تک نہیں معاف فرمائے گا جب تک بندے اپنے حقوق کو خود معاف نہ کر دیں۔ لہذا بندوں کے حقوق کو ادا کرنا یا معاف کرنا ایسا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ قیامت میں بڑی مشکلوں کا سامنا ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جس شخص کے پاس دھرم اور دوسرے مال و سامان نہ ہوں، وہی مفلس ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں اعلیٰ

دے جے کا مفلس وہ شخص ہے کہ وہ قیامت کے دن نماز و روزہ اور زکوٰۃ کی نیکیوں کو لے کر میدانِ حشر میں آئے گا مگر اس کا یہ حال ہوگا کہ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھا لیا ہوگا۔ کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا تو یہ سب حقوق والے اپنے اپنے حقوق کو طلب کریں گے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں سے تمام حقوق والوں کو ان کے حقوق کے برابر نیکیاں دلائے گا۔ اگر اس کی نیکیوں سے تمام حقوق والوں کے حقوق ادا نہ ہو سکے بلکہ نیکیاں ختم ہو گئیں اور حقوق باقی رہ گئے تو اللہ تعالیٰ عزم دے گا کہ تمام حقوق والوں کے گناہ اس کے سر پر لگا دو۔ چنانچہ سب حق والوں کے گناہوں کو یہ سر پر اٹھائے گا۔ پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو یہ شخص سب سے بڑا مفلس ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد ۲ صفحہ ۴۳۵)

اس لئے انتہائی ضروری ہے کہ یہ تو حقوق کو ادا کرو۔ صاف کرا لو۔ ورنہ قیامت کے دن حقوق والے تمہاری سب نیکیوں کو جھین لیں گے اور ان کے گناہوں کا بوجھ تم اپنے سر پر لے کر جہنم میں جاؤ گے۔ خدا کے لئے سوچو کہ تمہاری بے کسی و بے بسی اور مفلسی کا قیامت میں کیا حال ہوگا۔

ملاحظہ

{ ۳ }

اخلاقیات

محمد یعنی وہ حرفِ نعتیں کلکِ فطرت کا
 کیا جس نے کمالِ نسو "اخلاقِ انسانی"

چند بُری باتیں

ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ بُری خصلتوں اور خراب عادتوں سے اپنے آپ کو اور اپنے اہل و
 عیال کو بچائے رکھے اور نیک خصلتوں اور اچھی عادتوں کو خود بھی اختیار کرے اور اپنے سب متعلقین
 کو بھی اس پر کاربند ہونے کی انتہائی تاکید کرے۔ یوں تو اچھی عادتوں اور بُری عادتوں کی تعداد
 بہت زیادہ ہے مگر ہم یہاں اُن چند بُری خصلتوں اور خراب عادتوں کا ذکر کرتے ہیں جن میں اکثر
 مسلمان خصوصاً عورتیں گرفتار ہیں اور ان بُری عادتوں کی وجہ سے لوگ اپنے دین و دنیا کو تباہ و برباد
 کر کے دونوں جہان کی سعادتوں سے محروم ہو رہے ہیں ا

۱۔ غصہ

بے محل اور بے موقع بات بات پر بکثرت غصہ کرنا، یہ بہت خراب حالت ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان غصہ میں آ کر دنیا کے بہت سے بے بنائے کام کو بگاڑ دیتا ہے اور کبھی کبھی غصہ کی جھلکاہٹ میں خداوند کریم کی ناشکری اور غمزہ کا کلمہ کہنے لگتا ہے اور اپنے ایمان کی دولت کو فائدہ اور برہاد کھاتا ہے۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو بے محل اور بات بات پر غصہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کسی عمل کا حکم دیجیے، مگر بہت ہی تھوڑا ہوں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ”غصہ مت کر“ اس نے کہا کہ کچھ اور ارشاد فرمائیے تو آپؐ نے پھر یہی فرمایا کہ ”غصہ مت کر“ یہ بظاہر شریف کی حدیث ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ و ایضاً ماہِ علوم جلد ۳ صفحہ ۱۶۵ مصری) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیرشاد فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو بچھاڑ دیتا ہے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳۳ مہدائی)

غصہ کب بُرا، کب اچھا ہے؟

غصہ کے معاملے میں یہاں یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ غصہ بذاتِ خود اچھا ہے نہ بُرا۔ درحقیقت غصہ کی اچھائی اور بُرائی کا دار و مدار موقع اور محل کی اچھائی اور بُرائی پر ہے۔ اگر بے محل غصہ کیا اور اس کے اثرات بُرے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ بُرا ہے اور اگر بر محل غصہ کیا اور اس کے اثرات اچھے ظاہر ہوئے تو یہ غصہ اچھا ہے۔ مثلاً کسی بھوکے پیاسے دودھ پیتے پیتے کے رونے پر تم کو غصہ آیا اور تم نے بچے کا گنا گھونٹ دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی بے محل ہے۔ اس لئے یہ غصہ بُرا ہے اور اگر کسی ڈاکو کو ڈاکو ڈالتے وقت دیکھ کر تم کو غصہ آیا اور تم نے بددوق چلا کر اس ڈاکو کا خاتمہ کر دیا تو چونکہ تمہارا یہ غصہ بالکل ہی بر محل ہے لہذا یہ غصہ بُرا نہیں بلکہ اچھا ہے۔ حدیث شریف میں جس غصہ کی مذمت اور بُرائی بیان کی گئی ہے یہ وہی غصہ ہے جو بے محل ہو اور جس کے اثرات بُرے ہوں۔ بالکل ظاہر بات ہے کہ غصہ میں رحم کی جگہ بے رحمی اور عدل کی جگہ ظلم، شکر کی جگہ ناشکری، ایمان کی جگہ کفر ہو تو بھلا کون کہہ سکتا ہے کہ یہ غصہ اچھا ہے؟ لہذا یہ غصہ بُرا ہے اور یہ بہت ہی بُری خصلت اور نہایت ہی خراب حالت ہے۔ اس سے بچنا ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے۔

غصہ کا علاج

جب بے گل ہنسی محض ہوتی ہے تو سوار ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اس کو چاہی کہ وہ فوراً ہی دھڑو کرے۔ اس لئے کہ بے گل اور خضر عسقلانے والا شیطان ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھ جاتی ہے۔ اس لئے دھڑو ہنسی کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۴ جہاتی)

ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں خضر آ جائے تو آدمی کو چاہی کہ فوراً بیٹھ جائے تو خضر اتر جائے گا اور اگر بیٹھنے سے بھی خضر اترے تو لیٹ جائے گا کہ خضر ختم ہو جائے (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۴)

۲۔ حسد

کسی کو کھانا پینا یا پھلتا پھول آسودہ حال دیکھ کر دل جلانا اور اس کی نعمتوں کے زوال کی ترغیب کرنا۔ اس خراب جذبہ کا نام ”حسد“ ہے۔ یہ بہت ہی نصیبت عادت اور نہایت ہی بری بات اور گناہ عظیم ہے۔ حسد کرنے والے کی ساری زندگی جہنم اور عیش کی آگ میں جلتی رہتی ہے اور اسے جہنم اور سکون نصیب نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیارے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے کہ حسد کرنے والے کے حسد سے آپ خدا کی پناہ مانگتے رہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد نگاہوں کو اس طرح کھاجاتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھالیتی ہے۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۸۷ مصری)

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلیق نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور اے اللہ کے بندو تم آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۸۷)

حسد اس لئے بہت بڑا گناہ ہے کہ حسد کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ پر اعتراض کر رہا ہے کہ فلاں آدمی اس نعمت کے قابل نہیں تھا اس کو یہ نعمت کیوں دی ہے۔ اب تم خود ہی سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی اعتراض کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔

حسد کا علاج

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسد قلب کی بیماریوں میں سے ایک بہت بڑی بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ حسد کرنے والا اپنے دل سے یہ سوچ لے کر میرے حسد

کرنے سے ہرگز ہرگز کسی کی دولت و نعمت برہا نہیں ہو سکتی اور جس جس پر حسد کر رہا ہوں، میرے حسد سے اس کا کچھ بھی نہیں بچ سکتا، بلکہ میرے حسد کا نقصان دین و دنیا میں مجھ کو ہی پہنچ رہا ہے کہ میں خواہ مخواہ دل کی عین میں مبتلا ہوں اور ہر وقت حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہوں اور میری نیکیاں برباد ہو رہی ہیں اور جس جس پر حسد کر رہا ہوں، میری نیکیاں قیامت میں اس کو مل جائیں گی۔ مگر یہ بھی سوچے کہ میں جس پر حسد کر رہا ہوں تو میں گویا خداوند تعالیٰ نے جس کو یہ نعمتیں دی ہیں میں اس پر ناراض ہو کر حسد میں غل رہا ہوں۔ یہ سوچ کر پھر اپنے دل میں اس خیال کو بجائے کہ اللہ تعالیٰ عظیم و حکیم ہے جو شخص جس چیز کا اہل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا فرماتا ہے۔ میں جس پر حسد کر رہا ہوں، اللہ کے نزدیک چونکہ وہ ان نعمتوں کا اہل تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے نہیں دیں۔ اس طرح حسد کا مرض دل سے نکل جائے گا اور حسد کو حسد کی عین سے نجات مل جائے گی۔

(امیدار معلوم جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ مصری)

تجھے ہے ۔

اس کے الخاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا چند تھی اگر تو کسی قابل ہوتا
لا لچ

یہ بہت ہی بری غصہ اور نہایت خراب عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو رزق و نعمت اور مال و دولت یا جادو مرحب ملا ہے اس پر راضی ہو کر قناعت کر لینا چاہی۔ دوسروں کی دولتوں اور نعمتوں کو کچھ نہ کچھ کر خود بھی اس کو حاصل کرنے کے پھیر میں پریشان حال رہنا اور غلط گنج ہر قسم کی تدبیروں میں دل رست لگے رہنا یہی جذبہ حرص و لا لچ کہلاتا ہے اور حرص و طمع درحقیقت انسان کی ایک پیدائشی غصہ ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر آدمی کے پاس دو میدان بھر کر سونا ہو جائے تو پھر وہ ایک تیسرے میدان کو طلب کرے گا کہ وہ بھی سونے سے بھر جائے اور ان آدمی کے پیٹ کو قبر کی مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص اس سے توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۵۰ مہتابی)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ان آدمیوں کا ہوا جاتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جو ان راتی ہیں

ایک امید دوسری مال کی محبت۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ مصری)

لاجی اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت، غرض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔ اگر لاجی کا جذبہ کسی انسان میں بڑھ جاتا ہے تو وہ انسان طرح طرح کی بد اخلاقیوں اور بے مروتی کے کاموں پڑ جاتا ہے اور بڑے سے بڑے گناہوں سے بھی نہیں بچتا بلکہ کچھ چٹھی تو حرص و طمع اور لاجی اور حقیقت ہزاروں گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہی۔

لاجی کا علاج

اس قسمی مرض کا علاج صبر و تقاوت ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو مل جائے اس پر راضی ہو کر خدا کا شکر بجالائے اور اس عقیدہ پر جم جائے کہ انسان جب مال کے پیٹ میں رہتا ہے۔ اسی وقت فرشتہ خدا کے حکم سے انسان کی چار چیزیں لکھ دیتا ہے۔ انسان کی عمر، انسان کی روزی، انسان کی یک نصیبی، انسان کی بد نصیبی۔ یہی انسان کا نوٹہ تقدیر ہے۔ لاکھ سرمایہ مگر وہی نٹے جو تقدیر میں لکھا یا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ سمجھ کر کہ خدا کی رضا اور اس کی عطا پر راضی ہو جاؤ اور یہ کہہ کر لاجی کے قلعے کو ڈھا دو کہ جو میری تقدیر میں تھا وہ مجھے ملا اور جو میری تقدیر میں ہو گا وہ آئندہ ملے گا اور اگر کچھ کم کی وجہ سے قلب میں تکلیف ہو اور نفس ادھر ادھر لپکے تو صبر کر کے نفس کی لگام کھینچ لو۔ اس طرح رفتہ رفتہ قلب میں تقاوت کا نور چمک اٹھے گا اور حرص و لاجی کا اندھیرا ہلکا جھٹ جائے گا۔ یاد رکھو

حرص ذلت ہماری فقیری ہے

جو قناعت کرے تو غر ہے

۴۔ کنجوسی

بخیلی بہت ہی منحوس خصلت ہے۔ بخیل مال رکھتے ہوئے کھانے پینے، پہنے ہوئے، وطن اور سفر ہر جگہ ہر حال میں ہر چیز میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھاتا ہے اور ہر جگہ میل ہوتا ہے اور کوئی بھی اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے۔ انسانوں سے قریب ہے۔ جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، انسانوں سے دور ہے، جہنم سے قریب ہے اور بخیل جلیل، عبادت گزار، بخیل سے زیادہ اللہ کو یاد ہے۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مہتابی)

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دھوکہ باز اور بخیل اور احسان چکانے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔
(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مہتابی)

اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ شخصیں ایسی ہیں جو دونوں ایک ساتھ مؤمن میں اکٹھی جمع نہیں ہوں گی۔ ایک کجی دوسری بد اخلاقی۔

(مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مہتابی)

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بد دونوں شخصیتیں بری ہیں اور بد دونوں بری شخصیتیں مؤمن میں ایک ساتھ نہیں پائی جائیں گی۔ مؤمن اگر بخیل ہوگا تو بد اخلاقی نہیں ہوگا اور اگر بد اخلاقی ہوگا تو بخیل نہیں ہوگا اور اگر تم کسی ایسے شخص آدی کو دیکھو کہ وہ بخیل بھی ہے اور بد اخلاقی بھی ہے تو سمجھ لو کہ اس کے ایمان میں کچھ غور ضرور ہے اور یہ کمال درجے کا مسلمان نہیں ہے۔

بُخْلِ کا علاج

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کجی ایک ایسا مرض ہے کہ اس کا علاج بے حد دشوار ہے۔ خصوصاً پڑھا آدی اگر بخیل ہو تو وہ تقریباً علاج ہے اور کجی کا سبب مال کی محبت ہے۔ جب تک مال کی محبت دل سے زائل نہیں ہوگی، کجی کی بیماری رفع نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی اس کے دو علاج بہت ہی کامیاب اور کارآمد ہیں اور وہ یہ ہیں اول یہ کہ آدی یہ سوچے کہ مال کے مقاصد کیا ہیں؟ اور میں کس لئے پیدا کیا گیا ہوں؟ اور مجھے دنیا میں مال جمع کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عالم آخرت کے لئے بھی ذخیرہ جمع کرنا چاہیئے۔ جب یہ خیال دل میں جم جائے گا تو پھر دل میں دنیا کی بے ثباتی اور عالم آخرت کا دھیان پیدا ہوگا اور ناگہاں دل میں ایک ایسا نور پیدا ہو جائے گا کہ دنیا سے اور دنیا کے مال و اسباب سے بے رغبتی اور نفرت پیدا ہونے لگے گی۔ پھر بخیلی اور کجی کی بیماری خود بخود رفع ہو جائے گی اور جذبہ سخاوت اس طرح پیدا ہو جائے گا کہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرتے ہوئے اس کو لذت محسوس ہونے لگے گی۔

دوسرا علاج یہ ہے کہ بخیلوں اور کجی لوگوں کی حکایات پڑھئے اور عالموں سے بکثرت اس قسم کے واقعات سنارہے کہ بخیلوں کا انجام کتنا برا ہوا ہے اور کجی لوگوں کا انجام کتنا اچھا ہوا ہے۔ اس قسم کے واقعات و حکایات پڑھتے پڑھتے سُنتے سُنتے بخیلی سے نفرت اور سخاوت کی رغبت دل میں پیدا

بہااتی ہے اور رفتہ رفتہ کجی کا مرض زائل ہو جاتا ہے۔

(احیاء معلوم جلد ۳ صفحہ ۳۶۲ وغیرہ)

۵۔ تکبر

یہ شیطانی خصلت اتنی بڑی اور اس قدر تہاؤ کن عادت ہے کہ یہ موت ہی کر جس انسان کے سر پر سوا ہو جائے بکھر لو کہ اس کی دنیا و آخرت کی تباہی یقینی ہے۔ شیطان اپنی اسی مخصوص خصلت کی وجہ سے مردود بارگاہ الہی ہوا اور خدا سے تہا رو جہا نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پہنا کر اس کو جنت سے نکال دیا۔

تکبر کے معنی یہ ہیں کہ آدمی دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھے۔ یہی جذبہ شیطان ملعون کے دل میں پیدا ہو گیا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو فرشتے چونکہ تکبر کی غوسٹ سے پاک تھے سب فرشتوں نے سجدہ کر لیا لیکن شیطان کے سر میں تکبر کا سودا سایا ہوا تھا اس نے انکار کر کہہ دیا کہ انا خیر من خلقی میں خیر و مخلوق میں جلیں۔ (پارہ ۲۴ سورہ اس آیت ۷۶)

یعنی میں حضرت آدم علیہ السلام سے اچھا ہوں، اے اللہ! تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا۔

اس ملعون نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے سے حقیر سمجھا اور سجدہ نہیں کیا۔ یاد رکھو کہ جس آدمی میں تکبر کی شیطانی خصلت پیدا ہو جائے گی اس کا وہی انجام ہوگا جو شیطان کا ہوا کہ وہ دونوں جہان میں خداوند تہا رو جہا کی پھٹکار سے مردود و لورہ کل و لغوار ہو گیا۔

یاد رکھو کہ تکبر خدا کو بے حد ناپسند ہے اور یہ بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں داخل ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ حجتبائی)

ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ میدان محشر میں تکبر کرنے والوں کو اس طرح لایا جائے گا کہ ان کی صورتیں تو انسانوں کی ہوں گی مگر ان کے قد چوہتشیوں کے برابر ہوں گے اور لذت و رسوائی میں گھرے ہوئے ہوں گے اور یہ لوگ گھسیٹے ہوئے جہنم کی طرف لائے جائیں گے اور جہنم کے اس جہنم خانہ میں قید کر دیئے جائیں گے جس کا نام ”بولس“ (نا اسیدی) ہے اور وہ کسی آگ میں جلائے جائیں گے جو تمام آگوں کو جلا دے گی جس کا نام ”قلوا الاغلاو“ ہے اور ان

لوگوں کا جانیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳۳)

بیادری بہنو اور عزیز بھائی کاں کھول کر من لو کہ تم لوگ جو کھانے، پکڑے، چال چلن، مکان سامان، تہذیب و تمدن، مال و دولت ہر چیز میں اپنے کو دوسروں سے اچھا اور دوسروں کو اپنے سے حقیر سمجھتے رہتے ہو۔ اسی طرح بعض علماء اور بعض عبادت گزار علم و عبادت میں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر اور دوسروں کو اپنے آپ سے حقیر سمجھ کر اڑتے ہیں، یہی تکبر ہے۔ خدا کے لئے اس شیطانی عادت کو چھوڑ دو اور تواضع و انکساری کی عادت ڈالو! یعنی دوسروں کو اپنے سے بہتر اور اپنے آپ کو ہر چیز میں دوسروں سے کمتر سمجھو!

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے تواضع و انکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند فرما دے گا۔ وہ خود کو چھوٹا سمجھے گا، مگر اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی نگاہوں میں اس کو عظمت والا بنا دے گا اور جو شخص سمعہ اور تکبر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو پست کر دے گا۔ وہ خود کو بڑا سمجھے گا، مگر اللہ تعالیٰ اس کو تمام انسانوں کی نظر میں نیچے اور حقیر سے زیادہ ذلیل بنا دے گا۔

گھمنڈ کا علاج

گھمنڈ اور تکبر کا علاج یہ ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں رہنے لگے اور ان لوگوں کی خدمت کرے۔ تواضع و انکساری کا طریقہ اختیار کرے اور اپنے دل میں یہ ٹھکانے کہ میں ہر مسلمان کی تعظیم اور اس کا اعزاز و اکرام کروں گا۔ خواہ اس کے پکڑے کتنے ہی میلے کیوں نہ ہوں۔ میں اس کو اپنے برابر بٹھاؤں گا اور ہر وقت اس کا دھیان رکھے کہ خداوند کریم کا شکر ہے کہ مجھ کو اس نے دوسروں سے اچھا بنا دیا ہے لیکن وہ جب چاہے مجھ کو سارے جہان سے بدتر بنا سکتا ہے۔ اپنی کمتری اور کوتاہی کا خیال اگر دل میں جم گیا تو تکبر کا خلوت لاکھوں کوں اور بھاگ جائے گا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

۶۔ پُغلی

یعنی کسی کی بات میں کسی دوسرے سے اس طور پر کہہ دینا کہ دونوں میں اختلاف اور جھگڑا لڑائی ہو جائے۔ یہ بہت بڑا گناہ اور بہت خراب عادت ہے۔ تجربہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس گناہ میں مبتلا ہیں۔ حدیث شریف میں چغل خوری کو رسول اللہ ﷺ نے کٹاؤ کبیرہ بتایا ہے۔ یہاں تک کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا اور ایک حدیث

میں یہ بھی ہے کہ تم لوگوں میں سب سے زیادہ خدا کے نزدیک ناپسندیدہ وہ ہے جو ادھر ادھر کی باتوں میں لگائی بھائی کر کے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور بغاوت ڈالتا ہے اور ایک حدیث میں یہ بھی فرمایا رسول ﷺ ہے کہ چھل خود کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ چھل کی بھائی کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ (احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۵۵)

مسلمان بھائیو اور بہنو کسی کی کوئی بات سنی تو خوب سمجھ لو کہ تم اس بات کے دشمن ہو گئے۔ اگر دوسروں تک اس بات کے پہنچانے میں کوئی دین و دنیا کا فائدہ ہو جب تو تم ضرور اس بات کا چرچا کرو لیکن اگر اس بات کو دوسروں تک پہنچانے میں دو مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور ٹھکڑے کا اندیشہ ہو تو خبردار، خبردار ہرگز کبھی بھی اس بات کا نہ چرچا کرو نہ کسی دوسرے سے کہو، ورنہ تم پر لعنت میں عیاں کرنے اور چھل خودی کا گناہ ہوگا اور اس گناہ کا دنیا میں بھی تم پر یہ بال پڑے گا کہ تم سب کی نگاہوں میں بے وقار اور ذلیل و خوار ہو جاؤ گے اور آخرت میں بھی عذاب جہنم کے حق دار ٹھہرو گے۔

۷۔ غیبت

کسی کو غائبانہ برا کہنا، یا بیٹھ بیٹھ اس کا کوئی عیب بیان کرنا، یہی غیبت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے۔ صحابہؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ زیادہ جاننے والے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا اپنے بھائی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ ناپسند بھکتا ہے، یہی غیبت ہے۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بتائیے کہ اگر عارے اس دینی بھائی میں واقعی وہ باتیں موجود ہوں تو کیا ان باتوں کا ذکر کرنا بھی غیبت کہلائے گا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کے علاوہ باتیں واقعی ہوں گی جیسی تو تم اس کی غیبت کرنے والے کہلاؤ گے اور اگر اس میں وہ باتیں نہ ہوں اور تم اپنی طرف سے گھڑ کر کہو گے جب تو تم اس پر بہتان لگانے والے ہو جاؤ گے جو ایک دوسرا گناہ کبیرہ ہے جس کا کرنے والا جہنم کا اچھ من بنے گا۔ (مشکوٰۃ باب حفظ المسلمان صفحہ ۴۱۲)

یاد رکھو کہ غیبت انکا بڑا گناہ ہے کہ حضور ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ اَلْغَيْبَةُ اَعْظَمُ دِينِ اَلْاَلَمِ لَا يَحْتَمِلُ غَيْبَتَ رَافَا سَ بَرَا اَلْاَلَمِ ہے۔ (مشکوٰۃ باب حفظ المسلمان صفحہ ۴۱۲)

حضور ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ میں نے معراج کی رات میں کچھ لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ہاتھوں سے اپنے چہروں کو کھرجی کھرجی کر نوچ رہے ہیں۔ میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی فحیت اور آبروریزی کیا کرتے تھے۔

(احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۴۱)

یاد رکھو کہ میلہ پیچھے کسی آدمی کی ان باتوں کو بیان کرنا جن کو وہ پسند نہیں کرتا یہ فحیت ہے، خواہ اس کا کوئی ظاہری عیب ہو یا باطنی، اس کا پیدا کٹی عیب ہو یا اس کا اپنا پیدا کیا ہوا عیب ہو۔ اس کے بدن، اس کے کپڑوں، اس کے خاندان و نسب، اس کے اقوال و افعال پر چال وصال، اس کی بول چال، فرض کسی عیب کو بھی بیان کرنا یا غصہ مارنا یہ سب فحیت ہی میں داخل ہے۔ لہذا اس فحیت کے گناہ سے ہر مسلمان مرد و عورت کو بچنا لازم اور ضروری ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ وَلَا تَقْلُبْ عَلٰی فَنَظْمِكُمْ نِقْمًا اَلَيْسَ لَكُمْ بِذُنُوبٍ عَظِيْمَةٍ اِنْ لَا تَكْلِيْ فَنَحْمُ اَحِبِّهِمْ فَلَا تَكُوْفُلُوْهُ (الجمرات آیت ۱۳) اور ایک دوسرے کی فحیت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔

مطلب یہ ہے کہ فحیت اس قدر گناہنا گناہ ہے جیسے اپنے غرور بھائی کا گوشت کھانا تو جس طرح تم ہرگز ہرگز بھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کی لاش کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھاؤ۔ اسی طرح ہرگز ہرگز بھی کسی کی فحیت مت کیا کرو۔

کن کن لوگوں کی فحیت جائز ہے؟ : حضرت علامہ ابو ذر یامنی الدین بن شرف نووی (متوفی ۷۴۷ھ) نے مسلم شریف کی شرح میں لکھا ہے کہ شرعی اطرائض و مقاصد کے لئے کسی کی فحیت کرنا جائز اور مباح ہے اور اس کی چھ صورتیں ہیں۔

اقول : مظلوم کا حاکم کے سامنے کسی عالم کے عالمانہ عیب کو بیان کرنا، تاکہ اس کی راہی ہو سکے۔

دوم : کسی شخص کی برائیاں کو روکنے کے لئے کسی صاحبِ اقتدار کے سامنے اس کی برائیاں کو بیان کرنا تاکہ وہ اپنے زعم و ادب سے اس شخص کو برائیاں سے روک دے۔

سوم : مفتی کے سامنے فتویٰ طلب کرنے کے لئے کسی کے عیب کو پیش کرنا۔

چہارم : مسلمانوں کو شرف و فدا اور نقصان سے بچانے کے لئے کسی کے عیب کو بیان کر دینا، مثلاً جھوٹے راویوں، جھوٹے گواہوں، بد مذہبوں کی گمراہیوں، جھوٹے مصنفوں اور واقعوں

کے جھوٹ اور ان لوگوں کے مکرو فریب کو لوگوں سے بیان کر دینا تاکہ لوگ گمراہی کے نقصان سے بچ سکیں۔ اسی طرح شادی بیاہ کے بارے میں مشورہ کرتے والے سے قرینہ ثانی کے واقعی بیہوش کو بتا دینا، یا خریداروں کو نقصان سے بچانے کے لئے سامان یا سودا بیچنے والے کے عیب سے لوگوں کو آگاہ کر دینا۔

پہلے: جو شخص علی الاطلاق فسق و فجور اور قسم قسم کے گناہوں کا مرکب ہو، مثلاً چور، ڈاکو، زانیہ، عیانت کرنے والا، ایسے اشخاص کے عیب کو لوگوں سے بیان کر دینا تاکہ لوگ نقصان سے محفوظ رہیں اور ان لوگوں کے پھندوں میں نہ پھنسیں۔

ششم: کسی شخص کی پہچان کرانے کے لئے اس کے کسی مشہور عیب کو اس کے نام کے ساتھ ذکر کر دینا جیسے حضرات محدثین کا طریقہ ہے کہ ایک ہی نام کے چند ادیبوں میں امتیاز اور ان کی پہچان کے لئے امش (چندھا)، امرج (انگڑا)، املی (امدھا)، احوں (بھیگا) وغیرہ بیہوشوں کو ان کے ناموں کے ساتھ ذکر کر دیتے ہیں جس کا مقصد ہرگز ہرگز ذوقین و تنقیص ہے نہ ایذا رسانی، بلکہ اس کا مقصد صرف راویوں کی شناخت اور ان کی پہچان کا نشان بنانا ہے۔

(نوری علی السلم صفحہ ۳۲۲)

اوپر ذکر کی ہوئی صورتوں میں چونکہ کسی کے عیب کو بیان کر دینا ہے۔ اس لئے بلاشبہ یہ نصیحت تو ہے لیکن ان صورتوں میں شریعت نے جائز رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شخص کی نصیحت کر دے تو نہ کوئی حرج ہے نہ کوئی گناہ، بلکہ بعض صورتوں میں اس قسم کی نصیحت مسلمانوں پر واجب ہو جاتی ہے۔ مثلاً ایسے موقعوں پر کہ اگر تم نے کسی کے عیب کو نہ بیان کر دیا تو کسی مسلمان کے نقصان میں پڑ جانے کا یقین یا غالب گمان ہو۔ مثال کے طور پر ایک مسلمان رقم لے کر جا رہا ہو اور ایک سلیب پوش ڈاکو تصحیح و مصحی لے ہوئے بزرگ بنا ہوا اس مسلمان کے ساتھ ساتھ چل رہا ہو اور مسلمان بالکل ہی اس ڈاکو کے بارے میں لاعلم ہو اور تم کو یقین ہے کہ یہ ڈاکو ضرور ضرور اس بھولے بھالے مسلمان کو دھوکا دے کر لوٹ لے گا اور تم اس ڈاکو کے عیب کو جانتے ہو تو اس صورت میں ایک بھولے بھالے مسلمان کو نقصان سے بچانے کے لئے ڈاکو کے عیب کو اس مسلمان سے بیان کر دینا تم پر واجب ہے۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اسی بات کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

اگر یقینی کہ ناجناب و چاہ است
اگر خاموشی مانی گناہ است

یعنی اگر تم دیکھو کہ ایک امدھا جا رہا ہے اور اس کے آگے کتواں ہے تو تم پر لازم ہے کہ امدھے کو بتادو کہ حیرے آگے کتواں ہے۔ اس سے بچ کر تل اور اگر تم اس کو دیکھ کر چپ ہو گئے اور امدھا کتوں میں گر پڑا تو جیتا تم کتا ہمارے گھر ہو گے۔

۸۔ بھتان

بھوت موت اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر کوئی الزام یا عیب لگانا اس کو افتراء، تهمت اور بھتان کہتے ہیں۔ یہ بہت خبیث اور ذلیل عادت ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ خاص کر کسی پاک دامن مرد یا عورت پر بڑا کاری کی تهمت لگانا یہ تو اتنا بڑا گناہ ہے کہ شریعت کے قانون میں اس شخص کو ای کوڑے مارے جائیں گے اور عمر بھر کی معافے میں اس کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی اور قیامت کے دن یہ شخص دوزخ کے خطاب میں گرفتار ہوگا۔

۹۔ جھوٹ

یہ وہ گندی، گھناؤنی اور ذلیل عادت ہے کہ دین و دنیا میں جھوٹے کاکھیں کوئی چمکانا نہیں۔ جھوٹا آدمی ہر جگہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور ہر مجلس اور ہر انسان کے سامنے بے وقار اور بے اعتبار ہو جاتا ہے اور یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرمایا ہے کہ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ یعنی کافروں کو اللہ لعنت کرے اور وہ خدا کی رحمتوں سے محروم کر دیئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور بہت سی حدیثوں میں جھوٹ کی برائیوں کا بیان ہے۔ اس لئے یاد رکھو کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ اس اخلاقی عادت سے زندگی بھر بچتا رہے۔ بہت سے ماں باپ بچوں کو چپ کرانے کے لئے ڈرانے کے طور پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ چپ رہو، گھر میں ”ماؤں“ جھٹی ہے۔ یا چپ رہو، صندوق میں لٹور کے ہیں تم روؤ گے تو سب لٹور دھول مٹی ہو جائیں۔ تو خوب سمجھ لو یہ سب لگی جھوٹ ہی ہے۔ اس قسم کی باتیں بول کر ماں باپ گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہیں اور اس قسم کی باتوں کو لوگ جھوٹ نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جتنی بابرہ بات جو واقعہ کے خلاف ہو وہ جھوٹ ہے اور ہر جھوٹ حرام ہے، خواہ بچے سے جھوٹی بات کہو یا بڑے آدمی سے جھوٹی بات کہو یا جانور سے۔ جھوٹ، ہر حال جھوٹ ہے اور جھوٹ حرام ہے۔

کب اور کون سا جھوٹ جائز ہے؟ کافر یا کالم سے اپنی جان بچانے کے لئے یا دو مسلمانوں کو جنگ سے بچانے اور صلح کرانے کے لئے اگر کوئی جھوٹ بات بول دے تو شریعت نے اس کی رحمت دی ہے۔ مگر جہاں تک ہو سکے اس موقع پر بھی ایسی بات بولے اور ایسے الفاظ

مذہ سے نکالے کر ٹھلا ہوا جھوٹ نہ ہو بلکہ کسی سنی کے لحاظ سے وہ صحیح بھی ہو اس کو عربی زبان میں "قورنہ" کہتے ہیں۔ مثلاً اُن کو نے تم سے پوچھا کہ تمہارے پاس مال ہے کہ نہیں اور تم کو چین ہے کہ اگر میں اقرار کروں گا تو ڈاکو مجھے قتل کر کے میرا مال لوٹ لے گا تو اس وقت تم یہ کہہ دو کہ "میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔" اور نیت یہ کر لو کہ میری جیب یا میرے ہاتھ میں کوئی مال نہیں۔ جس یا بیگ میں ہے تو اس سنی کے لحاظ سے تمہارا یہ کہنا کہ "میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔" یہ سچا ہے اور اس سنی کے لحاظ سے کہ میری ملکیت میں کوئی مال نہیں ہے یہ جھوٹ ہے۔ اسی قسم کے الفاظ کو عربی میں "قورنہ" کہا جاتا ہے اور جہاں جہاں یہ لکھا ہوا ہے کہ فلاں فلاں موقعوں پر مسلمان جھوٹ بول سکتا ہے، اس کا یہی مطلب ہے کہ "قورنہ" کے الفاظ بولے اور اگر کھلا ہوا جھوٹ بولنے پر کوئی مسلمان مجبور کرو یا جائے تو اس کو لازم ہے کہ وہ دل سے اس جھوٹ کو برا جانتے ہوئے جان و مال کو بچانے کے لئے صرف زبان سے جھوٹ بول دے اور اس سے تو پھر کرے (اللہ تعالیٰ اعلم)

۱۰۔ عیب جوئی

ادھر ادھر کان لگا کر لوگوں کی باتوں کو جھپ جھپ کر سننا یا تاک جھانک کر لوگوں کے عیبوں کو تلاش کرنا۔ یہ بڑی ہی چھپوری حرکت اور خراب عادت ہے۔ دنیا میں اس کا انجام بدنامی اور ذلت و رسوائی ہے اور آخرت میں اس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ ایسا کرنے والوں کے کانوں اور آنکھوں میں قیامت کے دن سیسہ بھرا کر ڈالا جائے گا۔ قرآن مجید میں اور حدیثوں میں خدا و پروردگار اور ہمارے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ "وَلَا تَجَسَّسُوا" یعنی کسی کے عیبوں کو تلاش کرنا حرام اور گناہ ہے۔ مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ عیب زیادہ پایا جاتا ہے۔ لہذا ایسا باریک بینی سے خود بھی چھاؤ اور دوسری عورتوں کو بھی بھاؤ۔

۱۱۔ گالی گلوچ

اس گندی عادت کی برائی ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے۔ بھینا پھوہڑ اور فحش الفاظ اور گدے گلاموں کا بولنا یہ کیڑوں اور ذلیل و نکیل لوگوں کا طریقہ ہے اور شریعت میں حرام و گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "مَنْ تَابَ النَّسْلِمَ لِنَسْوَى" یعنی کسی مسلمان سے گالی گلوچ کرنا یہ فاسق کا کام ہے۔

آج کل عورت و مرد سبھی اس بلا میں مبتلا ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑوں کی فحش کلامیوں اور گالیوں کو من من کر بچے بھی گندی اور پھوہڑ گالیاں کہنے لگتے ہیں اور پھر بچپن سے بڑھاپے تک اس

گندی حالت میں گرفتار رہتے ہیں۔ لہذا ہر مرد و عورت پر لازم ہے کہ کبھی ہرگز برکز کالیاں اور کندے
 افراط و تفریط سے ڈھکیا لیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ کبھی کبھی کالی گلوچ کی وجہ سے خوں میں غلٹائیاں ہو جایا کرتی
 ہیں اور مسلمانوں کی جان و مال کا عظیم نقصان ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے مسلم معاشرہ کو تیار کرنے میں
 جذباتیوں اور گالیوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ لہذا اس حالت کو ترک کر دینا بے حد ضروری ہے۔ خاص کر
 عورتوں کو اپنے سرسریں میں اس کا ہر جھٹ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ جنگلوں عورتوں کو طلاق لان کی
 جذباتیوں اور گالیوں کی وجہ سے ہو جایا کرتی ہے اور پھر میکہ اور سرسریں والوں میں مستقل جھگڑوں کی
 بنیاد پڑ جاتی ہے اور دونوں خاندانوں میں اور پادری کے غار میں گر کر بھاکہ و برباد ہو جاتے ہیں۔

۱۲۔ فضول بکواس

مردوں اور عورتوں کی بڑی عادتوں میں سے ایک بہت بڑی عادت، بہت زیادہ پوچھنا اور فضول
 بکواس ہے۔ کم پوچھنا اور ضرورت کے مطابق بات چیت یہ بہت ہی پسندیدہ عادت ہے۔ ضرورت
 سے زیادہ بات اور فضول بکواس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی ایسی باتیں بھی زبان سے نکل جاتی ہیں
 جس سے بہت بڑے بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور شر و فساد کے طوفان اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔
 اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ و تخبر فذلکم قبل و قال۔ و تخبر فالسؤال فی احادیث
 النعال۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو یہ نا پسند ہے کہ بلا ضرورت قبل اور قال اور فضول اقوال آدی کی زبان سے
 نکلیں۔ اسی طرح کثرت سے لوگوں کے سامنے کسی چیز کا سوال کرتے رہنا اور فضول کاموں میں
 اپنے مالوں کو برباد کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کو نا پسند ہے۔ یہ بھی سرکارِ دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ اپنی
 زبانوں کو فضول باتوں سے ہمیشہ بچائے رکھو کیونکہ بہت سی فضول باتیں ایسی بھی زبانوں سے نکل
 جاتی ہیں جو یوں لگنے والوں کو جہنم میں پہنچا دیتی ہیں۔ اسی لئے تمام بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تین
 عادتوں کو لازم بکڑو۔ کم پوچھنا، کم سونا، کم کھانا، کیونکہ زیادہ پوچھنا، زیادہ سونا، زیادہ کھانا۔ یہ عادتیں
 بہت ہی خراب اور ان عادتوں کی وجہ سے انسان دین و دنیا میں ضرور نقصان اٹھاتا ہے۔

۱۳۔ ناشکری

خدا و ہر کریم کے انعاموں اور انسانوں کے احسانوں کی ناشکری، اس شخص اور بڑی عادت
 میں تو بے فی صد مرد و عورت گرفتار ہیں بلکہ عورتیں تو خانوں فی صد اس بلا میں مبتلا ہیں۔ ذرا کسی
 گھرانے کو یا کسی عورت کے کپڑوں یا زیورات کو اپنے سے خوشحال اور امیر دیکھ لیا تو خدا کی ناشکری
 کرنے لگتی ہیں اور کہے لگتی ہیں کہ خدا نے ہمیں نہ معلوم کس عزم کی سزا میں مفلس اور غریب بنا دیا۔

خدا کا ہم پر کوئی فضل ہی نہیں ہوتا۔ میں گھوڑی ایسے پھونے کرم لے کر آئی ہوں کہ مجھے میں شکوہ نصیب ہو اور نہ سسرال ہی میں کچھ دیکھا۔ فلانی فلانی بھی دودھ میں نہا رہی ہے اور میں غافلوں سے مر رہی ہوں۔ اسی طرح عورتوں کی عادت ہے کہ اس کا شوہر اپنی طاقت بھر کپڑے، زیورات، ساز و سامان دیتا رہتا ہے لیکن اگر کبھی کسی مجبوری سے عورت کی کوئی فرمائش پوری نہیں کر سکا تو عورتیں کہنے لگتی ہیں کہ تمہارے گھر میں ہائے ہائے کبھی شکوہ نصیب نہیں ہوا۔ اس اجڑے گھر میں ہمیشہ تنگی بھری ہی رہ گئی۔ کبھی بھی تمہاری طرف سے میں نے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ میری قسمت بھٹوٹ گئی جو تمہارے جیسے فوٹو فقیر سے بیاہی گئی۔ میرے ماں باپ نے مجھے بھاڑ میں جھونک دیا۔ اس قسم کی ناخکری کرتی اور علی کئی باتیں سناتی رہتی ہیں۔ چنانچہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہے کہ عورتیں زیادہ تعداد میں ہانسی ہو گئیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ عورتیں ایک دوسرے پر بہت زیادہ لعنت طامت کرتی رہتی ہیں اور ناخکری کرتی رہتی ہیں۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا عورتیں خدا کی ناخکری کیا کرتی ہیں! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں احسان کی ناخکری کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناخکری کرتی ہیں۔ ان عورتوں کی یہ عادت ہے کہ تم پورے زمانے میں ان کے ساتھ احسان کرتے رہو لیکن اگر کبھی کچھ بھی کمی دیکھیں گی تو یہی کہہ دیں گی کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

(بخاری جلد ۱ صفحہ ۹ وغیرہ)

عزیز بہنوئی! خدا کے انعاموں اور شوہر یا دوسروں کے احسانوں کی ناخکری بہت ہی خراب عادت اور بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کے لئے لازم ہے کہ وہ ہمیشہ انہوں سے کزور اور گری ہوئی حالت والوں کو دیکھا کرے کہ اگر میرے پاس گھنیا کپڑے اور زہر ہیں تو خدا کا شکر ہے کہ فلاں اور فلانی سے تو ہم بہت ہی اچھی حالت میں ہیں کہ ان لوگوں کو بدن ڈھانپنے کے لئے پٹنے پرانے کپڑے بھی نصیب نہیں ہوتے۔ اسی طرح اگر میرے شوہر نے میرے لئے معمولی غذا کا انتظام کیا ہے تو اس پر بھی شکر ہے کیونکہ فلانی فلانی عورتیں تو فائدہ کیا کرتی ہیں۔ بہر حال اگر تم اپنے سے کمزوروں اور غریبوں پر نظر رکھو کہ تو شکر ادا کر کے اور اگر تم اپنے سے مالداروں پر نظر کرو گے تو تم ناخکری کی بلا میں پھنس کر اپنے دین اور دنیا کو تباہ کر ڈالو گے اس لئے لازم ہے کہ ناخکری کی عادت چھوڑ کر ہمیشہ خدا کے انعاموں اور شوہر وغیرہ کے احسانوں کا

فکر یہ ادا کرتے رہتا چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ لَا تُلَاحِظْ لَكُمْ لَآئِنَ لَّكُم۔
وَلَقَدْ نَفَحْنَا لَكُمْ إِلَٰهَكُمْ غُلَاقًا۔ یعنی اگر تم فکر ادا کرتے رہو گے تو میں تم کو زیادہ سے زیادہ
فتمیں دیتا رہوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بہت ہی سخت ہے۔
اس آیت نے اعلان کر دیا کہ شکر ادا کرنے سے خدا کی نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری کرنے
سے خدا کا عذاب آتر پڑتا ہے۔

۱۴۔ جھگڑا تکرار

بات بات پر ساں سُسر اور بہو یا شوہر یا عام مسلمان مردوں اور عورتوں سے۔ جھگڑا تکرار کر
لینا یہ بھی بہت بُری عادت اور گناہ کا کام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جھگڑاؤاؤی خدا کو بے حد
ناپسند ہے۔ اس لئے اگر کسی سے کوئی اختلاف ہو جائے یا مزاج کے خلاف کوئی بات ہو جائے تو
سہولت اور مشغول گفتگو سے معاملات کو طے کر لینا چاہیے۔ عداوت اور بدترین عداوت ہے۔ جھگڑے
تکرار کی عادت کنبوں اور بدچندیب لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ عادت انسان کے لئے ایک بہت
بڑی مصیبت ہے کیونکہ جھگڑاؤاؤی کا کوئی بھی دوست نہیں ہوتا، بلکہ وہ ہر شخص کی نگاہوں میں قابل
نفرت ہو جاتا ہے اور لوگ اس کے جھگڑے کے ذریعے اس کو شہ نہیں لگاتے۔ اس سے بات نہیں
کرتے۔

۱۵۔ کاہلی

یہ ایسی مخوں عادت ہے کہ اس کی وجہ سے سبکدوش دوسری طرف عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔
ظاہر ہے کہ مکان، سامان، کپڑوں اور بدن کی گندگی، برحقوں اور سامانوں کی بے ترتیبی، وقت پر
کھانے پینے سے محرومی اور شوہر اور سسرال والوں کی ناراضگی، بچوں کا پھو بڑھن، طمع طمع کی
بھاریاں وغیرہ وغیرہ یہ ساری بلائیں اور مستحشش اسی کاہلی کے سبب اخڑ سے بچے ہیں۔ اس لئے اس
عادت کو ہرگز ہرگز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہی، بلکہ ہر وہی و دنیاوی کاموں میں ہر وقت چاق
و چوبند ہو کر گھر رہنا چاہی۔ خوب یاد رکھو کہ محنتی آدمی ہر شخص کا پیارا ہوتا ہے اور کاہلی آدمی ہر
ایک دور سے چھٹکارا جاتا ہے اور ہر کام میں مارا جاتا ہے۔ کاہلی آدمی خدا کا کام کر سکتا ہے خدا دین
کا۔ اسی لئے رسول خدا ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْلِ۔
یعنی اے اللہ! میں کاہلی سے تیری پنا مانگتا ہوں۔

۱۶۔ ضد

اپنی کسی بات میں اس طرح از جانا کہ کوئی لاکھ سمجھائے، مگر کسی کی بات اور سلاطین قبول نہ کرے۔ اس بڑی خصلت کا نام "ضد" ہے۔ یہ اس قدر خراب اور منحوس عادت ہے کہ آدمی کی دنیا و آخرت کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ ایسے آدمی کو دنیا میں سب لوگ "ضد" اور "بہت دھرم" کہتے تھے ہیں اور کوئی بھی اس کو ضد لگانے اور اس سے بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یہی وہ طبیعت عادت تھی جس نے ابو جہل کو جہنم میں دھکیل دیا کہ ہمارے خطر ~~میں~~ اور مسلمانوں نے اس کو لاکھوں مرتبہ سمجھایا اور اس نے شیطان اور کفریوں کے ٹکڑے پڑھنے کا مجبور بھی دیکھ لیا۔ مگر پھر بھی اپنی ضد پر اڑا رہا اور ایمان نہیں لایا۔ قرآن وحدیث میں یہ حکم ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور مخلص دوستوں کا مشورہ ضرور مان لے اور مسلمانوں کی چائے سفارشوں کو قبول کر کے اپنی رائے اور اپنی بات کو چھوڑ دے اور حق ظاہر ہو جانے کے بعد ہرگز ہرگز اپنی رائے اور اپنی بات پر ضد کر کے اڑا نہ رہے۔ بہت سے آدمی غاص طوع سے عورتیں اس بڑی عادت میں مبتلا ہیں۔ لہذا کے لئے ان سب کو چاہیے کہ اس بڑی عادت کو چھوڑ کر دونوں جہان کی سعادتوں سے سرفراز ہوں!

۱۷۔ بدگمانی

بہت سے مردوں اور عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جہاں انہوں نے دوا دمیوں کو الگ ہو کر چپکے چپکے باتیں کرتے ہوئے دیکھا کہ فوراً ان کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ یہ میرے ہی متعلق کچھ باتیں ہو رہی ہیں اور میرے ہی خلاف کوئی سازش ہو رہی ہے۔ اسی طرح عورتیں اگر اپنے شوہروں کو اچھا لباس پہن کر نکلتی ہیں یا شوہروں کو کسی عورت کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے سن لیتی ہیں تو ان کو فوراً اپنے شوہروں کے بارے میں یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ ضرور میرے شوہر کا فحاشی عورت سے کچھ سا بار ہے۔ اسی طرح شوہروں کا حال ہے کہ اگر ان کی بیوی میکے میں زیادہ خیر گئی یا میکے کے رشتہ داروں سے بات یا ان کی خاطر عداوت کرنے لگیں تو شوہروں کو یہ بدگمانی ہو جاتی ہے کہ میری بیوی فلاں فلاں مردوں سے صحبت کرتی ہے۔ کہیں کوئی بات تو نہیں ہے۔ بس اس بدگمانی میں طرح طرح کی جستجو اور نوہانے کی ٹکڑ میں مبتلا ہو کر ان بدادت و دماغ میں الم ظلم قسم کے خیالات کی پھڑکی پکانے لگتے ہیں اور کبھی کبھی رات کا بچا اور چھانے کا بانس بٹا ڈالتے ہیں۔

۲۰۔ تعریف پسندی

کچھ مرد اور عورتیں اس خراب عادت میں جھکا ہیں کہ جو شخص ان کے منہ پر ان کی تعریف کر دے، وہ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور جو شخص ان کے جیبوں کی نکلتا نہی کر دے اس پر ہارے غصہ کے آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ آدمی کی یہ عصلت بھی نہایت ناقص اور بہت بری عادت ہے۔ اپنی تعریف کو پسند کرنا اور اپنی تنقید پر ناراض ہو جانا یہ بڑی بڑی گمراہیوں اور گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے اگر کوئی شخص تمہاری تعریف کرے تو تم اپنے دل میں سوچو کہ اگر واقعی وہ خوبی تمہارے اندر موجود ہو تو تم اس پر خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تم کو اس کی توفیق عطا فرمائی اور ہرگز ہرگز اپنی اس خوبی پر اکڑ کر اور اترا کر خوش نہ ہو جاؤ اور اگر کوئی شخص تمہارے سامنے تمہاری خامیوں کو بیان کرے تو ہرگز ہرگز اس پر ہاراشکی کا اظہار نہ کرو، بلکہ اس کو اپنا خلص دوست سمجھ کر اس کی تقدیر اور اپنی خامیوں کی اصلاح کر لو اور اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ ہر تعریف کرنے والا دوست نہیں ہوا کرتا اور ہر تنقید کرنے والا دشمن نہیں ہوا کرتا۔ قرآن و حدیث کی مقدس تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ اپنی تعریف پر خوش ہو کر پھول جانے والا آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو بے حد پسند ہے اور اس قسم کے مردوں اور عورتوں کے ارد گرد اکٹڑ چاہیوی کرنے والوں کا مجمع اکٹھا ہو جایا کرتا ہے اور یہ خود غرض لوگ تعریفوں سے آدمی کو اُلٹو بنا کر اپنا مطلب نکال لیا کرتے ہیں اور پھر لوگوں سے اپنی مطلب برہاری اور بیوقوف بنانے کی داستان بیان کر کے لوگوں کی خوش طبعی اور ہنسنے ہنسانے کا سامان فراہم کرتے رہتے ہیں۔ لہذا ہر مرد و عورت کو چاہیوی کرنے والوں اور منہ پر تعریف کرنے والوں کی عیادت چالوں سے ہوشیار رہنا چاہی اور ہرگز ہرگز اپنی تعریف من کر خوش نہ ہونا چاہی!

چند اچھی عادتیں

۱۔ حلم

خلفہ کو برداشت کر لینا اور غصہ و دلانے والی باتوں پر غصہ نہ کرنا اس کو حلم اور مرد ہاری کہتے ہیں۔ یہ مسلمان کی بہت ہی بلند مرتبہ عادت ہے اور اس عادت والے کو خداوند قدوس دنیا و آخرت میں بڑے بڑے مراحمہ و درجات عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں رب العزت

جل جلالہ نے فرمایا کہ: وَاللّٰہُ جَلِیْسُ الْکَلِیْمِ وَالْمُتَعَلِّیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَعَبِّیْنَ۔
یعنی خدا کو پی جالنے والوں اور لوگوں کو معاف کر دینے والوں اور اس قسم کے اچھے کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

اللہ اکبر! غصہ کو ضبط اور برداشت کرنے والوں کو خدا اپنے لقاؤں اپنا محبوب بنالیتا ہے۔
سبحان اللہ! کوئی بندہ یا بندہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور پیارا بن جائے اس سے بڑھ کر اور کون سی دوسری نعمت ہو سکتی ہے!

لہذا پیاری بہنو اور بھائیو! تم اپنی یہ عادت بنا لو کہ کوئی کتنی ہی سخت بات تم کو کہہ دے، مگر تم اس کو بخیرہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر لو اور اگر غصہ آ جائے تو غصہ کو پی جاؤ اور ہرگز ہرگز اپنے غصہ کا اظہار نہ کرو۔ نہ کوئی انتقام لو۔ اگر تم نے یہ عادت ڈال لی تو پھر یقین کر لو کہ تم کچھ اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام مخلوق کے پیارے بن جاؤ گے اور خدا اپنے کریم بڑے بڑے درجات و مراتب کا تم کو خارج پیرنا کر نیک خلقی اور خوش نصیبی کا تاجدار بنا دے گا۔

۲۔ تواضع و انکساری

خود کو دوسروں سے چھوٹا اور کمتر سمجھ کر دوسروں کی تعظیم و تکریم کے ساتھ خاطر و مدارات کرنا اس عادت کو تواضع اور انکساری کہتے ہیں۔ یہ نیک عادت وہ جو ہر نایاب ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو اس عادت کی توفیق عطا فرماتا ہے گو یا اس کو شیر کشمیر کا خزانہ عطا فرماتا ہے۔ جو شخص ہر ایک کو اپنے سے بڑھ کر خود کو سب سے کمتر سمجھے گا وہ ہمیشہ سمجھتا رہے گا کہ شیطانی خصلت سے بچا رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو دونوں جہان میں سر بلندی اور عزت و عظمت کا بادشاہ بلکہ شہنشاہ بنا دے۔ حدیث شریف میں ہے کہ خَالُوا خِیَعًا خِیْلًا لِّاَلَاہِ وَخِیْلًا لِّلْعٰلَمِیْنَ (اسیما معلوم جلد ۲ صفحہ ۳۳۰)

یعنی جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے تواضع اور انکساری کی خصلت اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سر بلندی عطا فرمائے گا۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ ۔

خرا ب و دانائے روشن شہاب دو آنکھ از فرمود پر روئے آب

کچے آنکھ پر خویش خود میں مہاش و اگر آنکھ پر طیر بد میں مہاش

یعنی مجھ کو میرے بڑے عارفہ کمال اور روشن دل شیخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمۃ نے دریائی سفر میں کشتی پر یہ دو نصیحتیں فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ اپنے آپ کو اچھا اور بڑا نہ سمجھو اور دوسری

یہ کہ دوسروں کو برا اور کمتر نہ سمجھا بلکہ سب کو اپنے آپ سے بہتر اور اپنے آپ کو سب سے کمتر سمجھ کر دوسروں کے سامنے تواضع و انکساری کا مظاہرہ کرتے رہو اور خیر و برکت ہرگز بھی کسی اور سمجھنے کی شیطانی ڈاکر پر عمل کر دوسروں کو اپنے آپ سے حقیر نہ سمجھا۔
یاد رکھو کہ تواضع اور عاجزی و انکساری کی عادت رکھنے والا آدمی ہر شخص کی نظروں میں عزیز ہو جاتا ہے اور محکمہ آدمی سے ہر شخص نفرت کرنے لگتا ہے۔ اس لئے ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ تواضع کی عادت اختیار کرے اور بھی ہرگز تکبر اور غمگین نہ کرے!

۳۔ عفو و درگزر

اگر کوئی شخص تمہارے ساتھ ظلم و زیادتی کر بیٹھے یا ایذا پہنچائے یا کسی سے کوئی خطا یا قصور ہو جائے یا تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچائے تو بدلہ و انتقام لینے کی بجائے اس کو معاف کر دینا۔ یہ بہت ہی بہترین خصلت اور نہایت ہی نفیس عادت ہے۔ لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دینا یہ قرآن مجید کا مقدس حکم اور رسولوں کا سہارک طریقہ ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں فرمایا
فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا یعنی لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرو اور درگزر کی خصلت اختیار کرو۔ ہمارے رسول ﷺ نے مکہ کے ان بھروسوں اور خطاکاروں کو جنہوں نے برسوں تک آپ پر طرح طرح کے ظلم کئے تھے۔ فتح مکہ کے دن جب یہ سب بھروسے آپ کے سامنے لڑتے اور کانپتے ہوئے آئے تو آپ نے ان سب بھروسوں کی خطاؤں کو معاف فرما دیا اور کسی سے بھی کوئی انتقام اور بدلہ نہیں لیا جس کا اثر یہ ہوا کہ تمام غلاموں نے اس اخلاقی بھری سے متاثر ہو کر مکہ پر چلایا۔
عزیز بھائی اور پیاری بہنوا تم بھی اپنی یہی عادت بنا لو کہ گھر میں یا گھر کے باہر ہر جگہ لوگوں کے قصور کو معاف کر دیا کرو۔ اس سے لوگوں کی نظروں میں تمہارا وقار بڑھ جائے گا اور خداوند کریم بھی تم پر مہربان ہو کر تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا۔

۴۔ صبر و شکر

مصیبتوں اور جسمانی و روحانی تکلیفوں پر اپنے نفس کو اس طرح قابو میں رکھنا کہ زبان سے کوئی برا لفظ نکلے نہ گھبرا گھبرا کر اور پریشان حال ہو کر ادھر ادھر بھٹکتا اور بھاگتا پھرے، بلکہ بڑی سے بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے سامنے عزم و استقلال کے ساتھ جم کر لڑنے رہنا اس کا نام ”صبر“ ہے۔ مہر کا کتنا بڑا ثواب اور اجر ہے اس کو بچہ چن چن جانتا ہے۔ قرآن مجید میں خداوند کریم کا فرمان ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعِلُ الْفَصِيحِينَ یعنی صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہوا کرتی ہے اور

خداوند کریم نے اپنے حبیب ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا کہ فَاضْبِرْ كُنْهًا ضَبْرًا لَوْ لَوِ الْغَزَامِ مِنَ الزُّمْلِ۔ یعنی اسے محبوب! آپ اسی طرح صبر کریں جس طرح تمام ہتھ دالے درمیانوں نے صبر کیا ہے!

اس دنیا میں درنج و راحت اور تخی و خوشی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہر شخص کو اس دنیاوی زندگی میں تکلیف اور آرام دونوں سے پالا پڑنا ضروری ہے۔ اس لئے ہر انسان پر لازم ہے کہ کوئی نعمت و راحت ملے تو اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور کوئی تکلیف و درنج پہنچے تو اس پر صبر کرے۔ غرض صبر کی عادت ایک نہایت ہی بہترین عادت ہے اور مثل مشہور ہے کہ صبر کا پھل ہمیشہ میٹھا ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ہر مرد و عورت کو چاہی کہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

۵۔ قناعت

انسان کو جو کچھ خدا کی طرف سے مل جائے اس پر راضی ہو کر زندگی بسر کرتے ہوئے حرص اور لالچ کو چھوڑ دینا، اس کو ”قناعت“ کہتے ہیں۔ قناعت کی عادت انسان کے لئے خدا کی بہت بڑی نعمت ہے۔ قناعت پسند انسان ہمیشہ سکون و اطمینان کی دولت سے مالا مال رہتا ہے اور حرص اور لالچی انسان ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اے قناعت تو نگریم گرواں

کہ دوائے تو بچ نعمت نیست

یعنی اے قناعت کی عادت تو مجھ کو تو نگر اور مالدار بنا دے، کیونکہ تجھ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نعمت نہیں ہے۔ ہر انسان خصوصاً عورتوں کو چاہی کہ ان کو اپنے شوہروں کی طرف سے جو کچھ مل جائے، اس پر راضی رہ کر قناعت کریں اور دوسری عورتوں کی دیکھا دیکھی حرص و طمع اور لالچ کی عادت سے ہمیشہ اور رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ان کی زندگی نہایت ہی سکون و اطمینان کے ساتھ بسر ہوگی اور نہ وہ خود پریشان حال رہیں گی۔ نہ اپنے شوہر کو پریشانی میں ڈالیں گی۔

۶۔ رحم و شفقت

خدا کی ہر مخلوق انسان ہو یا جانور اگر وہ رحم کے لائق ہو تو ان پر رحم کرنا اور ان کے ساتھ مہربانی و شفقت کا سلوک اور برتاؤ کرنا، یہ انسان کی بہترین خصلت اور اعلیٰ درجے کی کامل تعریف عادت ہے اور دنیا و آخرت میں اس پر بے حد ثواب ملتا ہے۔

حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ خَلْقًا

لَا خَشْيَةَ لِّلْإِنسَانِ مِنَ الْإِلَهِ حِينَ يَمُوتُ خَشْيَتُكُمْ قُلْ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِن عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۳ مہتابی)

یعنی رحم کرنے والوں پر دشمن رحم فرماتا ہے۔ اے لوگو! تم زمین والوں پر رحم کرو تو آسمان والا رحم پر رحم فرمائے گا!

کہ ہر بانیِ رحم اہل زمین پر خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر رحم ہوگی، مہربانی اور رحم و کرم کی عادت خدا اور کریم کی بہت سی بڑی نعمت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس کو رفق اور نرم دلی کی عادت خدا اور کریم کی طرف سے عطا کر دی گئی اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں کا بہت بڑا حصہ مل گیا اور جو نرم دلی اور رحم و مہربانی کی خصلت سے محروم کر دیا گیا، وہ دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے محروم ہو گیا۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ مہتابی)

۷۔ خوش اخلاقی

ہر ایک کے ساتھ خوش روئی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا یہ وہ قیمتی خصلت ہے جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اَنْ يُّهِنَ اَخْبَتُكُمْ اَللّٰهُ اَخْبَتُكُمْ اَخْلَافُكُمْ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳۱) یعنی تم سب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مجھے وہ شخص محبوب ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

ایک شخص نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے بھریں چیز جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا فرمائی ہے وہ کون سی چیز ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ ”اچھے اخلاق“ اور آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان کے میزانِ عمل میں سب سے زیادہ وزن دار اچھے اخلاق ہوں گے۔

(مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۳۱ مہتابی)

ہر مرد و عورت کو لازم ہے کہ اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں، بلکہ ہر ملنے جلنے والوں کے ساتھ خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آئے۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے لوگوں سے ملنا جلنا بہت بڑی سعادت اور خوش نصیبی کی عادت اور ثواب کا کام ہے۔ جو لوگ ہر وقت گال بٹکتا رہے۔ منہ لٹکائے اور پیشانی پر تل ڈالے ہوئے تہدی چڑھائے ہوئے ہر آدمی سے بد اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ وہ بہت سی غمخوئی و مفرد رہیں اور وہ دنیا و آخرت کی سعادتوں اور خوشی

نصیبوں سے محروم ہیں۔ انسان کو کبھی خوش نصیب ہوتی ہے انسان سے مل کر مردوں کا دل خوش ہوتا ہے بلکہ ایسے مردوں اور عورتوں کے چہروں پر ہر وقت ایسی دھندلت اور محبت برپا رہتی رہتی ہے کہ ان کا چہرہ دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ابھی سوکرا خٹے ہیں اور ابھی منہ نہیں دھویا ہے۔

۸۔ حیاء

ہر آدمی خصوصاً عورتوں کے حق میں حیاء کی عادت وہ اصولِ زیر ہے جو عورت کی جھلٹ و پاکدامنی کا دار و مدار اور سوانحیت کے حسن و جمال کی جان ہے۔ جس مرد یا عورت میں حیاء کا جوہر ہوگا وہ تمام صیب لگانے والے اور برے کاموں سے فطری طور پر نڈک جائے گا اور تمام رذائل سے پاک و صاف رہ رہ کر اچھا اچھے کاموں اور فضائل و محاسن کے ذریعہ راست سے آراستہ ہو جائے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **الْحَيَاءُ خَيْرٌ مِنْ الْإِيمَانِ** یعنی حیاء درختِ ایمان کی ایک بہت بڑی شاخ ہے۔ (بخاری شریف جلد ۱ کتاب الامان صفحہ ۶)

۹۔ صفائیِ سحرائی

یہ مبارک عادت بھی مردوں اور عورتوں کے لئے نہایت ہی بہترین خصلت ہے جو انسانیت کے سر کا ایک بہت ہی قیمتی تاج ہے۔ امیری ہو یا فقری ہر حال میں صفائی و سحرائی انسان کے وقار و شرف کا آئینہ دار اور محبوب پروردگار ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا یہ اسلامی نشان ہے کہ وہ اپنے بدن، اپنے مکان و سامان، اپنے دروازے اور محن و فیرہ ہر چیز کی پاکی اور صفائی سحرائی کا ہر وقت دھیان رکھے گندگی اور پھوہڑ پن انسان کی عزت و عظمت کے بدترین دشمن ہیں۔ اس لئے ہر مرد و عورت کو ہمیشہ صفائی سحرائی کی عادت ڈالنی چاہیے۔ صفائی سحرائی سے صحت و تندرستی بڑھتی ہے اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند فرماتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو پھوہڑ اور سبیلے کپڑے پہنے والے لوگوں سے بے حد نفرت تھی۔ چنانچہ آپ اپنے صحابہ کرام کو ہمیشہ صفائی سحرائی کا حکم دیتے رہتے اور اس کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔

پھوہڑ عورتیں جو صفائی سحرائی کا خیال نہیں رکھتی ہیں وہ ہمیشہ شوہروں کی نظروں میں ذلیل و خوار رہتی ہیں بلکہ بہت سی عورتوں کو ان کے پھوہڑ پن کی وجہ سے طلاق مل جاتی ہے۔ اس لئے

مردوں کو سفاکی سحرانی کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیے۔

۱۰۔ سادگی

غوراک، پوشاک، سامان زندگی، رہائش گاہ، ہر چیز میں سادگی کا نکتہ ہے۔ سادگی کا مطلب ہے۔ سادہ طرز زندگی میں امیری ہو یا فقری ہر جگہ ہر حال میں راحت ہی راحت ہے۔ اس عادت والا آدمی نہ کسی پر بوجھ دیتا ہے، نہ خود قسم قسم کے بوجھوں سے زیر بار ہوتا ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں سادگی بھی رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات کا وہ مہارک طریقہ ہے جو تمام مردوں اور عورتوں کے لئے مشعل راہ ہے۔ ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہیے کہ سادگی کی زندگی بسر کرے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کریمہ پر عمل کرے اور دنیاوی آخرت کی راحتوں کی سہولتوں سے سرفراز ہو۔

۱۱۔ سخاوت

اپنی طاقت اور حیثیت کے لحاظ سے سخاوت کی عادت ایک نہایت ہی نفیس خصلت ہے۔ چنانچہ کنجوسی کے بیان میں سخاوت کی فضیلت اور اس کے بارے میں حدیث شریف ہم تحریر کر چکے ہیں۔

۱۲۔ شیریں کلامی

ہر آدمی سے بات چیت کرنے میں نرم لہجہ اور شیریں زبانی کے ساتھ گفتگو کی عادت یہ انسانی محاسن میں سے بہترین عادت ہے۔ اس سے ہر آدمی کا دل جیتا جاسکتا ہے۔ گفتگو میں کڑوا لہجہ، چیخا چلاؤ، ذانت پہنکار، غصہ بکاؤ، جواب دینا یا اپنی مردود باتیں دہرائیں کہ ان سے آدمی ہر ایک کی نظر میں قابلِ غرت ہو جاتا ہے۔

گناہوں کا بیان

گناہ کی دو قسمیں ہیں۔ گناہ صغیرہ (چھوٹے چھوٹے گناہ) گناہ کبیرہ (بڑے بڑے گناہ) گناہ صغیرہ نیکیوں اور عبادتوں کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں لیکن گناہ کبیرہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک کہ آدمی گئی توبہ کر کے اہل حقوق سے اُن کے حقوق کو معاف نہ کر لے۔

گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں؟ گناہ کبیرہ ہر اس گناہ کو کہتے ہیں جس سے بچنے پر خداوند
قدس نے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (حاشیہ بخاری ص ۳۶)

بعض علماء کرام نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ جس کے کرنے والے پر اللہ تعالیٰ درودِ رسول ﷺ
نے وحید سنائی، یا لعنت فرمائی یا خطاب و غضب کا ذکر فرمایا وہ گناہ کبیرہ ہے۔ (فیض الہادی جلد ۱ ص ۳۰۵)

گناہ کبیرہ کون کون سے ہیں؟ گناہ کبیرہ کی تعداد بہت زیادہ ہے، مگر ان میں
سے چند مشہور گناہ کبیرہ کو ہم یہاں ذکر کرتے ہیں، جدید ہیں:

(۱) شرک کرنا (۲) سہار کرنا (۳) خوں باقی کرنا (۴) عود کھانا (۵) قیم کا مال کھانا
(۶) جہاد کفار سے بھاگ جانا (۷) پاک دامن عورتوں اور مردوں پر زنا کی جست لگانا (۸) زنا
کرنا (۹) اقسام بازی کرنا (۱۰) چوری کرنا (۱۱) شراب پینا (۱۲) جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی
دینا (۱۳) غم کرنا (۱۴) ڈاک ڈالنا (۱۵) ماں باپ کو تکلیف دینا (۱۶) جنس و نفاس کی حالت
میں بیوی سے صحبت کرنا (۱۷) حرام کھانا (۱۸) صغیرہ گناہوں پر اصرار کرنا (۱۹) اللہ کی رحمت
سے نا امید ہو جانا (۲۰) اللہ کے عذاب سے بے خوف ہو جانا (۲۱) حج و کعبہ (۲۲) عورتوں کا
بے پردہ ہو کر نکلنا (۲۳) ناپ تول میں کمی کرنا (۲۴) چٹائی کھانا (۲۵) غیبت کرنا (۲۶) در
مسلمانوں کو آپس میں لڑا دینا (۲۷) امانت میں خیانت کرنا (۲۸) کسی کا مال یا زمین و سامان
وغیرہ غصب کر لینا (۲۹) نماز درود اور حج و زکوٰۃ وغیرہ فرائض کو چھوڑ دینا (۳۰) مسلمانوں کو
گالی دینا (۳۱) ان سے باقی طور پر مار پیٹ کرنا وغیرہ سنگساروں گناہ کبیرہ ہیں جن سے
پچتا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور ساتھ ہی دوسروں کو بھی ان گناہوں سے روکنا لازم اور
ضروری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کسی مسلمان کو کوئی گناہ کرتے دیکھے تو اس پر لازم ہے کہ اپنا
ہاتھ بڑھا کر اس کو گناہ کے کرنے سے روک دے اور اگر ہاتھ سے اس کو روکنے کی طاقت نہ ہو تو کم
سے کم اپنے دل سے اس گناہ کو برا سمجھ کر اس سے بیزاری ظاہر کر دے اور یہ ایمان کا نہایت ہی
کمزور درجہ ہے۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ ص ۳۳۶ بیہائی)

ایک اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ کوئی آدمی کسی قوم میں رہ کر گناہ کا کام کرے اور وہ قوم
قدس رکھے ہوئے بھی اُس آدمی کو گناہ کرنے سے روکے تو اللہ تعالیٰ اس ایک آدمی کے گناہ کے

سب سے پہلی قوم کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۴۳)

گناہوں سے دنیاوی نقصان

گناہوں سے آخرت کا نقصان اور عذاب جہنم کی سزاؤں اور قیور میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا اس کو تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھو کہ گناہوں کی محسوس سے آدھی کوہ نیا میں بھی طرح طرح کے نقصان چھلکتے رہتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) روزی کم ہو جاتا (۲) بلاؤں کا هجوم ہوتا (۳) عمر گنت جاتا (۴) دل میں اور بعض اوقات تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جاتا (۵) عبادتوں سے محروم ہو جاتا (۶) عقل میں فتور پیدا ہو جاتا (۷) لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جاتا (۸) سمجھوتوں اور بانگوں کی پیداوار میں کمی ہو جاتا (۹) نعمتوں کا گنہن جاتا (۱۰) ہر وقت دل کا پریشان رہنا (۱۱) اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا (۱۲) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے نیک بندوں اور اس کے نیک بندوں کی نصیحتوں میں گرفتار ہو جاتا (۱۳) دل سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا (۱۴) شرم و غیرت کا جاتا رہنا (۱۵) ہر طرف سے دلتوں، رسوائیوں اور ناکامیوں کا هجوم ہو جانا (۱۶) مرتے وقت نہ سے کلمہ نہ لگنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی محسوس سے بڑے بڑے دنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔

عبادتوں کے دنیاوی فوائد

عبادتوں سے آخرت کے فوائد تو ہر شخص کو معلوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبادت گزار بندوں کو آخرت میں جنت کی بے شمار نعمتیں عطا فرمائے گا، لیکن اس سے غافل نہ ہو کہ عبادت سے آخرت کے فائدوں کے علاوہ عبادت کی برکت سے بہت سے دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) روزی بڑھنا (۲) مال، سامان، ہر چیز میں برکت ہونا (۳) بہت سی دنیاوی تکلیفوں اور پریشانیوں کا دافع ہو جانا (۴) بہت سی بلاؤں کا نکل جانا (۵) سب کے دلوں میں اُس کی محبت پیدا ہو جانا (۶) نور ایمان کی وجہ سے چہرے کا ہارونق ہو جانا (۷) عمر کا بڑھ جانا (۸) پیداوار میں تخیر و برکت ہو جانا (۹) بارش ہونا (۱۰) ہر جگہ عزت و آبرو ملنا (۱۱) فاقہ سے بچا رہنا (۱۲) دل بدن نعمتوں میں ترقی ہونا (۱۳) بہت سی بیماریوں سے شفاء پانا (۱۴) آنکھ نہ آنے والے نسلوں کو فائدہ پہنچنا (۱۵) شادمانی و مسرت اور اطمینان قلب کی زندگی نصیب ہونا۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دنیاوی فوائد ہیں جو عبادت کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں!

عبادت کی شان

رجب کبریا عبادت ہے رجب مصطفیٰ عبادت ہے
 حسن نور خدا عبادت ہے طہمت جاں فزا عبادت ہے
 حاصلِ زیت معرفت حق کی خلق کا تمنا عبادت ہے
 دونوں عالم کا ہے بھلا اس سے دولت ہے بہا عبادت ہے
 یہ خدا سے تجھے ملائے کی قلب حق نما عبادت ہے
 روحانی معرفت کی گر چاہو چشم دل کی خیاں عبادت ہے
 روح کو ملتی ہے توانائی ہر مرض کی دوا عبادت ہے
 اچھل کر علاج عسیاں کا مصیبت کی شفا عبادت ہے

{ ۳۰ }

رسومات

محبت خصوصیات میں کھو گئی
 یہ اُنت رسومات میں کھو گئی

مسلمانوں کی رسموں کا بیان

جب تک اسلام عرب کی زمین تک محدود رہا۔ اس وقت تک مسلمانوں کا معاشرہ اور ان کا طرز زندگی بالکل ہی سیدھا سادہ اور ہر قسم کی رسومات اور بدعات و خرافات سے پاک صاف رہا۔ لیکن جب اسلام عرب سے باہر دوسرے ملکوں میں پہنچا تو دوسری قوموں اور دوسرے مذہب والوں کے میل جول اور ان کے ماحول کا اسلامی معاشرہ اور مسلمانوں کے طریقہ زندگی پر بہت زیادہ اثر پڑا اور کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی بہت سی غلط سلاط اور من گھڑت رسموں کا

مسلمانوں پر ایسا ہمارا جملہ ہوا اور مسلمان ان شرکانہ رسوں میں اس قدر ملوث ہو گئے کہ اسلامی معاشرہ کا چہرہ مسخ ہو گیا اور مسلمان رسم و رواج کی پاداؤں میں گرفتار ہو کر خیرا القرون کی سیدھی سادھی اسلامی طرز زندگی سے بہت دور ہو گئے۔ چنانچہ غوثی غمی، پیدائش و موت، عقیدہ، شادی بیاہ وغیرہ مسلمانوں کی جملہ تقریبات، بلکہ مسلمانوں کی زندگی و موت کے ہر مرحلہ اور موڑ پر قسم قسم کی رسوں کی فوجوں کا اس طرح عمل دخل ہو گیا ہے کہ مسلمان اپنی تقریبات کو باپ داداؤں کی ان روایتی رسوں سے الگ کر ہی نہیں سکتے اور یہ حال ہو گیا ہے کہ ۔

یہ اُمتِ ہدایات میں کھو گئی

حقیقتِ خرافات میں کھو گئی

ہمارے ہندوستان میں مسلمانوں کی تقریبات میں جن رسوں کا رواج پڑ گیا ہے ان کے بارے میں جن قسم کے مکتب خیال کے لوگ ہیں جو اپنے اپنے مسلک کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔

اول: لال، پیلے، ہرے رنگ کے لباسوں والے گیسو و رافتم کے نگین حواج پاداؤں کا گروہ جو تصوف کا لہارہ اڑھے ہوئے صوفی بنے بھرتے ہیں، ان حقیقت و معرفت کے ٹھیکیداروں نے تو تمام خرافات اور خلاف شریعت رسومات کو جائز ٹھہرا رکھا ہے۔ یہاں تک کہ ڈھولک اور طبلہ کی تھاپ اور ہارمونیم اور سادگی کے راگ پر ان لوگوں کو معرفت کی معراج حاصل ہوتی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی جہالت سے مسلم معاشرہ کو کھس کھس اور اسلام کے عقیدے چہرہ کو خرافات و بدعات اور خلاف شریعت رسومات کے داغ دھنوں سے مسخ کر ڈالا ہے۔ یہ لوگ بلاشبہ خطا کار ہیں۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان لوگوں کی صحبت اور ان لوگوں کی پیروی سے ہمیشہ بچتے رہیں۔

دوم: وہابیوں، دیوبندیوں کا فرقہ ہے جنہوں نے اصلاح کے نام سے اسلامی معاشرہ اور دین اسلام کی تہمت بتا ڈالی ہے۔ ان لوگوں نے یہ ظلم کیا ہے کہ مسلم معاشرہ کی جائز و ناجائز تمام رسومات کو حرام و بدعت بلکہ کفر و شرک ٹھہرا دیا ہے اور یہ لوگ یہاں تک حد سے بڑھ گئے کہ دولہا کے سر پر سہرا باندھنے کو کفر و شرک سمجھ دیا اور زیب و زینت کے لئے دیواروں پر دیوار گیری اور چٹوں پر چست گیری لگانے کو بدعت اور حرام سمجھ مارا اور دوسری بہت سی جائز چیزیں، مثلاً قبروں پر چادر ڈالنے، بزرگوں کی نیاز و تہنیت دلانے، غرووں کا حبی، چالیسواں کرنے کو بدعت و حرام قرار دے دیا۔ میلاد شریف کی مجلسوں کو حرام و بدعت بلکہ کھسکا کے جنم سے بدتر سمجھ دیا۔ قیام و سلام کو ناجائز و ممنوع قرار دیا۔ بزرگانِ دین کے عرسوں کو ناجائز و حرام لکھا۔ عزم میں ذکرِ شہادت اور

سبیلوں سے منع کیا اور لطف یہ ہے کہ ان لوگوں سے جب ان رسومات کے کفر و شرک اور بدعت و حرام ہونے پر دلیل طلب کی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم لوگوں نے احتیاطاً ان چیزوں کو کفر و شرک اور حرام و بدعت لکھ دیا ہے تاکہ لوگ ڈر کر ان چیزوں کو چھوڑ دیں۔ لحد ا کے لئے کوئی ان سے یہ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو کفر و شرک اور حرام و ناجائز ٹھہرانا، یہ احتیاط ہے یا اپنی اور ہے کی ہے احتیاطی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حلال بتایا ہے کہ ان کو کفر و شرک اور حرام بتانا۔ یہ اللہ تعالیٰ پر افتراء و تہمت ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وَغْنِ اَظْلَمُ مِنْ اَظْلَمِ الْفٰسِقِ عَلٰی اُمَّةٍ تُخٰدِعُ۔ یعنی اُس سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے۔

بہر حال غلامی کا کام یہ ہے کہ جن رسوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے حرام نہیں بتایا ان کو خواہ مخواہ کھینچ تان کر حرام ٹھہرانا یہ خود بہت بڑا گناہ ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان لوگوں سے بھی الگ تھلک رہیں اور ہرگز ہرگز ان لوگوں کی پیروی نہ کریں۔

سوم: ہم سب اہل سنت و جماعت کا عقیدہ عقیدہ ہے۔ جس کے بڑے بڑے علمبرداروں میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، مولانا فضل رسول بدایونی و مولانا فضل حق قیصر آبادی، مولانا بھراعلی کھنوی و اہل سنت حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ بزرگان دین ہیں۔ اہل سنت و الجماعت کے ان مقدس بزرگوں کا مسلمانوں کی رسوں کے بارے میں یہ فتویٰ ہے کہ مسلمانوں کی دور کشیں جن کو شریعت نے منع کیا ہے، وہ تو یقیناً حرام و ناجائز ہیں۔ مثلاً تاج کا بار، ہاجا بھانا، آتش بازی، دولہا کو چاندی سونے کے کدے عداوت پہنانا۔ تقریبات میں عورتوں مردوں کا بے پردگی کے ساتھ جمع ہونا۔ گھر کے اندر عورتوں کے درمیان دولہا کو بلانا اور عورتوں کا بے پردہ اس کے سامنے آنا اور سالیوں وغیرہ کا فحشی مذاق کرنا۔ دولہے کے جوتوں کو چڑا لینا پھر زبردستی دولہا سے انعام وصول کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن شریعت نے جن رسوں کو جائز بتایا، یاد رکھیں جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے، ان کو ہرگز ہرگز ناجائز اور حرام نہیں کہا جاسکتا۔ خاصہ یہ ہے کہ جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے نہ ثابت ہو، اُس وقت تک اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے۔ خواہ مخواہ مسلمانوں کی تمام رسوں کو کھینچ تان کر منوع اور حرام قرار دینا اور بلادِ بدعتی اور حرام کا مرتکب کہنا۔ یہ بہت بڑی ناپاکی اور دین میں حد سے بڑھ جانا ہے، کیونکہ ہر شخص یہ جانتا ہے کہ مسلمانوں کی رسوں اور رواجوں کی بنیاد عارف پر ہے، یہ کوئی مسلمان بھی نہیں سمجھتا کہ یہ سب رسمیں شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں۔ بعض مولویوں کا یہ

کہنا کہ چونکہ غلاں رسم کو لوگ فرض سمجھنے لگے ہیں اور اس کو بھی ترک نہیں کرتے ہیں، اس لئے لوگوں کو ہم اس رسم سے روکتے ہیں کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ یہ ایک بہت بڑا دھوکہ ہے اور درحقیقت یہ لوگ خود بھی دھوکے میں ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔ یاد رکھو کہ کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کا کرنے والا اس کو فرض سمجھتا ہے۔ کسی چیز کو ہمیشہ کرتے رہنا یہ اور بات ہے اور اس کو فرض سمجھ لینا اور بات ہے۔ دیکھو! دھوکہ کرنے والا ہمیشہ دھوکہ میں کانوں اور گردن کا مسح ضرور کرتا ہے۔ کبھی بھی گردن اور کانوں کے مسح کو نہیں چھوڑتا جو کیا کوئی بھی اس پر یہ الزام لگا سکتا ہے کہ دوسرے مسح کی طرح گردن اور کانوں کے مسح کو بھی فرض سمجھتا ہے۔ حالانکہ کانوں اور گردن کا مسح سنت و مستحب ہے اور کیا کوئی بھی اس کی جرأت کر سکتا ہے کہ لوگوں کو کانوں اور گردن کے مسح سے منع کر دے کہ لوگ ایک غیر فرض کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔

بس اسی طرح سمجھ لو کہ لوگ ہمیشہ عید کے دن سوچاں اور شب برأت کو طہور پکاتے ہیں اور میلاد شریف میں ہمیشہ شیرینی بانٹتے ہیں اور کبھی بھی اس کو ترک نہیں کرتے۔ مگر اس کو ہمیشہ کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ لوگ ان کاموں کو فرض سمجھنے لگے ہیں۔ جس طرح گردن اور کانوں پر ہمیشہ مسح کرنے کے باوجود یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ کانوں اور گردن کا مسح فرض نہیں، بلکہ سنت و مستحب ہے۔ اسی طرح ہمیشہ عید کی سوچاں اور شب برأت کو طہور پکانے والا یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ یہ فرض نہیں ہیں، بلکہ جائز و مباح ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ کسی چیز کو فرض سمجھنا یا فرض نہ سمجھنا اس کا عقلی عقیدہ سے ہے نہ کہ عمل سے۔ کہاں عمل لاؤ کہیں عقیدہ و عمل اور چیز ہے اور عقیدہ اور چیز۔ دونوں میں بڑا فرق ہے۔

بہر حال غلام یہ ہے کہ مسلمانوں میں رواج پا جانے والی تمام رسومات حرام و ناجائز نہیں، بلکہ کچھ دیکھیں ناجائز ہیں اور کچھ جائز۔ جائز رسول کو کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ جائز رسول کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ فعل حرام میں چلا نہ ہو۔

چند بڑی رکائیں

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ بچوں کی پیدائش یا عقیدہ یا عادت یا شادی بیاہ کے موقعوں پر محلے یا رشتے کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بھاتی ہیں۔ یہ ناجائز و حرام ہے کہ اولاد وصول بھانہ یا حرام، پھر عورتوں کا گانا اور زنا وہ۔ برد۔ عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اورو

کئی مشق اور ہر دو سال کے اشعار اور گیت۔ ظاہر ہے کہ یہ کتنے فنون کا سرچشمہ ہے۔ اسی طرح عورتوں کا رنگہ بھی ہے کہ مدت بھر عورتیں گاتی بھاتی رہتی ہیں اور گنگے پکتے رہتے ہیں، بھر مچ کو گاتی بھاتی ہوئی مسجد میں طاق بھرنے کے لئے جاتی ہیں۔ اس میں بہت سی خرافات پائی جاتی ہیں۔ نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں۔ عورتوں کو جانے کی کیا ضرورت ہے؟ ان عورتوں کے ہاتھ میں ایک آلے کا ہانا ہوا چار تیلوں والا چراغ بھی ہوتا ہے جو گلی سے جلا یا ہاتا ہے۔ غور کیجیے کہ جب مچ ہو گئی تو چراغ کی کبر ضرورت! اور اگر چراغ کی حاجت ہے تو مٹی کا چراغ کافی ہے۔ آلے کا چراغ جانا اور چیل کی جگہ گلی جلا نا باطل ہی اسراف اور فضول خرچی اور مال برباد کرنا ہے جو شرعاً حرام ہے۔ دولہا دلہن کو انہیں ملوانا مایوس، بھٹانا جائز ہے لیکن دولہا کے ہاتھ پاؤں میں زینت کے لئے مہندی لگانا جائز نہیں ہے۔ یوں ہی دولہا کو رنگی پوشاک یا زیورات پہننا پہنانا حرام ہے۔ خالص پھولوں کا سیرا جائز ہے۔ بلا وجہ اس کو ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔ ہاں سونے چاندی کے تاروں، گولوں، لمبوں اور ٹکڑوں، وغیرہ کا ہانا دولہا یا سیرا دولہا کے لئے حرام اور دلہن کے لئے جائز ہے۔ نایاب، آتش بازی، حرام ہیں۔ شادیوں میں دو قسم کے ناچ کرائے جاتے ہیں۔ ایک رنڈیوں کا ناچ جو مردوں کی محفل میں ہوتا ہے، دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتوں کی محفل میں ہوتا ہے کہ کوئی ڈونسی یا سراہن ناچتی ہے اور کمر کو لے چکا ملکا کر اور ہاتھوں سے چمکا چمکا کر تماشہ کرتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے ناچ حرام و ناجائز ہیں۔ رنڈی کے ناچ میں جو گناہ اور خرابیاں ہیں، ان سب کو جانتے ہیں کہ ایک نامحرم عورت کو سب مرد بے پردہ دیکھتے ہیں۔ یہ آنکھوں کا زنا ہے۔ اس کی شہوت انگیز آواز کو سنتے ہیں۔ یہ کانوں کا زنا ہے۔ اس سے باتیں کرتے ہیں یہ زبان کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں، یہ ہاتھوں کا زنا ہے۔ بعض اس کی طرف چل کر داد دیتے ہیں اور انعام کا روپیہ دیتے ہیں، یہ پاؤں کا زنا ہے۔ بعض بدکاری بھی کر لیتے ہیں یہ اصل زنا ہے۔

آتش بازی خواہ شب برأت میں ہو یا شادی بیاہ میں، ہر جگہ ہر حال میں حرام ہے اور اس میں کئی گناہ ہیں۔ یہ اپنے مال کو فضول برباد کرنا ہے۔ قرآن مجید میں فضول مال خرچ کرنے والے کو شیطان کا بھائی فرمایا گیا ہے اور ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں۔ پھر اس میں ہاتھ، پاؤں کے جلنے کا اندیشہ یا مکان میں آگ لگ جانے کا خوف ہے اور بلا وجہ جان یا مال کو ہلاکت کے خطرے میں ڈالنا شریعت میں حرام ہے۔

اسی طرح شادی بیاہ میں دولہا کو مکان کے اندر جانا اور عورتوں کا سامنے آ کر یا تاک

ہما تک کر اس کو دیکھنا، اس سے مذاق کرنا، اس کے ساتھ چچی کھیلنا یہ سب رسمیں حرام و ناجائز ہیں۔ شادیوں یا دوسرے موقعوں پر خاصہ صندان، عطر دان، شرمہ دانی، سلائی وغیرہ چاندی، سونے کا استعمال کرنا، بہت دیر تک کپڑے پہننا یا بچتے ہوئے زبرد پھینا، یہ سب رسمیں ناجائز ہیں۔

حقیقہ میں بس اس قدر سنت ہے کہ لڑکے کے حقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے حقیقہ میں ایک بکرہ ذبح کرنا اور اس کا گوشت کچا پانچا کر تقسیم کر دینا اور بچے کے بالوں کو منڈا کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کر دینا اور بچے کے سر میں زعفران لگا دینا۔ یہ سب کام تو ثواب کے ہیں، باقی اس کے علاوہ جو رسمیں ہوتی ہیں کہ ٹائی سر موڑنے کے بعد سب کنبہ و برادری والوں کے سامنے کٹوری ہاتھ میں لے کر اپنا حق مانگتا ہے اور لوگ اس کٹوری میں پیسے ڈالتے ہیں اور برادری کے لوگ جو کچھ ٹائی کی کٹوری میں ڈالتے ہیں وہ گھروالے کے ذمہ ایک قرض ہوتا ہے کہ جب ان دینے والوں کے یہاں حقیقہ ہوگا تو یہ لوگ اتنی ہی رقم ان کے ٹائی کی کٹوری میں ڈالیں گے۔ اسی طرح سوپ میں کچا تاج رکھ کر ٹائی کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح حقیقہ میں لوگوں نے یہ رسم مقرر کر لی ہے کہ جس وقت بچے کے سر پر استرا رکھا جائے فوراً اسی وقت کھرا بھی ذبح کیا جائے۔ یہ سب رسمیں بالکل ہی لغوی ہیں۔ شریعت میں فقط اتنی بات ہے کہ ٹائی کو سر موڑنے کی اجازت دے دی جائے اور کھرا خواہ سر موڑنے سے پہلے ذبح کریں خواہ بعد میں سب جائز و درست ہے۔ اسی طرح عقدہ میں بعض جگہ اس رسم کی ہے حد پابندی کی جاتی ہے کہ بچے کا لباس، بستروں، چادر سب کچھ سرخ رنگ کا تیار کیا جاتا ہے اور چوٹیں کھٹنے بچے کے ہاتھ میں چاقو یا گھری کا رکھنا لازم سمجھا جاتا ہے۔ یہ سب رسمیں من گھڑت لڑاکا ہیں، شریعت سے ان باتوں کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

جہیز

ماں باپ، کچھ کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، چنگ، بستروں، میز، کرسی، تخت، جائے نماز، قرآن مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر اس کو سسرال بھیجے ہیں۔ یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز ہے بلکہ سنت ہے، کیونکہ ہمارے حضور ﷺ نے بھی اپنی بیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں چند سامان دے کر رخصت فرمایا تھا، لیکن یاد رکھو کہ جہیز میں سامانوں کا دینا یہ ماں باپ کی محبت و شفقت کی نشان دہی ہے اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لئے ہرگز ہرگز یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بزدلی

ماں باپ کو مجبور کر کے اپنی پسند کا مسلمان مجبور میں وصول کریں۔ ماں باپ کی حیثیت اس قاتل ہو یا نہ ہو مگر مجبور میں اپنی پسند کی چیزوں کا لگاؤ کرنا اور ان کو مجبور کرنا کو فرض لے کر نئی مسلمانوں کو خواہش پہنچی کریں۔ یہ خلاف شریعت بات ہے، بلکہ آج کل ہندوؤں کے حکم جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقت ہی یہ شرط لگا دیتے ہیں کہ مجبور میں فلاں فلاں مسلمان اور اتنی اتنی رقم دینا پڑے گی۔ چنانچہ بہت سی غریب لڑکیاں اسی لئے یہاں نہیں جا رہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے مجبور کی مانگ پہنچی کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ رسم بھینیا خلاف شریعت ہے اور جبراً قہراً ماں باپ کو مجبور کر کے مذہبی مجبور لینا یہ ناجائز ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس بڑی رسم کو مستحکم نہ کریں۔

تہواروں کی رسمیں

مسلمانوں میں یہ رواج ہے کہ عید کے دن سبوتاں پکاتے ہیں، بقرہ کے دن گوشت بھری پوریاں اور قسم قسم کے کباب تیار کرتے ہیں۔ شبِ برأت میں طہوں پکاتے ہیں۔ عرم میں کچھڑا پکاتے ہیں۔ شربت بناتے ہیں، رجب کے مہینے میں تبرک کی روٹیاں پکاتے ہیں اور بزرگوں کی فاتحہ دلاتے ہیں۔ آپس میں مل جل کر کھاتے کھلاتے ہیں۔ عزیزوں اور رشتہ داروں کے یہاں تھوڑے بھیجتے ہیں۔ ان سب رسموں میں چونکہ شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب رسمیں جائز ہیں۔ بعض فرقوں والے ان چیزوں کو ناجائز بتاتے ہیں اور جائز، فاتحہ کے کھانوں کو حرام ٹھہراتے ہیں اور خواہ مخواہ مسلمانوں کے سر پر الزام توہم پتے ہیں کہ مسلمان ان رسموں کو فرض و واجب سمجھتے ہیں اور طرح طرح سے سمجھتی جان کر ان جائز رسموں کو ممنوع و حرام بتاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا ظلم اور زیادتی ہے کہ خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو بلا کسی شرعی دلیل کے حرام ٹھہراتے ہیں۔ ان رسموں کو جائز سمجھ کر ہی کیا جاتا ہے اور یقیناً یہ سب جائز ہیں بلکہ اگر انہی نہت سے ہوں تو مستحب اور کارِ ثواب بھی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

مہینوں اور دنوں کی نحوست

جہاں عورتوں میں یہ رسم رواج ہے کہ وہ ذوالقعدہ کے مہینہ کو ”خالی کا چاند“ اور صفر کے مہینہ کو ”خیرہ چاندی“ کہتی ہیں اور ان دنوں مصلحتوں کو منحوس سمجھتی ہیں اور ان دنوں مصلحتوں میں شادی بیاہ اور عقد وغیرہ کو نامبارک جانتی ہیں۔ اسی طرح ہر مہینے کی ۳۰-۲۳ تاریخوں اور ۸-۱۸-۲۸ تاریخوں کو منحوس سمجھ کر ان تاریخوں میں شادی اور بیاہ اور دوسری تمام تقریبات

کرنے کو بہت ہی برا اور گھست والا کام سمجھتی ہیں۔ کچھ جاہل مرد فہرہ و عترت میں شادی بیاہ کرنے کو
منہیں اور نامہارک مانتے ہیں۔ اسی طرح بدھ کے دن کو کچھ کر کچھ لوگ اس دن سفر نہیں کرتے۔
کچھ عورتیں ان محضوں اور تارنخوں کی گھست سے بچنے کے لئے طرح طرح کے ٹوٹکے کرتی کرتی
ہیں، کہیں کہیں رواج ہے کہ ہر حجرہ میں کو کچھ گھوگھنیاں پکا کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ اس تاریخ کی
منہویت سے حفاظت رہے۔ کان کھول کر سن لو! اور یاد رکھو! اس قسم کے سارے اعتقادات
سراسر شریعت کے خلاف ہیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ اس لئے ان اعتقادوں سے توبہ کرنا چاہی۔
شریعت اسلام میں ہرگز ہرگز کوئی مہینہ منہیں ہے، نہ کوئی تاریخ نہ کوئی دن۔ ہر مہینہ ہر تاریخ ہر دن اللہ
تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کسی کو نہ منہیں بنایا ہے نہ نامہارک۔ یہ سب اعتقاد
مشرکوں، نجومیوں اور افسویوں کے من گھڑت عقیدوں کی پیداوار ہیں، جو جاہل محضوں میں چل پڑے
ہیں۔ ان دوسوں کو نہ کچھ ضروری ہے۔ اس لئے عز و بہوا اتم خود کی ان اعتقادوں سے بچو اور دوسروں
کو بھی بچاؤ۔ اللہ تعالیٰ اس جہاد کا تم کو بہت بڑا ثواب دے گا۔

محرم کی رسمیں

محرم کے مہینے میں صرف اتنی بات ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہداء مکرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم کے مقدس روضوں کی تصویر یا نقشہ بنا کر رکھنا اور ان کو دیکھنا، یہ تو جائز ہے، کیونکہ یہ ایک
غیر جاندار چیز کی تصویر یا نقشہ ہے۔ لہذا جس طرح کعبہ بیت المقدس، خطین شریفین وغیرہ کی تصویریں
اور ان کے نقشے بنا کر رکھنے کو شریعت نے جائز ٹھہرایا ہے، اسی طرح شہدائے کربلا کے روضوں کی
تصویریں اور نقشے بھی یقیناً جائز ہی رہیں گے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ محرم کے مہینے میں جو بہت سی
بدعتیں اور غرائقی رسمیں چل پڑی ہیں، وہ یقیناً ناجائز اور گناہ کے کام ہیں۔ مثلاً ہر سال سنگڑوں ہزاروں
روپے کے خرچ سے روضہ کربلا کا نقشہ بنا کر اس کو پانی میں ڈبو دینا یا زمین میں دفن کر دینا، یا جنگلوں میں
پھینک دینا۔ یہ یقیناً حرام و ناجائز ہے، کیونکہ یہ اپنے مال کو برباد کرنا ہے اور مسلمان جانتا ہے کہ مال کو
ضائع اور برباد کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اسی طرح کی دوسری بہت سی عادات و لغویات مثلاً ذمحل ہاشم
بھانا، تعویذ کو ماتم کرتے ہوئے گلی گلی پھرانا، بیٹے کو ہاتھوں یا زنجیروں یا پتھر میں سے پیٹ پیٹ کرنا
مار مار کر اچھلتے کودتے ہوئے ماتم کرنا، تعویذ کے نیچے اپنے بچوں کو لانا، تعویذ کی تعظیم کے لئے تعویذ
کے سامنے سجدہ کرنا، تعویذ کے نیچے کی دھول اٹھا اٹھا کر بطور تحریک چوروں، سروں اور سینوں پر ملانا۔ اپنے
بچوں کو محرم کا فقیر بنا کر محرم کی نیلہ کے لئے بیک منگوانا، بچوں کو کربلا کا بیک اور قاصد بنا کر اور ایک خاص

قسم کا لباس پہنا کر ابھرنا ضرور دلاتے رہنا، سوگ منانے کے لئے خاص قسم کے کالے یا سبز رنگ کے کپڑے پہنانے کے لئے سرنگے پاؤں، گریبان کھولنے ہوئے یا گریبان چھڑا کر گئی گئی بھاگے بھاگے پھرنا وغیرہ وغیرہ قسم قسم کی اغویات و فراغات کی رسمیں جو مسلمانوں میں پھیلی ہوئی ہیں یہ سب ممنوع و ناجائز ہیں اور یہ سب مذماتہ جاہلیت اور انفسوں کی انگلی ہوئی رسمیں ہیں جن سے توبہ کر کے خود بھی ان حرام دوسوں سے بچنا اور دوسروں کو بچانا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ اسی طرح تعویذوں کا جلوس دیکھنے کے لئے عورتوں کا بے پردہ کمرہوں سے نکلنا اور مردوں کے گھسوں میں جانا اور تعویذوں کو جھٹک جھٹک کر سلام کرنا۔ یہ سب کام بھی شریعت میں منع اور گناہ ہیں۔ (فتاویٰ مزینہ، رسالہ تعویذی، مصنف اعلیٰ حضرت و بہاء شریعت)

محرم میں کیا کرنا چاہی؟

محرم کی دسویں تاریخ جس کا نام ”روز عاشورہ“ ہے، دنیا کی تاریخ میں یہ بڑا ہی عظمت و فضیلت والا دن ہے۔ یہی وہ دن ہے کہ اس میں حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی دن حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی طوفان میں سلامتی کے ساتھ ”جودی پہاڑ“ پر پہنچی۔ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے اور اسی دن آپ کو ”خلیل اللہ“ کا لقب ملا اور اسی دن آپ نے ضرر و کی آگ سے نجات پائی۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلطنت ملی۔ یہی وہ دن ہے کہ حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بلا میں ختم ہو گئی۔ یہی وہ دن ہے کہ بنی اسرائیل کے لئے دریا پھٹ گیا اور فرعون لشکر سمیت دریا میں غرق ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرعون سے نجات ملی۔ اسی دن حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام بھلی کے پیٹ سے زندہ و سلامت باہر تشریف لائے۔ اسی دن حضرت امام حسینؑ اور ان رفقاء نے میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش فرما کر حق کے پرچم کو سر بلند فرمایا۔ (ساداتی علیہ السلام)

شب عاشورہ کی نفل نماز

عاشورہ کی رات میں چار رکعت نفل نماز اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد آیت الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص (قل ہواللہ) تین تین بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ قل ہواللہ کی صورت پڑھے۔ گناہوں سے پاک ہوگا اور بکشت میں بے احتیاجی میں رہے گی۔ (فتاویٰ اشہر و الصیام)

عاشورہ کا روزہ

نویں اور دسویں محرم دونوں دن روزہ رکھنا چاہی اور اگر نہ ہو سکے تو عاشورہ ہی کے دن روزہ رکھے۔ اس روزہ کا ثواب بہت بڑا ہے۔ (مسلم شریف)

عاشورہ کے دن دس چیزوں کو علماء نے مستحب لکھا ہے۔ بعض عالموں نے ان کو ارشاد نبویؐ کہا ہے اور بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بتایا ہے۔ بہر حال یہ سب اچھے اعمال ہیں۔ لہذا ان کو کرنا چاہی۔ (۱) روزہ رکھنا (۲) صدق کرنا (۳) نماز نفل پڑھنا (۴) ایک ہزار مرتبہ قل ھو اللہ پڑھنا (۵) علماء کی زیارت (۶) خیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا (۷) اپنے اہل و عیال کے درزق میں وسعت کرنا (۸) غسل کرنا (۹) سر مبارک (۱۰) کا مٹن ترانا۔

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ان دس چیزوں کے علاوہ تین چیزیں اور بھی مستحب ہیں۔ (۱) مریضوں کی بیماری (۲) کوششوں سے غلاب کرنا (۳) زما عاشورہ پڑھنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے دن اپنے ہاں بچوں کے کھانے پینے میں خوب زیادہ فراخی اور کشادگی کرے گا یعنی زیادہ کھانا تیار کرے کہ خوب پیٹ بھر بھر کھائے گا۔ اللہ تعالیٰ سال بھر تک اس کے درزق میں وسعت اور خیر برکت عطا فرمائے گا۔ (ماہیت من السنو)

مجالس محرم

عشرہ محرم یا خصوص دسویں محرم عاشورہ کے دن مجلس منعقد کرنا اور صحیح روایتوں کے ساتھ شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے فضائل و واقعات کر بلا کو بیان کرنا جائز اور باعث ثواب ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جن مجالس میں سالحین کا ذکر ہو وہاں رحمت نازل ہوتی ہے۔ پھر چونکہ ان واقعات میں صبر و تحمل اور تسلیم و رضا اور پابندی شریعت کا بے مثال عملی نمونہ بھی ہے۔ اس لئے کر بلا کے واقعات کو بار بار بیان کرنے سے مسلمانوں کو دین پر استقامت حاصل ہوگی جو اسلام کا معر اور ایمان کی روح ہے۔ مگر ہاں اس کا خیال رہے کہ ان مجلسوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر خیر ہو جانا چاہی تاکہ اہل سنت اور شیعوں کی مجلسوں میں فرق دامنہ نہ رہے۔ (بہار شریعت)

میلاد و شریف اور گیارہویں شریف کی مجلسوں کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ یہ سب جائز و درست اور بہت ہی بابرکت مجلسیں ہیں اور یقیناً باعث ثواب اور مستحب ہیں۔ اس لئے ان کو نہایت

اطلاس اور رحمت سے کرنا چاہی) اور ان مخلوقوں اور مجلسوں میں لہایت ہی محبت و عقیدت کے ساتھ
حاضری دینا چاہی۔ ان مخلوقوں سے لوگوں کو رو کر کتاب دہائیوں کا طریقہ ہے۔ ہرگز ہرگز ان لوگوں
کی بات نہیں مانتی چاہی کیونکہ یہ لوگ کراہیں۔

فاتحہ

حرم کے دس دنوں تک خصوصاً عاشورہ کے دن شربت پلا کر کھانا کھلا کر شیرینی پکچڑا پکا کر
شہدائے کربلا کی فاتحہ دلا نا اور ان کی مقدس روح کو ثواب پہنچا دینا سب جائز اور ثواب کے کام ہیں۔
ان سب چیزوں کا ثواب یقیناً شہدائے کربلا کی روحوں کو پہنچتا ہے اور اس فاتحہ و ایصالِ ثواب کے
مسئلہ میں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اہل سنت کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے (جس پر شرح ملاحظہ)
پہلے زمانوں میں فرقہ متحرک اور اس زمانے میں فرقہ وہابی اس مسئلہ میں اہل سنت کے خلاف ہیں اور
فاتحہ ایصالِ ثواب سے منع کرتے رہتے ہیں۔ تمام مسلمانانِ اہل سنت کو لازم ہے کہ ہرگز ہرگز نہ
ان کی باتیں سنو، نہ ان لوگوں سے میل جول رکھو، ورنہ تم خود بھی گمراہ ہو جاؤ گے اور دوسروں کو بھی گمراہ
کر دو گے۔ دوسری حرم کو دعائے عاشورہ پڑھنے سے عمر میں خیر و برکت اور زندگی میں فلاح و
نعمت حاصل ہوتی ہے۔ ہماری کتاب ”موسمِ رحمت“ میں پوری اور مکمل دعائے عاشورہ لکھی ہوئی
ہے۔ اس کتاب کو ضرور پڑھو۔

محرم کا کھچڑا

عاشورہ کے دن کھچڑا پکانا فرض یا واجب نہیں ہے، لیکن اس کے حرام و ناجائز ہونے کی بھی
کوئی دلیل شرعی نہیں ہے، بلکہ ایک روایت ہے کہ خاص عاشورہ کے دن کھچڑا پکانا حضرت نوح
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ چنانچہ متقول ہے کہ جب طوفان سے نجات پا کر حضرت نوح
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو عاشورہ کا دن تھا۔ آپ نے شہتی میں سے تمام
انجنوں کو باہر نکالا، تو قول (بڑی مزر) کیہوں، جو، مسور، چنا، چاول، پیاز، سات قسم کے لطف
موجود تھے۔ آپ نے ان ساتوں انجنوں کو ایک ہی ہاتھی میں ملا کر پکایا۔ چنانچہ علامہ شہاب
الدین غلیو بی نے فرمایا کہ مصر میں جو کھانا عاشورہ کے دن ”مصلح الحبوب“ (مچھڑا) کے نام سے پکایا
جاتا ہے۔ اس کی اصل دلیل یہی حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عمل ہے۔ (الغلیو بی)

شبِ برأت کا حلوہ

شبِ برأت کا حلوہ پکانا تو فرض و سنت ہے نہ حرام و ناجائز، بلکہ حق بات یہ ہے کہ شب

برأت میں دوسرے تمام کھانوں کی طرح حلوہ پکانا بھی ایک مباح اور جائز کام ہے اور اگر اس نیک نیتی کے ساتھ ہو کہ ایک عمدہ اور لذیذ کھانا افرام و مساکین اور اپنے اہل و عیال کو کھلا کر ثواب حاصل کرے تو یہ ثواب کا کام بھی ہے۔

در حقیقت اس رات میں حلوے کا دستور میں بالکل پڑا کہ کہ یہ مہارک رات صدقہ و خیرات اور ایصالِ ثواب و صلہ رحمی کی خاص رات ہے۔ لہذا انسانی فطرت کا نفاذ ہے کہ اس رات میں کوئی مرغوب اور لذیذ کھانا پکایا جائے۔ بعض عالموں کی نظر بخاری شریف کی اس حدیث پر پڑی کہ **مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَنْ عَصَى اللَّهَ فَعَالَیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَجِبُ الْخُلُوْءُ بَیْہَا وَالْعَسَلُ یَحْنِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حُلُوْا** (شیرینی) اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

لہذا ان علمائے کرام نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے اس رات میں حلوہ پکایا۔ پھر رفتہ رفتہ عوام میں بھی اس کا چرچا اور رواج ہو گیا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قبلہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے مخطوطات میں ہے کہ حدودِ ستان میں شبِ برأت کو روٹی اور حلوہ پر فاتحہ دلانے کا دستور ہے اور سرقد و تلا راس "تکلم" پر، جو ایک میٹھا کھانا ہے۔

الغرض شبِ برأت کا حلوہ ہو یا عید کی سوچاں، محرم کا کھجڑا ہو یا امیدہ، محض ایک رسم و رواج کے طریقہ پر لوگ پکاتے کھاتے اور کلاتے ہیں۔ کوئی بھی یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ یہ فرض یا سنت ہیں۔ اس لئے اس کو ناجائز کہنا درست نہیں۔ یاد رکھو کہ کسی حلال کو حرام ٹھہرانا اللہ تعالیٰ پر موصولی تہمت لگانا ہے جو ایک بدترین گناہ ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْا اَمْرَ اللّٰهِ** (اے پیغمبر!) تمہارے لئے رزق اتارا، اس میں تم نے اپنی طرف سے کچھ حرام، کچھ حلال ٹھہرایا۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا تمہیں حکم دیا ہے یا اللہ تعالیٰ پر تم لوگ تہمت لگاتے ہو

(یونس آیت ۵۹)

ملاحظہ



{ ۳ }

ایمانیات

لغائی میں نہ کام آتی ہیں ششیریں نہ تھہریں
 جو ہو ذوقِ تہیں کمال پیدا تو کٹ جاتی ہیں ذلہریں
 جاننا چاہی کہ مسائلِ شریعت چار قسم کے ہیں۔ پہلی قسم وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق ایمان و
 عقیدہ سے ہے، جیسے توحید، رسالت، قیامت وغیرہ کا بیان۔ دوسری قسم وہ چیزیں ہیں جو دینی و
 مالی عبادتوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جیسے نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ۔ تیسری قسم وہ باتیں ہیں جن
 کا تعلق ایک دوسرے کے ساتھ لیکن دین اور معاملات سے ہے۔ جیسے خرید و فروخت، نکاح و
 طلاق، حکومت و سیاست وغیرہ۔ چوتھی قسم ان اوصاف کا بیان جو انسان کے اخلاق و عادات اور

نفسانی جذبات سے قطع رکھنے والے ہیں۔ جیسے شہادت، عداوت، مہر و شکر وغیرہ۔ مسائل شریعت کی یہ چاروں قسمیں انسان کی صلاح و فلاح داریں کے لئے انتہائی ضروری ہیں، لیکن واضح رہے کہ جب تک عقیدے صحیح اور درست نہیں ہوں گے، اس وقت تک کوئی عمل مقبول نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے اسلام کے عقیدوں کو اچھی طرح جان کر اس پر ایمان لائیں اور سچے دل سے ان کو مان کر زبان سے اقرار بھی کریں۔ یوں سمجھو کہ عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں ہیں۔ اگر درست کی جڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں بھی ہری بھری نہیں رہ سکتیں۔ اس لئے پہلے ہم عقائد اسلام کا بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعد انکاء اللہ تعالیٰ نماز و روزہ اور زکوٰۃ و حج وغیرہ اعمال اسلام کا بیان بھی ہم لکھیں گے اور ان فرائض کے علاوہ دوسرے اسلامی مسائل کو بھی ہم بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے عقیدوں کو درست فرمائے اور عمل کی توفیق دے۔ آمین!

☆☆☆

چھ کلمے

پہلا کلمہ طیبہ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ محمد (ﷺ) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تہمید: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْخَيْرُ وَالْأَمْرُ لِلَّهِ وَلَا تَلَوُّنَ إِلَّا بِحَقِّ الْحَقِّ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہر صوبے سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور طاقت و قوت دینے والا صرف خدا ہے بزرگ و برتر ہے۔

چوتھا کلمہ توحید: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْخَلْقُ يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی
کے لئے بادشاہی ہے۔ اسی کے لئے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور
وہ زندہ ہے، کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے قبضہ میں ہر قسم کی بھلائی اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُكَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لِّذَلَّتْ عَقْدَةُ الْوَعْدِ بَرَأ
أَوْ غَلَبَتْهُ وَ اتَّوْبَ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي أَغْلَمَ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَا أَغْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ غَلَّامُ
الْعُيُوبِ وَسَقَاكَ الْعُيُوبَ وَغَلَّظَ الذُّنُوبَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا مُغْنِي الْعُيُوبِ۔

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، ہر گناہ سے جو میں نے جان بوجھ
کر کیا یا بھول کر چھپ کر یا غماہ ہو کر اور میں اس کی ہر گاہ میں توبہ کرتا ہوں، اس گناہ سے جس کو
میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے بھی جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ!) بے شک توفیعوں کا جاننے
والا اور بھولوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور ننگی کرنے کی
قوت نہیں، مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ رُکُوعُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُضْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنْ اُغْلَمَ بِهِ
وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهِ لَيْسَ غِنًى وَكَثْرَ اَنْتَ مِنَ الْكَفْرِ وَالْبُزْرِكِ وَالْمَغْصَبِیْ تَحْلِيهَا
وَاَسْلَمْتُ وَ اَفْلَحْتُ وَ اَقْرَبْتُ اِلَى الْقَدْرِ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُخْتَلَفٌ مُّتَوَلِّیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر تیرے
ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور میں معافی چاہتا ہوں تجھ سے اس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں
نہیں جانتا ہوں۔ توبہ کی میں نے اس سے اور چیز اور اس میں کفر سے، شرک سے اور تمام گناہوں
سے اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔
محمد (ﷺ) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں۔

ایمان بھل: اَنْتَ بِهَا مُخْتَلَفٌ مُّتَوَلِّیْ بِاسْمِ اللَّهِ وَ صِفَاتِهِ وَ قِبَلَتِ جَمِیعِ اَخْبَارِهِ

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا۔

ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ
مِنْ اٰلِیِّیْهِ وَنَفْسِیْ بِمَا نَزَّلَ النَّوْزَ۔

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی ہر چھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ہے۔

تبصرہ: ان چھ کلموں اور ایمان مجمل و ایمان مفصل کو زبان سے یاد کر لو اور معنوں کو خوب سمجھ کر اپنے دل سے عقیدے کے ساتھ ان پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ یہی وہ کلمے ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جب تک ان کلموں پر ایمان نہ لائے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

یہ مسلمانوں کی بہت بڑی کم نصیبی ہے کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان ان کلموں سے ناواقف یا غافل ہیں۔ حالانکہ ہر مسلمان ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو یہ اسلامی کلمے زبانی یاد کرا دیں اور ان کلموں کے معنی بچوں کو بتا کر ذہن نشین کرا دیں تاکہ یہ اسلامی عقیدے بچپن ہی سے دلوں میں جم جائیں اور زندگی کی آخری سانس تک ہر مسلمان مرد و عورت ان عقیدوں پر پہاڑ کی طرح مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور دنیا کی کوئی طاقت ان کو اسلام سے برگشتہ نہ کر سکے اور جن بالغ مردوں اور عورتوں کو یہ کلمے یاد نہ ہوں ان پر بھی لازم ہے کہ وہ جلد سے جلد ان کلموں کو یاد کر لیں اور ان کے معنوں کو سمجھ کر اپنے دل سے ان کو جان پہچان کر اور ماں کران پر ایمان رکھیں اور ہر وقت ان عقیدوں کا دھیان رکھیں، کیونکہ یہی عقیدے اسلام کی بھری عمارت کی بنیاد ہیں۔ جس طرح کسی عمارت کی بنیاد ٹل جائے یا کمزور ہو جائے تو وہ عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ شیک اسی طرح اگر اسلام کے ان عقیدوں میں کوئی ٹھک و شہہ پیدا ہو جائے تو اسلام کی عمارت بالکل ہی جس جس اور برباد ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ

۱۔ عقیدہ: تمام عالم، زمین و آسمان وغیرہ سارا جہان پہلے بالکل ناپید تھا، کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے سب کو پیدا کیا تو یہ سب کچھ موجود ہوا۔

۲۔ عقیدہ: جس نے تمام عالم اور سارے جہان کو پیدا کیا مادی پاک ذات کا نام اللہ ہے۔

۳۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ بے پرواہ ہے، کسی کا محتاج نہیں۔ سارا عالم اس کا محتاج ہے، کوئی چیز اس کے مثل نہیں۔ وہ سب سے بڑا اور بڑا ہے اور وہی سب کا خالق و مالک ہے۔

۴۔ عقیدہ : وہ زہد ہے، وہ قدرت والا ہے۔ وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ سب کو دیکھتا ہے۔ سب کو سناتا ہے۔ سب کی زندگی اور موت کا مالک ہے، جس کو چاہے تک چاہے زہد رکھے اور جب چاہے موت دے۔ وہی سب کو جلاتا اور مارتا ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ وہی جس کو چاہے موت دے۔ وہی جس کو چاہے عزت اور ذلت دیتا ہے اور وہ جو کچھ چاہے کرتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ کوئی اس کا مثل اور مقابل نہیں۔ خدا کو کسی نے جہاں نہ وہ کسی سے جہاں کیا۔ وہ وہی بچاں والا ہے۔ (قرآن مجید)

۵۔ عقیدہ : وہ کلام فرماتا ہے، لیکن اس کا کلام ہم لوگوں کے کلام کی طرح سے نہیں ہے۔ وہ زبان، آنکھ، کان وغیرہ اعضاء سے اور ہر صیغہ اور قصبان سے پاک ہے۔ ہر کمال اس کی ذات میں موجود ہے۔

۶۔ عقیدہ : اس کی سب صفات ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ کوئی صفت اس کی بھی نہ ختم ہو سکتی ہے نہ گھٹ سکتی ہے۔

۷۔ عقیدہ : وہ اپنی پیدا کی ہوئی ہر چیز پر بڑا مہربان ہے۔ وہی سب کو پالتا ہے۔ وہ بڑائی والا اور بڑی عزت والا ہے۔ سب کچھ اسی کے قبضہ اور اختیار میں ہے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے جس کی چاہے روزی کم کر دے۔ جس کی چاہے زیادہ کر دے۔ وہ انصاف والا ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے۔ وہ بڑے عقل اور برداشت والا ہے۔ وہ گناہوں کا بخشنے والا اور بندوں کی دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے۔ اس پر کوئی حکم چلانے والا نہیں۔ خدا کو اس کے ارادہ سے کوئی روکنے والا ہے۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ ظہیر اس کے حکم کے کوئی ذرہ مثل نہیں سکتا۔ اس کے کسی حکم اور اس کے کسی کام میں کسی کو روک ٹوک کی محال نہیں۔ وہ تمام عالم اور سارے جہان کی حفاظت اور اس کا انتظام فرماتا ہے۔ خدا سرتا ہے خدا جانتا ہے خدا ہی خالق و مالک ہے۔

(قرآن مجید و شرح مکارم وغیرہ)

۸۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب اور لازم نہیں ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے وہ اس کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔ (شرح مکارم وغیرہ)

۹۔ عقیدہ : وہ مخلوق کی تمام مستوں سے پاک ہے۔ وہ بڑا ہی رحیم و کریم ہے۔ وہ اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔ وہ اپنے بندوں کی بد اعمالیوں اور گناہوں سے ناراض ہوتا ہے اور بندوں کی نیکیوں اور عبادتوں سے خوش ہوتا ہے۔ اسی لئے اس نے گناہگاروں کے لئے دوزخ کا عذاب اور نیکو کاروں کے لئے جنت کا ثواب بنایا ہے۔ (قرآن مجید و کتب عقائد)

۱۰۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ جہت اور مکان و زمان اور حرکت و سکون اور شکل و صورت وغیرہ مخلوقات کی تمام صفات و کیفیات سے پاک ہے۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۱۱۔ عقیدہ : دنیا کی زندگی میں سر کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار صرف ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہوا۔ وہاں دل کی نگاہ سے یا خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار دوسرے انبیاء علیہم السلام بلکہ بہت سے اولیائے کرام کو بھی نصیب ہوا اور آخرت میں ہر مومن مسلمان کو اللہ تعالیٰ اپنا دیدار کرانے کا مگر پورہ کوا اللہ تعالیٰ کا دیدار بلا کیف ہے۔ یعنی دیکھیں گے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے؟ اور کس طور پر دیکھیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جب دیکھیں گے۔ اس وقت بتا دیں گے۔ اس میں بحث کرنا جائز نہیں۔ یہ ایمان رکھنا کہ قیامت میں ضرور اس کا دیدار ہوگا، جو آخرت کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔

(شرح عقائد وغیرہ)

۱۲۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بے شمار حکمتیں ہیں۔ خواہ ہم کو معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے کسی کام کو برا سمجھنا، یا اس پر اعتراض کرنا، یا ناراض ہونا یہ کفر کی بات ہے۔ خیر و ابرا خیر و ابرا کبھی ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کے کسی کام پر نہ اعتراض کرو۔ نہ ناراض رہو۔ بلکہ یہی ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہی اچھا ہے۔ خواہ ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ علیم و حکیم یعنی بہت زیادہ جاننے والا اور بہت زیادہ حکمتوں والا ہے اور وہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔

(قرآن مجید)

نبی و رسول

۱۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا۔ یہ سب پیغمبر تمام گناہوں سے پاک ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی نیک بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب پیغمبروں کا یہی کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اس کے احکام کو بندوں تک پہنچاتے

۴۔ عقیدہ : خدا کے نبیوں کی کوئی تعداد معین کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس بارے میں مختلف روایتیں آئی ہیں اور نبیوں کی کسی معین تعداد پر ایمان لانے میں یہ احتمال ہے کہ کسی نبی کی علامات کا انکار ہو جائے۔ یا اخیر نبی کو نبی مان لیا جائے اور یہ دونوں باتیں ٹھہریں۔ اس لئے یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔

۵۔ عقیدہ : مسلمان کے لئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر نبی کی علامات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔

(قرآن مجید)

۶۔ عقیدہ : ہر نبی اور فرشتہ کا معصوم ہونا ضروری ہے۔ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو نبیوں کی طرح معصوم سمجھنا بدعتی اور گمراہی ہے۔ نبیوں اور فرشتوں کے معصوم ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو کٹا ہوا ✂ کا رخ کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سبب سے ان حضرات کا گناہ میں جھلا ہوا شرعاً محال ہے۔ برخلاف اماموں اور اولیاء کے، اللہ تعالیٰ انہیں کٹا ہوا سے بچاتا ہے، لیکن اگر کبھی ان حضرات سے کوئی گناہ صادر ہو جائے تو یہ شرعاً محال نہیں۔ (شرح عقائد وغیرہ)

۷۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں پر شریعت کے جتنے احکام تبلیغ کے لئے نازل فرمائے۔ ان پیغمبروں نے ان تمام حکموں کو خدا کے بندوں تک پہنچا دیا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ کسی نبی نے کسی حکم کو تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے چھپا لیا اور خدا کے بندوں تک نہیں پہنچا دیا وہ کافر ہے۔ (شرح عقائد کبیرہ وغیرہ)

۸۔ عقیدہ : حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے نفرت ہوتی ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

۹۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں، خاص طور پر حضور خاتم النبیین ﷺ کو بہت سی غیب کی باتوں کا علم عطا فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کی نظروں کے سامنے ہے۔ مگر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ہے۔ لہذا ان کا علم عطائی ہوا اور اللہ تعالیٰ کے علم کا عطائی ہونا محال ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کا ہر کمال ذاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور نبیوں کے علم غیب میں ایک بہت بڑا فرق تو یہی ہے کہ نبیوں کا علم غیب عطائی (اللہ کا دیا ہوا) ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی ہے۔ یعنی کسی کا دیا ہوا نہیں ہے۔ کہاں عطائی اور کہاں ذاتی؟ دونوں میں بڑا فرق ہے

۔ جو لوگ انبیاء، بلکہ حضرت سید الانبیاء ﷺ کے مطلق علم فیہ کا انکار کرتے ہیں، وہ قرآن مجید کی بعض آیتوں کو مانتے ہیں اور بعض آیتوں کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں دونوں قسم کی آیتیں ہیں۔ بعض آیتوں میں یہ ہے کہ خدا کے نبیوں کو علم فیہ حاصل ہے اور بعض آیتوں میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی علم فیہ نہیں ہے، بلاشبہ یہ دونوں آیتیں حق ہیں اور ان دونوں آیتوں پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ان دونوں آیتوں میں سے کسی کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔ جہاں جہاں قرآن مجید میں یہ ہے کہ نبیوں کو علم فیہ حاصل ہے، اس کا بھی مطلب یہی مطلب ہے کہ نبیوں کو خدا کے عطا فرمانے سے فیہ کا علم حاصل نہیں ہے۔ اس کا بھی مطلب ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کسی کو بھی کسی چیز کا علم غیب حاصل ہے۔ ہرگز ہرگز ان دونوں قسم کی آیتوں میں کوئی تضاد اور ٹکراؤ نہیں ہے۔ (تفصیل کے لئے پڑھو، ہماری کتاب ”قرآنی تقریریں“۔)

۱۰۔ عقیدہ: حضرات انبیائے کرام تمام مخلوق، یہاں تک کہ فرشتوں کے رسولوں سے بھی افضل ہیں۔ وہی کہتے ہی بڑے مرعوبہ والا ہیں مگر ہرگز ہرگز کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے وہ کافر ہے۔ (حدیث کتب معارف)

۱۱۔ عقیدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام کے مختلف درجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ سب سے افضل و اعلیٰ ہمارے حضور سید المرسلین ﷺ ہیں۔ پھر حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم الخلیل اللہ علیہ السلام کا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا درجہ ہے۔ ان پانچوں حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں باقی تمام انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں۔ (قرآن مجید و تفسیر)

۱۲۔ عقیدہ: حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں تمام لوازم حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونے کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی۔ پھر بدستور سابق اللہ تعالیٰ نے ان کو زندگی عطا فرمادی۔ خدا کے نبیوں کی حیات شہیدوں کی حیات سے کہیں بڑھ چڑھ کر ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شہیدوں کا ترک تقسیم کر دیا جاتا ہے اور ان کی بیویاں عزت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کا نہ ترک تقسیم ہوتا ہے، خاناں کی بیویاں عدت کے بعد دوسروں سے نکاح کر سکتی ہیں۔ (حیات الموت و القادرات رضویہ وغیرہ)

۱۳۔ عقیدہ: ہمارے آقا و رسولی حضور ﷺ ”خاتم النبین“ ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات پر سلسلہ نبوت کو ختم فرما دیا۔ حضور کے زمانہ میں یا اس کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی

نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضورؐ کے زمانہ میں یا حضورؐ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کو مانے یا کسی نے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ شخص کافر ہے۔ (قرآن شریف و شفاء شریف وغیرہ)

۱۴۔ عقیدہ : ہمارے رسول ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جاتے میں جسم کے ساتھ صخرہ سے بیت المقدس تک اور وہاں سے ساتویں آسمانوں کے اوپر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا رات کے ایک مختصر حصہ میں پہنچایا اور آپؐ نے عرش و کرسی اور لوح و قلم اور خدا کی بڑی بڑی نعمتوں کو دیکھا اور خدا کے دربار میں آپؐ کو وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی نبی اور فرشتے کو نہ بھی حاصل ہوا، نہ بھی حاصل ہوگا۔ حضورؐ کے اس آسمانی سفر کو ”معراج“ کہتے ہیں۔ معراج میں آپؐ نے اپنے سر کی آنکھوں سے جمال الہی کا دیدار کیا اور بغیر کسی واسطہ کے اللہ تعالیٰ کا کلام سنا اور تمام ملکوت السموات والارض کے ذرہ ذرہ کو تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمایا۔ (تفسیرات احمدیہ وغیرہ کتب علامہ)

۱۵۔ عقیدہ : ہمارے حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن شفاعت کبریٰ اور مقام محمود کا شرف عطا فرمایا ہے جب تک ہمارے حضور ﷺ شفاعت کا دروازہ نہیں کھولیں گے کسی کو بھی جہاں شفاعت نہ ہوگی بلکہ تمام انبیاء و مرسلین حضورؐ ہی کے دربار میں اپنی اپنی شفاعت پیش کریں گے۔ اللہ کے دربار میں وہ حقیقت حضورؐ ہی منبع الاول و شافع اعظم ہیں۔ آپؐ کی شفاعت کے بعد تمام انبیاء و اولیاء و صلحاء و شہداء وغیرہ سب شفاعت کریں گے۔

(احادیث صحیحہ)

۱۶۔ عقیدہ : حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت مدار ایمان بلکہ یمن ایمان ہے۔ جب تک حضور ﷺ کی محبت ماں باپ اور والدہ ملکہ تمام جہان سے زیادہ نہ ہو تو کوئی شخص کامل مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (قرآن مجید و احادیث صحیحہ)

۱۷۔ عقیدہ : حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و توقیر ہر مسلمان پر فرض اعظم بلکہ جان ایمان ہے۔ حضور ﷺ کے تمام صحابہ و اہل بیت اور تمام حقیقیین و متوہمین سے محبت رکھنے اور ان سب کی تعظیم و تکریم کرے اور حضور ﷺ کے تمام دشمنوں سے عداوت و دشمنی رکھے۔ اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا رشتہ داری کیوں نہ ہو۔ اس لئے کہ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ رسول ﷺ سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی الفت ہو۔ (شفاء شریف وغیرہ)

۱۸۔ عقیدہ : حضور اقدس ﷺ، اللہ تعالیٰ کے نائب مطلق ہیں۔ حضور کا فرمان، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور حضورؐ کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور حضورؐ کی نافرمانی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

ہے۔ تمام جہان کو اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے لیے تصرف کر دیا ہے اور آسمان و زمین کے تمام فزائوں کی گنجائش حضورؐ کے مقدس ہاتھوں میں دے کر آپؐ کو اپنی تمام نعمتوں اور عطاؤں کا قاسم بنا دیا ہے۔ چنانچہ ہر قسم کی عطا میں حضورؐ ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ سبحان اللہ۔

رب ہے منتظی یہ ہیں قاسم

رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

۱۹۔ عقیدہ : حضور ﷺ کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو عبادت کی نظر سے دیکھے، یا آپؐ کی شان میں کوئی اونٹنی سی گستاخی یا توہین دے اور پی کرے یا آپؐ کو تھکائے یا آپؐ کے کلام میں شک کرے، یا آپؐ ﷺ میں کوئی عیب نکالے یا آپؐ کی سنت کو برا کہے یا مذاق اڑائے وہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ (عائشہ بنت ابی بکرؓ، شریف وغیرہ)

صحابی

ہمارے حضور نبی اکرم ﷺ کو جن خوش نصیب مسلمانوں نے ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا ان بزرگوں کو صحابی کہتے ہیں۔ ان حضرات کا درجہ ساری اُمت میں سب سے زیادہ بلند ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان شیعہ نبوت کے پروانوں کو بڑی بڑی بزرگیاں عطا فرمائی ہیں۔ یہاں تک کہ بڑے سے بڑے درجہ کے اولیاء بھی کسی کم سے کم درجے کے صحابی کے مرتبوں تک نہیں پہنچ سکے۔ ان صحابہ میں درجات و مراتب کے لحاظ سے سب سے بڑا کر چار صحابی ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کے ہاتھیں ہوئے اور دین اسلام کی جڑوں کو مضبوط کیا۔ اسی لئے یہ خلیفہ کَوَل کہلاتے ہیں۔ انہیں کے بعد تمام امتوں میں یہ سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔۔۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے رسول ﷺ کے دوسرے خلیفہ ہیں۔۔۔ ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے پیغمبر حضور ﷺ کے تیسرے خلیفہ ہیں۔۔۔ ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ یہ ہمارے نبی ﷺ کے چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ : حضور اقدس ﷺ کی نسبت اور تعلق کی وجہ سے تمام صحابہ کرام کا ادب و احترام اور ان بزرگوں کے ساتھ محبت و عقیدت تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ اسی طرح حضور اقدس ﷺ کی آل و اولاد اور بیویاں اور اہل بیت اور آپؐ کے خاندان والے اور تمام وہ چیزیں جن کو آپؐ سے نسبت و تعلق ہو سب انہیں تعظیم اور واجب الاحترام ہیں۔

فرشتوں کا بیان

- ۱۔ عقیدہ : خدا کی توحید اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ فرشتوں کے وجود پر بھی ایمان لانا ضروریاتِ دین میں ہے۔ فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا کفر ہے۔ (قرآن مجید)
- ۲۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے اپنی کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے اور ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جس شکل میں چاہیں، اُس شکل میں ظاہر ہو جائیں۔ وہ کبھی انسان کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور کبھی دوسری شکلوں میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ (احادیث صحیحہ)
- ۳۔ عقیدہ : فرشتے اللہ تعالیٰ کے موصوم بندے ہیں۔ وہ وہی کرتے ہیں جو خدا کا حکم ہوتا ہے، وہ خدا کے حکم کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتے۔ وہ ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں۔ (قرآن مجید)

- ۴۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کو مختلف کاموں میں لگا دیا ہے اور جن جن کو جو حکام سپرد فرما دیئے ہیں، وہ ان کاموں میں لگے ہوئے ہیں، فرشتوں کی تعداد اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، جس نے ان کو پیدا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتانے سے رسول بھی جانتے ہیں۔ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں، جو سب فرشتوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ حضرت جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت میکائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (قرآن مجید و کتب عقائد وغیرہ)
- ۵۔ عقیدہ : کسی فرشتے کی شان میں الہی سی گستاخی کرنے سے آدمی کا فر ہو جاتا ہے۔

جنات کا بیان

- اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق کو آگ سے پیدا فرما کر ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جہنم کی شکل چاہیں، بن جائیں۔ اس مخلوق کا نام ”جن“ ہے۔ یہ بھی ہم کو کھائی نہیں دیتے۔ یہ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے، جیتے مارتے ہیں۔ ان کے بچے بھی پیدا ہوتے ہیں اور ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی۔ نیک بھی ہیں اور فاجر بھی۔ جن کے وجود کا انکار کرنے والا کافر ہے، کیونکہ جن ایک مخلوق ہیں یہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ لہذا جن کے وجود کا انکار درحقیقت قرآن مجید کا انکار ہے۔

آسمانی کتابیں

- ۱۔ عقیدہ : اللہ تعالیٰ نے جتنے صحیفے اور کتابیں آسمان سے نازل فرمائی ہیں، سب حق ہیں اور

سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں۔ ان کتابوں میں جو کچھ ارشاد خداوندی ہوا۔ سب پر ایمان لانا اور ان کو سچ ماننا ضروری ہے۔ کسی ایک کتاب کا انکار کرنا کفر ہے۔ ہاں البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ انکی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے امتوں کے پھر فرمائی تھی، مگر امتوں سے ان کتابوں کی حفاظت نہ ہو سکی، بلکہ شریر لوگوں نے ان کتابوں میں اپنی خواہش کے مطابق کئی تبدیلی کر دی۔ لہذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو وہ اگر قرآن مجید کے مطابق ہو، جب تو ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر وہ قرآن کے مخالف ہو تو ہم یقین کر لیں گے کہ یہ شریعوں کی تحریف ہے اور ہم اس بات کو رد کر دیں گے اور اگر مخالفت یا موافقت کچھ بھی معلوم نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ہم اس بات کی تصدیق کریں، مذہب کا یہ کریں، بلکہ یہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔

۳۔ عقیدہ : دین اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا دین ہے۔ لہذا قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے امت کے پھر فرمائی، بلکہ اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لی ہے۔ چنانچہ اس نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّا لَنَحْنُ ذُرِّيَّةُ اللَّهِ ثُمَّ اِنَّا لَنَحْفَظُكَ۔ یعنی بے شک ہم نے قرآن اتارا اور تھینا ہم خدا اس کے نگہبان ہیں۔

اس لئے قرآن مجید میں کوئی کئی تبدیلی کر دے، یہ محال ہے اور جو یہ کہے کہ قرآن میں کسی نے کچھ رد و بدل یا کم یا زیادہ کر دیا ہے، وہ کافر ہے۔

۳۔ عقیدہ : انکی کتابیں صرف نبیوں ہی کو یاد ہوا کرتی تھیں، لیکن یہ ہمارے نبی ﷺ اور قرآن مجید کا کلمہ ہے کہ قرآن مجید کو مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔

نقدیر کا بیان

عالم میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے، سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اس نے اپنے اسی علم الہی کے موافق پر بھلائی برائی مقدر فرمادی ہے۔ ”نقدیر“ اسی کا نام ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اس کو پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا اور اسی کو لوگوں ﷻ پر لکھ دیا تو یہ نہ سمجھ کر جیسا اس نے لکھ دیا، مجبوراً ہم کو یہی اسی کرنا پڑتا ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جیسا ہم کرنے والے تھے، وہی اسی اس نے بہت پہلے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ برائی لکھی، اس لئے کہ زید برائی کرنے والا تھا۔ اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا تو وہ زید کے لئے بھلائی لکھتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نقدیر لکھ کر کسی کو بھلائی یا برائی کرنے پر مجبور نہیں کر دیا ہے۔

۱۔ عقیدہ : تقدیر پر ایمان لانا بھی ضروریات دین میں سے ہے۔ تقدیر کے انکار کرنے والوں کو نبی اکرم ﷺ نے اس امت کا ”بھوی“ بتایا ہے۔

۲۔ عقیدہ : تقدیر کے مسائل عام لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتے۔ اس لئے تقدیر کے مسائل میں زیادہ غور و فکر اور بحث و مباحثہ کرنا بلاکت کا سبب ہے۔ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق و امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما تقدیر کے مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرما گئے ہیں۔ پھر بلاہم تم کس گفتی میں ہیں کہ اس مسئلہ میں بحث و مباحثہ کریں۔ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ ہم تقدیر پر ایمان لائیں اور اس مشکل اور نازک مسئلہ میں ہرگز ہرگز کبھی بحث و مباحثہ اور جنت و جہنم نہ کریں کہ اسی میں ایمان کی سلامتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

عالم برزخ

مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے دنیا و آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو ”عالم برزخ“ کہتے ہیں۔ تمام انسانوں اور جنوں کو مرنے کے بعد اسی عالم میں رہنا ہوتا ہے۔ اس عالم میں اپنے اپنے اعمال کے اعتبار سے کسی کو آرام ملتا ہے اور کسی کو تکلیف۔

۱۔ عقیدہ : مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جدا ہو گئی ہے۔ مگر بدن پر جو آرام یا صدمہ گزرے گا، روح ضرور اس کو محسوس کرے گی اور متاثر ہوگی۔ جس طرح دنیاوی زندگی میں بدن پر جو راحت اور تکلیف پڑتی ہے اس کی لذت اور کلفت روح کو پہنچتی ہے، اسی طرح عالم برزخ میں بھی جو انعام یا عذاب بدن پر واقع ہوتا ہے، اس کی لذت اور تکلیف روح کو پہنچتی ہے۔

۲۔ عقیدہ : مرنے کے بعد مسلمانوں کی رو جس ان کے درجات کے اعتبار سے مختلف مقامات میں رہتی ہیں۔ بعض کی قبر پر بعض کی دھرم شریف کے کوئیں میں، بعض کی آسمان و زمین کے درمیان۔ بعض کی آسمانوں میں، بعض کی عرش کے نیچے قدیلوں میں۔ بعض کی اعلیٰ عظیمین میں، مگر رو جس کہیں بھی ہوں اپنے جسموں سے بدستور ان کا تعلق رہتا ہے۔ جو کوئی ان کی قبر پر آئے، اس کو وہ دیکھتے بچھانے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔

اسی طرح کافروں کی رو جس بعض ان کے مرگھٹ یا قبر پر رہتی ہیں۔ بعض کی یمن کے ایک جگہ ہوت ہیں۔ بعض کی ساتوں زمین کے نیچے۔ بعض کی ”عقبن“ میں، لیکن رو جس کہیں بھی ہوں، ان کے جسموں سے ان روحوں کا تعلق برقرار رہتا ہے۔ چنانچہ جو ان کے مرگھٹ پر

گزرے یا ان کی قبر پر آئے، اس کو دیکھتے، بچاتے اور اس کی باتوں کو سنتے ہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

۳۔ عقیدہ : یہ خیال کہ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے، خواہ وہ کسی آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا۔ جس کو کھلا سفر "تخلع" اور بندہ "کودگون" کہتے ہیں۔ یہ خیال بالکل ہی باطل اور اس کا انکار ہے!

۴۔ عقیدہ : جب آدمی مر جاتا ہے تو اگر گناہاں تو گناہوں کے بعد اور اگر گناہاں نہ ہوں تو وہ جہاں بھی ہو اور جس حال میں بھی ہو، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، جن میں سے ایک کا نام "مکمل" اور دوسرے کا "کثیر" ہے۔ یہ دونوں فرشتے غروب سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر غرورہ ایماندار ہو تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر اس کے لئے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دیتے ہیں، جس سے ٹھنڈی ٹھنڈی جنت کی ہوا میں اور خوشبو میں قبر میں آتی رہتی ہیں اور غرورہ آرام و چین کے حیرے میں پڑ کر اپنی قبر میں شہد کی فینک سوتا ہے اور اگر غرورہ ایماندار نہ ہو تو سب سوالوں کے جواب میں یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ پھر اس کی قبر میں دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور جہنم کی گرم گرم ہوا میں اور بدبو میں آتی رہتی ہیں اور غرورہ طرح طرح کے سخت عذابوں میں گرفتار ہو کر رہتا ہے اور بے قرار رہتا ہے۔ فرشتے اس کو گرزوں سے مارے رہتے ہیں اور اس کے برے اعمال سانپ، بھگو، بن کر اسے عذاب پہنچاتے رہتے ہیں۔ (مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۵ ملخصاً وغیرہ)

۵۔ عقیدہ : غرورہ کلام بھی کرتا ہے، مگر اس کے کلام کو انسان اور جن کے سوا تمام مخلوقات جانور وغیرہ سنتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی ان سے لے دو بے ہوش ہو جائے گا۔

۶۔ عقیدہ : ایماندار اور نیکو کاروں کی قبریں کسی کی سطر سطر ہاتھ چڑی ہو جاتی ہیں اور کسی کسی کی قبریں اتنی چڑی ہو جاتی ہیں کہ جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے۔ کالروں اور بعض کتابکاروں کو قبر اس درد سے دہاتی ہے اور اس قدر تنگ ہو جاتی ہے کہ ادھر کی پسلیاں اور ادھر ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں۔

۷۔ عقیدہ : قبر میں جو کچھ عذاب و ثواب مردے کو دیا جاتا ہے اور جو کچھ اس پر گزرتی ہے وہ سب چیزیں غرورہ کو معلوم ہوتی ہیں۔ زندہ لوگوں کو اس کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ جیسے سوتا ہوا آدمی خواب

میں آرام و تکلیف اور قسم قسم کے مناظر سب کچھ دیکھتا ہے۔ لذت بھی پاتا ہے اور تکلیف بھی اٹھاتا ہے۔ مگر اس کے پاس ہی میں جا سکتا ہوں اور آویں سب باتوں سے بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

قیامت کا بیان

توحید و رسالت کی طرح قیامت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے دین میں سے ہے۔ جو شخص قیامت کا انکار کرے وہ کھلا ہوا کافر ہے۔

ہر مسلمان کے لئے اس عقیدہ پر ایمان لانا فرض ہے کہ ایک دن یہ زمین آسمان یکڑھل جائے گا اور سارا جہان فنا ہو جائے گا۔ اسی دن کا نام ”قیامت“ ہے۔

- ۱۔ قیامت سے پہلے چند نشانیں ظاہر ہوں گی جن میں سے چند نشانیں یہ ہیں۔
- ۱۔ دنیا میں تین جگہ آوی زمین میں وحشا دے جائیں گے ایک مشرق میں۔
- ۲۔ ظلم اٹھ جائے گا۔
- ۳۔ جہالت کی کثرت ہوگی۔

- ۴۔ اطالیہ ذکاوری بکثرت ہونے لگے گی۔
- ۵۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی اور عورتیں بہت زیادہ ہوں گی، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس پچاس عورتیں ہوں گی۔

- ۶۔ ملک عرب میں سختی، باغ اور نہریں ہو جائیں گی۔
- ۷۔ دین پر قائم رہنے والی دشوار ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ آوی قبرستان میں جا کر دفن کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

- ۸۔ لوگ علم دین پر نہیں لگے، مگر دین کے لئے نہیں۔
- ۹۔ مرد اپنی عورت کا فرماں بردار ہوگا اور ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔
- ۱۰۔ مسجدوں میں لوگ شور مچائیں گے۔

- ۱۱۔ گانے بھانے کا رواج بہت زیادہ ہو جائے گا۔
- ۱۲۔ اگلے لوگوں پر لوگ لعنت کریں گے اور برا کہیں گے۔
- ۱۳۔ جانور آدمیوں سے کھام کریں گے۔

- ۱۴۔ قلیل لوگ جن کو حق کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے مخلوق میں خیر کریں گے۔

۱۵۔ وقت میں برکت ختم ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ برسی مثل میسے کے اور میری مثل ایک ہفتہ اور ایک ہفتہ مثل ایک دن کے گزر جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ نے جتنی کتابیاں قیامت کی بھلائی ہیں سب یقیناً ظاہر ہو کر رہیں گی۔ یہاں تک کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ وہاں نکلے گا اور اس کو قتل کرنے کے لئے حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان سے اتریں گے۔ یا جوج و ماجوج جو بہت ہی زبردست لوگ ہیں، وہ نکل کر تمام زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑے بڑے فساد اور بربادیاں برپا کریں گے۔ پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ جہنم سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید کے حروف اُڑ جائیں گے۔ یہاں تک کہ دوئے زمین کے تمام مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔ اس طرح جب قیامت کی کتابیاں ظاہر ہو چکیں گی تو اچانک خدا کے حکم سے حضرت اسرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام صوڑ پھونکیں گے، جس سے زمین و آسمان ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ چھوٹے بڑے سب پیلاڑ چوڑ چوڑ ہو کر بکھر جائیں گے۔ تمام دریاؤں میں طوفان اُٹھ کھڑا ہوگا اور زمین پھٹ جائے سے ایک دریا دوسرے دریاؤں سے مل جائے گا۔ تمام مخلوقات مر جائے گی اور سارا عالم نیست و نابود اور چوڑی دنیا جس جس ہو کر برباد ہو جائے گی۔ پھر ایک مدت کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، تمام عالم پھر پیدا ہو جائے گا تو دوسری بار پھر حضرت اسرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام صوڑ پھونکیں گے، پھر سارا عالم دوبارہ پیدا ہو جائے گا اور تمام مرنے والے ہو کر میدانِ محشر میں جمع ہوں گے۔ جہاں سب کے اعمال میزانِ عمل میں تولے جائیں گے۔ حساب و کتاب ہوگا۔ ہمارے حضور ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور اپنی اُمت کو حوضِ کوثر کا پانی پلا دیں گے۔ نیکو کاروں کا نامہ اعمال دابے ہاتھوں میں اور بدکاروں کا نامہ اعمال بائیں ہاتھوں میں دیا جائے گا۔ پھر یہ لوگ پل سے پار ہو کر جنت میں پہنچ جائیں گے اور جو بد اعمال اور گناہگار ہوں گے وہ اس پل سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

۱۔ عقیدہ : جہنم پیدا ہو چکی ہے اور اس میں طرح طرح کے عذابوں کے مسلمان موجود ہیں۔ دوزخی لوگوں میں سے جن لوگوں کے دلوں میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر فیطیروں اور دوسرے بزرگوں کی شفاعت سے جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے۔ مسلمان کتنا ہی بڑا گناہگار کیوں نہ ہو، مگر وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا، بلکہ کچھ دنوں تک اپنے گناہوں کی سزا پا کر وہ جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ ہاں اللہ تعالیٰ و مشرکین ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے اور طرح طرح کے عذابوں میں گرفتار رہیں گے اور ان کو موت بھی نہیں آئے

غیرات کر سکتے ہو وہ کر کے قبر اور دوزخ کے مذاہل سے بچنے کا سامان کر لو اور جنت میں جانے اور بہشت کی نعمتوں کے پانے کے ذریعے بتاؤ۔ ورنہ بہت افسوس کرو گے اور اس وقت مجھے یاد کرو گے کہ ہمارا عالم دین بالکل بکے کہتا تھا۔ کاش ہم اس کی نصیحتوں کو مان لیتے۔ تو ہمارا بھلا ہو جاتا۔ اس لئے پھر کہتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ۔

واسطے حق کے نہ ایسی راہ چل حشر کے دن جس سے ہو تجھ کو ظلم
نیکوں میں سے ہے بدیوں میں پست چھوڑ ان باتوں کو، طور اپنے بدل
قبر میں رہنے کی بھی کچھ فکر کر اچھے اور بچے یاں تو بنائے عمل
روشنی کا قبر میں سلمان کر لی شخص ہے کار یہ شیخ و کنول
عاقبت بن جائے ایسے کام کر جلد ان دنیا کے بھندوں سے نکل
مل دولت سب دھرے رہ جائیں گے کام آئے گا وہاں میرا عمل
ہائے تو یوں ہے کانٹے ہر طرف کس طرح پائے گا تو جنت کے پھل
سو برس پہلے کی تجھ کو آس ہے ہے کھڑی سر پر ترے حیرتی اجل
ممر سستی ہے مٹا ہوں میں تری
خار میں گرتا ہے تو جلدی سنبھل

گنہگار کی باتیں

اس زمانے میں جہالت کی وجہ سے کچھ مرد اور عورتیں اس تصور بے لگام ہیں کہ جہان کے منہ میں آتا ہے بول دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بعض گنہگار کے الفاظ بھی لوگوں کی زبانوں سے نکل جاتے ہیں اور لوگ کافر ہو جاتے ہیں اور ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ وہ کافر ہو گئے اور ان کا نکاح ٹوٹ گیا۔ اس لئے ہم یہاں چند کفریہ بولیوں کا ذکر کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو ان کفریات کا علم ہو جائے اور لوگ ان باتوں کو بولنے سے ہمیشہ زبان روکے رہیں اور اگر خدا خواست یہ کفریہ الفاظ ان کے منہ سے نکل گئے ہوں تو فوراً توبہ کر کے نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان بنیں اور دوبارہ نکاح کریں۔

۱۔ خدا کے لئے مکان اور جگہ جہت کرنا کفر ہے۔ بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ابوہریرہؓ ”چپے پٹھ۔ یا ابوہریرہؓ، چپے پٹھ۔ یہ کہنا کفر ہے۔“ (خانیہ)

۲۔ کسی سے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا جہنم میں ڈال دے گا۔ اس نے کہا ”میں جہنم سے نہیں

ڈرتا۔" یا یہ کہا "مجھے خدا کے عذاب کی کوئی پروا نہیں" یا ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا؟ اُس نے قصہ میں یہ کہہ دیا کہ "میں خدا سے نہیں ڈرتا" یا کہہ دیا کہ "خدا کہاں ہے؟" یہ سب کفر کی بولیاں ہیں۔ (عالمگیری)

۳۔ کسی سے کہا کہ انشاء اللہ تم اس کام کو کر دو گے، اُس نے کہہ دیا کہ "اتنی میں بغیر انشاء اللہ کروں گا" کافر ہو گیا۔

۴۔ کسی والد کو دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ "۳ قرآن کا یہ کیا انصاف ہے کہ اس کو والد اور بیٹا اور مجھے غریب بتایا" یہ کہنا کفر ہے۔ (عالمگیری)

۵۔ اولاد وغیرہ کے مرنے پر رنج اور غصہ میں اس قسم کی بولیاں بولنے لگے کہ "خدا کو بس میرا بیٹا ہی مارنے کو ملا تھا۔ دنیا بھر میں مارنے کے لئے میرے بیٹے کے سوا خدا کو دوسرا کوئی ملتا ہی نہیں تھا۔ خدا کو ایسا علم نہیں کرنا چاہی تھا۔ اللہ نے بہت برا کیا کہ میرے اکلوتے بیٹے کو مار کر میرا گھر بے چراغ کر دیا۔" اس قسم کی بولیاں بول دینے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

۶۔ خدا کے کسی کام کو برا کہنا یا خدا کے کاموں میں مصیب لگانا یا خدا کا مذاق اڑانا یا خدا کی بے ادبی کرنا یا خدا کی شان میں کوئی پھوہڑا لکھ بولنا۔ یا خدا کو ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اس کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ یہ سب کفر کی باتیں ہیں۔

۷۔ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا یا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو مصیب لگانا یا ان کا مذاق اڑانا یا ان پر طعن مارنا یا ان کے کسی کام کو بے حیائی بتانا یا بے ادبی کے ساتھ ان کا نام لینا کفر

۸۔ جو شخص حضور اقدس ﷺ کو آغری نہیں نہ مانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز یا کسی بات کی توہین کرے یا حقیر جانے یا مصیب لگائے یا آپ کے مقدس بال یا ناخن کی بے ادبی کرے یا آپ کے لباس مبارک کو گندہ اور میلانا یا حضور ﷺ کی سنت کی تحقیر کرے۔ مثلاً داڑھی بڑھانا، مونچھیں کم کرنا، حمام باندھنا، حمام کا شملہ لگانا، کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا یا حضور ﷺ کی سنت کا مذاق اڑانے یا اس کو برا کہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۹۔ جو شخص کسی قاتل یا غوثی ڈاکو کو دیکھ کر توہین کی نیت سے کہہ دے کہ "ملک الموت آگئے" تو وہ کافر ہو جائے گا۔

۱۰۔ قرآن کی کسی آیت کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ جیسے بعض داڑھی مثلاً کہہ دیا

کرتے ہیں کہ قرآن میں تَخْلَافٌ مِّنْ ذُلِّ الْفُلُفُلِ آیا ہے اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ کلمہ صاب کراتے رہو۔ یا اکیسے نماز پڑھنے والے کہہ دیا کرتے ہیں کہ اِنِّیْ اَفْطَلُوْا فَافْطَلُوْا اور معنی یہ بتاتے ہیں کہ نماز چھپاؤ حاکم۔ ان باتوں کے بول دینے سے آدمی کافر ہو جائے گا، کیونکہ قرآن کے ساتھ سفر وہیں بھی ہے اور قرآن کے معنی کو بدل ڈالنا بھی ہے اور یہ دونوں باتیں گھڑ ہیں۔

۱۱۔ اسلام میں خلک کرنا اور یہ کہنا کہ معلوم نہیں میں مسلمان ہوں یا کافر، یا اپنے اسلام پر افسوس کرنا، مثلاً یہ کہنا کہ میں مسلمان ہو گیا یا چھپا نہیں ہوا، کاش میں بعد ہوتا یا چھپائی ہوتا تو بہت اچھا ہوتا۔ یا کفار کے دین کو چھپاتا۔ یا کسی کفر کی بات کو چھپا بھٹاتا۔ یا کسی کو کفر کی بات سکھاتا۔ یا یہ کہنا کہ میں بعد ہوں نہ مسلمان میں تو انسان ہوں یا یہ کہنا کہ میں نہ مسجد سے تعلق رکھتا ہوں نہ مسجد سے۔ یا یہ کہنا کہ مسجد اور متعدد دونوں ذمہ نگ ہیں، میں کسی کو نہیں مانتا۔ یا یہ کہنا کہ کعبہ تو معمولی پتھروں کا ایک پرانا گھر ہے۔ اس میں کیا دھڑا ہے کہ میں اس کی تعظیم کروں۔ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا بے کار آدمیوں کا کام ہے۔ ہم کو نماز کی کہاں فرصت ہے؟ یہ کہنا کہ روزہ رو رکھے جس کو کھانا نہ ملے۔ یا یہ کہنا کہ جب خدا نے کھانے کو دیا ہے تو روزہ رکھ کر بھوکے کیوں مریں؟ یا اذان کی آواز سن کر یہ کہنا کہ کیا خواہ مخواہ کا شور مچا رکھا ہے۔ یہ یہ کہنا کہ نماز پڑھنے کا کچھ نتیجہ نہیں۔ بہت پڑھ لی، کیا فائدہ ہوا؟ یا یہ کہنا کہ نماز پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے۔ یا یہ کہنا کہ میں تو صرف رمضان میں نماز پڑھتا ہوں۔ باقی دنوں میں نہ کبھی پڑھی نہ پڑھوں گا تو کوئی نہ کوئی نقصان ضرور ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہنا کہ زکوٰۃ خدائی ٹیکس ہے جو مثلاً لوگوں نے مالداروں پر لگا رکھا ہے۔ یا یہ کہنا کہ حج تو ایک تفریحی سفر ہے۔ یا بلیک مارکیٹ کا دھندا ہے۔ میں ایسا کام کیوں کروں؟ وغیرہ وغیرہ اس قسم کی تمام کجیاں کھلا ہوا کفر ہیں۔ ان سب باتوں سے آدمی کافر ہو جائے گا۔

۱۲۔ یہ کہنا کہ رام و رجم دونوں ایک ہی ہیں اور یہ قرآن میں کچھ فرق نہیں یا یہ کہنا کہ مسجد اور متعدد دونوں خدا کے گھر ہیں، دونوں جگہ خدا ملتا ہے، گھر ہے۔

۱۳۔ بت یا چاند سورج کو مسجد کرنا، یا زنا را (بیخون) باندھنا۔ یا سر پر چنیا رکھنا۔ یا تشنگ لگانا، یا ہولی دیوالی پوجنا۔ یا رام لیکھا، جنم اٹھی۔ رام نوئی وغیرہ کے جلوہوں اور میلوں میں کفر کی شان و شوکت بڑھانے یا کافروں کو خوش کرنے کے لئے شریک ہونا یا ان کفریہ تہواروں کی تعظیم کرنا۔ یا کوئی چیز ان تہواروں کے دن مشرکین کے گھر بطور تحفہ اور ہدیہ کے بھیجنا جبکہ

مقصود اس دن کی تقسیم ہوتی ہے کفر ہے۔ (بہار شریعت)

۱۳۔ جو شخص یہ کہہ دے کہ میں شریعت کو نہیں مانتا۔ یا شریعت کا کوئی حکم یا فتویٰ سن کر یہ کہے کہ یہ سب ہوئی باتیں ہیں۔ یا یہ کہہ دے کہ شریعت کے حکم اور فتویٰ کو چاہے بہار میں ڈال دو۔ یا یہ کہہ دے کہ میں شرع و رسو کو نہیں مانتا۔ یا یہ کہہ دے کہ ہم شریعت پر عمل نہیں کریں گے۔ ہم تو برادری کی رسموں کی پابندی کریں گے۔ یا یہ کہہ دے کہ ہنسی اور منہ بخار اللہ و رسول کی جگہ کام نہ دے گا۔ ہمیں روٹی چاہی۔ ہنسی اور منہ بخار اللہ و رسول چاہی تو وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

۱۵۔ شراب پیتے وقت یا زنا کرنے کے وقت یا جوا کھیتے وقت ہنسی اور منہ بخار کفر ہے۔

۱۶۔ مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔ کسی مسلمان کو کافر کہنا یا کسی کافر کو مسلمان کہنا کفر ہے۔

۱۷۔ جو کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا مانگے یا کسی مردہ کا فرمودہ کو مرحوم و مقبور کہے یا کسی مردہ و بندہ کو ”سیکھنڈ ہاشی“ کہے وہ خود کافر ہے۔

(بہار شریعت)

۱۸۔ خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کہنا، یا خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہنا، یا خدا کی قرض کی ہوئی چیزوں میں سے کسی چیز کا انکار کرنا یہ سب کفر ہیں۔

۱۹۔ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار کرنا مثلاً توحید، رسالت، قیامت، ملائکہ، جنت، دوزخ، آسمانی کتابیں، ان میں سے کسی چیز کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

۲۰۔ قرآن مجید کو ناقص بتانا اور یہ کہنا کہ اس میں سے کچھ آیتیں نکال دی گئی ہیں یا قرآن کی کسی آیت کا انکار کرنا یا قرآن میں کوئی عیب بتانا یا قرآن مجید کی بے ادبی کرنا یہ سب کفر ہیں!

بھوار بھائیو! غور کرو کہ یہ سب الفاظ اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے الفاظ ہیں، جن کے بولنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ لہذا ہر چال میں خاص طور پر دھیان رکھو، زیادہ سنی مت بگھارو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور خبردار! خبردار! بے لگام عین کفر و فحش کی طرح زبان چلا کر جو منہ میں آئے اول قول نہ کہتے رہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس کو قابو میں رکھو، کیونکہ بہت سی زبان سے نکلی ہوئی باتیں آدمی کو جہنم میں داخل کر دیتی ہیں۔ تو بھائیو! اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو کفریہ کلاموں اور کفریات کے کاموں سے

بچائے رکھے۔ آمین!

ولایت کا بیان

ولایت در پار خداوندی میں ایک خاص قرب کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔

۱۔ عقیدہ : تمام اہل حق کے اولیاء میں ہمارے رسول ﷺ کی امت کے اولیاء سب سے افضل ہیں اور اس امت کے اولیاء میں سب سے افضل و اعلیٰ حضرات خلفائے راشدین یعنی حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں اور ان میں جو خلافت کی ترتیب ہے وہی انصافیت کی بھی ترتیب ہے۔ یعنی سب سے افضل حضرت صدیق اکبرؓ ہیں پھر فاروق اعظمؓ، پھر عثمان غنیؓ، پھر علی مرتضیٰؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔

۲۔ عقیدہ : اولیائے کرام حضور ﷺ کے سچے نائب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اولیائے کرام کو بہت بڑی طاقت اور عالم میں ان کو تصرفات کے اختیارات عطا فرمائے ہیں اور بہت سے غیب کے علوم ان پر منکشف ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اولیاء کو اللہ تعالیٰ نور ﷺ کے علوم پر بھی مطلع فرماتا ہے۔ لیکن اولیاء کو یہ سارے کمالات حضور ﷺ کے واسطے حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ عقیدہ : اولیاء کی کرامت حق ہے۔ اس کا منکر کرنا ہے۔ کرامت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً مردوں کو زندہ کرنا، اندھوں اور کوربصیوں کو شفا دینا، لمبی مسافروں کو صحت و راحت میں طے کر لینا، پانی پر چلنا، ہواؤں میں اڑنا، دوردور کی چیزوں کو دیکھ لینا۔ مفصل بیان کے لئے پڑھو ہماری کتاب ”کرامات صحابہ“

۴۔ عقیدہ : اولیائے کرام کو دوسرے نزدیک سے پکارنا جائز اور سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

۵۔ عقیدہ : اولیائے کرام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کا علم اور ان کا دیکھنا ان کا سنا دنیوی زندگی سے زیادہ قوی ہوتا ہے۔

۶۔ عقیدہ : اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری مسلمانوں کے لئے باعث سعادت و برکت ہے اور ان کی نیابت و افتخار ایصالِ ثواب مستحب اور خیر برکت کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اولیائے کرام کا عرس کرنا یعنی لوگوں کا ان کے مزاروں پر جمع ہو کر قرآن خوانی و دعا خوانی و نعت خوانی و دعا و ایصالِ ثواب یہ سب اچھے اور ثواب کے کام ہیں۔ ہاں البتہ مرسوں میں جو خلاف شریعت کام ہونے لگے ہیں۔ مثلاً قبروں کو سجدہ کرنا، عورتوں کا بے پردہ ہو کر مردوں کے گنج میں گھوٹے پھرنا، عورتوں کا ننگے سر مزاروں

کے پاس جھومنا، چلا تھوڑا سرچک چک کر کھیلنا کھانا اور مردوں کا تشاؤ کھانا۔ حاجت ماننا، حاجت کرنا یہ سب خرافات ہر حالت میں مذموم و ممنوع ہیں اور ہر جگہ ممنوع ہیں۔ بزرگوں کے حوازیوں کے پاس اور زیادہ مذموم ہیں۔ لیکن ان خرافات و مصوعات کی وجہ سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بزرگوں کا عرس حرام ہے جو حرام اور ممنوع کام ہیں ان کو نہ کہنا ذمہ ہے۔ تاکہ پورا کرکھی نہ ملے کئی ہے جو کھی کھاؤ چاہی، تاکہ کاٹ کر نہیں پھینک دینا چاہی۔ اسی طرح اگر جانوں اور عقالتوں نے عرس میں کچھ حرام کام اور ممنوع کاموں کو شامل کر دیا ہے تو ان حرام و ممنوع کاموں کو رد کیا جائے۔ عرس ہی کو حرام نہیں کہہ دیا جائے گا۔

پیر کی سرید کی : علامہ اور مشائخ سے مرید ہونا اور ان کے ہاتھوں پر گناہوں سے توبہ کر کے نیک اعمال کرنے کا عہد کرنا جائز اور ثواب کا کام ہے، مگر مرید ہونے سے پہلے ہی کے بارے میں خوب اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیں۔ ورنہ اگر بڑے عقیدہ اور بد مذہب ہوں تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ آج کل بہت سے ایمان کے ڈاکو ہیں ان کے لباس میں پھرتے رہتے ہیں۔ لہذا مرید بننے میں بہت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ میں تو بڑے بننے کے لئے بہت سی شرطوں کی ضرورت ہے، مگر کم سے کم چار شرطوں کا بھی میں ہونا تو بے حد ضروری ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم دانا و عاقل علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم فاسق معین نہ ہو۔ چہارم اس کا سلسلہ اور شجرہ طریقت رسول اللہ ﷺ تک متصل ہو۔ ورنہ اوپر سے فیض نہ ہوگا۔

لہذا خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ بد مذہب مثلاً رافضی، خارجی، وہابی وغیرہ سے مرید ہونا حرام اور گناہ ہے۔ اسی طرح بالکل ہی جاہل جو حرام و حلال اور فرض و واجب اور ضروریات دین کا علم نہ رکھتا ہو۔ اس سے مرید ہونا بھی ناجائز ہے۔ میں ہی نماز و روزہ چھوڑنے والا، دلازمی منڈانے والا یا حد شریعت سے کم دلازمی والا یا گناہ و کبیرہ اور خلاف شریعت اعمال کرنے والا بھی بڑے بننے کے لائق نہیں اور ایسے فاسق سے مرید ہونا بھی درست نہیں بلکہ گناہ ہے۔ ایسے ہی وہ شخص جس کا سلسلہ اور شجرہ بیعت و میان میں کہیں سے بھی کٹا ہوا ہو۔ مثلاً اس کو خود ہی خلافت و اجازت کسی بزرگ سے نہ حاصل ہو یا اس کے شجرہ کے ہی وہیں میں سے کوئی جلا خلافت و اجازت والا ہو۔ یا گمراہ ہو تو ایسے شخص سے بیعت ہونا بھی درست نہیں ہے۔

ملاحظہ



{ ۵ }

عبادات

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ اٹھتی تھی
 اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

مسائل کی چند اصطلاحیں

یہ وہ اصطلاحی بولیاں ہیں کہ ان کو جان لینے سے اس کتاب کے لکھنے میں مدد ملے گی اور مسائل کے لکھنے میں ہر جگہ بہت سی سہولت اور آسانی ہو جائے گی اس لئے مسئلوں کو پڑھنے سے پہلے ان

اسلاموں کو خوب سمجھ کر اچھی طرح یاد کرو:

فرض: وہ ہے جو شریعت کی قطعی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری اور بلا کسی عذر کے اس کو چھوڑنے والا قاص اور چھٹی اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ جیسے نماز اور روزہ اور حج اور کافرو وغیرہ۔

پھر فرض کی دو قسمیں ہیں، ایک فرض میں دوسرے فرض کا ہے۔

فرض میں وہ ہے جس کا انکار ناہر عاقل و بالغ مسلمان پر ضروری ہے جیسے نماز، روزہ، حج وغیرہ اور فرض کا یہ وہ ہے جس کا انکار ناہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ بعض لوگوں کے انکار لینے سے سب کی طرف سے نکالا ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی انکار کرے تو سب گنہگار ہوں گے جیسے نماز چٹاؤ وغیرہ۔

واجب: وہ ہے جو شریعت کی قطعی دلیل سے ثابت ہو اس کا کرنا ضروری ہے اور اس کو بلا کسی تاویل اور بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینے والا قاص اور عذاب کا مستحق ہے لیکن اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں بلکہ گمراہ اور بد مذہب ہے۔

سنت موکدہ: وہ ہے جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہوا لبت جان جواز کے لئے بھی چھوڑ بھی دیا ہو اس کو انکار کرنے میں بہت بڑا ثواب اور اس کو کبھی اعلیٰ حق پر چھوڑ دینے سے اللہ اور رسول کا عتاب اور اس کو چھوڑ دینے کی عادت ڈالنے والے پر جہنم کا عذاب ہو گا جیسے نماز فجر کی دو رکعت سنت اور نماز عصر کی چار رکعت، فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد خشیں اور نماز مغرب کی دو رکعت سنت اور نماز عشاء کی دو رکعت سنت۔ یہ نماز عجب گانہ کی بارہ رکعت خشیں سب سنت موکدہ ہیں۔

سنت غیر موکدہ: وہ ہے جس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہو اور بغیر کسی عذر کے کبھی کبھی اس کو چھوڑ بھی دیا ہو اس کو انکار کرنے والا ثواب پائے گا اور اس کو چھوڑ دینے والا عذاب کا مستحق نہیں جیسے عصر کے پہلے کی چار رکعت سنت۔ اور عشاء سے پہلے کی چار رکعت سنت کہ یہ سب سنت غیر موکدہ ہیں۔ سنت غیر موکدہ کو سنت ذاکہ بھی کہتے ہیں۔

مستحب: ہر وہ کام ہے جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ ہو اور اس کو چھوڑ دینا شریعت کی نظر میں برا بھی نہ ہو خواہ اس کام کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ہو یا اس کی ترقیب دی ہو یا علماء صالحین نے اس کو پسند فرمایا ہو اگرچہ حدیثوں میں اس کا ذکر نہ آیا ہو یہ سب مستحب ہیں۔ مستحب کو کرنا ثواب اور اس کو چھوڑ دینے پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کوئی عتاب۔ جیسے وضو کرنے میں قبلہ رو ہو کر بیٹھنا نماز میں بحالت قیام سجدہ گاہ پر نظر رکھنا، خطبہ میں غلط راہنہ دینا وغیرہ کا ذکر میلاد شریف، عیدان، کہاار کے وظائف وغیرہ۔ مستحب کو مندوب بھی کہتے ہیں۔

مباح: وہ ہے جس کا کرنا اور چھوڑ دینا دونوں برابر ہو جس کے کرنے میں نہ کوئی ثواب ہو اور چھوڑنے

میں نہ کوئی عذاب ہو جیسے لذتِ غذاؤں کا کھانا اور نفسِ کپڑوں کا پہننا وغیرہ۔

حرام : وہ ہے جس کا ثبوت فقہی شرعی دلیل سے ہو اس کا چھوڑنا ضروری اور باعثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و مجنی ہے اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

غریب سمجھ لو کہ حرام فرض کا مقابل ہے یعنی فرض کا کرنا ضروری ہے اور حرام کا چھوڑنا ضروری

مکروہ تحریمی : وہ ہے جو شریعت کی غنی دلیل ثابت ہو اس کا چھوڑنا لازم اور باعثِ ثواب ہے اور اس کا ایک مرتبہ بھی قصداً کرنے والا فاسق و مجنی اور گناہ کبیرہ حرام کے کرنے سے کم ہے مگر چند بار اس کو کر لینا گناہ کبیرہ ہے۔

اچھی طرح ذہن لگھیں کہ لو کہ یہ واجب کا مقابل ہے یعنی واجب کو کرنا لازم ہے اور مکروہ تحریمی کو چھوڑنا لازم ہے۔

اسماات : وہ ہے جس کا کرنا برا اور کئی اتفاقاً کر لینے والا لائقِ عتاب اور اس کو کرنے کی عادت بنالینے والا مستحقِ عذاب ہے۔

واجب رہے کہ یہ سنت مؤکدہ کا مقابل ہے یعنی سنت مؤکدہ کا کرنا ثواب اور چھوڑنا برا ہے اور اسماات کو چھوڑنا ثواب اور کرنا برا ہے۔

مکروہ تنزیہی : وہ ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہیں مگر اس کے کرنے والے پر عذاب نہیں ہوگا یہ سنت غیر مؤکدہ کا مقابل ہے۔

خلاف اولیٰ : وہ ہے کہ اس کو چھوڑ دینا بہتر تھا لیکن اگر کر لیا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ مستحب کا مقابل ہے۔

نماز

ہر مسلمان مرد اور عورت کو یہ پلن لینا چاہیے کہ ایمان اور عقیدوں کو گنج کر لینے کے بعد سب فرضوں میں سب سے بڑا فرض نماز ہے کیونکہ قرآن مجید اور حدیثوں میں بہت زیادہ بار اس کی تاکید آئی ہے یاد رکھو کہ نماز کو فرض نہ مانے یا نماز کی توجہ نہ کرے یا نماز کو ٹپکی اور بے قدر چیز سمجھ کر اس کی طرف بے توجہی برتے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے اور جو شخص نماز نہ پڑھے وہ بہت بڑا گناہگار، حقیر، رار اور غضب چہار میں گرفتار اور عذابِ جہنم کا حق دار ہے اور وہ اس لائق ہے کہ پادشاہ

اسلام پہلے اس کو بھیجے دوسرا دے پھر بھی وہ نماز نہ پڑھے تو اس کو قید کر دے یہاں تک کہ توبہ کرے اور نماز پڑھنے لگے بلکہ امام مالک و شافعی و احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک بادشاہ اسلام کو اس کے قتل کا حکم ہے۔ (درمختار رد المحتار جلد ۱ ص ۲۳۵)

شریعت کا یہ مسئلہ ہے کہ بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اس کو نماز سکھا کر نماز پڑھنے کا حکم دیں اور جب بچے کی عمر دس برس کی ہو جائے تو بار بار اس سے نماز پڑھوائیں۔

(قرنی شریف ج ۱ ص ۵۴)

مسئلہ: نماز غافلہ صلاوت پڑھتی ہے اس میں ایامت جاری نہیں ہو سکتی یعنی ایک کی طرف سے دوسرا نہیں پڑھ سکتا۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ زندگی میں نماز کے بدلے کچھ مال بطور قدیہ ادا کر کے نماز سے چھٹکارا حاصل کرے ہاں! البتہ اگر کسی پر کچھ نمازیں روگئی ہیں اور احتیال کر گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی نمازوں کا قدیہ ادا کیا جائے تو اسید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ قبول ہوا اور یہ وصیت بھی وارثوں کو اس کی طرف سے پوری کرئی جائے کہ قبول و عنوقی اسید ہے۔

(درمختار رد المحتار رد المحتار کتب)

شرائط نماز: اس سے پہلے کہ ہم نماز کا طریقہ بتائیں ان چھ چیزوں کا بتا دینا ضروری ہے جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی۔ ان چھ چیزوں کو "شرائط نماز" کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ پاکی۔ دوسری شرمگاہ کو چھپانا۔ تیسری نماز کا وقت۔ چوتھی قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ پانچویں نیت۔ چھٹی تکبیر قریم۔ (مقنن کتب فہم)

۱۔ پاکی شرط: یعنی "پاکی" کا یہ مطلب ہے کہ نماز کا بدن اس کے پیزے نماز کی جگہ سب پاک ہوں اور کوئی مہاسہ جیسے شے نہ ہو۔ پانچواں نمونہ "نیت" گو برسرِ نیت کی حد و غیرہ دلگی ہو اور نماز پڑھ لیں اور پے وضو بھی نہ ہو۔

دوسری شرط: یعنی شرمگاہ چھپانے کا یہ مطلب ہے کہ مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک شرمگاہ ہے اس لئے نماز کی حالت میں کم سے کم ناف سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک چھپا دینا ضروری ہے اور عورت کا پورا بدن شرمگاہ ہے اس لئے نماز کی حالت میں عورت کے تمام بدن کا احکام بتا ضروری ہے۔ صرف چہرہ اور اجنبی اور غفلوں کے نیچے قدم کے کھلے رہنے کی اجازت ہے۔ نیچے کو بھی چھپا دینا چاہیے۔

تیسری شرط: یعنی "وقت" کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لئے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پڑھی جائے۔

چوتھی شرط: یعنی ”قبلہ کو سر کرنا“ اس کا مطلب ظاہر ہے کہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف اپنا چہرہ کرے۔
پانچویں شرط: یعنی ”نیت“ کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا مست یا نفل یا قضاء
پڑھتا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں اور اگر دل میں ارادہ کے ساتھ زبان
سے بھی کہے تو بہتر ہے۔

چھٹی شرط: ”تکبیر تحریرہ“ یعنی اللہ اکبر کہنا۔ یہ لازمی آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہو
گئی۔ اب اگر نماز کے سوا دوسرا کوئی کام کیا یا کچھ بولا تو نماز ٹوٹ گئی۔
پہلی پانچوں شرطوں کا تکبیر تحریرہ سے پہلے اور نماز ختم ہونے تک موجود رہنا ضروری ہے۔ اگر ایک شرط
بھی نہ پائی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

پاکی کے مسائل کا بیان

وضو کا طریقہ

وضو کرنے والے کو ہاں ہے کہ اپنے دل میں وضو کا پکا ارادہ کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچي
جگہ بیٹھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ کنوں تک دھوئے۔ پھر
مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دائیں اور مسوڑھوں کو مل کر صاف کرے اور اگر
دائیں یا بائیں میں کوئی چیز آگئی ہوئی یا چٹکی ہوئی ہو تو اس کو انگلی یا مسواک یا غلال سے نکالے اور چھڑائے
پھر تین مرتبہ کلی کرے اور درود و در نہ ہو تو غرضہ بھی کرنے لیکن اگر درود و در نہ ہو تو غرضہ نہ کرے کہ طہی
کے بعد پانی چلے جانے کا غرضہ ہے۔ پھر دہانتے ہاتھ سے سینہ و دھتاک میں پانی پڑھانے اور بائیں
ہاتھ سے ناک صاف کرے۔ پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین مرتبہ اس طرح چہرہ دھوئے کہ
ہاتھ پر بال بچنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دہنے کان کی نو سے بائیں کان کی ٹونگ سب
جگہ پانی بہہ جائے اور کہیں ذرا بھی پانی بچے سے نہ رہ جائے۔ اگر دائیں ہاتھ سے بھی دھوئے اور دائیں
میں انگلیوں سے غلال بھی کرے لیکن اگر اس ہاتھ سے ہو تو غلال نہ کرنے بھر تین مرتبہ کنہی سے یعنی
کنہی سے کھاد اور داہنا ہاتھ دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بائیں ہاتھ دھوئے اگر انگلی میں تلک انگوٹھی یا
چھلہ ہو یا کھانچوں میں تلک چھڑیاں ہوں تو ان ہاتھوں کو ہاتھ دھوئے تاکہ سب جگہ پانی بہہ جائے
پھر ایک ہارچہ سے سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے اٹھائے اور
تلک کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی ٹوک کو ایک دوسرے سے ملائے اور ان ہاتھوں

انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے۔ اس طرح کہ ٹکری دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں تھیلیاں سر سے نہ گٹکنے پائیں۔ پھر سر کے پچھلے حصہ سے ہاتھ ماتھے کی طرف اس طرف لائے کہ دونوں تھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک دھکیں آ جائیں۔ پھر ٹکری انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندر کے حصوں کا۔ اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مساج کرے اور انگلیوں کی پینے سے گردن کا مساج کرے۔ پھر تین بار دہا بتا پاؤں تلخے سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے۔ پھر بائیں پاؤں تین دھندھوئے۔ پھر بائیں ہاتھ کی چنگلیا سے دونوں پیروں کی انگلیوں کا اس طرح خلال کرے کہ ہر کی داہنی چنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چنگلیا پر ختم کرے۔ وضو ختم کر لینے کے بعد ایک مرتبہ یہ دعا پڑھے: **اللّٰهُمَّ اغْثِلْنِي مِنَ الْقَوْمِ الْمُنْتَظَرِينَ** اور کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی تمیز اسانی لے کہ یہ پیاریوں کی خطا ہے اور بکتر یہ ہے کہ وضو میں ہر وضو کو دھوئے ہوئے بسم اللہ پڑھ لیا کرے اور درود شریف دیکھ شہادت بھی پڑھتا رہے اور یہ بھی بہت بہتر ہے کہ وضو پورا کر لینے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے **سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحُكْمِكَ اَسْتَغِيْثُ اِنِّىْ لَا اَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ** اور سورۃ اَلَا تَرٰكَ لَاحِظٌ ہے مگر ان دعاؤں کا پڑھنا ضروری نہیں پڑھنے تو اچھا اور ثواب ہے نہ پڑھنے تو کوئی حرج نہیں۔

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے یہ وضو کرنے کا طریقہ ہے لیکن یاد رکھو کہ وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے یا ان میں کچھ کی ہوجانے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کو اگر چھوڑ دیا جائے تو گناہ ہوگا اور کچھ چیزیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوڑ دینے سے وضو کا ثواب کم ہو جاتا ہے چنانچہ نیچے ہم ان چیزوں کا بیان کھینچتے ہیں۔ ان کو پڑھ کر خوب اچھی طرح یاد کرو۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں: ۱۔ پادے چھوئے کا ایک بار دھونا ۲۔ ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنوں سمیت دھونا ۳۔ ایک ایک بار چھائی سر کا مساج کرنا یعنی گیلیا ہاتھ سر پر پھیر لینا ۴۔ ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پیروں کو دھونا۔ (قرآن مجید و تفسیری ج ۱ ص ۴۴ وغیرہ مائتہ کتب فقہ)

مسئلہ: وضو یا غسل میں کسی وضو کے دھونے کا یہ مطلب ہے کہ جس وضو کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ اگر کوئی حصہ بھیگ تو کیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو یا غسل نہیں ہوگا بہت سے لوگ بدن پر پانی ڈال کر ہاتھ پیرا کر بدن پر پانی چڑھتے ہیں اور کچھ لیتے ہیں کہ بدن وصل

کیا یہ غلط طریقہ ہے؟ بدن پر ہر جگہ پانی کا کم سے کم دو یونہ جانا ضروری ہے۔ (درمکار زاد المکار جلد اول ص ۶۷ عالمگیری جلد اول ص ۴ مصری)

اور سح کرنے کا یہ مطلب ہے کہ گیلہ ہاتھ بکرا لیا جائے۔ سر کے سح میں بعض جاہلوں کا یہ طریقہ ہے کہ سح کے لئے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چستے ہیں، بکریاں کرتے ہیں، یہ ایک غلط کام ہے۔ سح میں گیلہ ہاتھ سر پر پھیر لینا چاہیے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲)

وضو کی مستحبات: وضو میں سولہ چیزیں مستحب ہیں: (۱) بوضو کی نیت کرنی (۲) سم اللہ پڑھنا (۳) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا (۴) سواک کرنا (۵) ادا ہے ہاتھ سے تین مرتبہ کی کرنا (۶) ادا ہے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چھڑانا (۷) ہاتھیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۸) داڑھی کا انگلیوں سے خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۱۱) پورے سر کا ایک بار سح کرنا (۱۲) تریب سے وضو کرنا (۱۳) داڑھی کے جو ہالی منہ کے دائرہ کے نیچے جینا ان پر گیلہ ہاتھ پھیرنا (۱۴) اعضاء کو لگا تار دھونا کہ ایک عضو سو گھنٹے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھوئے (۱۵) کانوں کا سح کرنا (۱۶) ہر عمر وہ بات سے بچنا۔ (عالمگیری و بہار شریعت)

وضو کے مستحبات: وضو میں جو چیزیں مستحب ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہیں جن میں سے کچھ ضرور وضو کے طریقہ میں ذکر ہو گئیں۔ باقی کو اگر تفصیل کے ساتھ جانا ہو تو بڑی بڑی کتابیں مثلاً ہمارے استاد حضرت مولانا امجد علی صاحب قلد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ”بہار شریعت“ کا مطالعہ کیجئے۔

بہر حال چند مستحبات یہ ہیں: (۱) ہر اعضاء جوڑے ہیں مثلاً دونوں ہاتھ دونوں پاؤں تو ان میں داہنے ہاتھ سے دھونے کی دستا کریں، مگر دونوں رخسارے کے ان دونوں کو ایک ہی ساتھ دھونا چاہیئے یوں ہی دونوں کانوں کا سح ایک ہی ساتھ ہونا چاہیئے۔ (۲) انگلیوں کی پٹیلے سے گردن کا سح کرنا۔ (۳) اونٹنی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۴) وضو کا پانی پاک جگہ کرنا۔ (۵) اپنے ہاتھ سے وضو کا پانی بھرنا۔ (۶) دوسرے وقت کے لئے پانی بھر کر رکھ دینا۔ (۷) بلا ضرورت وضو کرنے میں دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۸) ڈھکی بکھری کو بھی پھیر لینا۔ (۹) صاحب خدر ہو تو وقت سے پہلے وضو کر لینا۔ (۱۰) طہیستان سے وضو کرنا۔ (۱۱) کانوں کے سح کے وقت انگلیاں کان کے سوراخوں میں داخل کرنا۔ (۱۲) کپڑوں کو ٹپکتے ہوئے قطرات سے بچانا۔ (۱۳) وضو کا برتن مٹی کا ہو۔ (۱۴) اگر تانے وغیرہ کا ہو تو قلعی کیا ہوا ہو۔ (۱۵) اگر وضو کا برتن ہو تو بائیں طرف رکھیں۔ (۱۶) اگر گولے میں دست لگا ہو تو وقت کو تین بار دھو لیں۔ (۱۷) اگر ہاتھ دست پر رکھیں گولے کے منہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔ (۱۸) ہر عضو کو دھو کر اس پر ہاتھ

بھیر دینا تاکہ قطرے بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں۔ (۱۹) ہر عضو کے دھونے وقت دل میں وضو کی نیت سے حاضر رہنا۔ (۲۰) ہر عضو کو دھونے وقت، بسم اللہ اور دودھ شریف اور گلاب شہادت پڑھنا۔ (۲۱) ہر عضو کو دھونے وقت انگ انگ عضو کے دھونے کی دعاؤں کو پڑھتے رہنا۔ (۲۲) اعضا کو بلا ضرورت پر ٹچھ کر خشک نہ کرے اور اگر پچھلے تو کچھ فی باقی رہے دے۔ (۲۳) وضو کر کے ہاتھ نہ جھٹکے کہ یہ شیطان کا ہتھکا ہے۔ (۲۴) وضو کے بعد اگر کمرہ وقت نہ ہو تو درگاہ نماز پڑھنے اس کو توبہ وضو کہتے ہیں۔ (ما تیسری جلد، ص ۹ و بہار شریعت وغیرہ)

وضو کے مکروہات: وضو میں انہیں (۲۱) باتیں مکروہ ہیں، یعنی یہ چیزیں وضو میں نہ ہونی چاہئیں (۱) عورت کے وضو یا غسل کے پچھلے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ (۲) وضو کے لئے نہیں جگہ پر بیٹھنا۔ (۳) نہیں جگہ وضو کا پانی گرنا۔ (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا۔ (۵) وضو کے اعضاء سے وضو کے برتن میں قطرے پکانا۔ (۶) پانی میں کھار یا تھوک ڈالنا۔ (۷) قبلہ کی طرف تھوکنا یا کھار ڈالنا۔ (۸) بلا ضرورت دنیا کی بات کرنا۔ (۹) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ (۱۰) اس قدر کم پانی خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔ (۱۱) منہ پر پانی مارنا۔ (۱۲) منہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا۔ (۱۳) صرف ایک ہاتھ سے منہ دھونا۔ (۱۴) ہونٹ یا آنکھوں کو زور سے بند کر کے منہ دھونا۔ (۱۵) حلق اور گلے کا مسح کرنا۔ (۱۶) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا۔ (۱۷) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۱۸) اپنے لئے کوئی وضو کا برتن مخصوص کر لینا۔ (۱۹) تین سے تین پانیوں سے تین دفعہ سر کا مسح کرنا۔ (۲۰) جس کپڑے سے استسجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے وضو کے اعضاء کو نہ ٹچنا۔ (۲۱) دھبہ میں گرم ہونے والے پانی سے وضو کرنا ان کے علاوہ ہر سنت کو چھوڑنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: وضو نہ ہو تو نماز وسجدہ، عبادت اور قرآن شریف پھونکے لئے وضو کرنا فرض ہے اور خانہ کعبہ کے طواف کے لئے وضو واجب ہے۔ (ما تیسری جلد، ص ۹)

مسئلہ: جب کو کھانے پینے، سونے کے لئے وضو کر لینا سنت ہے۔ اسی طرح الزان و اقامت و خطبہ بعد و عیدین اور دفعہ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور قیام عرفہ اور مضافہ و مردہ کے درمیان کسی کے لئے وضو کر لینا سنت ہے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: سونے کے لئے سونے کے بعد میت کو بھلانے یا اٹھانے کے بعد بداع سے پہلے قصاً جانے کے وقت زہانی قرآن شریف پڑھنے یا علم حدیث اور دوسرے دینی علوم پڑھنے پڑھانے کے لئے یا دینی کتابیں پھونکے لئے شرمگاہ پھونکے یا کافر سے بدن چھو جانے یا سلیب یا بت چھو جانے کے بعد جھوٹ بولنے نصیحت کرنے اور ہر گناہ کے بعد توبہ کرتے وقت کسی عورت کے بدن سے اپنا بدن

بے پردہ چھو جانے سے یا کوزی اور برس مارنے کا بدن چھو جانے سے، بخل نکھانے اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد ان سب صورتوں میں وضو کر لینا مستحب ہے۔

(بہار شریعت)

وضو توڑنے والی چیزیں: (۱) پوشاب یا پاخانہ کرنا۔ (۲) پوشاب یا پاخانہ کے ماسخوں سے کسی بھی چیز یا پاخانہ کے راستہ سے ہوا کا ٹھکانا۔ (۳) بدن کے کسی حصہ یا کسی تمام سے عورت یا پھپھل کر ایسی جگہ بیٹھ کر جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔ (۴) کھانا یا پانی یا خون یا تپ کی متاثرہ کرنا۔ (۵) اس طرح سہانا کہ بدن کے ہر ذریعے پڑ جائیں۔ (۶) بیہوش ہو جانا۔ (۷) غشی غاری ہو جانا۔ (۸) کسی چیز کا اس حد تک نشہ چڑھ جانا کہ چٹنے میں قدم کو کھڑا کریں۔ (۹) انگلی ہونی آگ سے پانی کا پکھڑ ٹھکانا۔ (۱۰) اگر کوئی مسجد، والی نماز میں قہقہہ لگا کر نہائے۔ (ماہگیری ج ۱ ص ۱۱ وغیرہ)

مسئلہ: وضو کے بعد کسی کا ستر دیکھ لیا یا اپنا ستر کھل گیا یا عورت بالکل نگہ ہو کر وضو کیا یا نہانے کے وقت نگہ ہی نگہ وضو کیا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ یہ جو باتوں میں مشہور ہے کہ اپنا ستر کھل جانے یا دوسرے کا ستر دیکھ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے ہاں! البتہ یہ وضو کے آداب میں سے ہے کہ ناف سے ستر ان کے نیچے تک ستر چھپا ہوا ہو بلکہ احتیاط کے بعد فوراً ہی چھپا لینا چاہیے کیونکہ بغیر ضرورت کھلا رہنا منع ہے اور دوسروں کے سامنے ستر کھلانا حرام ہے۔

مسئلہ: اگر ناک صاف کی اس میں سے بھا ہوا خون نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر بہتا ہوا خون نکلا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: چھانوجہ والا اگر اس میں سے پانی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر پانی نہیں بہا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کان میں تیل ڈالا تھا اور ایک دن بعد وہ تیل کان یا ناک سے نکلا تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: زخم پر گڑھا چڑ گیا اور اس میں سے کچھ تری یا تکیا گر رہی نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: لکھنل، ہنجر، کھنکی ہونے عورت چوسا تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (درمان)

مسئلہ: نئے میں صرف کچھا کر تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر اس کے ساتھ کچھ پانی وغیرہ بھی نکلا تو دیکھیں گے کہ تھر ہے یا نہیں اگر تھر ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر تھر سے کم ہو تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: وضو کرنے کے درمیان اگر وضو ٹوٹ گیا تو پھر شروع سے وضو کرنے کی یہاں تک کہ اگر چنانچہ پانی آیا اور بھا خارج ہو گئی تو یہ چلو کا پانی ہے کار ہو گیا اس پانی سے کوئی عضو نہ دھوئے بلکہ دوسرے پانی سے پھر سے وضو کرے۔

مسئلہ: دیکھتی ہوئی آنکھ دیکھتی ہوئی چھاتی دیکھتے ہوئے کان سے جو پانی نکلے وہ انہیں ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (ما لکھیری ج ۱، ص ۱۱ وغیرہ)

مسئلہ: کسی کے حنوک میں غون نغرا آتا تو اگر حنوک کا رنگ زردی مائل ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر حنوک سرخی مائل ہو گیا تو وضو ٹوٹ گیا۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۳۳)

مسئلہ: وضو کے بعد غن یا بال کتابا تو وضو نہیں ٹوٹتا نہ وضو کو دھرانے کی ضرورت ہے نہ غن دھونے اور نہ رکوع کرنے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ: اگر وضو کرنے کی حالت میں کسی عضو کے دھونے میں خلل واقع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس عضو کو دھو لے اور اگر اکثر اس قسم کا خلل پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف کوئی توجہ نہ کرے۔ یوں ہی اگر وضو پورا ہو جانے کے بعد خلل پڑ جائے تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔ (ما لکھیری ج ۱، ص ۳۳)

مسئلہ: جو با وضو تھا اب اسے خلل ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو اس کو وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں وضو کر لینا بہتر ہے، جبکہ یہ شہد بطور دوسرے ہوا کرتا ہو اور اگر دوسرے سے ایسا شہد ہو جائے کہ اتنا اس شہد کو ہرگز نہ مانے۔ اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کا احتیاط نہیں بلکہ دوسری طاعت ہے۔ (ما لکھیری ج ۱، ص ۳۳)

مسئلہ: اگر بے وضو تھا اب اسے خلل ہے کہ میں نے وضو کیا یا نہیں؟ تو وہ یقیناً بلا وضو ہے اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔ (ما لکھیری ج ۱، ص ۱۳ وغیرہ)

مسئلہ: یہ یاد ہے کہ وضو میں کوئی عضو دھونے سے روک گیا مگر معلوم نہیں کہ وہ کونسا عضو تھا تو ہاں پاؤں دھو لے۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۱۰۱)

مسئلہ: شیر خوار بچے نے قے کی اور دودھ ڈال دیا اگر وہ منہ بہر قے ہے انہیں ہے ورنہ ہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے گا ناپاک کر دے گا لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نکلے آئے بلکہ معدہ تک پہنچ کر پلٹ آیا ہے تو ناپاک ہے۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۹۳)

مسئلہ: سوتے میں جو مال منہ سے گرے اگر چہ پیٹ سے آئے اگر چہ بدبو دار ہو ناپاک ہے۔

(رد المحتار ج ۱، ص ۹۳)

مسئلہ: مردے کے منہ سے جو پانی نکلے ناپاک ہے۔ (رد المحتار ج ۱، ص ۹۳)

مسئلہ: منہ سے اتنا غن نکلے کہ حنوک سرخ ہو گیا اگر گولے یا کھورے کو منہ کا کراں کے لئے پانی لیا تو کھانا کھورا اور کل پانی انہیں ہو جائے گا چلو سے پانی لے کر کراں کرے اور پھر ہاتھ دھو کر کراں کے لئے پانی لے۔

غسل کے مسائل

غسل میں نین چیزیں فرض ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا یا ان میں سے کسی میں کوئی کمی کر دی، تو غسل نہیں ہوگا۔ (جامع کتب فقہ)

۱- کلی: کہ حد کے پڑے پڑے میں پانی پہنچ جائے فرض ہے یعنی ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پورے تالو۔ وائحوں کی جڑ زبان کے نیچے زبان کی کرویوں فرض منہ کے اعد پڑے پڑے کے ذمے ذمے میں پانی پہنچ کر بہ جائے۔ اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ تھوڑا سا پانی منہ میں داخل کر اگل دینے کو اگلی کہتے ہیں۔ یاد رکھو کہ غسل میں اس طرح کلی کر لینے سے غسل نہیں ہوگا بلکہ غسل میں فرض ہے بھر بھر منہ پانی لے کر خوب زیادہ منہ کو حرکت دے تاکہ حد کے اعد ہر ہر حصہ میں پانی پہنچ کر بہ جائے۔ اگر دودھ دار نہ ہو تو غسل کی کلی میں غفرہ بھی کرے۔ ہاں اردو کی حالت میں غفرہ نہ کرے کہ حلق کے اعد پانی پلے جائے گا خطرہ ہے۔

۲- ناک میں پانی چڑھانا: غسل میں اس طرح ناک میں پانی چڑھانا فرض ہے کہ سانس اور نہ کھینچ کر ناک کے تھنوں میں جہاں تک نرم حصہ ہے اس کے اعد پانی چڑھائے کہ تھنوں کے اعد ہر جگہ اور ہر طرف پانی پہنچ کر بہ جائے اور ناک کے اعد کی کھال یا ایک بال بھی سوکھا نہ رہ جائے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

۳- تمام بدن پر پانی پہنانا: یعنی سر کے بالوں سے پاؤں کے تھوڑے تک بدن کے آگے پیچھے دائیں بائیں اور ہر جگہ ہر ہر ذمے ہر ہر دھنگے اور ہر ایک بال کے پورے پورے حصہ پر پانی پہنانا غسل میں فرض ہے۔ بعض لوگ سر پر پانی ڈال کر بدن پر ادھر ادھر ہاتھ بھیر لیتے ہیں اور پانی بدن پر پھرت لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ غسل ہو گیا حالانکہ بدن کے بہت سے ایسے حصے ہیں کہ اگر احتیاط کے ساتھ غسل میں ان کا احسان نہ کیا جائے تو وہاں پانی نہیں پہنچتا اور وہ سوکھا ہی رہ جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اس طرح نہانے سے غسل نہیں ہوگا اور آدمی نماز پڑھنے کے قابل نہیں ہوگا لہذا ضروری ہے کہ غسل کرتے وقت خاص طور پر ان چند جگہوں پر پانی پہنچانے کا احسان رکھیں۔ سر اور داڑھی جو نیچے ٹھوس کے ایک ایک بال اور بدن کے ہر ہر دھنگے کی جڑ سے ٹوک تک غسل جانے کا خیال رکھیں۔ اسی طرح کان کا جو حصہ نظر آتا ہے اس کی گردیں اور سوراخ اسی طرح ٹھوڑی اور گلے کا جوڑ پیٹ کی ٹہنیوں بلٹیں ناف کے نازن اور پیٹ کا جوڑ۔ جگہ ساروں سرینوں کے پٹے کی جگہ زکرا اور ٹھیسوں کے پٹے کی جگہ ٹھیسوں کے نیچے کی جگہ عورت کے ڈھلکے پستان کے نیچے کا حصہ عورت کی شرمگاہ کا ہر حصہ ان

سب کو خیال سے پانی بہا دیا کر دھوئیں تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ کر بہ جائے۔

فصل کا طریقہ: فصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت یعنی دل میں نہانے کا ارادہ کر کے پہلے گھونٹ نکال دوں پانچوں کو تین مرتبہ دھوئے پھر استنجا کی جگہ کو دھوئے غواؤ نہاست لگی ہو پانچ لگی ہو پھر بدن پر اگر کہیں نہاست لگی ہو تو اس کو بھی دھوئے۔ اس کے بعد وضو کرے اور کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں خوب مہاند کرے۔ پھر ہاتھ میں پانی لے کر سارے بدن پر ہاتھ بھیر بھیر کر بدن کو طے خصوصاً ہاتھوں میں تاکہ کہیں بدن کا کوئی حصہ پانی پہنچے سے منہ نہ جائے پھر دھوئے کندھے پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر تین بار بائیں کندھے پر بہائے پھر سر پر اور پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے اور تمام بدن کے ہر حصہ کو خوب لبل کر دھوئے اور اچھی طرح دھیان رکھے کہ کہیں بازو یا بدن کی کھال یا کوئی دھبہ نہ رہ جائے۔ اور بال پانی پہنچے سے منہ نہ جائے۔

ضروری کی تنبیہ: بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ غسل تہجد بعد از فصل کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ نہانے میں ٹاپا پاک تہجد اور بدن سب پاک ہو جائے گا۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہجد اور بدن پر ہاتھ بھیرنے سے تہجد کی نہاست اور زیادہ پھیلتی ہے اور سارے بدن کو بلکہ نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے اس لئے نہانے میں لازم ہے کہ پہلے بدن کو اور اس کپڑے کو جس کو پہن کر نہاتے ہیں دھو کر پاک کر لیں اور نہ فصل تو کیا ہوگا اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے وہ بھی ٹاپا پاک ہو جائیں گی اور سارا بدن اور تہجد بھی ٹاپا پاک ہی رہ جائے گا۔

مسئلہ: فصل میں سر کے بال گندھے ہوئے نہ ہوں تو ہر بال پر جڑ سے لوگ تک پانی بہانا ضروری ہے اور اگر گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر فرض ہے کہ ان کو کھول کر جڑ سے لوگ تک ہر بال پر پانی بہائے اور عورت پر صرف بالوں کی جڑوں کو تر لینا ضروری ہے۔ گندھے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔ ہاں اگر چٹنی اتنی سخت گندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو چوٹی کو کھولنا ضروری ہے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۱۰۴)

مسئلہ: فصل میں کانوں کی بالیوں اور ناک کی کیل کے سوراخوں میں بالیوں اور کیل کو پھیر کر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

کن کن چیزوں سے فصل فرض ہو جاتا ہے: جن چیزوں سے فصل فرض ہو جاتا ہے وہ پانچ ہیں:

(۱) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلنا (۲) احتکام یعنی سوتے میں منی نکل جانا (۳) ذکر کے سر کا عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے داخل ہونا دونوں پر فصل فرض کر دیا ہے (۴) جنس کا ختم

ہوتا (۵) نکاح سے طلاق ہوتا۔ (ماہگیری ج ۱ ص ۱۵ مصری)

مسئلہ: ہمہ عید اقرعید۔ عرفہ کے دن اور احرام باندھتے وقت غسل کر لینا سنت ہے۔

(ماہگیری ج ۱ ص ۱۵)

مسئلہ: میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں غصہ نہ کرنا کہ اور وضو منورہ کی عارضی طواف کعبہ منیٰ میں داخل ہوتے عمروں کو ٹنگریاں مارنے کے لئے غسل کر لینا مستحب ہے۔ اسی طرح شبِ قدر شبِ براتِ عرفہ کی رات مردہ پہلنے کے بعد بخون اور قحط سے بھڑکنا میں آنے کے بعد نہا کپڑا پہننے کے لئے ستر سے آنے کے بعد استحاضہ بند ہونے کے بعد نکاح سے توبہ کرنے کے لئے نمازِ استسقاء کے لئے گرہن کے وقت نماز کے لئے۔ غول باریکی آندھی کے وقت ان سب صورتوں میں غسل کر لینا مستحب ہے۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۱۱۲ وغیرہ)

مسئلہ: جس پر غسل فرض ہو اس کو بغیر نہانے (۱) مسجد میں جانا (۲) طواف کعبہ (۳) قرآن مجید کا پھنا (۴) قرآن شریف پڑھنا (۵) کسی آیت کو گنگنا حرام ہے اور فائدہ دے دیتی اور دوسری دیتی کتابوں کو پھنا مکروہ ہے مگر آیت کی جگہوں پر ان کتابوں میں بھی پاتھ کا حرام ہے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۱۱۲)

مسئلہ: دوسرے شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وضو پاکی کرے۔

(بہار شریعت)

مسئلہ: غسل غافل میں اگر چہت نہ ہو ننگے بدن نہانے میں کوئی حرج نہیں ہاں اللہیت صورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے مگر ننگے نہانے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور اگر تہجد باندھے ہوئے ہو تو نہاتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: صورتوں کو دیکھ کر نہانا بہتر ہے۔ مرد کو کمرے ہو کر نہانے یا بیچ کر دلوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: غسل کے بعد فوراً کپڑے پہننے سے کوئی ننگے بدن نہ ہے۔

مسئلہ: جس طرح مردوں کو مردوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے اسی طرح عورتوں کو بھی عورتوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا جائز نہیں کیونکہ دوسروں کے سامنے ہاں ضرورت ستر کھولنا حرام ہے۔ (مذہب کتب فقہ)

مسئلہ: جس پر غسل واجب ہے اسے چاہئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے بلکہ جلد سے جلد غسل کرنے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں جب یعنی ایسا آدمی ہو جس پر غسل فرض ہے اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اگر غسل کرنے میں اتنی دیر کرے کہ نماز کا آخر وقت آ گیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے اب اگر تاخیر کرے گا تو گناہ کا۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۲)

مسئلہ: جس شخص پر غسل فرض ہے اگر وہ کھانا کھانا چاہتا ہے یا عورت سے جماع کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وضو کر لے یا کم سے کم ہاتھ منہ دھو لے اور کچی کرے اور اگر ویسے ہی کھانے لیا تو کھانا نہیں کھر کھرو ہے اور محتاجی لانا ہے اور بے نہائے یا بے وضو کے جماع کر لیا تو بھی کھانا نہیں کھر جس شخص کو اشکام ہوا ہو اس کو بے نہائے ہوئے عورت کے پاس نہیں جانا چاہئے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۴۲)

تیمم کا بیان

اگر کسی وجہ سے پانی کے استعمال میں قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل دونوں کے لئے تمم کر لینا جائز ہے۔ مثلاً انکی جگہ ہو کہ وہاں چاروں طرف ایک میل تک پانی کا پھونڈ ہو یا پانی تو قریب ہی میں ہو مگر دشمن یا درندہ یا نور کے خوف یا کسی دوسری وجہ سے پانی نہ لے سکا ہو یا پانی کے استعمال سے بیمار ہو جانے یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ اور گمان غالب ہو تو ان صورتوں میں یہاں وضو اور غسل کے تمم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔

تیمم کا طریقہ: تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھ کر پہلے دل میں تیمم کی نیت کرے اور زبان سے یہ بھی کہے کہ نويت ان تیمم طهرا للی اللہ تعالیٰ بمرءوں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کر کے زمین یا دیوار پر دونوں ہاتھوں کو مارے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پورے چہرے پر اس طرح بھیرے کہ جہاں تک وضو میں چہرہ وضو فرض ہے پورے چہرے پر ہر جگہ ہاتھ بھر جائے اگر بلاق یا ہاتھ پہنے ہو تو اس کو ہٹا کر اس کے نیچے کی کھال پر ہاتھ بھیرے۔ پھر دونوں ہاتھوں کو زمین یا دیوار پر مار کر اپنے ماتھے پر ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور بائیں ہاتھ کو اپنے داہنے پر رکھ کر دونوں ہاتھوں پر کہنیں سمیت ہاتھ بھیرے اور جہاں تک وضو میں دونوں ہاتھوں کا وضو فرض ہے وہاں تک ہاتھ کے ہر حصہ پر ہاتھ بھر جائے۔ اگر ہاتھوں میں چوڑیاں یا کوئی زیور پہنے ہوئے ہو تو زیور کو ہٹا کر اس کے نیچے کھال پر ہاتھ بھیرے۔ اگر چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر بال برابر جگہ پر بھی ہاتھ نہیں بھیرے تو تیمم نہیں ہوگا اس لئے خاص طور پر اس کا دھیان رکھنا چاہئے کہ چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ہر جگہ ہاتھ بھیرے۔

(در مختار ج ۱ ص ۱۵۸ وغیرہ)

تیمم کے شرائط: تیمم میں تین چیزیں فرض ہیں: (۱) تیمم کی نیت (۲) پورے چہرے پر ہاتھ بھیرنا (۳) کہنیں سمیت دونوں ہاتھوں پر ہاتھ بھیرنا۔ (در مختار ج ۱ ص ۱۵۳)

تیمم کی مستثنیات: جس چیز میں تیمم میں صحت ہے: (۱) بسم اللہ پڑھنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) ہاتھوں کو زمین پر مار کر اگر غبار یا دھواں لگ گیا ہو تو بھارتا (۴) زمین پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو لوٹ دینا

(۵) پہلے منہ پر ہاتھ بھیرنا (۶) ہاتھ ہاتھوں پر ہاتھ بھیرنا (۷) چہرہ ہاتھوں پر لگا کر ہاتھ بھیرنا
 ایسا نہ ہو کہ چہرہ پر ہاتھ بھیر کر ہاتھوں کے بعد ہاتھوں پر ہاتھ بھیرے (۸) پہلے دائیں ہاتھ پر بائیں
 ہاتھ پر ہاتھ بھیرنا (۹) انگلیوں سے دواڑھی کا خیال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خیال کرنا جبکہ ان میں غبار
 بھر گیا ہو۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۶ وغیرہ)

مسئلہ: مثلاً ریت، پتھر، گھیر وغیرہ ہر اس چیز سے تم ہو سکا ہے جو زمین کی جنس سے ہو۔ تو ہاتھ کا کچڑا
 راکھا، تاپا، گھڑی وغیرہ سے تم نہیں ہو سکا جو کہ زمین کی جنس سے نہیں ہیں۔ یاد رکھو کہ جو چیز آگ سے
 جل کر رہا کر ہوئی ہے نہ پختہ تھی ہے نہ زمین کی جنس سے ہے جیسے مثلاً وغیرہ اور جو چیز آگ سے جل کر
 رہا کر ہو جائے یا بجھل جائے وہ زمین کی جنس سے نہیں ہے جیسے گھڑی اور سب دھاتیں۔ (عالمہ کتب)
 مسئلہ: ذرا کھ سے تم جائز نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: کچا کی دیر ہمارے ہاتھ کی لافٹ سے تم جائز ہے اگر چہ ان پر غبار نہ ہو اس طرح مثلاً پتھر وغیرہ پر بھی
 غبار ہو یا نہ ہو پھر حال تم جائز ہے۔ (عالمہ کتب)

مسئلہ: مسجد میں سوا تھا اور نہانے کی حاجت ہو گئی تو فوراً ہی تم کر کے جلد مسجد سے نکل جائے۔
 مسئلہ: کسی وجہ سے نماز کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ اگر وضو کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہئے کہ تم
 کر کے نماز پڑھ لے لہذا اس پر لازم ہے کہ وضو کر کے اس نماز کو پڑھائے۔

(درمکات و المسائل ج ۱ ص ۱۲۳)

مسئلہ: جس جگہ سے ایک شخص نے تم لیا اسی جگہ سے دوسرا بھی تم کر سکتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۷۰)

مسئلہ: حمام میں جو یہ مشہور ہے کہ مسجد کی دیوار یا زمین سے تم نہا کر یا کمرہ سے نہا کر ہے۔ مسجد کی دیوار اور
 زمین پر بھی تم بنا کر است جا سکتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۰)

مسئلہ: تم کے لئے زمین پر ہاتھ بھیر اور چہرہ اور ہاتھوں پر ہاتھ بھیرنے سے پہلے ہی تم نہانے کا کوئی
 سبب پایا گیا تو اس سے تم نہیں کر سکتا بلکہ اس کو لازم ہے کہ وہ دوبارہ ہاتھ زمین پر مار کر تم کرے۔
 (بہار شریعت ج ۲ ص ۷۰ وغیرہ)

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو قاتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تم لگی جا سکتا ہے گا اور ان کے علاوہ
 پانی کے استعمال پر قضا ہو جانے سے بھی تم نہاؤں گے۔ (عالمہ کتب فقہ)

استحشاء کا بیان

جب استحقاقِ خانہ میں داخل ہوتا ہے تو اقلہم اسی احد ذہبک من العبت والعبت پڑھ کر پہلے بائیں قدم رکھے اور نکلتے وقت داہنا پاؤں نکالے اور غفر اللہک پڑھے۔

(ترمذی شریف ج ۱ ص ۳)

بیٹاب کے بعد استحقاق کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پاک مٹی یا پتھر پر پچھنے پرانے کپڑے لے کر بیٹاب کی جگہ کو سکھالے اور اگر قطرہ آئے کا شہ ہوتا کچھ فضل لے یا کھائیں کر یا پاؤں ذمین پر مار کر کوشش کرے کہ رکا ہوا قطرہ باہر نکل پڑے پھر پانی سے بیٹاب کی جگہ کو دھو ڈالے اور پاخانہ کے بعد استحقاق کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چند دھیلوں یا پتھروں سے پاخانہ کی جگہ کو پونچھ کر صاف کرے پھر پانی سے اچھی طرح دھو لے۔

مسئلہ: اسیلا اور پانی دونوں بائیں ہاتھ سے استعمال کرے۔ داہنے ہاتھ سے استحقاق نہ کرے۔

مسئلہ: اسیلا استعمال کرنے کے بعد پانی سے بھی دھو لیتا یا استحقاق کا مستحب طریقہ ہے نہ صرف اسیلا اور صرف پانی سے بھی استحقاق کر لیتا جائز ہے۔

مسئلہ: کھانے کی چیزیں "کافلہ بڑی" مگر برکوت اور جانوروں کے چارے سے استحقاق کرنا منع ہے۔

مسئلہ: بیٹاب پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں اتر یا دکن کی جانب منہ کرنا چاہئے۔

مسئلہ: آلاب یا ندی کے گھاٹ پر نہ کوئیں یا حوض کے کنارے پانی میں اگرچہ بہتا ہوا پانی ہو پھل والے یا ساہیہ دار درخت کے نیچے ایسے کھیت میں جس میں بھیجی موجود ہو قبرستان میں شیخ سڑک اور راستوں پر جانوروں کے پائے سے جاتے یا پیٹنے کی جگہوں پر اور جہاں لوگ دھو یا غسل کرتے ہوں اور جس جگہ لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں ان سب جگہوں پر بیٹاب پاخانہ کرنا منع ہے۔ (درمیان ج ۱ ص ۲۴۹ و عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

مسئلہ: بیٹاب پاخانہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر یا کسی چیز کی آڑ میں بیٹھ کر کرنا چاہیے جہاں لوگوں کی نظر سڑ پر پڑے بیٹاب پاخانہ کرنا منع ہے۔

مسئلہ: دھو کے بچے ہونے پانی سے استحقاق کرنا چاہئے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۶)

مسئلہ: بچے کو پاخانہ بیٹاب پھرانے والے کو کرویہ ہے کہ اس بچے کا منہ یا پیٹھ قبلہ کی طرف کر دے۔ عورتیں اس طرف تو نہیں کیا کرتیں انہیں لازم ہے کہ اس کا عیال نہ لگیں۔

مسئلہ: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا ننگے ہو کر بیٹاب کرنا مکروہ ہے یونہی ننگے سر بیٹاب پاخانہ کو جانا یا اپنے سر پر ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعا یا اللہ و رسول ﷺ یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہو ممنوع ہے۔

ہاتھ عرض لک لہائی چڑائی سو ہاتھ نہ ہو تو اس عوض کو چھوٹا کوئی تقریباً ساڑھے پچیس ہاتھ ہو اور اگر لہائی چڑائی سو ہاتھ نہ ہو تو اس عوض کو چھوٹا عرض کہتے ہیں اگرچہ کتنا ہی کمزور ہو۔ بڑے عوض میں اگر کوئی نہاست پڑ گئی تو وہ اس وقت تک پاک بنا جائے گا جب تک کہ اس نہاست کے اثر سے اس کے پانی کا رنگ دیر یا حیرہ نہ بدل جائے اور چھوٹا عوض ایک قطرہ نہاست پڑ جانے سے بھی ناپاک ہو جائے گا۔

(محلہ کتب فقہ)

مسئلہ: جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔ یوں ہی اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پیر یا ٹخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو قصد یا بلا قصد وہ درود سے کم پانی میں بے وضوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر لہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دھلا ہوا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت و طہیرہ)

مسئلہ: اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر وضو کی نیت سے پانی میں ہاتھ ڈالا اور یہ وضو ثواب کا کام ہو چھٹے کمانے کے لئے یا وضو کے لئے تو یہ پانی مستعمل ہو گیا یعنی وضو کے کام کا نہ رہا اور اس کا بیجا بھی کمزور ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۹)

اس مسئلہ میں خاص طور پر دو بیان رکھنا چاہیے۔ عوام تو عوام بعض خواص بھی اس مسئلہ سے غافل ہیں۔ اس لئے زور سے بہتا ہوا پانی کہ اگر اس میں ٹکڑا ڈالا جائے تو اس کو بہالے جائے نہاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوگا لیکن اگر اتنی زیادہ نہاست پڑ جائے کہ وہ نہاست پانی کے رنگ یا حیرہ کو بدل دے تو اس صورت میں بہتا ہوا پانی بھی ناپاک ہو جائے گا اور اب یہ پانی اس وقت پاک ہوگا کہ پانی کا بہاؤ ساری نہاست کو بہالے جائے اور پانی کا رنگ اور بو حیرہ ٹھیک ہو جائے۔

مسئلہ: کلاب اور دی ہاتھ لہا دی ہاتھ چڑا عوض بھی بہتے ہوئے پانی کے ٹھم میں ہے۔ یہ بھی تھوڑی سی نہاست پڑ جانے سے ناپاک نہیں ہوگا لیکن جب اس میں اتنی نہاست پڑ جائے کہ پانی کا رنگ یا حیرہ بدل جائے تو ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: ناپاک پانی کو ٹھو بھی استعمال کرنا حرام ہے اور جانوروں کو بھی پلانا ناجائز ہے۔ ہاں گارے و طہیرہ کے کام میں لا سکتے ہیں مگر اس گارے میں کوئی کوسہ نہیں لگا ناجائز نہیں۔

مسئلہ: ناپاک پانی بدن یا کپڑے یا جس چیز میں بھی لگ جائے وہ ناپاک ہو جائے گا۔ اس کو جب تک پاک پانی سے دھو کر پاک نہ کر لیں ناپاک نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت و طہیرہ محلہ کتب)

(عامگیری ج ۱ ص ۲۲ مسری)

مسئلہ: گندھے اور ٹھیکڑ کا پینٹا کر پڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے یا نہیں؟

مسئلہ: پانی میں رہنے والے تمام جانوروں کا جو ٹھکانا پاک ہے؟ خواہ ان کی پینا مکمل پانی میں ہو جیسے مچھلی وغیرہ یا خشکی میں ہو جیسے کھجور، ٹیکڑا وغیرہ۔ (رد المحتار ص ۱۳۱)

مسئلہ: کسی کے منہ سے اتنا خون نکلا کہ تھوک میں سرخی آگئی اور اس نے فوراً پانی پیا تو یہ جو ٹھکانا پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو گئے۔ یوں ہی کسی نے شراب پی کر فوراً پانی پیا تو اس کا جو ٹھکانا پانی نہیں ہو گیا اور برتن بھی ناپاک ہو گیا۔

مسئلہ: شرابی کی سوئی میں اگر بڑی ہوں کہ شراب سوئی میں لگی ہو تو جب تک وہ سوئی میں کو پاک نہ کرے جو پانی پئے گا وہ پانی اور برتن دونوں ناپاک ہو جائیں گے۔ (رد المحتار ص ۱۳۹)

کنوئیں کے مسائل

کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پاخانہ پیشاب یا سرخی یا تلخ کی سیٹ یا خون یا تازی شراب وغیرہ کسی نجاست کا ایک قطرہ بھی گر پڑے یا کوئی بھی ناپاک چیز کنوئیں میں پڑ جائے تو کنوئیں ناپاک ہو جائے گا اور اس کا مکمل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ: اگر کنوئیں میں آدمی کا گنا یا بھینس، بکری یا اتا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر جائے یا چھوٹے سے چھوٹا ہونے والا خون والا کنوئیں میں گر کر پھول پھٹ جائے یا ایسا جانور جس کا جو ٹھکانا پاک ہے کنوئیں میں گر پڑے اگرچہ زخم و نکل آئے جیسے سوز و کد تو ان سب صورتوں میں کنوئیں ناپاک ہو جائے گا اور مکمل پانی نکالا جائے گا۔

مسئلہ: اگر مٹی یا سرخی یا اتا ہی جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے چھوٹے پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو چالیس ذول پانی نکالنا واجب اور ساٹھ ذول پانی نکالنا واجب ہے۔ اتنا پانی نکال دینے سے کنوئیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر چہ ہا چھبک، کرکٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ذول پانی نکالنا واجب اور بیس ذول پانی نکال دینا مستحب ہے۔ اس کے بعد کنوئیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: جن جانوروں کا جو ٹھکانا پاک ہے جیسے بکری، گنا یا بھینس وغیرہ ان میں سے اگر کوئی کنوئیں میں گر پڑے اور زخم و نکل آئے اور ان کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا معلوم نہ ہو تو کنوئیں پاک ہے لیکن

نہاست خفیہ: جیسے کہ 'بھینس'، 'بھینڑ'، 'بکری' وغیرہ طلال جانوروں کا پیشاب' یہیں ہی گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹنی سب نہاست خفیہ تھا۔

مسئلہ: نہاست خفیہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے اگر نماز پڑھ لی جائے تو ہوگی ہی نہیں اور قصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر نماز کو حقیر چیز سمجھتے ہوئے ایسا کیا تو کفر ہوا اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی، یعنی ایسی نماز کو وہ ہر الجناہ واجب ہے اور قصداً پڑھی تو گناہ گار بھی ہوا اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کر لینا سنت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگی مگر خلاف سنت ہوئی اور اس نماز کو وہ ہر الجناہ بہتر ہے۔

مسئلہ: نہاست خفیہ اگر گاڑھی ہو جیسے پانخانہ لید، گوبر، تو درہم کے برابر یا کم۔ زیادہ ہونے کے متقی یہ ہیں کہ وزن میں درہم کے برابر یا کم یا زیادہ ہو۔ درہم کا وزن ساڑھے چار ماٹھ ہے اور اگر نہاست خفیہ پتلی ہو جیسے پیشاب اور شراب وغیرہ تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چھڑائی ہے اور شریعت نے درہم کی لمبائی چھڑائی کی مقدار جھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی ہے، یعنی جھیلی خوب پھیلا کر بھرد رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ نک سکے۔ اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنی بڑی درہم کی لمبائی چھڑائی ہوتی ہے، یعنی دوپے کی لمبائی چھڑائی کے برابر۔ (در مختار ج ۱ ص ۲۸)

مسئلہ: نہاست خفیہ کا حکم یہ ہے کہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے۔ اگر اس کی چھڑائی سے کم ہے مثلاً آٹھین میں لگی ہے تو اس کی چھڑائی سے کم میں لگی یا ہاتھ میں ہاتھ کی چھڑائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے اور اگر پہری چھڑائی میں لگی ہو تو بغیر دھو کر پاک کئے نماز نہ ہوگی۔

(در مختار ج ۱ ص ۲۱۲)

جو نہاست کپڑے یا بدن میں لگی ہے اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نہاست ذل والی ہو جیسے لید، گوبر، پانخانہ تو اس کے دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے بدن یا کپڑا صاف ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور نہ ہو تو چار مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نہاست دور ہو جائے تو تین بار دھولینا بہتر ہے اور اگر نہاست ذل دار نہ ہو بلکہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ تہ کے ساتھ چھڑانے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

(در مختار ج ۱ ص ۲۱۲ تا ۲۱۳)

مسئلہ: نہاست خفیہ اور خفیہ کے جواگ، انگ، ٹھم بتائے گئے ہیں یہ اسی وقت ہیں کہ بدن اور کپڑے میں نہاست لگی ہو اور اگر کسی پتلی چیز دودھ یا سرکہ یا پانی میں نہاست پڑ جائے تو چاہے نہاست خفیہ ہو یا

مسئلہ: جودین گور سے لپٹی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہیں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی مونا کپڑا بچھایا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں تری ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین ہبیک کر اس کو تر کر دے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہو جائے گا اور نماز نہ ہوگی۔
(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۸)

حیض و نفاس و جنابت کا بیان

بالد عورت کے آگے کے مقام سے (ہر ماہ) جو خون عادت کے طور پر نکلتا ہے اور بیماری اور بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اس کو حیض کہتے ہیں اور جو خون بیماری کی وجہ سے آئے اس کو استحاضہ کہتے ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کہلاتا ہے۔

مسئلہ: حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں یعنی پورے بھر گھٹنے ہے۔ جو خون اس سے کم مدت میں بند ہو گیا وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے اور حیض کی مدت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں۔ اگر دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض مکمل مرتبہ اسے آیا ہے تو دس دن تک حیض مانا جائے گا اور اس کے بعد جو خون آیا وہ استحاضہ ہے اور اگر پہلے اس عورت کو حیض آچکے ہیں اور اس کی عادت دس دن سے کم تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا وہ استحاضہ ہے۔ مثال کے طور پر یہ سمجھو کہ اس کو ہر مہینے میں پانچ دن حیض آنے کی عادت تھی اب کی مرتبہ دس دن آیا تو دس دن حیض ہے اور اگر بارہ دن خون آیا تو عادت والے پانچ دن حیض کے مانے جائیں گے اور سات دن استحاضہ کے اور ایک حالت مقررہ تھی بلکہ کبھی چار دن کبھی پانچ دن حیض آیا کرتا تھا تو مکمل مرتبہ جتنے دن حیض کے تھے وہی اب بھی حیض کے دن مانے جائیں گے اور باقی استحاضہ مانا جائے گا۔

مسئلہ: کم سے کم نو برس کی عمر سے عورت کو حیض شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی عمر پچیس سال ہے۔ اس عمر والی عورت کو آنسہ (حیض دوا دوسے نام اسید ہونے والی) کہتے ہیں۔ نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آئے وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے لیکن سی پچیس برس کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ بھی استحاضہ ہے لیکن اگر کسی عورت کو پچیس برس کی عمر کے بعد بھی خالص خون بالکل ایسے ہی رنگ کا آیا جیسا کہ حیض کے دن آنے میں آیا کرتا تھا تو اس حیض کو مان لیا جائے گا۔

مسئلہ: حاملہ عورت کو جو خون آیا وہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے لیکن سی حیض و نفاس کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے

(ماہگیری بیچ، ص ۷۳)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں عورت کو مسجد میں جانا حرام ہے۔ ہاں اگر چہ یا دھندے سے ڈر کر یا کسی بھی شہید مجبوری سے مجبور ہو کر مسجد میں چلی جائے تو جائز ہے مگر اس کو چاہئے کہ عجم کر کے مسجد میں جائے۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت اگر عید گاہ میں داخل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں اگر مسجد کے باہر رہ کر اور ہاتھ بڑھا کر مسجد سے کوئی چیز اٹھائے یا مسجد میں کوئی چیز رکھ دے تو جائز ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس والی عورت کو خانہ کعبہ کے اندر جانا اور اس کا طواف کرنا اگرچہ مسجد حرام کے باہر سے ہو حرام ہے۔ (ماہگیری بیچ، ص ۷۴)

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کو اپنے ہستر پر سلاتے میں غلبہ ثبوت یا اپنے کو قبا بوس میں نہ رکھنے کا اندیشہ ہو تو شوہر کے لئے لازم ہے کہ بیوی کو اپنے ہستر پر نہ سلائے بلکہ اگر مکان غالب ہو کہ غلبہ ثبوت پر قاید نہ کھ سکے گا تو شوہر کو ایسی حالت میں بیوی کو اپنے ساتھ سلاتا حرام اور گناہ ہے۔

مسئلہ: حیض و نفاس کی حالت میں بیوی کے ساتھ ہستری کو حلال سمجھ کر ہے اور حرام سمجھتے ہوئے کر لیا تو سخت گناہگار ہوا اس پر تو یہ کرنا فرض ہے اور اگر شروع حیض و نفاس میں ایسا کر لیا تو ایک دینار اور اگر قریب قسم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مستحب ہے تاکہ خدا تعالیٰ کے غضب سے امان پائے۔

(ماہگیری بیچ، ص ۷۵ صوفیہ)

مسئلہ: روزے کی حالت میں اگر حیض و نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ ہاتھ دھو کر اس کی قضاء کئے فرض تھا تو قضاء فرض ہے اور نفل تھا تو قضاء واجب ہے۔

مسئلہ: نفاس کی حالت میں عورت کو زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے۔ یوں ہی حیض و نفاس والی عورت کو ساتھ کھلانے اور اس کا جو کھا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ ہندوستان میں بعض جگہ جاہل عورتیں حیض و نفاس والی عورتوں کے برتن الگ کر دیتی ہیں بلکہ ان برتنوں کو اور حیض و نفاس والی عورتوں کو نہیں جانتی ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ایسی بیہودہ رسموں سے مسلمان عورتوں کو بچنا لازم ہے۔

اکثر عورتوں میں رواج ہے کہ جب تک چاند پورا نہ ہو جائے اگرچہ نفاس کا خون بند ہو چکا ہو وہ نہ نماز پڑھتی ہیں نہ اپنے کو نماز کے قائل سمجھتی ہیں یہ بھی محض جہالت ہے۔ شریعت کا حکم یہ ہے کہ جیسے ہی نفاس کا خون بند ہو اسی وقت سے نماز شروع کر دیں اور اگر نہانے سے چھاری کا اندیشہ ہو تو عجم کر کے نماز پڑھیں۔

نماز ہرگز ہرگز نہ چھوڑی۔

مسئلہ: جنس و نفاس والی عورت یا ایسے مرد و عورت جن پر غسل فرض ہے۔ اگر یہ لوگ قرآن شریف کی تعلیم دیں تو ان کو لازم ہے کہ قرآن مجید کے ایک ایک لفظ پر سانس توڑ توڑ کر پڑھ جائیں مثلاً اس طرح پڑھ جائیں کہ الحمد پڑھ کر سانس توڑ دیں پھر الحمد پڑھ کر سانس توڑ دیں۔ پھر رب العالمین پڑھیں۔ ایک سانس میں پوری آیت لگا جائے پڑھیں اور قرآن شریف کے الفاظ کو بچے کر کے پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: قرآن مجید کے علاوہ اور دوسرے وحیلے مکہ شریف و مدینہ شریف وغیرہ کو پڑھنا جب کے لئے جائز است جائز بلکہ مستحب ہے جیسے کہ جنس و نفاس والی عورت کے لئے قرآن شریف کے علاوہ دوسرے تمام اذکار و وظائف کو پڑھنا جائز و درست بلکہ مستحب ہے۔ (ما تیسری ج ۱ ص ۳۶)

معذور کا بیان: جس شخص کو کوئی ایسی بیماری ہو جیسے عیاشیاب کے قطرے لکھنے یا دست آنے یا احتیاج کا غول آنے کے امراض کا ایک نماز کا پورا وقت گزر گیا اور وہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا تو ایسے شخص کو شریعت میں معذور کہتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے شریعت کا یہ حکم ہے کہ جب کسی نماز کا وقت آ جائے تو معذور لوگ وضو کریں اور اسی وضو سے چھٹی نمازیں پڑھ لیں پڑھتے رہیں۔ اس درمیان میں اگرچہ بار بار قطرہ وغیرہ آتا رہے مگر ان لوگوں کا وضو اس وقت تک نہیں ٹوٹے گا جب تک کہ اس نماز کا وقت باقی رہے اور جیسے ہی نماز کا وقت ختم ہوا ان لوگوں کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے پھر دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔ (ما تیسری ج ۱ ص ۳۸)

مسئلہ: جب کوئی شخص شریعت میں معذور مان لیا گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک بار بھی اس کا قطرہ پایا یا جا تا رہے گا وہ معذور ہی رہے گا جب اس کو اتنی شفا حاصل ہو جائے کہ ایک نماز کا پورا وقت گزر جائے اور اس کو ایک مرتبہ بھی قطرہ وغیرہ نہ آئے تو اب یہ شخص معذور نہیں مانا جائے گا۔ (ما تیسری ج ۱ ص ۳۸)

مسئلہ: معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے لیکن اگر کوئی وضو کرنے والی دوسری چیز پانی گئی تو اس کا وضو جا تا رہے گا جیسے کسی کو قطرے کا مرض ہے اور وہ معذور مان لیا گیا تو نماز کے پورے وقت میں قطرہ آنے سے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن ہوا ٹھنکے سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں قطرہ آ جاتا ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے میں قطرہ نہیں آتا تو اس پر فرض ہے کہ نماز بیٹھ کر پڑھا کرے اور وہ معذور شمار نہیں کیا جائے گا۔

ہاڑوں میں صبر کا وقت تقریباً اڑھ گھنٹے لہا رہتا ہے اور گرمیوں میں قریب قریب دو گھنٹے (کچھ کم زیادہ) مختلف تاریکوں میں لہ رہتا ہے۔ صبر کی نماز میں پیش تاخیر مستحب ہے لیکن تاخیر کا غیر کہ سورج کی ٹہکی میں زبردستی آ جائے۔

مغرب کا وقت: سورج ڈوبنے کے بعد سے مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق غائب ہونے تک رہتا ہے۔ شفق سے مراد وہ پھیدی ہے جو سورج ڈوبنے کی سرئی کے بعد حکیم میں صبح صادق کی پھیدی کی طرح اتر دکن میں پھیلی رہتی ہے۔ مغرب کے وقت کی لمبائی ہمارے دیار میں کم سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ اڑھ گھنٹہ تقریباً ہوا کرتی ہے اور ہر روز جتنا لمبا فجر کا وقت ہوتا ہے اتنا ہی لمبا مغرب کا وقت بھی ہوتا ہے۔

عشاء کا وقت: شفق کی پھیدی غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق کی پھیدی ظاہر ہونے تک ہے لیکن عشاء میں پہلی رات تک تاخیر کرنی مستحب ہے اور آدھی رات تک صبح ہے اور آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

نماز وتر کا وقت: وہی ہے جو نماز عشاء کا وقت ہے لیکن عشاء پڑھنے سے پہلے وتر نہیں پڑھی جاسکتی کیونکہ عشاء اور وتر میں ترجیح فرض ہے یعنی ضروری ہے کہ پہلے عشاء پڑھ لی جائے اس کے بعد وتر پڑھی جائے۔ اگر کسی نے قصداً عشاء کی نماز سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر ادا نہیں ہوگی بلکہ عشاء پڑھنے کے بعد پھر وتر پڑھنی پڑے گی۔ ہاں اگر بھول کر وتر عشاء سے پہلے پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء بغیر وضو کے پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی تھی تو وہ وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھے لیکن وتر جو پہلے پڑھ لی ہے وہ ادا ہوگی اس کو ہرانا ضروری نہیں۔

مکروہ وقتوں کا بیان

مسئلہ: سورج نکلنے وقت سورج ڈوبنے وقت اور ایک دو پہر کے وقت کوئی نماز پڑھنی جائز نہیں لیکن اس دن کی صبرا اگر نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر صبر میں اتنی دیر کر کے نماز پڑھنی سخت گناہ ہے۔

مسئلہ: ان تینوں وقت میں قرآن مجید کی عبادت بھڑ نہیں ہے۔ اچھا یہ ہے کہ ان تینوں وقتوں میں کلمہ یا تسبیح یا اور دُشرف وغیرہ پڑھنے میں مشغول رہے۔ (ما تلبسہ)

مسئلہ: اگر ان تینوں وقتوں میں جنازہ لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں کراہت اس

تک کوئی نماز سنت و نفل و غیرہ جائز نہیں۔

۶- عینِ خطبہ کے درمیان کوئی نماز سنت و نفل و غیرہ جائز نہیں چاہے بعد کا خطبہ ہو یا عیدین کا یا اگر عین کی نماز کا یا نماز استسقاء یا کلاخ کا لیکن ہاں صاحبِ ترتیب کے لئے بعد کے خطبہ کے دوران بھی قصاص نماز کو پڑھ لینا لازم ہے۔

۷- عید کی نماز سے پہلے نفل نماز کروئے ہے چاہے گھر میں پڑھے یا مسجد میں یا عید گاہ میں۔

۸- عیدین کی نماز کے بعد بھی عید گاہ یا مسجد میں نماز نفل پڑھنی مکروہ ہے۔ ہاں اگر گھر میں نفل پڑھے تو یہ مکروہ نہیں۔

۹- میدانِ عرفات میں جو عمرہ و عمر ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان دونوں نمازوں کے درمیان میں اور بعد میں نفل سنت مکروہ ہے۔

۱۰- مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان دونوں نمازوں کے بیچ میں نفل سنت پڑھنی مکروہ ہے۔ دونوں نمازوں کے بعد اگر نفل سنت پڑھئے تو مکروہ نہیں ہے۔ (جائزگیری و درغلام)

۱۱- نماز فرض کا وقت اگر تک ہو گیا تو ہر نماز یہاں تک کہ فجر و ظہر کی سنتیں پڑھنی بھی مکروہ ہیں۔ جلدی جلدی فرض پڑھ لے تاکہ نماز قضا نہ ہوتے پائے۔

۱۲- جس بات سے دل بے اور اس کو دور کر سکا ہو تو اسے دور رکھے بلیر ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانہ، عیاش یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے۔ یوں ہی کھانا سامنے آ گیا اور ہلک لگی ہو یا دوسری کوئی بات ایسی ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو تو ایسی صورت میں نماز پڑھنی مکروہ ہے البتہ اگر وقت جا رہا ہو تو ایسی حالت میں بھی نماز پڑھ لے تاکہ قضا نہ ہو جائے لیکن پھر اس نماز کو دہرائے۔

اذان کا بیان

اذان کے فضائل اور اس کے ثواب کے بیان میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں۔ قرظی و ابوداؤد و ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ جو شخص سات برس تک ثواب کی نیت سے اذان پڑھے گا اس کے لئے جہنم سے نہایت گھبراہٹ جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۵ باب الاذان)

اذان اسلام کا نشان ہے، اگر کسی شہر یا گاؤں کے لوگ اذان پڑھنا چھوڑ دیں تو بادشاہ اسلام ان کو مجبور کر کے اذان پڑھوائے اور اس پر بھی لوگ نہ انہیں تو ان سے جہاد کرے۔

استقبال قبلہ کے چند مسائل

پہلی نماز میں غارتگہ کی طرف منہ کرنا نماز کی شرط اور ضروری علم ہے لیکن چند صورتوں میں اگر قبلہ کی طرف منہ نہ کرے پھر بھی نماز چار ہے مثلاً:

مسئلہ: جو شخص دریا میں کسی تختہ پر بہا جا رہا ہو اور کبھی اندیشہ ہو کہ منہ پھیرنے سے ڈوب جائے گا اس طرح کی مجبوری سے وہ قبلہ کی طرف منہ نہیں کر سکتا تو اس کو چاہیے کہ وہ جس رخ بھی نماز پڑھ سکتا ہو پڑھ لے اس کی نماز ہو جائے گی اور بعد میں اس نماز کو دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: چار میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر سکے اور وہاں دوسرا ایسا کوئی آدمی بھی نہیں کہ جو کعبہ کی طرف اس کا منہ کر دے تو وہ اس مجبوری کی حالت میں جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھ لے گا اس کی نماز ہو جائے گی اور اس نماز کو بعد میں دہرانے کی بھی ضرورت نہیں۔

(بہار شریعت و رد المحتار)

مسئلہ: چلتی ہوئی کشتی میں اگر نماز پڑھے تو تکبیر تحریر کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز شروع کرے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کی طرف منہ پھیرتا رہے اگرچہ فرض نماز ہو یا نفل۔ (فتیہ)

مسئلہ: اگر یہ نہ معلوم ہو کہ قبلہ کدھر ہے اور وہاں کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو نماز کی کو چاہیے کہ اپنے دل میں سوچے اور حد حرقہ ہونے پر دل جم جائے اسی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (مدیۃ المصلیٰ وغیرہ)

مسئلہ: جس طرف دل جم کیا تھا اور منہ کر کے نماز پڑھ دیا تھا پھر درمیان نماز ہی میں اس کی یہ رائے بدل گئی کہ قبلہ دوسری طرف ہے یا اس کو اپنی غلطی معلوم ہو گئی تو اس پر فرض ہے کہ فوراً ہی اس طرف گھوم جائے اور پہلے جتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے اس میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ اسی طرح اگر نماز میں اس کو چاروں طرف بھی گھومنا پڑا پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی اور اگر رائے بدلتے ہی یا غلطی ظاہر ہوتے ہی دوسری طرف نہیں گھوما اور تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر دیر لگا دی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (در مختار و رد المحتار ج ۱ ص ۴۹۱)

مسئلہ: نماز کی رائے اگر بلا غلط قصداً جان بوجہ کہ قبلہ سے سینہ پھیر دیا تو اگرچہ فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ پھیر لیا پھر بھی اس کی نماز ٹوٹ گئی اور وہ پھر سے نماز پڑھے۔ اور اگر نماز میں بلا قصد و ارادہ قبلہ سے سینہ پھیر گیا اور فوراً ہی اس نے قبلہ کی طرف سینہ کر لیا تو اس کی نماز ہو گئی۔ (مدیۃ المصلیٰ وغیرہ)

سوال: چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا کھیر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتکا اور کعبہ پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا کھیر۔

سوال: اور دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا کھیر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا کھیر۔

فائدہ: نفل نماز پڑھ کر پڑھنا بھی جائز ہے لیکن کھڑے ہو کر فرض پڑھنے میں دو گنا ثواب ملتا ہے اور پھر کر نفل پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔

سوال: عصر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: 4 ٹھہر رکعت۔ پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پھر چار رکعت فرض۔

سوال: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا کھیر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتکا اور کعبہ پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا کھیر۔

سوال: مغرب کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: سات رکعت۔ پہلے تین رکعت فرض پھر دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت نفل۔

سوال: تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتکا اور کعبہ پیچھے

جواب: بیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اگر بیت کے الفاظ بھول کر کھڑے ہو جائیں تو نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: بیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں یعنی بیت میں زبان کا اعتبار نہیں تو اگر دل میں مثلاً علیہ کا پکا ارادہ کیا اور زبان سے علیہ کی جگہ عصر کا لفظ نکل گیا تو علیہ کی نماز ہو جائے گی۔

سوال: قضا نماز کی بیت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی بیت قضا میں ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہوگئی تو اس طرح بیت کرے کہ بیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: اگر کئی سال کی نمازیں قضا ہوں تو بیت کیسے کرے؟

جواب: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً علیہ پڑھنی ہے تو اس طرح بیت کرے کہ بیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے فرض علیہ کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

اسی طریقہ پر دوسری قضا نمازوں کی بیٹوں کو قیاس کرنا چاہیے۔

سوال: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھنی چاہئے گی؟

جواب: بیس (۲۰) رکعت دو رکعت فجر چار رکعت علیہ چار رکعت عصر تین رکعت مغرب چار رکعت عشاء تین رکعت وتر خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے۔ سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں ہے۔

(عامہ کتاب فقہ)

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے قبلہ کی طرف منہ کرے اور اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں ہاتھوں کے درمیان چار انگلیں کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھائے کہ دونوں انگلیں دونوں کانوں کی نو سے چھو جائیں باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں نہ بالکل ٹہکی ہوئی نہ بہت بھیلی ہوئی اس حال میں کہ کانوں کی نو سے چھوتے ہوئے دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ مسجدہ کی جگہ پر ہو نہ غیر بیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لا کر ناف کے نیچے اس طرح ہاتھ لگے کہ اپنی ہتھیلی کی گدی یا گلیں کھائی کے سرے پر پہنچیں کے پاس رہے اور بیچ کی تنیں انگلیاں بائیں کھائی کی بیچ پر

مسئلہ: قرأت فرض ہونے کا مطلب ہے کہ فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل اور سنتوں کی ہر ہر رکعت میں قرآن شریف پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی نے ان رکعتوں میں قرآن مجید نہیں پڑھا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: رکوع کا اولیٰ درجہ یہ ہے کہ آٹھ انگلیں کہ بائیں پڑھا میں تو گھٹنے تک پہنچی جائیں اور پورا رکوع یہ ہے کہ آٹھ انگلیں کہ پیٹ پر پہنچ جائیں۔

مسئلہ: سجدہ کی حقیقت یہ ہے کہ آٹھ زمین پر رہا ہوا اور کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو تو اگر کسی نے اس طرح کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی رہے تو نماز نہ ہوگی۔ (درمیان کہ تلاوتی رضویہ و بہار شریعت) ایک انگلی کے پیٹ کا سجدہ میں زمین سے لگا تو فرض ہے مگر دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ کا زمین سے لگا واجب ہے اور دونوں پاؤں کی دھول انگلیوں کا پیٹ سجدہ میں زمین سے لگا ہوا ہونا سنت ہے۔

مسئلہ: نماز کی رکعتوں کو پوری کر لینے کے بعد پوری احتمیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے اور اسی کا نام قعدہ اخیرہ ہے۔

مسئلہ: قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے قصد اور کسی عمل سے نماز کو ختم کر دینا خواہ سلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے یہ بھی نماز کے فرائض میں سے ہے لیکن اگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا کام کر کے نماز کو ختم کیا تو اگرچہ نماز کا فرض تو ادا ہو گیا لیکن اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات: ۱۔ نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں: ۱۔ غیر تحریرہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا۔ ۲۔ الحمد پڑھنا۔ ۳۔ فرض کی دو پھلی رکعتوں میں اور سنت و نفل اور وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ کوئی سورۃ یا تین چھٹی آیتیں کو ملانا۔ ۴۔ فرض نمازوں میں دو پھلی رکعتوں میں قرأت کرنا۔ ۵۔ الحمد کا سورۃ سے پہلے ہونا۔ ۶۔ ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا۔ ۷۔ الحمد اور سورۃ کے درمیان آمین اور بسم اللہ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا۔ ۸۔ قرأت کے بعد فوراً ہی رکوع کرنا۔ ۹۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا۔ ۱۰۔ دونوں سجدوں کے درمیان کسی رکعت کا فاصلہ نہ ہونا۔ ۱۱۔ تعذر یعنی رکوع و سجود اور قومہ جلسہ میں کم سے کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کے برابر ٹھہرنا۔ ۱۲۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ ۱۳۔ قومہ یعنی رکوع سے سجدہ کھڑا ہو جانا۔ ۱۴۔ قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل نماز ہو۔ ۱۵۔ فرض اور وتر اور سوا کچھ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں احتمیات سے زیادہ کچھ نہ پڑھنا۔ ۱۶۔ ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا۔ ۱۷۔ لفظ اسلام دوبارہ کہنا۔ ۱۸۔ وتر میں دوائے قنوت پڑھنا۔ ۱۹۔ وتر میں قنوت کی تکبیر۔ ۲۰۔ عیدین کی چھ زائکہ تکبیریں۔ ۲۱۔ عیدین میں

کا کرلوں سے اور پیٹ کا رانوں سے الگ رہنا۔ ۳۰۔ سجدہ کی حالت میں گلابیوں کو زمین پر بچھانا۔ ۳۱۔ صورت کو سجدہ میں اپنے بازو کو کرلوں سے پیٹ کو ران سے ران کو پٹلیوں سے اور پٹلیوں کو زمین سے ملا دینا۔ ۳۲۔ دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے چھٹنا۔ ۳۳۔ اور ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔ ۳۴۔ سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کا قہرہ ہونا اور ٹلی ہوئی ہونا۔ ۳۵۔ اور پاؤں کی دوسری انگلیوں کے پیٹ کا زمین پر لگانا۔ ۳۶۔ دوسری رکعت کے لئے ہاتھوں کے ٹلی گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔ ۳۷۔ قہرہ میں بائیں پاؤں بچھا کر دونوں سر پہ اس پر رکھ کر چھٹنا۔ ۳۸۔ دایاں قدم کھڑا رکھنا۔ ۳۹۔ اور دایاں قدم کی انگلیوں کا قہرہ رخ کرنا۔ ۴۰۔ صورت کو دونوں پاؤں دایاں جانب نکال کر بائیں سر پہ چھٹنا۔ ۴۱۔ دایاں ہاتھ دایاں ران پر۔ ۴۲۔ اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا۔ ۴۳۔ اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا۔ ۴۴۔ کمرہ شہادت پر کلک کی انگلی سے اشارہ کرنا۔ ۴۵۔ قہرہ الخیرہ میں احتیاط کے بعد دو شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنا۔

نماز کے مستحبات: ۱۔ حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنا۔ ۲۔ رکوع میں قدم کی پشت پر رکھنا۔ ۳۔ سجدہ میں ناک پر نظر رکھنا۔ ۴۔ قہرہ میں سینے پر نظر جھکانا۔ ۵۔ پہلے سلام میں داہنے شانے کو دیکھنا۔ ۶۔ دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر کرنا۔ ۷۔ بھائی آئے تو منہ بند کئے رکھنا اور اس سے بھائی خد کے تو ہونٹ دانت کے لپے دو بائے اور اس سے بھی خد کے تو قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ کی پشت سے صفا حاک لے اور قیام کے علاوہ دوسری حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے بھائی روکنے کا مجرب طریقہ یہ ہے کہ دل میں یہ خیال کرے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھائی نہیں آتی تھی۔ دل میں یہ خیال آئے لی بھائی کا آنا بند ہو جائے گا۔ ۸۔ مرد کے لئے عجیر قریم کے دقت ہاتھ پکڑے سے باہر نکالنا۔ ۹۔ صورت کے لئے پکڑے کے اندر بھرے۔ ۱۰۔ جہاں تک ممکن ہو کما لسی کو دفع کرنا۔ ۱۱۔ جب تکبر حق علی اللہ کے تو امام و مقتدی سب کو کھڑا ہو جانا۔ ۱۲۔ جب تکبر قد قامت الصلوۃ کے تو نماز شروع کر سکتا ہے مگر بھر یہ ہے کہ اقامت پوری ہو جانے پر نماز شروع کرے۔ ۱۳۔ دونوں ہاتھوں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا۔ ۱۴۔ مقتدی کو امام کے ساتھ شروع کرنا۔ ۱۵۔ سجدہ زمین پر یا کچھ بلاتے ہوئے کرنا۔

نماز کے بعد ذکر و دعا

نماز کے بعد بہت سے اذکار اور دعاؤں کے پڑھنے کا حدیثوں میں ذکر ہے ان میں سے جس قدر پڑھ سکے پڑھئے لیکن غم و غریب اور عشاء میں تمام دعائے سنوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھیں۔

مسئلہ: جن عذر دس کی وجہ سے نماز یا جماعت چھوڑ دینے میں گناہ نہیں آتا وہ یہ ہیں:-

- ۱- ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت اور دشواری ہو۔ ۲- سخت بارش۔ ۳- بہت زیادہ کچھڑ۔ ۴- سخت سردی۔ ۵- سخت اندھیری رات۔ ۶- آنکھی۔ ۷- پاخانہ پی شاپ کی حاجت۔ ۸- ریح کا بہت زور ہونا۔ ۹- ظالم کا خوف۔ ۱۰- قاتلہ بھوٹ جانے کا خوف۔ ۱۱- اندھا ہونا۔ ۱۲- پانچ ہونا۔ ۱۳- اتنا بڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو۔ ۱۴- مال و سامان یا کھانا یا ہلاک ہو جانے کا ڈر۔ ۱۵- غلطی کو قرض خود کا ڈر۔ ۱۶- بیماری دیکھ بھال کر اگر یہ چلا جائے گا تو بیمار کو تکلیف ہوگی یا وہ گھبرائے گا یہ سب کچھ جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

(درمناج ۱ ص ۷۳)

مسئلہ: عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی جماعت ہو یا عیدین کی۔ عورت چاہے جوان ہو یا بڑھیا ہی عورتوں کو ایسے محلوں میں جانا بھی نا جائز ہے جہاں عورتوں مردوں کا اجتماع ہو۔ (درمناج ۱ ص ۸۰)

مسئلہ: اکیلا مقتدی چاہے لاکا ہوا نام کے برابر دینی طرف کھڑا ہو یا عیسائی یا چھپے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ دو مقتدی ہوں تو چھپے کھڑے ہوں نام کے برابر کھڑے ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ دو سے زیادہ کا امام کے بغل میں کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمناج ۱ ص ۸۱)

مسئلہ: پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جنازہ میں پہلی صف میں ہونا افضل ہے۔ (درمناج ۱ ص ۸۳)

مسئلہ: امام ہونے کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت وغیرہ کے احکام سب سے زیادہ جانتے والا ہو۔ پھر وہ شخص جو قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو زیادہ سنی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا پھر جس کے اخلاقی زیادہ اچھے ہوں یا کمزور زیادہ چہرہ گزار۔ فرض کہ چند آدمی برابر رہتے کے ہوں تو ان میں جرح شرعی حیثیت سے توفیق رکھتا ہو یا زیادہ حقدار امامت ہے۔ (درمناج ۱ ص ۷۳)

مسئلہ: قاضی مصلح جیسے شریفی، زما کاڑھی، سود خود، داغی، منڈالے، دلا یا کتا کر ایک صحت سے کم رکھنے والا ان لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے اور ان لوگوں کے چھپے نماز مکروہ تحریمی ہے اور نماز کو ہرانا

مسئلہ: دعائے قنوت وتر میں پڑھنا واجب ہے۔ اگر بھول کر دعائے قنوت چھوڑ دے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہے اور اگر قصداً چھوڑ دیا تو وتر کو ہرانا پڑے گا۔ (عائلیگیری ج ۱ ص ۱۰۳)

مسئلہ: دعائے قنوت ہر شخص چاہے امام ہو یا معتدی یا اکیلا ہمیشہ پڑھے اور ہو یا قضا رمضان ہو یا دوسرے دنوں میں۔ (عائلیگیری ج ۱ ص ۱۰۳)

مسئلہ: وتر کے سوا کسی اور نماز میں دعائے قنوت نہ پڑھے۔ ہاں البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی بڑا حادثہ واقع ہو تو فجر کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں اس کو قنوتہ نازل کہتے ہیں۔ (درمناں و درمناں ج ۱ ص ۳۵)

سجدہ سہو کا بیان

جو نماز میں چیزیں واجب ہیں اگر ان میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی کوچہا کرنے کے لئے سجدہ سہو واجب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں احتیاط پڑھنے کے بعد وہ اپنی طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کرے اور پھر احتیاط اور دو در شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ (درمناں ج ۱ ص ۴۹۶)

مسئلہ: اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز کو ہرانا واجب ہے۔

(درمناں ج ۱ ص ۴۹۶)

مسئلہ: جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر ان میں سے کوئی چھوٹ گئی تو نماز ہوگی غی نہیں اور سجدہ سہو سے بھی یہ کی چوری نہیں ہو سکتی بلکہ اگر سے اس نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔ (عائلی کتب)

مسئلہ: ایک نماز میں اگر بھول سے کسی واجب چھوٹ گئے تو ایک مرتبہ ہی دو سجدے سہو کے سب کے لئے کافی ہیں چھ بار سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔ (درمناں ج ۱ ص ۴۹۷)

مسئلہ: پہلے قعدہ میں احتیاط پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے میں اپنی زبان کا دیکھ کر کہ اللہم علی غلی غلی غلی پڑھ سکتے تو سجدہ سہو واجب ہے چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے اس لئے وہ بیان رکھو کہ پہلے قعدہ میں احتیاط ختم ہوتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائے۔ (درمناں و درمناں ج ۱ ص ۴۹۸)

نمازی کے آگے سے گزرتا نماز کو قاعدہ نہیں کرتا تھا، گزرنے والا مرد ہو یا عورت لیکن نمازی کے آگے سے گزرنے والا ملت گھبرا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے؟ تو وہ زمین میں رخصت ہانے کو گزرنے سے بچتا جاتا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنے کو گزرنے سے بچتا جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نہیں جانتا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چالیس دن کہا یا چالیس مہینہ کہا یا چالیس برس۔

(ترغیب راج، ص ۳۵)

نماز کے مکروہات

نماز میں جو باتیں مکروہ ہیں وہ یہ ہیں: پہلے یا بدن یا نمازی سوچنے سے کھینٹا، کھڑا سمیٹا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے دامن یا چادر یا تہبند اٹھانا، کھڑا لٹکانا، یعنی سر یا کندھے پر کھڑا چادر وغیرہ اس طرح ڈالنا کہ دونوں کندھے لٹکتے ہیں۔ کسی ایک آستین کو آدھی کھائی سے چڑھانا، دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا، بیو شباب یا پانچواں معلوم ہوتے وقت یا غلبہ یا ج کے وقت نماز پڑھنا، مرد کا سر کے بالوں کا جوڑا بعد نماز پڑھنا، انگلیاں پٹکانا، دوسرا دھرت پھیر کر دیکھنا، آستان کی طرف نگاہ اٹھانا، مرد کا سجدہ میں کھائیں کو زمین پر بچھانا، احتیاجات میں یا دونوں سجدوں کے درمیان دونوں ہاتھوں کو دان پر رکھنے کے بجائے زمین پر رکھ کر بیٹھنا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا، چادر میں اس طرح لپٹ کر نماز پڑھنا کہ بدن کا کوئی حصہ یہاں تک کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہوں، پگڑی اس طرح بعد نماز کے سر پر پگڑی کا کوئی حصہ نہ ہونا، اور منہ کو چھپا کر نماز پڑھنا، بے ضرورت نکلمہ مارنا، قصداً بھائی لینا، اگر خود ہی بھائی آجائے تو حرج نہیں، جس کپڑے پر جائداد کی تصویر ہو اسے لیکن کر نماز پڑھنا، تصویر کا نمازی کے سر پر یعنی صحت میں ہونا یا اوپر لٹکائی ہوئی ہونا، یا دائیں یا بائیں دھار میں بنی یا لٹکی ہوئی آگے پیچھے تصویر کا ہونا، یا عیب یا قبیحی میں تصویر لٹکی ہوئی ہو تو نماز میں کرہت نہیں۔

(درعی راج، ص ۳۲۹، دعا لکیری ج، ص ۹۹)

سجدہ گاہ سے نکھر پائیا اٹھنا، مگر جبکہ پورے طور پر سجدہ نہ کر سکا ہو، تو ایک بار بٹا دینے کی اجازت ہے۔ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا۔ نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ نہ رکھنا چاہئے، کرنا چادر موجود ہوتے ہوئے صرف پاہا یا تہبند لیکن کر نماز پڑھنا، لٹکا کھڑا لیکن کر نماز پڑھنا، نماز میں بلا حذر یا باقی

مسئلہ: ساپ وغیرہ مارنے کے لئے جھکناٹ لینے کا صحیح ذریعہ نماز توڑ دینا جائز ہے۔

(درمختار ص ۴۴۰)

مسئلہ: اپنے یا کسی اور کے درہم کے نقصان کا ذریعہ ہو جیسے دودھ داخل جانے کا یا گوشت ترکاری کے مل جانے کا ذریعہ ان صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے اسی طرح ایک درہم کی کوئی چیز چر لے بھاگا تو نماز توڑ کر اس کو پکڑنے کی اجازت ہے۔ (درمختار ص ۴۴۰)

مسئلہ: نماز پڑھ رہا تھا کہ ریل گاڑی چھوٹ گئی اور سامان ریل گاڑی میں ہے یا ریل گاڑی چھوٹ جانے سے نقصان ہو جائے گا تو نماز توڑ کر ریل گاڑی میں سوار ہو جانا جائز ہے۔

لعل نماز میں ہو اور ماں باپ بچہ یا ساری اہل خانہ کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے بعد میں اس کی قضا نماز پڑھ لے۔ (درمختار و رد المحتار ص ۴۴۰)

بیمار کی نماز کا بیان

مسئلہ: اگر بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا کہ مرض بڑھ جانے کا یا دیر میں اچھا ہوگا یا بکرا آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آنے کا یا ناقابل برداشت درد ہو جانے کا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (درمختار ص ۵۰۸)

مسئلہ: اگر لاشی یا دیوار سے ٹک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ (درمختار جلد ۱ ص ۵۰۹)

مسئلہ: اگر بکھویر کے لئے بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کھڑا ہو کہ کھڑا ہو کر اٹھا اکتیر کہ لے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہ لے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہوگی۔ (درمختار ص ۵۰۹)

مسئلہ: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چٹ لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے ٹھیکہ رکھ کر ذرا سر کو اونچا کرے اور دو کعبہ و مسجد ہر کے اشارے سے کرے۔ (درمختار ص ۵۱۰)

مسئلہ: اگر مریض سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ (درمختار ص ۵۱۰)

مسافر کی نماز کا بیان

جو شخص تقریباً ۹۶ کلومیٹر کی دوری کے سفر کا ارادہ کرے گھر سے نکلا اور اپنی ہستی سے باہر چلا گیا تو شریعت میں یہ شخص مسافر ہو گیا اب اس پر واجب ہو گیا کہ قصر کرے یعنی ٹکڑا ٹکڑا چار رکعت والی

مقدار میں رہے لگادی تو کھار ہوگا اور اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھتے ہی فوراً ہی رکوع میں چلا گیا اور رکوع کے بعد نماز کے دونوں سجدوں کو کر لیا تو اگرچہ سجدہ تلاوت کی حیثیت نہ کی ہو مگر سجدہ تلاوت بھی ہوا ہو گیا۔ (در مختار ج ۲ ص ۵۱۸)

مسئلہ: نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نمازی میں واجب ہے نماز کے باہر یہ سجدہ ادا نہیں ہو سکتا۔ (در مختار ج ۲ ص ۵۱۸)

مسئلہ: ارود زبان میں اگر آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھ دیا تب بھی پڑھنے والے اور سنے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو گیا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۳)

مسئلہ: ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں دوبارہ اسی آیت کی تلاوت کی تو دوسرا سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک مجلس میں اگر بار بار آیت سجدہ پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اور اگر مجلس بدل کر وہی آیت سجدہ پڑھی تو چھٹی مجلسوں میں اس آیت کو پڑھے گا اسنے ہی سجدے اس پر واجب ہو جائیں گے۔

مجلس بدلنے کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً کبھی تو جب بدلنے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے دوسرا ایک مجلس ہے اور پہلا ایک مجلس ہے اور کبھی ایک ہی جگہ میں کام بدل جانے سے مجلس بدل جاتی ہے جیسے ایک ہی جگہ بیٹھ کر سنی پڑھا یا تو یہ مجلس دس ہوئی پھر اسی جگہ بیٹھے لوگوں نے کھانا شروع کر دیا تو پہلی مجلس بدل گئی کہ پہلے مجلس دس تھی اب مجلس طعام ہو گئی کسی کمر میں ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں چلے جانے کمرے سے گھن میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے کسی جڑے ہال میں ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلے جانے سے مجلس بدل جاتی ہے وغیرہ وغیرہ (در مختار ج ۲ ص ۵۲) عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۷

قرأت کا بیان

قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے میں آجی آواز ہونی چاہئے کہ اگر بہر انداز اور شور و غل نہ ہو تو خود اپنی آواز سن سکے۔ اگر آجی آواز بھی نہ ہوئی تو قرأت نہیں ہوئی اور نماز نہ ہوگی۔

(در مختار ج ۲ ص ۳۵۹)

مسئلہ: فجر میں مغرب و عشاء کی دو کھلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان کے وتر میں امام پر جمعہ کے ساتھ قرأت کرنا واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چھٹی رکعت میں ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

سب لوگ آہستہ پڑھیں۔ (در مختار وغیرہ)

مسئلہ: ہزاروں اور کارخانوں میں جہاں لوگ کام میں لگے ہوں اور سے قرآن شریف پڑھنا جائز ہے کیونکہ لوگ اگر نہ سنی تو گنہگار ہوں گے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۳۶۷)

مسئلہ: قرآن شریف کو پیٹنے نہ کی جائے نہ اس کی طرف پاؤں پھیلائیں نہ اس سے لڑائی ہو نہ نہیں نہ اس پر کوئی کتاب لکھیں اگرچہ حدیث و فقہ کی کتاب ہو۔

مسئلہ: قرآن شریف بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ نوازی اپنا بار یا سونے والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

مسئلہ: قرآن شریف اگر بوسیدہ ہو کر پڑھنے کے قابل نہیں رہا تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیں اور اس کے لئے لحد بنائی جائے تاکہ مٹی اس کے اوپر نہ پڑے۔ قرآن شریف کو جلانا نہیں چاہئے بلکہ دفن ہی کرنا چاہئے۔ (ما لکھری و بہار شریعت جلد ۱۲ ص ۱۱۸)

احکام مسجد کا بیان

جب مسجد میں داخل ہو تو درود شریف پڑھ کر اَللّٰهُمَّ افش عنی البزء و الخبء پڑھے اور جب مسجد سے نکلے تو درود شریف کے بعد اَللّٰهُمَّ افش عنی البزء و الخبء پڑھے۔

مسئلہ: مسجد کی چھت کا بھی مسجد ہی کی طرح ادب و احترام لازم ہے بلا ضرورت مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت جلد ۳ ص ۱۷۸)

مسئلہ: بچے کو اور پاگل کو جس سے گند کی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نہایت کا زور نہ ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسجد کا کوڑا ہوا کراہی جگہ ڈالنے جہاں بے ہوشی نہ ہو۔

مسئلہ: ناپاک کپڑا ایمن کر یا کوئی بھی ناپاک چیز لے کر مسجد میں جانا منع ہے۔ یونہی ناپاک تھل مسجد میں لگایا ناپاک گارا مسجد میں لگایا منع ہے۔

مسئلہ: وضو کے بعد پانی مسجد میں جھاڑنا یا مسجد میں تھو کرنا یا ناپاک صاف کرنا ناجائز ہے۔

(ما لکھری ج ۱ ص ۱۰۳)

مسئلہ: مسجد میں ان آداب کا خیال رکھئے: (۱) مسجد میں داخل ہو تو سلام کرے بشرطیکہ جو لوگ وہاں موجود ہوں ذکر و درس میں مشغول نہ ہوں تو یوں کہے: اَلشّٰلَاہُ عَلَیْہِمْ وَ عَلَیْہِمْ اَلصّٰلَاہُ

(۲) وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تہجد (مسجد دارا کرے)۔ (۳) غریب و فروخت نہ کرے (۴) گلی بکوار مسجد

ماہیت وغیرہ ان مسئلوں کو اگر پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ہے اور اگر نہ پڑھے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔ ان مسئلوں کو سن کر اللہ عزوجل اور بھی سنت مستحبہ بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: قیام کی قدرت ہونے کے باوجود بھی نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن جب قدرت ہو تو غسل کو بھی کھڑے ہو کر پڑھنا افضل اور وہ گناہ ثواب ملتا ہے۔ (ترغیب شریف ج ۱ ص ۴۹)

نماز تحیۃ الوضو

مسلم شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور عکاسی کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت (نماز تحیۃ الوضو) پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۴۵۸)

نماز اشراق

ترغیب شریف میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ڈکرائی کرتا رہے یہاں تک سورج بلند ہو جائے پھر دو رکعت (نماز اشراق) پڑھے تو اسے ہر سال ایک حج کا ثواب ملے گا۔ (ترغیب شریف ج ۱ ص ۷۷)

نماز چاشت

چاشت کی نماز کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص چاشت کی دو رکعتوں کو ہمیشہ پڑھتا رہے گا اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ مسجد کی جہاگ کے برابر ہوں۔

(ترغیب شریف ج ۱ ص ۶۲-۶۳)

نماز تہجد

نماز تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سو کر اٹھنے اس کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے تک وقت ہے۔ تہجد کی نماز کی کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آٹھ رکعت تک شایع ہے۔ حدیث شریف میں اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ (صحاح

(مت)

مسئلہ: مردوں کے لئے تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کا ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلہ کے سب لوگ گنہگار ہوں گے اور اگر کچھ لوگوں نے مسجد میں جماعت سے تراویح پڑھ لی تو سب لوگ بری الذمہ ہو گئے۔ (درمنازع، ص ۴۷۳)

مسئلہ: پہلے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید قلم کرنا سنت ہوگا۔ یہ ضرور بار قلم کرنا افضل ہے اور تین بار قلم کرنا اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے بشرطیکہ مقلد ہیں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار قلم کرنے میں معتد ہیں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ (درمنازع، ص ۷۵۵)

مسئلہ: جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے نہ وتر جب تک فرض نہ ادا کرے۔

مسئلہ: جس نے عشاء کی فرض نماز ادا نہ کی اور تراویح جماعت سے اتوار وتر کو پھاڑے۔
(درمنازع، ص ۷۷۲)

وتر کو جماعت سے دہی پڑھے گا جس نے عشاء کے فرض کو جماعت کے ساتھ پڑھا ہو۔
مسئلہ: جس کی تراویح کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہیں اور امام وتر پڑھانے کے لئے کھڑا ہو جائے تو امام کے ساتھ وتر کی نماز جماعت سے پڑھ لے گا اس کے بعد تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے بشرطیکہ عشاء کے فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو اور اگر چھوٹی ہوئی رکعتوں کو ادا کر کے وتر پھاڑے تو یہ بھی جائز ہے مگر پہلی صورت افضل ہے۔ (عالمگیری ص ۱۷۸)

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے تراویح میں قلم قرآن نہ ہو سکے تو سورتوں سے تراویح پڑھیں اور اس کے لئے بعضوں نے یہ طریقہ دکھا ہے کہ اہم ترکیف سے آخر تک دو بار پڑھنے میں تیس رکعتیں ہو جائیں گی۔
(درمنازع، ص ۷۵۵)

مسئلہ: اخیر کسی حذر کے بیٹے کو تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک تو ہوگی ہی نہیں۔ (درمنازع، ص ۷۵۵) ہاں اگر بچہ یا بہت زیادہ بزرگ اور کمزور ہو تو بیٹے کو تراویح پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ یہ پڑھنا حذر کی وجہ سے ہے۔

مسئلہ: نابالغ کسی نماز میں امام نہیں بن سکتا اسی طرح نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہیں ہوگی۔
صاحب ہدایہ صاحب فتح القدیر نے اسی قول کو اختیار بتایا ہے۔ (بہار شریعت)

نمازوں کی قضا کا بیان

مسئلہ: کسی عبادت کو اس کے مقررہ وقت پر ادا کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گزر جانے کے بعد عمل

جمعہ کا بیان

جمعہ فرض ہے اور اس کا فرض ہونا ظہر سے زیادہ ہو کہ ہے اور اس کا حکم کافر ہے۔

(درمختار، ج ۱، ص ۵۳۵)

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین دنے برابر چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو چھوڑ کے پیچھے پیچک دیا۔ وہ منافق ہے اور اللہ تعالیٰ سے بے تعلق ہے۔ (ابن خزیمہ، بہار شریعت)

مسئلہ: جمعہ فرض ہونے کے لئے متعدد جذیل گیارہ شرطیں ہیں: (۱) شہر میں مقیم ہونا لکھنؤ مسافر پر جمعہ فرض نہیں، (۲) آزاد ہونا لکھنؤ غلام پر جمعہ فرض نہیں، (۳) سحر رقی نہیں، ایسے مریض پر جمعہ فرض نہیں، (۴) جامع مسجد تک نہیں جاسکتا، (۵) مرد ہونا یعنی عورت پر جمعہ فرض نہیں، (۶) حائض ہونا یعنی پاگل پر جمعہ فرض نہیں، (۷) بالغ ہونا یعنی بچے پر جمعہ فرض نہیں، (۸) انکسار ہونا لکھنؤ اندھے پر جمعہ فرض نہیں، (۹) قید میں نہ ہونا لکھنؤ قید خانہ کے چلنے کی قدرت رکھنے والا ہونا یعنی اپنا چلنے اور لے کر جمعہ فرض نہیں، (۱۰) قید میں نہ ہونا لکھنؤ قید خانہ کے قیدیوں پر جمعہ فرض نہیں، (۱۱) حاکم یا عامل وغیرہ کا خوف نہ ہونا، (۱۲) بارش کا آنا نہ ہو گا اس قعدہ یا دودھ ہونا جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔ (درمختار، ج ۱، ص ۵۳۶)

مسئلہ: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں مطلقاً مسافر، اندھے اور نابالغ وغیرہ۔ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھیں تو ان کی نماز صحیح ہوگی یعنی ظہر کی نماز ان لوگوں سے ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ: جمعہ جائز ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں، یعنی ان میں سے ایک بھی اگر نہیں پائی گئی تو جمعہ اور ہوا صحیح نہیں۔

پہلی شرط: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط شہر یا شہری ضروریات سے تعلق رکھنے والی جگہ ہونا ہے۔ شریعت میں شہر سے مراد وہ آبادی ہے کہ جس میں متعدد مکین، عمارتیں اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل کا شہر یا قصبہ ہو کہ اس کے حلقہ و دیہات گئے ہوتے ہیں اور اگر ضلع یا تحصیل نہ ہو تو ضلع یا تحصیل جیسی ہستی ہو۔ جمعہ جائز ہونے کے لئے ایسی ہستی کا ہونا شرط ہے لکھنؤ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جمعہ نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ ان لوگوں کو روزانہ کی طرح ظہر کی نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے۔ لیکن جن گاؤں میں پہلے سے جمعہ قائم ہے جمعہ کو بند نہیں کرنا چاہئے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں، تقیست ہے لیکن ان لوگوں کو چار رکعت ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہے۔ (فتاویٰ رضویہ وغیرہ)

دوسری شرط: دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ اسلام یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے اور اگر وہاں اسلامی

پیدل جانا (۱۲) دوسرے راستے سے واپس آنا (۱۳) میہگاد کو جانے سے پہلے بھگدیں کھا لینا 'تین پانچ' سات یا کم زیادہ مگر حقائق ہوں بھگدیں نہ ہوں تو کوئی شبہی چیز نکالے (۱۴) خوشی ظاہر کرنا (۱۵) صدقہ خیرات کرنا (۱۶) میہگاد کو اطمینان اور وقار کے ساتھ جانا (۱۷) آہنی میں ایک دوسرے کو مہار کھاد دینا۔ (دورانی تاریخ، ص ۲۵۶ تا ۲۵۷)

نواز عیدین کا طریقہ

پہلے اس طرح بیت کرے کہ بیت کی میں نے دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ تعبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتضی انکاء اور کہے بچھے اس امام کے) اور میرا طرف کوہ شریف کے اللہ اکبر پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ بائیں لے اور شاہین سے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا پھر چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ بائیں لے۔

حکام یہ ہے کہ پہلی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ بائیں لے اور چوتھی تکبیر کے بعد بھی ہاتھ بائیں لے اور دوسری اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ دے۔ چوتھی تکبیر کے بعد امام آہستہ سے اٹھ بیٹھو، ہسم اٹھ پڑھ کر بلند آواز سے الحمد اور کوئی سورہ پڑھے اور کوع و سجدہ سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں الحمد اور کوئی سورہ پڑھے پھر تین بار کافوں تک ہاتھ اٹھا کر ہر بار اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے اور چوتھی بار بلا ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتا ہوا کوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام بھیجنے کے بعد امام دو غلبلے پڑھے پھر دعا مانگے۔ پہلے غلبلے کو شروع کرنے سے پہلے امام نو بار اور دوسرے کے پہلے سات بار اور اخیر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اکبر آہستہ سے کہے کہ یہ سنت ہے۔

(541.513.02)

مسئلہ: اگر کسی عذر مثلاً سخت ہارش ہو رہی ہو یا ہر کی وجہ سے چاند نہیں دیکھا گیا اور زوال کے بعد چاند ہونے کی شہادت ملی اور عید کی نماز نہ ہو سکی تو دوسرے دن عید کی نماز پڑھی جائے اور اگر دوسرے دن بھی نہ ہو سکی تو تیسرے دن عید الفطر کی نماز نہیں ہو سکتی۔ (درائق ریح، ص ۵۶۲)

مسئلہ: عید الاضحیٰ (بقرہ عید) تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف چند باتوں میں فرق ہے۔ عید الفطر میں نماز عید سے پہلے کچھ کو غیر مستحب جہاد عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اور یہ فرق بھی ہے کہ عید الفطر کی نماز ہذا کی وجہ سے دوسرے دن بڑھی جاسکتی ہے تیسرے دن نہیں بڑھی جاسکتی مگر عید الاضحیٰ کی نماز بارہویں تک یعنی تیسرے دن بھی پڑا کر سکتا ہے بڑھی جاسکتی ہے۔ (درمناذج)

مسئلہ: کفن دفن میں جلدی کریں کہ مدفنوں میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ (مجموعہ)

میت کے نہلانے کا طریقہ

مسئلہ: میت کو غسل دینا فرض کتابیہ ہے۔ بعض لوگوں نے نہلا دیا تو سب اس امدادی سے بری الذمہ ہو گئے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۷)

مسئلہ: نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات مرتبہ دھو دیں پھر اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی پاک کپڑے سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرے پھر نہلا دھو کر اسے مکرہیت کے دھو میں پہلے گھٹنوں تک ہاتھ دھو کر اور کئی کرنا اور ناک میں پانی چھانا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا لپیٹ کر دھو اور مسوڑھوں اور نگوں پر پھیر دیں۔ پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرہ یا پاک صابن سے دھوئیں اور تہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کرہٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک جری کے جنوں کا جوش دیا ہوا پانی بہا لیں کر تھک تک پانی نکلی جائے پھر دایہ کرہٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی بہا لیں۔ اگر جری کے جنوں کا نہلا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم کافی ہے پھر ایک لگا کر بٹھا لیں اور نرمی سے پیٹ سہا لیں۔ اگر کچھ نکلے تو دھو لیں اور غسل کو دہرانے کی ضرورت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کا نور کا پانی بہا لیں پھر اس کے بدھ کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ کر نکالیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

مسئلہ: مرد کو مرد نہلانے اور عورت کو عورت نہلانے اور چھوٹا لڑکا ہو تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی ہو تو مرد بھی اس کو غسل دے سکتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

مسئلہ: عورت مر جائے تو شوہر خدا سے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے نہ اس کی ممانعت نہیں۔ (در مختار ج ۱ ص ۵۵۵) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازے کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ تدفین کر سکتا ہے یہ بالکل غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو پلا کپڑا احاطہ کرنے کے ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ: ایسی جگہ انکال ہوا کہ وہاں نہلانے کے لئے پانی نہیں ملتا تو میت کو نیم کرا لیں اور نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیں۔ ہاں اگر دفن سے پہلے پانی نہ ملے تو غسل دے کر دوبارہ نماز جنازہ پڑھیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۰)

کفن کا بیان

میت کو کفن دینا فرض کتابیہ ہے۔ کفن کے تین درجے ہیں: (۱) کفن ضرورت (۲) کفن کتابیت

مسئلہ: قبر پر سونا پہنانا حرام ہے۔ قبرستان میں جو بیاد راستہ لگا گیا ہے اس سے گزرنا ناجائز ہے خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (ماہنامہ "درمکار" ص ۶۰۶)

مسئلہ: میت کو دفن کرنے کے بعد سوخن، دھوئی، چھلیم کرنا یعنی نماز و روزہ اور عبادت و کلمہ اور صدقہ و خیرات اور لوگوں کو کھانا کھلانے کا ثواب میت کی روح کو پہنچانا جائز ہے جتنے لوگوں کی روحوں کو ثواب پہنچانے کا سب کی روحوں کو ثواب پہنچانے کا اور اس پہنچانے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہی امید ہے کہ اس کو پورا پورا ثواب ملے گا یہ نہیں کہ تقسیم ہو کر ٹکڑا ٹکڑا ہو جائے بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کو ان سب کے مجموعہ کے برابر ثواب ملے گا۔ (شرح عقائد ہدایہ فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، وغیرہ)

زیارت قبور

قبروں کی زیارت کے لئے جائز است ہے۔ ہفت میں ایک دن زیارت کرے اور اس کے لئے سب سے افضل جمعہ کا دن صبح کا وقت ہے۔ اولیاء کرام کے حزارات پروردگار سے سفر کر کے جانا چاہیے جائز ہے۔ اولیاء اپنے زیارت کرنے والوں کو اپنے رب کی دی ہوئی طاقتوں سے نفع پہنچاتے ہیں اور اگر حزاروں پر کوئی خلاف شرع بات ہو جائے عورتوں کا آمنا سامنا یا گانا بھانا وغیرہ تو اس کی وجہ سے زیارت و چھوڑی جانے کا ایسی باتوں سے ٹپک کام چھوڑا نہیں جاتا بلکہ خلاف شرع باتوں کو براہانے اور ہٹکے تو بری باتوں سے لوگوں کو منع کرے اور بری باتوں کو اپنی طاقت بھرد کے۔ (درالمکار، ص ۶۳)

مسئلہ: قبروں کی زیارت کا یہ طریقہ ہے کہ قبر کی پائنتی کی طرف سے جا کر قبلہ کو پشت کر کے میت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے کہ اللہم علینکم اعلیٰ خیر قلوب مؤمنین انکم لکائنات صلیٰ علیہم اجمعین لا یحفظون پھر فاتحہ پڑھے اور وضو چاہے تو اسے کا سلسلہ پڑھنے کے جتنی دور زندگی میں اس کے پاس وضو تھا۔ (درالمکار)

مسئلہ: حدیث شریف میں ہے کہ جو گیارہ مرتبہ قل هو اللہ احد شریف پڑھے کہ اس کا ثواب مردوں کی روح کو پہنچائے تو مردوں کی گنتی کے برابر اس کا ثواب ملے گا۔ (درمکار، ص ۶۰۵)

مسئلہ: وہابی لوگ قبروں کی توہین کرتے ہیں قبروں کی زیارت اور فاتحہ سے منع کرتے ہیں ان لوگوں کی صحبت سے دور رہنا چاہئے اور ہرگز ان لوگوں سے میل جول نہ رکھنا چاہیے۔ نہ ان کی باتوں کو ماننا چاہئے۔ یہ لوگ اہل سنت و جماعت کے خلاف ہیں۔

مسئلہ: علماء اور اولیاء کی قبروں پر قہر پانا جائز ہے مگر قبروں کو پختہ نہ کیا جائے۔

یعنی قلام پر ذکوہ فرض نہیں (۵) مالک نصاب ہونا یعنی جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو اس پر ذکوہ فرض نہیں (۶) پھر سے طور پر مالک ہونا یعنی اس پر قبضہ بھی ہو تب ذکوہ فرض ہے ورنہ نہیں مثلاً کسی نے اپنا مال زمین میں دفن کر دیا اور جگہ بھول گیا پھر برسوں کے بعد جگہ یاد آئی اور مال مل گیا تو جب تک مال نہ ملا تھا اس زمانہ کی ذکوہ واجب نہیں کیونکہ نصاب کا مالک تو تھا مگر اس پر قبضہ نہیں تھا (۷) نصاب کا قرض سے فارغ ہونا مگر کسی کے پاس ایک جزا مرد ہے ہے مگر وہ ایک ہزار کا قرض وار بھی ہے تو اس کا مال قرض سے فارغ نہیں لہذا اس پر ذکوہ نہیں (۸) نصاب کی حاجت اصلیہ سے فارغ ہونا حاجت اصلیہ یعنی آدمی کو زندگی بسر کرنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہے مثلاً اپنے رہنے کا مکان 'پھاڑے گرمیوں کے کپڑے' گھریلو سامان یعنی کھانے پینے کے برتن چار پائیاں 'کریسیاں' میزینا 'چولہے' فلکے وغیرہ ان باتوں میں ذکوہ نہیں کیونکہ سب یہ مال و سامان حاجت اصلیہ سے فارغ نہیں ہیں (۹) مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا مال ہونا غلوہ حقیق بڑھنے والا مال ہو جیسے مال تجارت اور چرائی پر چوڑے ہونے جانور یا سکھا بڑھنے والا مال ہو جیسے سونا چاندی کہ یہ اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ان سے چیزیں خریدی جائیں اور بیچی جائیں تاکہ نفع ہونے سے یہ بڑھتے رہیں لہذا سونا چاندی جس سال میں بھی ہو زید کی شکل میں ہوں یا دفن ہوں ہر حال میں یہ مال نامی ہیں اور ان کی ذکوہ کا بھی ضروری ہے (۱۰) مال نصاب پر ایک سال گزر جانا یعنی نصاب پورا ہوتے ہی ذکوہ فرض نہیں ہوگی بلکہ ایک سال تک وہ نصاب ملک میں باقی رہے تو سال پورا ہونے کے بعد اس کی ذکوہ نکالی جائے گی۔ (عائشہ بنی ساج) ص ۱۶۰ تا ۱۶۳

مسئلہ: سونے کا نصاب ساڑھے سات تول ہے اور چاندی کا نصاب ساڑھے پان تول ہے۔ سونے چاندی میں چالیسواں حصہ ذکوہ نکال کر دنا فرض ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ سونے کی ذکوہ میں سونا اور چاندی کی ذکوہ میں چاندی ہی دیں بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ بازاری بھاء کے مطابق سونے چاندی کی قیمت لگا کر دینا ہے۔ (کاتب القادری)

زیورات کی ذکوہ

حدیث شریف میں ہے کہ وہ جو تم میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہو گئے ان کے ہاتھوں میں سونے کے انگلیں تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم ان زیوروں کی ذکوہ دینا کرتی ہو؟ جو تو ان نے عرض کیا کہ جی نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی نہیں آگ کے انگلیں پہنائے۔ جو تو ان نے کہا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ تم ان زیوروں کی ذکوہ دنا کرو۔

مسئلہ: جو پیسہ اور پارش یا زمین کی ٹہنی سے پیدا ہوا اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور جو پیسہ اور
چرے ڈال، پہنچنگ، شیشین یا نیوب ول، وغیرہ کے پانی سے یا خریدے ہوئے پانی سے پیدا ہوا اس میں
دسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۱۷۴)

مسئلہ: کھیتی کے اخراجات نکال کر عشر نہیں نکالا جائے گا بلکہ جو کچھ پیدا ہوئی ہو ان سب کا عشر یا نصف
عشر دینا واجب ہے۔ گو خدمت کو جہاں مگراری دی جاتی ہے وہ بھی عشر کی رقم سے جبران نہیں کی جائے گی یہی
پیداوار کا عشر یا نصف عشر خدا تعالیٰ کی راہ میں نکالنا پڑے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

زمین اگر بیانی پر دے کر کھیتی کرائی ہے تو زمین والے اور کھیتی کرنے والے دونوں کو چھٹی چھٹی پیداوار ملی
ہے دونوں کو اپنے اپنے حصہ کی پیداوار کا دسواں اور بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے۔

(مجموعہ ج ۲ ص ۵۶)

زکوٰۃ کا مال کن کن لوگوں کو دیا جائے

جن جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے وہ یہ لوگ ہیں:

- (۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ اس کے پاس کچھ مال ہے مگر نصاب کی مقدار سے کم ہے۔ (۲) مسکین
یعنی وہ شخص جس کے کھانے کے لئے غلہ اور پہننے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو۔ (۳) قرض دار یعنی وہ شخص کہ
جس کے لئے قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو۔ (۴) مسافر جس کے
پاس سفر کی حالت میں مال نہ ہو اس کو بقدر ضرورت زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے۔ (۵) عامل یعنی جس کو
بادشاہ اسلام نے زکوٰۃ و عشر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا ہو۔ (۶) مکاتب غلام تاکہ وہ مال دے کر
آزاد ہو جائے۔ (۷) غریب بجا ہوتا کہ وہ جہاد کا سامان کرے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۱۷۶ تا ۱۷۷)

کن کن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے؟

جن جن لوگوں کو عشر و زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

- (۱) مالدار یعنی صاحب نصاب جس پر خود زکوٰۃ قرض ہے اس کو زکوٰۃ کا مال جائز نہیں۔ (۲) بنی
ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت عباس، حضرت حارث بن عبد اللہ، رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کی اولاد کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں (حاشیہ ج ۱ ص ۱۷۷ اوچھایا)۔ (۳) اپنی اصل و فروغ
یعنی ماں باپ، خاوند اور نانوائی، وغیرہ اور بیٹا بیٹی پہنچاتی خواہ اسے اسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۴) شوہر
اپنی محبت کو اور محبت اپنے شوہر کو اپنی زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (جوہر ج ۱ ص ۳۲)۔ (۵) بونٹھی
صدقہ نظر اور کفار، بھی ان لوگوں کو نہیں دے سکتے۔ (۶) مالدار کے تابع بننے کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی اور

شرعیہ کر لینا ضروری ہے تاکہ زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے اور پھر ان رقموں کو مدد دے سکی جس مد میں چاہیں خرچ کر سکیں۔

مسئلہ: حیلہ شرعیہ کا طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقموں کو الگ کر کے کسی طالب علم کو جو غریب ہو ذمے دیں اور ان رقموں کا اس طالب علم کو مالک بنادیا جائے اور پھر وہ طالب علم اپنی طرف سے وہ رقم اپنی خوشی سے مدد دے اس طرح کر لینے سے زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور پھر وہ رقم مدد دے سکی ہر مد میں خرچ کی جاسکتی گی۔

زکوٰۃ و صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بیٹوں، چچاؤں، پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر اپنے ماموں اور خالائیں کو پھر ان کی اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر چڑھسیوں کو پھر اپنے پیش والوں کو پھر اپنے شہر اور گاؤں والوں کو دیں اور علم دین حاصل کرنے والے طالب علموں کو بھی دینا افضل ہے۔ (عالمگیری ج ۳ ص ۷۸۷ وغیرہ)

صدقہ فطر کا بیان

ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی ذیلیات اور ان کی طرف سے ایک ایک صاع صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۷۴)

مسئلہ: صدقہ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیتھوں اور گیتھوں کا آدھا صاع اور جو یا جو کا آٹا یا کھجور ایک صاع دیں۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۷۶)

مسئلہ: اصل درجے کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن چاندی کے پرانے روپے سے تین سو اکیاون روپے بھر اور آدھا صاع کا وزن ایک سو پچھتر روپے اٹنی بھراوہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ لاہور) لکھنؤ سے ایک صاع کا وزن چار کلو اور تقریباً پچھانوے گرام ہوتا ہے اور آدھے صاع کا وزن دو کلو اور تقریباً سینتالیس گرام ہوتا ہے۔

مسئلہ: صدقہ فطر دینے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں، فقہاء اگرچہ ایسی یا سفر کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر اپنی شرارت سے روزہ نہ رکھا جب بھی صدقہ فطر دینا واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۷۴)

سوال کسے حلال اور کسے نہیں؟

آج کل یہ ایک عام بلا بھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے مجددِ حق چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، محنت، مشقت سے جان چراتے ہیں اور ناجائز طور پر

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لوہا تو فرشتوں نے کیا حیرتی مخلوق میں اس سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے تو فرمایا ہاں آگ تو فرشتوں نے پھینکا آگ سے بھی بڑھ کر کوئی طاقت والی چیز حیرتی مخلوق میں ہے؟ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں پانی پھر فرشتوں نے سوا کیا کہ کیا حیرتی مخلوق میں بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو ارشاد ہوا ہاں ہوا۔ یہ سن کر فرشتوں نے دریافت کیا کہ حیرتی مخلوق میں ہوا سے بھی بڑھ کر طاقت والی کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! ابن آدم! اپنے واسطے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ سے چھپائے۔ مطلب یہ ہے کہ اس قدر چھپا کر صدقہ دے کہ واسطے ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ یہ صدقہ پہلا لوہا آگ ہوا پانی تمام چیزوں سے بڑھ کر طاقتور ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۰)

حدیث (۲) صدقہ اس طرح گناہوں کو بھادوتا ہے جس طرح پانی آگ کو بھادوتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۱)

حدیث (۳) ہر مسلمان کو صدقہ کرنا چاہئے تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو شخص صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پائے تو وہ کیا کرے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس کو چاہیے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کوئی کام کر کے کچھ کمانے پھر خود بھی اس سے قطع اٹھائے اور صدقہ بھی دے تو لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ کمانے کی طاقت نہ رکھتا ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ کسی حاجت مند کی کسی طرح مدد کر دے۔ اس پر لوگوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو آپ نے فرمایا کہ اس کو چاہئے کہ وہ لوگوں کو اچھی باتوں کا علم دیتا رہے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ اگر وہ یہ بھی نہ کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ خود برائی کرنے سے رک جائے لیکن اس کے لئے صدقہ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۷)

حدیث (۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ صدقہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بھادوتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۸)

حدیث (۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن کار عورت ایک کتے کے پاس سے گزری جو ایک کونوئی کے پاس پیاس سے زبان نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اس کتے کو مار ڈالے تو اس عورت نے اپنے چہرے کا سوراہا نکالا اور اس کو اپنی ادا زبانی میں باندھ کر اس میں کونوئی سے پانی بھرا اور اس کتے کو پکا دیا (تو اتنا ہی صدقہ کرنے سے) اس کی مغفرت ہو گئی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۷۸)

حدیث (۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ

اوپر تک کھانے چہرے اور جہان سے اپنے آپ کو روک رکھنا۔

مسئلہ: رمضان شریف کے کارہ روزے اور نذر معین اور نفل وسعت و مستحب روزے اور مکروہ روزے ان روزوں کی نیت کا وقت سورج اُڑنے سے لے کر نیت کبریٰ (دوسرے تقریباً اڑھائی گھنٹہ پہلے) تک ہے۔ اس درمیان میں جب بھی روزہ کی نیت کرنے پر روزے ہو جائیں گے انہیں رات ہی میں نیت کر لینا بہتر ہے۔ ان چھ روزوں کے علاوہ چھ روزے ہیں مثلاً رمضان المبارک کی قضاء کارہ روزہ نذر معین کی قضا کا روزہ کھارہ کارہ روزہ حج میں کسی جرم کرنے کا روزہ وغیرہ ان سب روزوں کی نیت کا وقت غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق طلوع ہونے تک ہے اس کے بعد نہیں۔ (درمیان ج ۲ ص ۸۵)

مسئلہ: جس طرح اور عبادتوں میں بتایا گیا ہے کہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں اسی طرح روزہ میں بھی نیت سے مراد دل کا ارادہ ہے لیکن زبان سے بھی کہہ لینا چاہیے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے: **لَوَيْتُ اَنْ اَصُومَ فَلَهٗ لَفِى نَفْعَالِي مِنْ فَوْضِ وَ غُضَانِ** اور اگر دن میں نیت کرے تو یوں کہے: **لَوَيْتُ اَنْ اَصُومَ فَلَهٗ لَفِى فَوْضِ وَ غُضَانِ**۔

مسئلہ: قضاے رمضان وغیرہ جن روزوں میں رات سے نیت کر لینی ضروری ہے ان روزوں میں خاص اس روزہ کی نیت بھی ضروری ہے جو روزہ رکھا جائے مثلاً یوں نیت کرے کہ میں اپنے پہلے رمضان کے روزے کی قضا رکھوں گا یا میں نے جو ایک دن روزہ رکھنے کی منت مانی تھی نفل میں وہ روزہ رکھوں گا۔

مسئلہ: عید الفطر عید اور ذوالحجہ کی گیارہ بارہ صیروہ تاریخ ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور گناہ ہے۔ (درمیان ج ۲ ص ۸۳)

مسئلہ: کسی کام کی منت مانی تو کام پورا ہو جانے پر اس روزہ کو رکھنا واجب ہو گیا۔

مسئلہ: اگر نفل کارہ روزہ رکھے کہ اس کا توڑ دیا تو اب اس کی قضا واجب ہے۔ (درمیان ج ۲ ص ۸۰)

مسئلہ: عورت کو نفل کارہ روزہ بلا شوہر کی اجازت کے رکھنا منع ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۸)

چاند دیکھنے کا بیان

مسئلہ: پانچ مہینوں کا چاند کھانا واجب کفایہ ہے۔ شعبان رمضان شوال ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔

(فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: شعبان کی اچیس تاریخ کو شام کے وقت چاند کھائی دے تو روزہ اگلے دن رکھیں اور نہ شعبان کے تیس دن پورے کر کے روزہ رکھیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۳)

مسئلہ: مطلع نہ صاف ہونے میں یعنی آسمان میں ابرو طہار ہونے کی حالت میں صرف رمضان کے چاند

نہیں کی تو خود اس شخص پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ اگر شدہ کما یا توڑ ڈالا تو قصداً لازم

(ہدایہ درمختار۔ مائیکیری ج ۱ ص ۱۸۵)

مسئلہ: اگر دن میں چاند کھائی دیا دوپہر سے پہلے دوپہر کے بعد بہر حال وہ آنے والی رات کا چاند مانا جائے گا۔ یعنی اب جو رات آئے گی اس سے مہینہ شروع ہوگا۔ مثلاً تیس رمضان المبارک کو دن میں چاند نظر آیا تو یہ دن رمضان شریف ہی کا ہے خواہ کانٹوں اور روزہ وچ را کرنا فرض ہے اور اگر شعبان کی تیسویں تاریخ کو دن میں چاند نظر آیا تو یہ دن شعبان ہی کا ہے۔ رمضان شریف کانٹوں کہلا آج کا روزہ فرض نہیں۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۹۵)

مسئلہ: ہارٹیلیفون ریڈیو یا بی بی سی سے چاند دیکھنا ثابت نہیں ہو سکتا اس لئے اگر ان خبروں کو ہر طرح سے جھگ مان لیا جائے جب بھی یہ محض ایک خبر ہے یہ شہادت نہیں ہے اور محض ایک خبر سے چاند کا ثبوت نہیں ہوتا اور اسی طرح ہزاروں الفاہوں سے ہتھکڑیاں اور اخباروں میں چھپنے سے بھی چاند نہیں ہو سکتا۔ مسئلہ: چاند دیکھ کر اس کی جانب انگلی سے اشارہ کرنا مکروہ ہے اگرچہ دوسروں کو بتانے کے لئے ہو۔ (مائیکیری درمختار ج ۲ ص ۹۷)

روزہ توڑنے والی چیزیں

کھانے پینے سے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہوتا یا ہو اور اگر روزہ دار ہوتا یا نہ ہو اور بھول کر کھا لیا یا پی لیا یا جماع کر لیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (ہدایہ مائیکیری ج ۱ ص ۱۸۹)

مسئلہ: حق بیوی سکریت نہ تہ نکاح پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: دانتوں میں کوئی چیز رکھی ہوئی تھی نہ پھنچے برابر یا اس سے زیادہ تھی اسے کھا لیا یا پھنچنے سے کم ہی تھی مگر اس کو منہ سے نکال کر ٹھکڑا کھا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (مائیکیری ج ۱ ص ۱۸۹)

مسئلہ: تھنوں میں دوائی یا کان میں تیل ڈالنا تھل اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر پانی کان میں ڈالا یا چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹا۔ (مائیکیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: کلی کرنے میں یا قصد پانی طلق سے نیچے چلا گیا یا ناک میں پانی چڑھا رہا تھا یا قصد پانی دماغ میں چڑھا گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ (مائیکیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: دوسرے کا تموک نگل کیا یا اپنی تموک ہاتھ پر رکھ کر نگل گیا تو روزہ جاتا رہا۔

(مائیکیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: بلا قصد اور بے اختیار تے ہوئی تو روزہ نہیں ٹوٹا قصویٰ تے ہو یا زیادہ روزہ دار ہوتا یا نہ ہو یا نہ

کھانے کفارہ میں روزہ رکھنے کی صورت میں اگر تاروزہ سے بدکھن ضروری ہیں۔ اگر دو میان میں ایک دن کا روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر سے ساتھ روزہ سے بدکھن پڑیں گے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۰۹ اولیو)

کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟: شرعی سفر جاملہ عورت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو روزہ چلانے والی عورت کے دودھ سوکھ جانے کا ڈر بیماری یا بچا پانچ روزہ شدت کے خوردہ جان سے مار ڈالے گا یا کوئی مضحکہ خیز کام ہو جائے یا بھلا کرنا یہ سب روزہ شدت کے خوردہ ہیں ان باتوں کی وجہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گنہگار نہیں لیکن بعد میں جب حذر جاتا رہے تو ان چھوڑے ہوئے روزوں کو رکھنا فرض ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۵)

مسئلہ: شیخ فانی یعنی وہ بڑا حاکم شہاب روزہ رکھ سکتا ہے اور خا نکندہ اس میں اتنی طاقت لانے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ شدت کے کھانے کی اجازت ہے اور اس کو لازم ہے کہ ہر روز کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے صدقہ فطر کی مقدار مسکین کو دے دیا کرے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۹)

مسئلہ: جن لوگوں کو روزہ شدت کے کھانے کی اجازت ہے ان کو کھانا کھانے پینے کی اجازت نہیں ہے نہ لوگوں کی نگاہوں سے چھپ کر کھانی سکتے ہیں۔

چند نفلی روزوں کی فضیلت

عاشورائی: یعنی دسویں محرم کا روزہ اور بہتر یہ ہے کہ نویں محرم کو بھی روزہ رکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان شریف کے بعد افضل روزہ محرم کا روزہ ہے۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

اور شاذانہ کہ عاشورہ کا روزہ ایک سال پہلے کے کتاہنہ ہوتا ہے۔ (مسلم و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

عرقہ: یعنی نویں ذوالحجہ کا روزہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عرقہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے کتاہنہ ہوتا ہے۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

حضرت عاتقہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرقہ کے روزوں کو ہزاروں روزوں کے برابر بتاتے تھے مگر حج کرنے والوں کو جو میدان عرقہ میں ہوں ان کو اس روزہ سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد و نسائی و بیہقی و طبرانی)

شوال کے چھ روزے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے

مہارت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد میں گھر نے کا نام احکاف ہے۔ احکاف کی تین قسمیں ہیں: اول احکاف واجب دوسرے احکاف سنت تیسرے احکاف مستحب۔

احکاف واجب: جیسے کسی نے یہ سنت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں ایک دن یا دو دن کا احکاف کروں گا اور اس کا کام ہو گیا تو یہ احکاف واجب ہے۔ یہاں کا چھڑا کر ضروری ہے۔ یاد رکھو کہ احکاف واجب کے لئے روزہ شرط ہے۔ بخیر روزہ کے احکاف واجب صحیح نہیں۔ (درمناج ۲ ص ۱۳۹، ۱۴۰)

احکاف سنت: موکدہ: رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں کیا جائے گا۔ یعنی تیسویں رمضان المبارک کو صبح ڈوبنے سے پہلے احکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہو جائے اور تیسویں رمضان شریف کو صبح ڈوبنے کے بعد یا تیسویں رمضان کو چاند ہونے کے بعد مسجد سے نکلے۔ یاد رکھو کہ احکاف سنت موکدہ کفایہ ہے، یعنی اگر محل کے سب لوگ چھوڑ دیں تو سب آخرت کے مواخذہ میں گرفتار ہیں گھر اگر کسی ایک نے بھی احکاف کر لیا تو سب آخرت کے مواخذہ سے بری ہو جائیں گے۔ اس احکاف میں بھی روزہ شرط ہے۔ مگر وہی رمضان المبارک کے دنے کا کافی ہیں۔ (درمناج ۲ ص ۱۳۹)

احکاف مستحب: احکاف مستحب یہ ہے کہ جب بھی بھی دن یا رات میں مسجد کے اندر داخل ہو تو احکاف کی نیت کرے۔ یعنی دیر مسجد میں رہے گا احکاف کا ثواب پائے گا نیت میں صرف اتنا دل میں خیال کر لینا اور منہ سے کہہ لینا کافی ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے لئے احکاف مستحب کی نیت کی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۷)

مسئلہ: مرد کے لئے ضروری ہے کہ مسجد میں احکاف کرے اور عورت اپنے گھر میں اس جگہ احکاف کرے گی جو جگہ اس نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کی ہو۔ (درمناج ۲ ص ۱۳۹)

مسئلہ: احکاف کرنے والے کے لئے چادر مسجد سے لٹکانا حرام ہے اگر لٹکا تو احکاف ٹوٹ جائے گا۔ چاہے قصداً لٹکایا بھول کر۔ اسی طرح عورت نے جس مکان میں احکاف کیا ہے اس کو گھر سے باہر لٹکانا حرام ہے۔ اگر عورت اس مکان سے باہر چلی گئی تو عورت کو قصداً نفل ہو یا بھول کر اس کا احکاف ٹوٹ جائے گا۔ (درمناج ۲ ص ۱۳۳)

مسئلہ: احکاف کرنے والا صرف دو خدروں کی وجہ سے مسجد سے باہر نکل سکتا ہے، ایک خدر طبعی جیسے پیشاب یا خاندان اور قسمل فرض و دھنوک کے لئے دوسرے خدر شرعی جیسے نماز جمعہ کے لئے جانا ان خدروں کے سوا کسی اور وجہ سے اگر چہ ایک ہی صحت کے لئے ہو مسجد سے نکلنا تو احکاف ٹوٹ جائے گا اگرچہ بھول کر ہی نکلے۔ (درمناج ۲ ص ۱۳۳)

مسئلہ: احکاف کرنے والا دن رات مسجد ہی میں رہے گا وہیں کھائے پئے سوئے، مگر یہ احتیاط رکھے کہ

پر حج فرض نہیں (۵) آزاد ہونا یعنی لوطی و غلام پر حج فرض نہیں (۶) تندرست ہونا کہ حج پر جانے کے اس کے اعضاء سلامت ہوں لہذا پانچ اور قائلے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور اس بڑھے پر کہ سوار پر خود نہ بیٹھ سکا ہونے پر حج فرض نہیں۔ یوں ہی احمد سے پر بھی حج فرض نہیں اگرچہ ہاتھ پیر کر چلنے والا اسے ملے۔ ان سب پر بھی یہ ضروری نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرا دیں۔ (۷) سفر خرچ کا مالک ہونا اور سوار کی قدرت ہونا چاہئے۔ سوار کا مالک ہو یا اس کے پاس احتمال ہو کہ سوار کی کرایہ پر ملے سکے (۸) حج کا وقت یعنی حج کے مہینے میں تمام شرائط پائی جائیں۔ (ماہگیری ج ۱ ص ۲۰۲ تا ۲۰۳ وغیرہ)

وجوب ادا کے شرائط : یہاں تک تو وجوب کے شرط کا بیان ہے۔ اب شرائط ادا کرنے کا بیان ہوتا ہے کہ یہ شرطیں اگر پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری ہے اور یہ سب شرطیں نہ پائی جائیں تو خود حج کو جانا ضروری نہیں بلکہ دوسرے سے حج کرا سکتا ہے یا وصیت کر جائے مگر اس میں یہ بھی ضرور ہے کہ حج کرانے کے بعد آخر تک خود قارن ہو ورنہ خود بھی حج کرنا ضروری ہوگا وہ شرطیں یہ ہیں (۱) راستہ میں امن و امان ہونا یعنی اگر غالب گمان سلامتی کا ہو تو حج کے لئے جانا ضروری ہے اور غالب گمان یہ ہو کہ ڈاکہ یا لڑائی کی وجہ سے وہاں ضائع ہو جائے گی تو حج کے لئے جانا ضروری نہیں (۲) عورت کو کہہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے مگر شوہر یا محرم کا ہونا شرط ہے خواہ وہ عورت جوان ہو یا بڑھیا اور اگر تین دن سے کم کا راستہ ہو تو عورت بغیر شوہر اور محرم کے بھی جاسکتی ہے۔ محرم سے مراد وہ مرد ہے کہ جس سے ہمیشہ کے لئے اس عورت کا نکاح حرام ہو چاہے نسب کی وجہ سے نکاح حرام ہو جیسے چچا باپ بھائی وغیرہ چاہے دودھ کے رشتے سے نکاح حرام ہو جیسے رضاعی بھائی رضاعی باپ رضاعی چچا وغیرہ یا سرال کے رشتہ سے نکاح حرام ہو جیسے خسر یا شوہر کا چچا عورت شوہر یا محرم جس کے ساتھ سفر کر سکتی ہے اس کا مائل بالغ غیر قاصی ہونا شرط ہے (۳) حج کو جانے کے زمانہ میں عورت عدت میں نہ ہونا چاہے وقت کی عدت ہو یا طلاق کی (۴) قہر میں نہ ہو۔ (ماہگیری ج ۱ ص ۲۰۳ تا ۲۰۵ وغیرہ)

صحت ادا کی شرطیں : صحت ادا کی نو شرطیں ہیں کہ اگر یہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہ ہوگا۔ وہ شرائط یہ ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) احرام کہ بغیر احرام کے حج نہیں ہو سکتا (۳) حج کا وقت یعنی حج کے لئے جو وقت شریعت کی طرف سے مہین ہے اس سے قبل حج کے افعال نہیں ہو سکتے (۴) افعال حج کی تکمیل پر افعال حج کرنا مثلاً طواف کی جگہ مسجد حرام ہے۔ قواف کی جگہ میدان عرفات و حراء ہے۔ منکری مارنے کی جگہ منی ہے۔ اگر یہ کام دوسری جگہ کرے گا تو حج صحیح نہیں ہوگا۔ (۵) تیز کرنا اتنا ہموار ہے کہ جس میں کسی چیز کی تیزی نہ ہو اس کا حج صحیح نہیں (۶) غسل دینا ہونا کہ بخوں اور دجالے کا حج

اکثر حصہ ایام نحر میں ہو جائے عرفات سے واپسی میں جو طواف کیا جاتا ہے اس کا نام ”طواف زیارت“ ہے اور اس طواف کو ”طواف کاظم“ بھی کہتے ہیں۔ (۱۸) طواف ”عظیم“ کے باہر ہونا (۱۹) اور اپنی طرف سے طواف کرنا یعنی مکہ معظمہ طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو (۲۰) طواف ہونا (۲۱) طواف کرنے میں با وضو اور با غسل ہونا اگر بے وضو یا جنابت کی حالت میں طواف کر لیا تو اس طواف کو دوہرائے (۲۲) طواف کرتے وقت ستر چھپانا (۲۳) طواف کے بعد دو رکعت نماز تہیہ یا طواف پڑھنا لیکن اگر نہ پڑھی تو قربانی واجب نہیں (۲۴) ٹنگریاں مارنے اور قربانی کرنے اور طواف زیارت میں ترتیب یعنی پہلے ٹنگریاں مارنے پھر غیر سفر و قربانی کرنے پھر سر مٹانے پھر طواف زیارت کرے۔ (۲۵) طواف صدر یعنی میقات کے باہر کے رہنے والوں کے لئے دھست کا طواف کرنا (۲۶) طواف عرفہ کے بعد سر مٹانے تک جمانا ہونا (۲۷) ایام کے منوعات مثلاً اسلا ہوا کھڑا پینے اور منہ یا سر چھپانے سے بچنا۔ (بہار شریعت ج ۶)

حج کی سنتیں: حج کی سنتیں یہ ہیں: (۱) طواف قدم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا کہ مکہ معظمہ پہنچ کر سب سے پہلا جو طواف کرنے اس کو طواف قدم کہتے ہیں۔ طواف قدم مفروضہ اور قہری کے لئے سنت ہے تھمتھ کے لئے نہیں۔ (۲) طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا (۳) طواف قدم یا طواف زیارت میں دلی کرنا یعنی شانہ بالا ہونا اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے آٹا کر چلنا (۴) مسافہ اور مردہ کے درمیان دو سبز رنگ کے لٹانوں کے درمیان دوڑنا (۵) امام کا کہہ میں ساتویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا (۶) اسی طرح میدان عرفات میں نویں ذوالحجہ کو خطبہ پڑھنا (۷) اسی طرح میدان منی میں کیا رہا ہو یا چاروغ کو خطبہ پڑھنا (۸) آخر نویں ذوالحجہ کو فجر کے بعد مکہ مکرمہ سے منی کے لئے روانہ ہونا تاکہ منی میں ظہر عصر مغرب اور عشاء و فجر کی پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں (۹) ذوالحجہ کی نویں رات منی میں گزارنا (۱۰) آفتاب نکلنے کے بعد منی سے عرفات کو روانہ ہونا (۱۱) عرفات میں ظہر کے لئے غسل کر لینا (۱۲) عرفات سے واپسی میں مزدلفہ کے بعد رات کو رہنا (۱۳) اور آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ کو چلے جانا (۱۴) دن اور گیارہ کے بعد مزدلفہ میں راتیں لیکن کوئی منی میں گزارنا اور اگر تیرہویں کو بھی منی میں رہا تو بارہویں کے بعد کی رات منی میں رہے۔ (۱۵) اٹل یعنی داہری حسب میں اترا اگرچہ تھوڑی سی دیر کے لئے ہو۔ (بہار شریعت)

ضروری تنبیہ: حج کے فرائض میں سے اگر ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ہو گا ہی نہیں اور حج کے واجبات میں سے اگر کسی واجب کو چھوڑ دیا تو وہ قصداً چھوڑا ہو یا سہواً تو اس پر ایک قربانی واجب ہے

سب حاجیوں کے لئے مسافروں کی مقدار یکساں نہیں کی جاسکتی، تاہم بھی ایک واسطہ درجہ کے حاجی کے لئے سفر گز و زیارت میں متعدد چھوٹے مسافروں کا ساتھ لے لینا آرام و راحت کا باعث ہوگا۔

گرمی اور سردی کے موسموں کے لحاظ سے ایک ہلکا سا بستر جس میں ایک دوی دو چادریں ایک دہائی کی مثال ایک ٹکڑی ہو ایک کس جس میں کپڑے اور دوسرے سامان رکھے جائیں۔ ایک ٹھن یا کھڑی کا صندوق جس میں مشرقی مسافروں کو رکھا جائے۔ ایک پوری کا قاضی جس میں سب برحقوں کو رکھا جائے۔ برحقوں میں ایک بڑی بالٹی ایک لوٹا ایک گلاس، چھوٹی بڑی چار ٹینٹیں، دو پالے، جام لکڑی کے، اگالدا، چھوٹی بڑی دو دیکھیاں ایک بڑا اور دو تین چھوٹے بڑے، مچے اگر چند قسم کے کھانوں کا عادی ہو تو اسی اعداد سے کھانے پکانے کے برتن ساتھ لے جائے، ایک برتن مٹی کا بھی ضرور رکھ لے یا مٹی اور چتر کی کوئی چیز رکھ لے تاکہ اگر جہاز میں بیمار ہو گیا ہو، گرمی کی ضرورت پڑی تو اس پر گرم کر سکے۔ پانی رکھنے کے لئے ٹین کے پیچھے بھی ہونے چاہئیں کہ جہاز میں کامیابی کے اور جس منزل یا مکان میں ٹھہرے گا وہاں بھی اس کی ضرورت پڑے گی۔ اسٹرو اور کوئلہ والا چولہا بھی سفر میں ہونا بہت ضروری ہے۔ پیچھے کے کپڑوں میں پانچ کرتے پانچ پاجامے پانچ بڈیاں اور تین دو صندوق یا ایک عمامہ چادر ٹیپاں، ہاتھ منہ پر چھپنے کے لئے دو روٹیاں، دو تولیے، احرام کی چادر، کفن کا کپڑا، ساتھ میں رکھیں اور بکریہ ہے کہ احرام کے دو جوڑے ہوں کہ اگر سیلا ہو تو بدل سکیں۔ ایک کھیل کے بالوں کا ویسی کھیل یا سونے چانک کا دو گز لمبا اور اڑنے کا گز چڑا کھڑا ساتھ ہونا بہت ہی آرام دہ ہے کہ جہاں چاہیں کر لیٹ یا بیٹھ جاؤ، پھر اٹھاؤ۔ مختلف مسافروں میں خزانہ کام اور قبض و تحفظ اور تے دست و پاؤں کی مجرب دوا بھی ضرور ساتھ میں رکھنا کیونکہ کم ہی جان جان امراض سے محفوظ رہتے ہیں اور اگر تم کو خود ضرورت نہ پڑی تو کسی ضرورت مند کو تم نے دے دی تو وہ اس کسمپرسی کی حالت میں تمہارے لئے کتنی دعا میں دے گا۔ آمین، سر، مشک، مسواک، ساتھ رکھو کہ یہ سنت ہے ان کے علاوہ ایک چھری، ایک چاقو، دو ایک پور یاں، تلی، سو آ، سوئی، دعا گز گز و زیارت وغیرہ کے مسائل کی کچھ کتابیں، چند قلم، پھل، دوا، سادی کا پیرا، قرآن مجید، چھری، چھری، تار، کچھ موسم جیسا، کچھ دیا، مسافروں کو بھی ضرور لے لو۔ کچھ پھلے پرانے کپڑے بھی ضرور ساتھ رکھو کہ اس کو چھاد کر صاف بنا سکو اور جہاز پر سے وغیرہ صاف کرنے اور احتیاط وغیرہ کھانے میں کام دیں گے۔ کھانے پینے کی چیزوں کو جان کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ اس معاملہ میں لوگوں کی حالتیں اور ان کے کھانے پینے کی عادتیں اور ذوق مختلف ہیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ ہمیں کن کن چیزوں کی ضرورت ہوگی اور ہم کس طرح گزر بسر کر سکتے ہیں اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ گھبراہٹ، چال، دال، کھانا

حاجی سمجھتی ہیں: ٹکٹ وغیرہ لینے اور جہاز کے انتظام میں ہر حاجی کو کم از کم چار پانچ دن پہنچنی ہیں مسافر خانہ حاجی مایہ صدفی یا مسافر خانہ واڈی بند میں ٹھہرنا پڑتا ہے۔ یہاں خاص طور پر یہ خیال ضروری ہے کہ:

۱۔ مسافر خانہ میں مختلف صوبوں اور مختلف حرا جوں کے حاجی اور ان کو رخصت کرنے والوں کا مجمع ہوتا ہے اور چار یاں بہت ہوتی ہیں اس لئے اپنے سامانوں خصوصاً رتھوں کی حفاظت کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ ٹکٹوں میں ہر وقت تالا بند رکھے اور جب باہر نکلے تو اپنے ساتھیوں کو سامان کی حفاظت سونپ کر آئے۔

۲۔ ٹکٹ وغیرہ خریدنے کے لئے ہرگز ہرگز کسی کے ہاتھ میں رقم نہ دے بلکہ خود لائن میں کھڑے ہو کر رقم جمع کرائے اور ٹکٹ خریدے۔

۳۔ پہنچنے شہر میں زیادہ دیر نہ بھرنا بھرے کہ جب کتنے کے علاوہ سوار یوں کی بھیڑ بھاڑ سے ایک ہی ٹکٹ کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے اس لئے سب کو اور خاص کر دیہات والوں کو مسافر خانہ سے باہر بہت کم نکلتا چاہیے اور اپنے سامان کے پاس ہی رہنا چاہیے۔

۴۔ اپنے قحی کا ٹھہر ہر وقت یاد رکھنا چاہیے اور جہاز پر سوار ہونے کے لئے بند گاؤ کو جاتے ہوئے اپنے قحی کے سوا کسی کو اپنا سامان سپرد نہیں کرنا چاہیے اور رقم اور پاسپورٹ ٹکٹ وغیرہ کو بھر حال اپنے پاس رکھنا چاہیے۔

حاجی جہاز پر: ہوائی جہاز کے مسافروں کو چاہیے کہ پہنچنے میں احرام باندھ لیں اور جہاز پر سواری کی دعا پڑھ کر سوار ہوں اور راستہ بھر اللہ تعالیٰ کی دعا پڑھتے رہیں۔ چند گھنٹوں میں یہ لوگ جہاد میں زمین پر اتر جائیں گے مگر مسعودی جہاز والوں کو ایک ہفتہ مسند ہی میں رہنا ہے اس لئے ان لوگوں کو مسند چوڑی، باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

۱۔ جہاز میں مختلف صوبوں کے رہنے والوں اور مختلف زبان بولنے والوں کا مجمع ہوتا ہے ایک دوسرے کے مزاج داں نہ ہونے سے اکثر جھگڑے ٹھگڑا کی کویت آجاتی ہے خصوصاً میٹھا پانی لینے کے وقت لائن لگانے میں اکثر کالی گھونچ بلکہ مار پیٹ ہو جایا کرتی ہے اس لئے جہاز پر بہت صبر و برداشت کے ساتھ رہنے کی ضرورت ہے۔ حج کے سفر میں، ٹھگڑا اور کالی گھونچ کر سخت حرام اور بڑا گناہ ہے۔

۲۔ جہاز پر سوار ہونے کے بعد اپنا سب سامان اپنی سیٹ کے نیچے قریب سے رکھ کر جب مطمئن ہو جائیں اور احتیاجی کوشش کریں کہ ایک قسم قرآن مجید کی تلاوت مسند میں پوری کر لیں اور نماز باجماعت کی ہر جگہ خاص طور پر پابندی رکھیں اور فضول باتیں خاص کر جھگڑے ٹھگڑا سے احتیاجی پرہیز رکھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْغَنَةَ فَاجْعَلْهُ خَالِي وَتَقْبَلْهَا مِنِّي تَقَبُّلَ الْغَنَةِ وَأَخْرِجْهَا مِنِّي مَخْرَجَ الْغَنَةِ
اے اللہ! میں عمرو کا ارادہ کرتا ہوں اس کو تو میرے لئے آسان کر دے اور میری طرف سے قبول فرمائے میں نے عمرو کی نیت کی اور اس کا احرام پاندہ ماخالص اللہ تعالیٰ کے لئے۔

اس نیت کی دعا کے بعد پھر آواز سے لبیک پڑھے لبیک یہ ہے:

لَبَّيْكَ * اللَّهُمَّ قَبِّحْ لَبَّيْكَ * لَبَّيْكَ
یعنی میں حیرے پاس حاضر ہوا اے اللہ! میں حیرے حضور حاضر ہوا میں حیرے حضور حاضر ہوا حیرا کوئی شریک نہیں میں حیرے حضور حاضر ہوا۔ یکک تعریف اور نعت اور بادشاہی حیرے ہی لئے ہے حیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جہاں جہاں دعا میں وقف کی علامت (ط) بتی ہے وہاں وقف کرے اور لبیک کی دعا تین مرتبہ پڑھے پھر رد و شریف پڑھے پھر دل کا کرار دہرائے اور دعا پڑھے اور یہ پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً وَالْجَنَّةَ اے اللہ! میں حیری رضا اور جنت کا سائل ہوں وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِهَا وَالْقَارِ * اور حیرے غضب اور جہنم سے حیری پناہ مانگتا ہوں۔

لَبَّيْكَ پڑھ لینے کے بعد احرام بندہ کیا اب جتنی چیزیں احرام کی حالت میں منع ہیں ان سب چیزوں سے بچے اور اٹھتے بیٹھتے ہر وقت خالص کرکھر کے وقت لَبَّيْكَ برابر بلند آواز میں پڑھتا رہے۔ طواف کعبہ مکرمہ: جب کہ مکرمہ میں پہنچ جائے تو سب سے پہلے مسجد حرام میں جائے۔ اگر وضو نہ ہو تو وضو کرے اور طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اپنی چادر کو دائیں بغل سے نیچے سے نکالے کدبانہ موڑ کر نکلا رہے اور چادر کے دونوں کنارے بائیں موڑے پر نکال دے۔ اب کعبہ مکرمہ کی طرف منہ کر کے حجر اسود کی داغی طرف دکن یعنی کی جانب حجر اسود کے قریب ہیں کھڑا ہو کہ چہا حجر اسود پہنچے جائے ہاتھ کے سامنے ہے پھر طواف کی نیت کرے اور نیت یہ ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ طَوَافَ بَيْتِكَ یعنی اے اللہ! میں حیرے عزت والے گھر کے المَحْرَمَ فَاجْعَلْهُ خَالِي وَتَقْبَلْهُ مِنِّي طواف کا ارادہ کرتا ہوں لہذا تو اس کو میرے لئے آسان کر دے اور اس کو میری طرف سے قبول فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ عَلَّمْتَنِيْ سِرِّيْ وَخَلَّيْتَنِيْ فَاَقْبِلْ اِلَيْ اِلٰهِ اَتُوْ مِرِّيْ بِرَحْمَةٍ وَرَحْمَةٍ اَوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
وَعَلَّمْتَنِيْ وَتَعَلَّمْتُ خَاصَّتِيْ فَاَعْطِنِيْ مِثْلَ اِلٰهِ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ حَاجَتِيْ
وَعَلَّمْتَنِيْ نَا اِلٰهِ تَقْبَلِيْ فَاَعْطِنِيْ ذُلِّيْ جَانَتِيْ اَسْأَلُكَ اِلٰهِيَّ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَسْأَلُكَ اِلٰهِيَّ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ اَسْأَلُكَ اِلٰهِيَّ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
وَلَقَدْ اَسْأَلْتُكَ اِلٰهِيَّ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ اَسْأَلُكَ اِلٰهِيَّ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
فَاَسْتَجِبْ لِيْ وَوَضَّحْ لِيْ فَاَعْطِنِيْ مِثْلَ اِلٰهِ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
فَاَسْتَجِبْ لِيْ يٰ اَلُوْ حَمْدُكَ اَلُوْ حَمْدُكَ

مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے
کا جو تو نے میرے لئے لکھا ہے اور جو کچھ
تو نے میری قسمت میں کیا ہے اس پر راضی
رہوں اسے سب میری باتوں سے زیادہ میری بات!

نماز اور اس دعا سے فارغ ہو کر مکرّم کے پاس جائے اور اپنا سید اور پیٹ کے دھندلے اور کھوکھلے
سے ملے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دھار پے پھیلائے یا دعا پڑھا کر اور دروازہ کھلا اور یا اس جگر اسو کی
طرف پھیلائے اور یہ دعا خوب دہر کر اور گڑ گڑا کر مانگے۔

دعاء مکرّم

يَا اَرْحَمَ رَاحِمٍ لَا اَنْزَلَ عَلَيَّ نَفْسًا اِلٰهِيَّ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
فَاَسْتَجِبْ لِيْ يٰ اَلُوْ حَمْدُكَ اَلُوْ حَمْدُكَ

اس کے علاوہ اور دوسری دعا بھی یہاں مانگو کہ یہ مقبولیت کی جگہ ہے اور مقبولیت کا وقت بھی
ہے۔ اس کے بعد دھرم شریف کے تلوں کے پاس آؤ اور کھڑے ہو کر لوہے کے ساتھ کعبہ کرم کی طرف
مڑ کر کے تین سانس میں خوب جیت بھر کر دعا۔ ہر بار ہشتم اللہ سے شروع کرو اور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم اور
ہر بار دعا اٹھا کر کعبہ کرم کو دیکھو بچا ہوا پانی اپنے سر اور دھار پڑا لے لو۔ دھرم شریف پینے کی دعا یہ ہے:

دعاء زمزم

اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَسْأَلُكَ جَنَّتِيْ فَاَقْبِلْ اِلَيْ اِلٰهِ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
وَعَلَّمْتَنِيْ وَتَعَلَّمْتُ خَاصَّتِيْ فَاَعْطِنِيْ مِثْلَ اِلٰهِ اَتُوْ مِرِّيْ حَاجَتِيْ
فَاَسْتَجِبْ لِيْ يٰ اَلُوْ حَمْدُكَ اَلُوْ حَمْدُكَ

جگر جگر اسو کے پاس آ کر اس کو چومو اور اللہ اکبر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَرَبِّهِ" دھرم شریف

کر لو اور مسجد حرام میں دو رکعت سنت اہرام کی نیت سے پڑھو اس کے بعد حج کی نیت کرو اور ایک پڑھو اور جب آفتاب نکل آئے تو منیٰ کو چلو اگر ہو سکے تو پیدل جاؤ کہ جب تک کہ معطر پلٹ کی آؤ گے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تقریباً تھتر کھرب چالیس ارب نئی ہیں راستہ بھر ایک اور محمد و ثناء اور دو شریف پڑھتے رہو جب منیٰ نظر آئے تو پیدل چلو:

اَللّٰهُمَّ هِدْ لِيْ سَبِيْلَكَ هِدْ لِيْ سَبِيْلَكَ هِدْ لِيْ سَبِيْلَكَ
 غنّت بہ غلیٰ اولیٰ سبیلک
 اولیٰ سبیلک تو نے کیا ہے۔

میدان عرفات میں: تو یہی دعا چلو کہ آفتاب طلوع ہو جانے کے بعد اب میدان عرفات کو چلو دل کو خیال خیر سے پاک صاف کر کے اور یہ سوچتے ہوئے نکلو آج وہ دن ہے کہ بہت سے غرض بخشوں کا حج مقبول ہوگا اور بہت سے لوگ ان کے صدقے میں بخشے جائیں گے جو آج کے دن عروم بہادہ واقعی عروم ہے راستہ بھر ٹہنگ بے شمار بار پڑھتے چلو جب ”خیل رحمت“ پر نظر پڑے اور زیادہ گزرا کر بلند آواز سے ٹہنگ پڑھو اور اپنی دنیاوی و دینی مرادوں اور اپنے حج کی قبولیت کے لئے دعا میں مانگتے میدان عرفات میں پہنچی کر اپنے معلم کے خیمہ میں اتر کر ٹھہرو۔ وہ پہر تک زیادہ وقت دینے کو گزرا نہ میں اور صدقہ و خیرات کرنے میں گزارو اور ٹہنگ دو دو شریف اگلتے حیدر و مستغفار پڑھتے رہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن سب سے بھر و کیف میرا اور دوسرے نبیوں کا سبکی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لِلَّهِ الْمُلْكُ وَلِلَّهِ الْغَنِيُّ وَالْغَنِيُّ الْغَنِيُّ وَالْغَنِيُّ الْغَنِيُّ
 خن ”لَا تَهْمُزُ بِتَبْدِئِهِ الْغَنِيُّ وَالْغَنِيُّ الْغَنِيُّ“
 ہے وہ نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں سب خلقی الخلیق

بھائیائیں! اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

وہ پہرا صلی علی علیہ السلام کی نماز باجماعت پڑھو۔ ظہر کے فرض پڑھ کر فوراً ٹھہر ہوگی اور عصر کی نماز پڑھو یا دو ٹھہرو کہ یہ ظہر و عصر ملا کر ظہر کے وقت پڑھنا بھی جائز ہے کہ نماز یا تو سلطان اسلام پڑھائے یا اس کا نائب۔ میدان عرفات میں جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اس کو وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ ظہر کو ظہر کے وقت میں اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھے۔ (بہار شریعت)

نماز کے بعد فوراً موقف کو روانہ ہو جائیں۔ موقف وہ جگہ ہے کہ نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک وہاں کھڑے ہو کر ذکر الہی اور دعا مانگتے کا حکم ہے۔ اگر کچھ عباد اپنی کمزوری کی وجہ سے ”موقف“

داخلے کے بعد دونوں روز تینوں عمروں کو سات سات کنکریاں ملاتے رہے۔ ہارویں ہذا الحجہ کو کنکری ہار کر غروب آفتاب سے پہلے پہلے مٹی سے لکل کر کہہ کر دوات ہو جائے۔ جب وہی محصب میں جو جنت اعلیٰ کے قریب ہے کانچوڑ سولہی سے اتر لویا سولہی مٹی پر کھجور پھیر کر دعا کر لو اب مکہ میں جب تک قیام ہے رہنی اور اپنے ماں باپ کی اپنے استادوں اپنے پیروں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے روزانہ عمرے ادا کرتے رہو۔ مکہ عمرے گھم سے (چھوٹا عمرہ) کرو۔ مکہ عمرے جمرات سے (بڑا عمرہ) کرو۔

مکہ مکرمہ کی چند زیارت گاہیں: قبرستان جنت اعلیٰ میں خاص طور پر حضرت نبی مکی خدیجہ انکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دیگر عزرائل کی زیارت اسی طرح مکان ولادت حضرت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکان خدیجہ انکبری و مکان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد الحنبی و مسجد اریہ و مسجد الفح و مسجد جبل ابوقیس و عزرائل شہداء و حیکہ و جبل ثور و غار حراء و غیر مقامات حجاز کی زیارتوں سے بھی مشرف ہو کہ یہ معظمہ میں داخلہ اور در رکعت نماز ادا کرنا بھی بڑی سعادت ہے۔ کمال ادب سے آنکھیں جھکائے نماز کے کاپتے بسم اللہ پڑھ کر دایاں قدم پہلے رکھے اور سامنے کی دیوار تک اتکا پڑھے کہ تمیں ہاتھ کا قاسمہ نہ جائے وہاں دو رکعت نفل پڑھے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے۔ پھر جمالی اور دہ شریف پڑھے اور دعا مانگے اور ستونوں اور دیواروں سے چپے اور رونے لگا گزائے آنکھیں نیچی کئے وہاں چلا آئے۔

مکہ مکرمہ سے روانگی: جب رخصت کا ارادہ ہو تو طواف دعا کرے کہ یاہر والوں پر یہ طواف واجب ہے مگر اس طواف میں نہ مل کرے نہ خطایا کرے اور اس طواف کے بعد مظلوموں کی سہی بھی نہ کرے۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھ کر دعا مانگے پھر حرم شریف کے پاس آ کر خوب سیراب ہو کر پئے اور کچھ بدن پٹائے پھر دعا واذہ کہہ کے پاس آ کر چمکت چمے اور قول حج و زیارت کی اور بار بار آخری کی دعا مانگے اور یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فَطْلِکَ یَا اَللّٰهُ اَتِیْرَ عَصَاہِ وَ یَسْأَلُکَ تِیْرَ فِیْکَ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِ اَحْسَنِ وَ غَفُوْرٍ لِّکَ وَ وَفُوْرٍ لِّحُزْنِکَ وَ غَفُوْرٍ لِّکَ۔ کاسول کرتا ہے کہ تیری رحمت کا سیدہ ہے۔

پھر "مترجم" پر آ کر طواف کہہ سے چپے اور خوب رونے پھر جمر اسود کو بوسہ لے پھر اٹھنے پاؤں کہہ کی طرف منہ کر کے کہہ مقدسہ حضرت سعد کیجئے ہوئے مسجد حرام کے دروازہ سے بائیں پاؤں پہلے پڑھا کر نکلے اور کلہ شہادت دھما لئی اور دہ شریف دعا کرتے ہوئے روانہ ہو اور فقرائے مکہ مکرمہ کو حسب توفیق صدقہ و خیرات دیجے ہوئے سرکار اعظم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور بارہ یدِ طیبہ کے مقدس سفر کے

حاضری کی اہمیت طلب کر رہے ہو پھر ہنرمند اہل علم نے جو کہ پہلے داہن پاؤں رکھ کر سر پہا اوبہ بن کر داخل ہوا اور محبوب کے خیال و تصور میں باوہب جاؤ۔

۶۔ یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حقیقی جسمانی حیات کے ساتھ ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے ان کی اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدہ الہی کی تصدیق کے لئے ایک ایک آن کے واسطے تھی ان کا انتقال صرف عوام کی نظروں سے چھپ جاتا ہے چنانچہ امام غزالی کی حاج کی مدخل میں اور امام ابو قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں اور دوسرے احمدیین نے فرمایا ہے کہ:

”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و وفات میں اس بات میں کوئی فرق نہیں کہ وہ اپنی امت کو کچھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں اور نعمتوں کو اور ان کے دلوں کے خیالات کو خوب جانتے پہچانتے ہیں اور یہ سب حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس طرح روشن ہے کہ قطعاً اس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔“ (بہار شریعت بحوالہ غل و مواہب لدنیہ)

۷۔ مسجد نبوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصلیٰ پر دو رکعت نماز تھی مسجد قل نا اُنہما الذکھرون اور فی حی حو اللہ اخذ سے مختصر پڑھنے پھر مسجد میں گر کر دو بار صیغہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبولیت کی دعا مانگئے پھر کمال اوبہ میں گردن جھکائے لرزے کا نچے نماست سے پسینہ پسینہ ہو کر آنسو بہاتے ہوئے مشرق کی طرف سے مواہبہ عالیہ میں حاضر ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حزارانہ اور میں جلوہ افروز ہیں اس طرف سے تم حاضر ہو گئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سے کس پناہ تمہاری طرف ہوگی اور وہ سعادت تمہارے لئے دونوں جہان میں کافی ہے۔

۸۔ اب اجماعی اوبہ و احترام کے ساتھ کم از کم چار ہاتھ کے قافلہ سے قبلہ کو رخسہ و حزار پر انوار کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ بانٹے کھڑا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۸) اور نہایت ہی اوبہ و وقار کے ساتھ آپ آواز دو انگلیں اس طرح صلوٰۃ و سلام عرض کرو:

اَلصَّلٰوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ اے نبی! آپ پر دو و سلام اور اللہ تعالیٰ کی وَرَحْمَۃُ اللہ وَبَرَکَاتُہُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یا رَحْمٰتِیْنِ اور برکتیں اے اللہ کے رسول آپ پر وَسَلَوُ اللہ السَّلَامُ عَلَیْکَ یا حَبِیْبِ خَلْقِی سَلَامٌ اے اللہ کی تمام

اللہ السَّلَامُ عَلَیْکَ یا خَلِیْفِی الْمَلٰٓئِیْنِ مخلوق سے بھرا آپ پر سلام آپ پر اور آپ اَلصَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِکِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامِ پر اور آپ کی تمام امت پر وَ اَعْمٰلِہٖمُکَ وَ اَنْفِیْکَ اَجْمَعِیْنَ^۱ سلام۔

والا ہے" تو ان سہارک کنوؤں کی بھی زیادت کرنا خاص کر مندوجہڑی کنوؤں کا خیال رکھو۔

یہ ستر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: یہ کنواں دہوی حقین کے کنارے پر مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ایک باغ میں ہے اس کنوئیں کو "بھڑدوسہ" کہتے ہیں۔ یہ وہی کنواں ہے جس کا مالک ایک یہودی تھا اور مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بھڑادوسہم پر اس کنوئیں کو یہودی سے خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا۔

یہ ستر اریس نہ کنواں مسجد قبا سے متصل چشم کی جانب ہے اس کو "بھڑخاتم" بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے ہر نبوت کی انگوٹھی اس کنوئیں میں گر گئی اور بڑی تلاش و جستجو کے باوجود نہیں ملی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کا پانی پیا اور اس سے دوسرا فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن بھی ڈالا تھا۔

یہ ستر غریس نہ کنواں مسجد قبا سے تقریباً چار فرماک چوبہ اترکون پر واقع ہے اس کے پانی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس کا پانی پیا بھی ہے اور اس میں اپنا لعاب دہن اور شہد بھی ڈالا ہے۔ یہ ستر بصرہ نہ کنواں قبا کے راستے میں جنت البقیع کے متصل ہے۔ اس کنوئیں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا اس جگہ دو کنوئیں ہیں۔ سبکی ہے کہ بڑا کنواں بصرہ ہے اور بکتر ہے کہ دونوں سے برکت حاصل کرے۔

یہ ستر بضاعہ نہ کنواں شاہی دروازہ سے باہر جمل المیل باغ کے پاس ہے اس میں بھی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔

یہ ستر حاکمی نہ کنواں باب مجیدی کے سامنے شاہی فصیل سے باہر ہے۔ یہ کنواں حضرت ابو طلحہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اس جگہ طواف فرماتے تھے اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے۔ جب آیہ مبارکہ **لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْتُمْ** نازل ہوئی تو چونکہ یہ کنواں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت زیادہ محبوب تھا اس لئے انہوں نے اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔

یہ ستر عمن نہ کنواں مسجد شمس کے قریب ہے اس کے پانی سے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تسلیم نے دھو فرمایا ہے۔ اس کا پانی قد کے کھاری ہے اس کو بڑا بصرہ بھی کہا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کی چند مسجدیں

چاروں مقامات در حقیقت جنگ کے مورچے تھے اور یہ چاروں صحابہ کرام ایک ایک مورچہ پر متمکن تھے۔ ان حضرات نے ان مورچوں پر نمازیں بھی پڑھیں اس لئے یہ مورچے مسجد بن گئے۔ مسجد بنی حرام: سلع پہاڑی کی گھاٹی میں مسجد احزاب کو جاتے ہوئے داہنی طرف یہ مسجد واقع ہے اس کی تاریخ یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جگہ نماز پڑھی ہے اس کے قریب ایک خار ہے جس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مرجہ دی گئی تھی اور جنگ خندق کے موقع پر رات کو اس خار میں آرام فرماتے تھے اس کی بھی زیارت کرنی چاہئے۔

مسجد ذیاب: یہ مسجد ذیاب کی پہاڑی پر ہے جو جبل احد کے راستہ کے بائیں جانب ہے۔ جنگ خندق کے موقع پر اس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غیر کاڑا گیا تھا۔ مسجد کلین: یہ مسجد وادی حنین کے قریب ایک ٹیلہ پر ہے۔ اسی جگہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ شریف قبلہ مقرر ہوا۔ اسی لئے اس کو مسجد کلین کہتے ہیں۔

مسجد فصیح: عموماً کے مشرقی حصہ میں یہ مسجد ہے۔ اس جگہ بنو نضیر کے یہودیوں کا محاصرہ کرنے کی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی اس کا دوسرا نام مسجد خمس بھی ہے۔ اس مسجد کو مہدی حکومت نے شہید کرا دیا ہے۔

مسجد بنو قریظہ: محاصرہ بنی النضیر کے وقت یہاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ یہ مسجد فصیح سے جانب مشرق تھوڑے فاصلہ پر ہے۔

مسجد ابراہیم رضی اللہ عنہ: یہ مسجد بنی قریظہ سے جانب شمال واقع ہے۔ اس جگہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے تھے اور اس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز بھی پڑھی ہے۔

در بار اقدس سے واپسی

مر کے جیتے ہیں جو ان کے در پہ جاتے ہیں حسن

بھی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مدید ہموں کر

جب مدید منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو مسجد نبوی شریف میں جا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مصلى پر یا اس کے قریب جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل پڑھیں۔ اس کے بعد سنہری چابی کے سامنے سوا چہرہ اقدس میں حاضر ہو کر گریہ و زاری میں ذوق کر دو و ظم کے ساتھ صلوٰۃ و سلام عرض کریں پھر دونوں جہان کی بھلائی کیج و زیارت کی مقبولیت اور حصول شفاعت کی سعادت اور غارت خانہ کے

ہمیں کرنی ہے شہنشاہِ بھلا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہو گئے ہے رحمت پروردگار اپنی
کھانے کا طریقہ

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گنوں تک دھوئے صرف ایک ہاتھ یا قضا اٹھایاں
یہ دھوئے کہ اس سے سنت ادا ہوگی لیکن اس کا دھیان رہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر نہ پھینکا
چاہیے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر تولیہ یا ردال سے پونچھ لیتا چاہیے تاکہ کھانے کا اثر باقی نہ
رہے۔ (ترغی ج ۲ ص ۷۷، غامغیری ج ۵ ص ۲۹۹)

بسم اللہ چڑھ کر کھانا شروع کریں اور بعد آواز سے بسم اللہ چڑھیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی یاد آ
جائے یہ دعا پڑھے بسم اللہ اَوَّلُ لَذْوِ اَجْوَد (ترغی شریف ج ۲ ص ۷۷)
روٹی کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے اور ہاتھ کھروٹی سے نہ پونچھیں۔ کھانا بیٹھ دہنے ہاتھ سے
کھائیں نہ بائیں ہاتھ سے کھانا یا شیطان کا کام ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۶۳)

مسئلہ: کھانا کھاتے وقت بائیں پاؤں بچھا دے یا اوپر پاؤں کھڑے رکھنے یا سرین پر بیٹھے اور دونوں کھٹنے
کھڑے رکھے اور اگر بیماری بدن یا کمزور ہونے کی وجہ سے اس طرح نہ بیٹھ سکے تو باقی بار کر کھانے
میں بھی کوئی حرج نہیں کھانا کھانے کے درمیان میں کچھ باتیں بھی کرتا رہے۔ بالکل چپ رہنا یہ
موجودوں کا طریقہ ہے مگر کوئی بیہودہ یا بھڑبھڑات ہرگز نہ کہے بلکہ اچھی باتیں کرتا رہے کھانے کے
بعد انگلیوں کو چاٹ لے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے کھانے کی ابتداء تک سے کریں
اور تک ہی پر ختم کریں کہ اس میں بہت سی بیماریاں سے شفاء ہے۔ کھانے کے بعد یہ دعا چڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَخْلَقَنَا وَ شَقَّائَا وَ خَفَّائَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْخَاشِعِیْنَ کھانے کے بعد صابن لگا
کر ہاتھ دھوئے میں کوئی حرج نہیں کھانے سے قبل عوام اور جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے
جائیں اور کھانے کے بعد علماء و مشائخ اور بزرگوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ کھانا کھا لینے
کے بعد دستر خوان پر صاحب خانہ اور حاضرین کے لئے غیر و برکت کی دعا مانگی بھی سنت
ہے۔ (درعی روئے المختار ج ۵ ص ۲۱۶)

مسئلہ: پاؤں پیچھا کر کر لیٹ کر کھانا چلے بھرتے کچھ کھانا یا خاف ادب اور طریقہ سنت کے خلاف ہے
مسلمانوں کو ہر بات اور کام میں اسلامی طریقوں کی پابندی اور آداب سنت کی تابعداری کرنی چاہیے۔

مسئلہ: چاندی سونے کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں بلکہ ان چیزوں کا کسی طرح سے استعمال کرنا درست

شریف میں اس کی ممانعت ہے۔ پانی چس چس کر پینا چاہیے، فٹ فٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔ جب پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے چہنے کے بعد گلاس یا کٹورے کا بچا ہوا پانی بھیگنا اسراف و گناہ ہے۔ سرمائی اور خشک کے موسم میں حد تک کر پانی پینا منع ہے اسی طرح ٹوٹے کی ٹوٹی سے بھی پانی پینے کی ممانعت ہے، لیکن اگر پانی اڑھیلے کے لئے کوئی برتن نہ ہو تو ٹوٹی وغیرہ میں دیکھ بھال کر پانی پی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۹)

مسئلہ: دھوا کا بچا ہوا پانی اور دھرم شریف کا پانی کھڑے ہو کر بچا جائے۔ ان دو کے سوا ہر پانی پیئے کر بیٹھا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہرگز تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر کچھ نہ پیئے اور اگر بھول کر کھڑے کھڑے پی لے تو اس کو چاہیے کہ قے کر دے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۷۰)

حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں تحریر فرمایا ہے کہ جب بھول کر پی لینے میں یہ حکم ہے کہ قے کر دے تو قصداً پینے میں تو بدرجہ اولیٰ یہ حکم ہو گا۔ (امداد المسائل ج ۲ ص ۵۲۲)

مسئلہ: کھل کا پانی امداد بھی پی سکتا ہے ہاں! الہیت وہاں سے پانی کوئی اپنے گھر نہیں لے جاسکتا کیونکہ وہاں پانی پینے کے لئے رکھا ہے نہ کہ گھر لے جانے کے لئے، لیکن اگر کھل لگانے والے کی طرف سے اس کی اجازت ہو تو گھر میں لے جاسکتا ہے۔ (نہاوی عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۹)

مسئلہ: جازوں میں اکثر جگہ مسجد کے مقابلے میں پانی گرم کیا جاسکتا ہے تاکہ مسجد میں جو نمازی آئیں اس سے وضو حاصل کریں وہ پانی بھی وہیں استعمال کیا جاسکتا ہے گھر لے جانے کی اجازت نہیں اس طرح مسجد کے لالوں کو بھی وہیں استعمال کر سکتے ہیں گھر نہیں لے جاسکتے۔ بعض لوگ تازہ پانی بھر کر مسجد کے لالوں میں گھر لے جاتے ہیں یہ جائز نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۲۷۷)

سونے کے آداب

مستحب یہ ہے کہ ہوا وضو سونے اور بسم اللہ پڑھ کر کچھ دیر دعا پڑھ کر اَللّٰہُمَّ یا سُبْحٰنَکَ اَلْمَلٰئِکَۃُ وَ اَخْلَیْہِ پڑھ کر اپنے ہاتھ کو وضو کے چھپرے رکھ کر قبلہ رو سونے پھر اس کے بعد بائیں کروت پر سونے پیٹ کے مل نہ سونے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لینے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹنا منع ہے جبکہ تہجد پینے ہوئے ہو کیونکہ اس صورت میں سحر کھل جانے کا اندیشہ ہے۔ انکی چھت پر سونا منع ہے جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو۔ لڑکا جب دس برس کا ہو جائے

مردوں کو بھی ایسا تہبند اور پا جاسہ پہننا جائز نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو دھوئی نہیں، کپڑی چاہیے کہ دھوئی پہننا مندوبوں کا لباس ہے اور اس سے سحر چائی بھی نہیں ہوتی کہ چلے اور اٹھے بیٹھے میں اکثر زبان کا پھسلا حصہ کھل جاتا ہے اسی طرح ہر مرد لباس جو بیحد انصافانی یا دوسرے کفار کا قوی یا مذہبی لباس ہے مسلسل انہوں کو ہرگز نہیں پہننا چاہیے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۵۴)

اور یہ انگلی لباس پہننا بھی ناجائز ہے جس سے دکان اور کھوند ہونے لگیں اور جاگیر بھی ہرگز نہ کہیں کہ کھنڈوں اور دکان کا کھولنا حرام ہے۔ ہاں تہبند کے نیچے اگر ننگا یا جاگیر نہ کہیں تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو دھوئی لباس پہننا یا لڑکوں کو پہننا حرام ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے۔ لیکن اگر دھوئی کپڑے کا یا ناست کا اور تہبند یا ریشم کا تو یہ کپڑے مردوں کے لئے بھی جائز ہے۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۱)

مسئلہ: عورت کو سارا بدن سر سے ہر رنگ چھپائے رکھنے کا حکم ہے، کسی غیر محرم کے سامنے بدن کا کوئی حصہ کھولنا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۸)

مسئلہ: بالغ عورت کو غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا یا سر کے کچھ حصہ سے لاپٹہ بنانا یا جائز نہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ بھل جگہ بھی دھن کی مند کھائی کا جو دستور ہے کہ کپڑے لے اور دھو دار لوگ آکر دھن کی مند دیکھتے ہیں اور کچھ رقم مند کھائی میں دھن کو دیتے ہیں غیر محرم لوگوں کے لئے یہ ہرگز جائز نہیں۔

مسئلہ: مردوں کو عورتوں کا لباس پہننا اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا بھی منع ہے۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۲۱۲)

مسئلہ: سفید کپڑے بھرتی کہ حدیث میں اس کی تحریف آئی ہے کہ سیاہ رنگ کے کپڑے بھی بھرتی۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب فاتحانہ حیثیت سے مکہ معظمہ تشریف لائے تو مراقد میں پرکالے رنگ کا عمامہ تھا، قسم درمطمان میں رنگا ہوا اور سرخ رنگ کا کپڑا عورتوں کے لئے جائز اور مردوں کے لئے منع ہے۔

(رد المحتار ج ۵ ص ۲۲۸)

مسئلہ: علماء و فقہاء کو ایسا لباس پہننا چاہیے کہ وہ پہچانے جائیں تاکہ لوگوں کو ان سے طہی فاسخ حاصل کرنے کا موقع ملے اور عظمیٰ عزت و وقعت بھی لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو۔ (ابن کثیر ج ۲ ص ۵۴)

مسئلہ: عورتوں کو چوڑی دارنگہ پا جاسہ نہیں پہننا چاہیے کہ اس سے ان کی پٹلیوں اور رانوں کی بناوٹ اور شکل ظاہر ہوتی ہے۔ عورتوں کے لئے یہی بھرتی ہے کہ ان کے پا جاسے غرارے یا ذیلیہ ڈھالے اور لپے ہوں کہ قدم چھپ جائیں ان کے لئے جہاں تک پاؤں کا زیادہ سے زیادہ حصہ چھپ جائے یہ بہت

مسئلہ: ماحول کو برقی سے مت کر خوب صورت بنانے والی یا سوچنے سے ماحول کے ہاں کو لوچ کر ماحول کو بدل دیکھو اور خوب صورت بنانے والی ہاں سب ماحولوں پر حدیث میں لعنت آئی ہے۔

(بخاری ج ۲ ص ۸۸۰)

لوگوں کے ناک کاں چھیدنا جائز ہے۔ بعض جاہل مرد اور عورتیں لڑکوں کے بھی کان چھیدواتے ہیں اور دیر یا پہناتے ہیں یہ ناجائز ہے۔ یعنی لڑکوں کے کان بھی چھیدواتا ناجائز اور ان کے کان میں زنجیر پہنانا بھی حرام ہے۔ (درالمختار)

عورتیں اپنی چٹھوں میں سونے چاندی کے دانے پھول، گلپ لگا سکتی ہیں۔ مسئلہ: عورتوں کو کاجل اور کالا سرمہ زینت کے لئے لگانا جائز ہے۔ مردوں کو کالا سرمہ آنکھوں کی زینت کے لئے لگانا ناجائز ہے۔ ہاں اگر کالا سرمہ آنکھوں کے علاج کے لئے لگانے تو اس میں کوئی کراہت نہیں۔ (ما لکھیری ج ۵ ص ۳۱۳)

آداب

۱- ہر مہر عورتیں بہت قیمتی اور لذتی برقی لباس اور شاد عمارت پر پہنتی ہیں ان کے پاس بہت کم اٹھو بیٹھو کر ان کے خواصہ باطنہ کو دیکھ کر تم کو اپنی غریبی اور مطلبی پر افسوس ہوگا اور تم خداوند کریم کی ناشکری کرنے لگو گی اور خواہ مخواہ دنیا کی مہوں بڑھے گی۔

۲- ہر ملت نہاد و کوناف سے بچے اور بغل وغیرہ کے ہاں دور کر کے بدن کو صاف ستھرا کرنا مستحب ہے۔ ہر ملت نہاد تو چند صحابی دن کئی زیادہ سے زیادہ چالیس دن اس سے زیادہ کی اہانت نہیں۔ اگر چالیس دن گزر گئے اور ہاں صاف نہ کئے تو گناہ ہوا۔ عورتوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ عورتوں کی گندگی اور پھو بڑہاں سے عورتوں کو اپنی بیویوں سے نفرت ہو جایا کرتی ہے پھر میاں بیوی کے تعلقات ہمیشہ کے لئے خراب ہو جایا کرتے ہیں۔

(درمن زج ۵ ص ۲۶۱)

۳- سونے کی کپڑے پہننا اور پہنے پرانے کپڑوں میں بیچ بھلا کر پہننا اسلامی طریقہ ہے۔

(ما لکھیری ج ۵ ص ۲۹۳)

حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک کپڑے میں بیچ بھلا کر نہ پہن لو اس وقت تک کپڑے کو پرانا نہ سمجھو اس لئے خبردار خبردار انہی ہرگز بھی بیچ بھلا کر کپڑوں کو پہننے میں نہ غم کرو اور اس کو حقیر سمجھو اس پر کسی کو طعن نہ ہو۔

مسئلہ: زحل باللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چھوٹا مندر سات، اچھوٹا اور بڑا مندر بارہم اچھوٹا تھا لہذا اس ہی سنت کے مطابق رکنا چاہیے۔ بارہم اچھوٹے بڑا مندر یا نو مندر سنت کے خلاف ہے۔

(بہار شریعت ج ۱ ص ۵۶)

مسئلہ: گنے میں تعویذ پہننا یا بارہم تعویذ پہننا اسی طرح بعض دعاؤں یا آجروں کو کافروں پر یا رکابی پر گھس کر شفاء کی نیت سے دھو کر پلانا ناجی جائز ہے۔ یاد رکھو کہ بعض حدیثوں میں جو گنے میں تعویذ لٹکانے کی ممانعت آئی ہے۔ اس سے مراد زمانہ جاہلیت کے وہ تعویذات ہیں جو مشرکانہ معجزوں سے بنائے جاتے تھے ایسے معجزوں کا پہننا آجکل بھی حرام ہے لیکن قرآن کریم کی آجروں اور حدیثوں کے تعویذات ہمیشہ اور ہر زمانے میں جائز ہیں اور اب بھی جائز ہیں۔

(رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۲)

مسئلہ: پچھونے یا مصلیٰ یا حشر خوان یا انگلیوں یا مسندوں یا روناہوں پر اگر کچھ لکھا ہوا ہو تو ان کو استعمال کرنا جائز نہیں یہ لکھاوت ثواب پکڑوں میں بنی ہوئی ہو یا گازی ہوئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہوئی ہو اتفاقاً ہوں یا حروف ہوں ہر صورت میں ممانعت ہے کیونکہ لکھے ہوئے الفاظ اور حروف کا ادب و احترام لازم ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۲)

مسئلہ: نظر گننے سے بچنے کے لئے ماتھے یا غموزی وغیرہ میں کاجل وغیرہ سے دھبہ لگانا یا کھٹوں میں کسی کھڑی میں پکڑ الیہٹ کر گارو یا تاکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے اور پھر ان اور کھٹوں کو کسی کی نظر نہ گئے ایسا کرنا منع نہیں ہے کیونکہ نظر کا لگنا حدیثوں سے مجاہد ہے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اپنی یا کسی مسلمان کی کوئی چیز دیکھے اور وہ ناجی گئے اور پسند آ جائے تو فوراً یہ دعا پڑھے: **فَإِذَا نَحِمَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْمَخَالِقِينَ أَكَلَهُمْ دَابَّوْكَ إِنَّهُ ثِيَابُ إِبْرَاهِيمَ** یا اوروں میں یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ برکت دے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔

(رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۳)

مسئلہ: جس کے یہاں بیت ہوئی ہے اسے اکلہد غم کے لئے کالے کپڑے پہننا جائز نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۹۳) اسی طرح اکلہد غم کے لئے کالے بٹے کا ناجی ناجی ہے۔ ادا تو یہ سوگ کی صحت ہے۔ وہ یہ کہ یہ امر ایہوں کا طریقہ ہے۔ اسی طرح عزم کے دنوں میں پہلی عزم سے بارہویں عزم تک تین قسم کے رنگ والے کپڑے نہ پہننے جائیں۔ (۱) کالا کہ سید الفقیہوں کا طریقہ ہے۔ (۲) سبز کہ یہ بدھوں یعنی تعویذ داروں کا طریقہ ہے۔ (۳) اور سرخ کہ یہ خدایوں کا طریقہ ہے کہ وہ صوفیہ! اکلہد مسرت کے لئے سرخ لباس پہنتے ہیں۔

کے خلاف ہے اس لئے شریعت میں اس قسم کی چال چلنا منع اور ناجائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص دو چادریں اوڑھے ہوئے

اترا اترا کر چل رہا تھا اور بہت محمضہ میں تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی جائے گا۔ (بخاری و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۰۳)

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ چلتے میں جب تمہارے سامنے عورتیں آجائیں تو قوم ان کے درمیان میں سے مت گزرؤ ورنہ اسے بابائیں کا راستہ ملے گا۔ (شعب الایمان: ۱۲۱)

مسئلہ راست چھوڑ کر کسی کی زمین میں چلے کا حق نہیں ہے اگر وہاں راست نہیں ہے تو چل سکتا ہے مگر جب کہ زمین کا مالک منع کرنے کو آپ نہیں چل سکتا۔ یہ حکم ایک شخص کے متعلق ہے اور جب بہت سے لوگ ہوں تو جب زمین کا مالک ماضی نہ ہو تو نہیں چلنا چاہیے لیکن اگر راستہ میں پانی ہے اور اس کے کنارے کسی کی زمین ہے۔

انکی صحبت میں یہ دشمنی بے عمل نکلا ہے۔ (ہمارے شریعتی ج ۱۲ ص ۷۷) (تھوڑے افسوس)

بعض مروجہ کھیت بڑا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں چلانا کاشت کار کے قصداں کا سبب ہے۔ اسکی صورت میں ہرگز اس میں نہ چلانا چاہیے بلکہ بعض مروجہ کاشت کار کھیت کے کنارے پر کاشتہ رکھ دیتے ہیں۔ یہ صاف اس کی دلیل ہے کہ اس کی جانب سے چلنے کی ممانعت ہے اس پر بھی بعض لوگ توجہ نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ اس صورت میں چلنا منع ہے۔

(CV No. 00-0007)

آواب مجلس کا بیان

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر شے کا طریقہ بیان کیا:

ابن النجاشی: فانتخو المجلس من جردے دو تو تم لوگ جگہ دے

يَفْعَلُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ يَوْمَ تُرْجَعُونَ إِلَى اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُرْجَعُونَ

(پاور پوائنٹ ۲، سلائیڈ ۲) وہاں کے رہائے کو بکھرنا ہے۔

اس کے لئے اس خبر پر مہر کر دے گا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۹ مہربانی)

مَنْ خَانَكَ اللَّهُمَّ فَيَخْدُوكَ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ۔
اے اللہ! ہم حیرتی تعریف کے ساتھ حیرتی
پاکی بیان کرتے ہیں حیرے سوا کوئی معبود
نہیں! میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور حیرے
اور بار میں توبہ کرتا ہوں۔

زبان کی حفاظت کا بیان

بات چیت میں ہمیشہ اس کا دھیان رکھو کہ تمہاری زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ نکل
جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ بہت سے لوگوں کو ان کی زبانوں سے نکلنے والی باتیں جہنم میں لے
جاتی ہیں اس لئے خاص طور پر بات چیت کرنے میں ان باتوں کا خیال رکھو:

۱۔ بے سوچے کچھ ہرگز کوئی بات مت کہو جب سوچ کر تمہیں یقین ہو جائے کہ یہ بات کسی طرح بری
نہیں! تب بولنا شروع کرنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔

۲۔ کسی کو بے ایمان کہنا یا یہ کہنا کہ فلاں پر خدا کی مائدہ خدا کی پھٹکاؤ خدا کی لعنت! خدا کا غضب پڑے!
فلاں کو دوزخ نصیب ہو! اس طرح سے بولنا گناہ کی بات ہے جس کو ایسا کہا ہے اگر واقعی وہ ایمان
ہو تو یہ ساری لعنت اور پھٹکاؤ لوٹ کر کھینچا لے کر پڑے گی۔

۳۔ اگر تم کو کسی نے دھوکہ دینے والی بات کہہ دی ہے تو تم صبر کرو اور معاف کرو تمہیں بہت بڑا اجر و
ثواب ملے گا اور اگر تم اس کا جواب دینا چاہو تو تم بس اتنا ہی کہہ سکتے ہو جتنا اس نے تم کو کہا ہے اگر
اس سے زیادہ کہو گے تو گنہگار ہو جاؤ گے۔

۴۔ داخلی بات ہرگز ہرگز مت کہو کہ اس کے منہ پر اسی کی ہی بات کرو اور دوسرے کے منہ پر اس کی ہی
بات کرو کہ یہ دونوں جہان میں رسولی کا سامان ہے۔

۵۔ کسی کی چٹلی کرو نہ کسی کی چٹلی سنو کہ یہ بڑے بڑے فساقوں کی جڑ اور گناہ کبیرہ ہے۔

۶۔ جھوٹ بھی ہرگز نہ بولو کہ یہ بہت ہی سخت گناہ کبیرہ ہے۔

۷۔ خوشامد کے طور پر کسی کے منہ پر اس کی تعریف نہ کرو نہ بیٹے کے پیچھے بھی کسی کی حد سے زیادہ
تعریف کرو۔

۸۔ نہ کسی کی غیبت کرو نہ کسی کی غیبت سنو غیبت گناہ کبیرہ ہے اور غیبت یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ کے پیچھے
اس کی کوئی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو رنج ہوگا اگرچہ وہ بات سچا ہی ہو اور اگر وہ بات ہی

مسئلہ: اگر تم نے کسی کے مکان پر جا کر اور داخل ہونے کی اجازت مانگی اور کمرہ والے نے اجازت نہ دی تو پرامن ہونے کی ضرورت نہیں، غوثی غوثی وہاں سے واپس چلے آؤ۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت کسی ضروری کام میں مشغول ہو اور اس کو تم سے ملنے کی فرصت نہ ہو۔

مسئلہ: اگر ایسے مکان میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہو کہ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى خَلِیْقَتِنَا وَ خَلِیْ جِنَانِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى خَلِیْقَتِنَا** فرمائیے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (روزنامہ ج ۵ ص ۲۶) اور (مکتبہ) یا اس طرح کہے کہ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى خَلِیْقَتِنَا** کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں بکریاں فرما ہوا کرتی ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۸۳)

سلام کے مسائل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا خَلِیْقَتُکُمْ بِتَحِیۡۃٍ فَاُخِیۡۃٍ اَوْ اَخٰیۡۃٍ
جِنّٰہَا اَوْ رَقَبًا وَّ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡۃٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
خَبِیۡۃٌ عَصِیۡۃٌ۔ (پارہ ۱۸ ص ۸)

اور جب تم کو کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بجز لفظ میں جواب دینا ہی لفظ تم بھی کہہ دو۔
بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔

مسئلہ: سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

مسئلہ: سلام کرنے والے کیلئے چاہیے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان اس کا مال اس کی عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام سمجھتا ہوں۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۸۸)

مسئلہ: عورت ہو یا مرد سب کے لئے سلام کرنے اور جواب دینے کا اسلامی طریقہ یہی ہے کہ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی خَلِیْقَتِکُمْ** کہے اور جواب میں **وَعَلٰی خَلِیْقَتِکُمْ** کہے اس کے سوا دوسرے سب طریقے غیر اسلامی ہیں۔

مسئلہ: اگر دوسرے کا سلام لائے تو جواب میں یہ کہنا چاہیے **عَلٰی خَلِیْقَتِکُمْ وَعَلِیْہِمْ السَّلَام**۔ (ما لکیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: السلام علیکم اور جواب میں **وَعَلٰی خَلِیْقَتِکُمْ** کہنا کافی ہے لیکن بجز یہ ہے کہ سلام کرنے والا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور جواب دینے والا بھی یہی کہے۔ سلام میں اس سے زیادہ الفاظ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (ما لکیری ج ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ: سلام علیکم کا لفظ بھی سلام ہے مگر چونکہ یہ لفظ شیعوں میں مذہبی نشان کے طور پر رائج ہو گیا

مسئلہ: کسی سے کہہ دیا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دیجئے اور اس نے سلام پہنچانے کا وعدہ کر لیا تو اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور اگر سلام پہنچانے کا وعدہ نہیں کیا تھا تو سلام پہنچانا واجب نہیں۔

مسئلہ: فلاں میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کو پڑھتے ہی زبان سے **وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ** کہہ کر تحریری سلام کا جواب ہو گیا۔ اہل حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (مہار شریعت ج ۱ ص ۹۲)

مسئلہ: انگلی یا پتیلی سے اشارۃً سلام کرنا منع ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے اور پتیلی سے اشارہ کر کے سلام کرنا یہ نصاریوں کا طریقہ ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ سلام کے جواب میں ہاتھ یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں بلکہ بعض تو فقط آنکھوں کے اشارہ سے سلام کا جواب دیا کرتے ہیں یہیں سلام کا جواب نہیں ہوا۔ زبان سے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: چوٹے جب بڑوں کو سلام کرتے ہیں تو بڑا جواب میں کہتا ہے کہ ”جیتے رہو“۔ اسی طرح بڑی عورتیں بچیوں کے سلام کا جواب اس طرح دیا کرتی ہیں ”خوش رہو“ ”سہاگن بنی رہو“ ”دودھ پخت والی رہو“۔ ان سب الفاظ سے سلام کا جواب نہیں ہوتا بلکہ بیشمار اور ہر مرد و عورت کو سلام کے جواب میں **وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ** کہنا چاہیے۔

مسئلہ: اس زمانے میں کئی طرح کے سلام لوگوں نے ایجاد کر لئے جن میں سب سے برے الفاظ ”میسے“ ”کوڑ“ ”بندگی عرض ہیں“۔ مسلمانوں کو کبھی ہرگز ہرگز یہ نہیں کہنا چاہیے۔ بعض لوگ ”آداب عرض“ کہتے ہیں اس میں اگر چہ اتنی برائی نہیں مگر یہ بھی صحت کے خلاف ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص عداوت میں مشغول ہے یا دوسرے دندنیس یا طعی گفتگو میں ہے تو اس کو سلام نہیں کرنا چاہیے اسی طرح الاذان و اقامت و خطبہ جمعہ و عیدین کے وقت بھی سلام نہ کرے۔ سب لوگ طعی بات چیت کر رہے ہوں یا ایک شخص بول رہا ہو اور باقی من رہے ہوں دونوں صورتوں میں سلام نہ کرنے میں خلا عالم و خلا کہہ رہا ہے یا دینی مسئلہ پر تقریر کر رہا ہے اور حاضرین من رہے ہیں تو آنے والا شخص چپکے سے آ کر بیٹھ جائے سلام نہ کرے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: جو شخص خوشاب پاخانہ پھر رہا ہو یا کیوتر ازار رہا ہو یا گانا گار رہا ہو یا نکلا ہوا رہا ہو یا بیضاب کے بعد وضو لے کر احتیاطاً سکھار رہا ہو اس کو سلام نہ کیا جائے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: جب اپنے گھر میں جائے تو گھر والوں کو سلام کرنے بچوں کے سامنے گزرے تو ان بچوں کو سلام کرے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۷)

معافہ و مصافحہ و بوسہ و قیام

حدیث شریف میں ہے کہ جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ (ابوداؤد جلد ثانی صفحہ ۶۱ صحیح)۔

مسئلہ: مصافحہ سنت ہے اور اس کا ثبوت متواتر حدیثوں سے ہے اور احادیث میں اس کی بہت بڑی تفصیلات آئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کیا اور ہاتھ کو ہلا یا تو اس کے تمام گناہ مگر جائیں گے یعنی بارگاہات اور ہر بار مصافحہ کرنا مستحب ہے۔ مطلقاً مصافحہ کا جائز ہونا یہ بتاتا ہے کہ نماز فجر و نماز عصر کے بعد جو اکثر جگہ مصافحہ کرنے کا مسلمانوں میں رواج ہے یہ بھی جائز ہے اور فقہ کی جو بعض کتابوں میں اس کو بدعت کہا گیا ہے اس سے مراد بدعت حسنہ ہے اور ہر بدعت حسنہ جائز ہی ہوا کرتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸ بحوالہ رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۳)

اور جس طرح نماز فجر و عصر کے بعد مصافحہ جائز ہے دوسری نمازوں کے بعد بھی مصافحہ کرنا جائز ہے کیونکہ جب صلہ مصافحہ کرنا جائز ہے تو جس وقت بھی مصافحہ کیا جائے جائز ہی رہے گا جب تک کہ شریعت مطہرہ سے اس کی ممانعت ثابت نہ ہو جائے اور ظاہر ہے کہ پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی ممانعت شریعت کی طرف سے ثابت نہیں ہے لہذا پانچوں نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸ بحوالہ رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۳)

مسئلہ: مصافحہ کا ایک طریقہ وہ ہے جو بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ ان کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں تھا یعنی ہر ایک کا ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں ہو دوسرا طریقہ جس کو بعض فقہاء نے جان لیا ہے اور اس کو بھی حدیث سے ثابت بتاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا ہاتھ ہاتھ دوسرے کے واسطے ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ بائیں ہاتھ سے ملائے اور انگوٹھے کو دبائے کہ انگوٹھے میں ایک رگ ہے کہ اس کے پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸)

مسئلہ: وہابی غیر مقلد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنے کو ناجائز اور خلاف سنت بتاتے ہیں اور صرف ایک ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کی جہالت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف تصریح فرمایا ہے کہ:

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قرآن مجید کو بوسہ دیتے تھے اور اپنے پیروں سے لگاتے تھے۔ (در مختار ج ۵ ص ۲۳۶)

مسئلہ: سجدہ حقیت یعنی ملاقات کے وقت تعظیم کے طور پر کسی کو سجدہ کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت سے ہو تو سجدہ کرنے والا کافر ہے کہ غیر خدا کی عبادت کفر ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۶)

مسئلہ: آنے والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز بلکہ مستحب ہے خصوصاً جبکہ ایسے شخص کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جو تعظیم کا مستحق ہے مثلاً امام دین کی تعظیم کیلئے کھڑا ہونا۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۶)

مسئلہ: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اس کی یہ خواہش مذموم اور ناپسندیدہ ہے۔ (رد المحتار) بعض محدثوں میں جو قیام کی مذمت آئی ہے اس سے مراد ایسے ہی شخص کے لئے قیام ہے یا اس قیام کو منع کیا گیا ہے جو عجم کے بادشاہوں میں رائج ہے کہ سلاطین اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کے ارد گرد تعظیم کے طور پر لوگ کھڑے رہتے ہیں آنے والے کے لئے قیام کر اس قیام میں داخل نہیں۔

چھینک اور جھائی کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جھائی ناپسند ہے۔ جب کوئی چھینکے اور اللہ تعالیٰ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر حق ہے کہ قیام چنگ اٹھ سکے اور جھائی شیطان کی طرف سے ہے۔ جب کسی کو جھائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو دفع کرنے کیونکہ جب کوئی آدمی جھائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ جھائی کسل اور غفلت کی دلیل ہے لہذا چیز کو شیطان پسند کرتا ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۳۸)

مسئلہ: جب چھینکے ولا اللہ تعالیٰ کہے تو اس کی چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور جس طرح سلام کا جواب فوراً ہی دینا اور اس طرح جواب دینا کہ وہ سن لے نا واجب ہے بالکل اسی طرح چھینک کا جواب بھی فوراً ہی اور بلحاظ دار سے دینا واجب ہے۔ (در مختار رد المحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: جھائی آنے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکنے کیونکہ بخاری و مسلم کی حدیثوں میں ہے کہ جب کوئی جھائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۰۵)

جھائی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے ہونٹ کو دانتوں سے دبا لے اور جھائی روکنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ جب جھائی آنے لگے تو دل میں یہ خیال کرے کہ حضرات اعیانہ کرام علیہم السلام کو جھائی نہیں آتی تھی۔ یہ خیال دل میں لاتے ہی ہرگز جھائی نہیں آئے گی۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۳۲۲)

سے اکثر و بیشتر واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ ان کو غور سے پڑھ کر یاد کرو۔

مسئلہ: جب تک خرید و فروخت کے ضروری مسائل نہ معلوم ہوں کہ کوئی بیچ جائز ہے اور کوئی ناجائز اس وقت تک مسلمان کو چاہیے کہ وہ تجارت نہ کرنے بلکہ تجارت کرنے سے پہلے ان مسئلوں کو جان لینا چاہیے تاکہ تجارت میں حرام کی نکالی سے بچا رہے۔ (حائٹگیری ج ۵ ص ۷۳۱)

مسئلہ: تاجر کو اپنی تجارت میں اس قدر مشغول نہ ہونا چاہیے کہ فرائض فوت ہو جائیں بلکہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اس پر لازم ہے کہ تجارت کو چھوڑ کر نماز پڑھنے چلا جائے۔

مسئلہ: بیچنے اور خریدنے میں یہ ضروری ہے کہ سودے اور قیمت دونوں کو اچھی طرح صاف صاف طے کر لیں کوئی ایسی بات کمال مول نہ کہیں جس سے بعد میں جھگڑے بکھیزے پڑیں اگر ان دونوں میں سے ایک چیز بھی اچھی طرح معلوم اور طے نہ ہوگی تو بیچ صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: آدمی کے ہال اور ہڈی وغیرہ کسی چیز کا بیچنا ناجائز ہے اور اپنے کسی کام میں لانا بھی درست نہیں۔ (ہدایہ ج ۳ ص ۳۹)

مسئلہ: عورت کے دودھ کو بچہ اور خریدنا ناجائز ہے اگرچہ اس کو کسی برتن میں رکھ لیا ہو اگرچہ جس کا دودھ ہونا جائز ہو۔ (ہدایہ ج ۳ ص ۳۹)

مسئلہ: خورے کے ہال اس کی کھال وغیرہ اس کے کسی جزو کا بیچنا اور خریدنا حرام اور اس کی بیچ باطل ہے کسی طرح مردار کے پڑے کی بیچ بھی باطل اور ناجائز ہے جبکہ نکلیا ہوا نہ ہو اور اگر دبا ہوا ہو تو اس کی بیچ درست اور اس کو کام میں لانا جائز ہے۔ (ہدایہ شریف ج ۳ ص ۳۹)

مسئلہ: قتل کا پاک ہو گیا اس کی بیچ جائز ہے اور کھانے کے علاوہ اس کو دوسرے کام میں لانا بھی جائز ہے۔ (درالمنہج ج ۳ ص ۱۱۴) مگر یہ ضروری ہے کہ بیچنے والا خریدار کو قتل کے ناپاک ہونے کی اطلاع دے دے تاکہ خریدار اس کو کھانے کے کام میں نہ لائے اور اس وجہ سے خریدار کو کوئی مصلح کرنا ضروری ہے کہ قتل کا ناپاک ہونا محبب ہے اور بیچنے والے پر لازم ہے کہ خریدار کو سودے کے محبب پر مطلع کر دے۔ ناپاک قتل مسجد میں جلانا جائز نہیں گھر میں جلایا جاسکتا ہے۔ ناپاک قتل کا چرغ جلا کر استعمال کرنا اگرچہ جائز ہے مگر بدن یا کپڑے پر جہاں بھی لگ جائے گا ناپاک ہو جائے گا اور بدن یا کپڑے کو پاک کرنا پڑے گا۔ بعض دوا میں اس قسم کی بنائی جاتی ہیں جس میں کوئی ناپاک چیز شامل کرتے ہیں مثلاً ہالور کا پتہ یا غول یا حرام جانوروں کی چربی یا شراب وغیرہ یہ دوائیں اگر بدن یا کپڑے پر لگ گئیں تو ان کا پاک کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: مردار کی چربی بیچنا یا اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں اس سے ہر ماخ جلا سکے ہیں نہ پھڑا

نہ کسی کو منع کرنا درست ہے ہاں البتہ اگر زمین کے مالک نے پانی دے کر پہنچا ہو اور محنت کی ہو اور حفاظت و رکھوالی کی ہو تو اس صورت میں وہ گناہ زمین کے مالک کی ہو جائے گی آپ اس کو پہنچا بھی جائے ہے اور لوگوں کو اس گناہ کے کاٹنے سے منع کرنا بھی درست ہے۔ (در مختار رد المحتار ج ۳ ص ۱۱۰)

مسئلہ: کافر نے اگر قرآن مجید خرید لیا تو کاغذی کو چاہے کس کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ کسی مسلمان کے ہاتھ فروخت کر دے۔ (عقود)

مسئلہ: گاڑی، سیدھی شراب کی تجارت حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب پر اور اس کے پینے والے پر اور اس کے چلانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر گوارا ہی نہیں کیا ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۶۱ مہتابی)

مسئلہ: نوہے مصلح و دغیرہ کی انگوٹھی جس کا پینٹا سر داہر صورت دونوں کے لئے ناجائز ہے اس کا پہنا بھی مکروہ ہے۔ (حاشیہ) اسی طرح انگوٹھیں دغیرہ جس کا کمانا جائز نہیں ایسوں کے ہاتھ پہنا جوں کو بخشے کے طور پر رکھاتے ہیں ناجائز ہے کیونکہ یہ گناہ پر اجازت ہے۔

مسئلہ: جس سودے کے متعلق یہ معلوم ہے کہ یہ چوری یا غصب کا مال ہے اس کا خریدنا جائز نہیں۔ (حاشیہ ج ۵ ص ۳۱۸)

مسئلہ: رنڈیوں کو حرام کاری یا گانے ناچنے کی اجازت میں جو سامان ملا ہے وہ بھی مالِ عیبت اور حرام ہے اس کو بھی خریدنا جائز نہیں۔

مسئلہ: کسی نے کوئی چیز بے حد کیسے ہوئے خرید لی تو یہ بیع جائز ہے لیکن جب اس سامان کو دیکھے تو اس کو اختیار ہے پسند ہو تو رکھے اور اگر نا پسند ہو تو پھیر دے اگرچہ اس میں کوئی عیب نہ ہو اس کو شریعت میں "خیار عیب" کہتے ہیں۔ (ہدایہ ج ۳ ص ۳۵)

مسئلہ: جب کوئی چیز بیچے تو واجب ہے کہ اس میں اگر کچھ عیب و عیبت ہو تو خریدار کو بتا دے عیب کو چھپا کر اور خریدار کو دھوکا دے کر بیچنا حرام ہے۔

مسئلہ: کوئی چیز خریدی اور خریدنے کے بعد دیکھا کہ اس میں عیب ہے مثلاً تھان کو تھک سے چھوٹنے سے کھڑا ہوا ہے یا اندر سے کٹا ہوا ہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے لے لے کر پھاڑے یا اس کو شریعت میں "خیار عیب" کہتے ہیں۔ (ہدایہ ج ۳ ص ۳۹)

مسئلہ: جانور کے قصہ میں جو دودھ پیرا ہے نہ ہونے سے پہلے اس کا بیچنا اور خریدنا جائز نہیں پہلے دودھ

ہو تو حاکم چیزوں کی قیمتیں مقرر کر کے بھاری پر کنٹرول کر سکتا ہے اور کنٹرول کی ہوئی قیمت پر جو بیع ہوگی اور
ہائز و درست ہوگی۔ (جامع ۳ ص ۲۵۶)

نشر والی چیزوں کا بیان

مسئلہ: ہر قسم کی شراب حرام اور نجس ہے، تازی کا بھی یہی حکم ہے۔ دوا کے لئے بھی اس کا بیٹا درست نہیں بلکہ جن
دواؤں میں تازی یا شراب پڑی انکس کا کھانا اور جان میں لگانا ناجائز نہیں۔ (دعائے حاجت ص ۱۶ سو فیروہ)
مسئلہ: تازی شراب کے علاوہ جتنی بھی نشوونے والی چیزیں ہیں جیسے افیون، ہیگ، بائکل وغیرہ ان کا
حکم یہ ہے کہ دوا کے لئے اتنی مقدار میں ان کا کھانا درست ہے کہ بائکل نشوونے اور اس دوا کا بدن
میں لگانا بھی جائز ہے۔ جس میں یہ چیزیں پڑی ہوں لیکن ان کو اتنی مقدار میں کھانا کہ نشر ہو جائے حرام
ہے۔ (درعیہ و رد المحتار ج ۳ ص ۱۶۶)

مسئلہ: بعض جاہل عورتیں بچوں کو افیون پلا کر سلاوتی ہیں کہ وہ نشر میں پڑے سوتے رہیں اور بچے
دوڑیں نہیں یہ حرام ہے اور اس کا گناہ عورتوں کے سر پر ہے۔

بلا اجازت کسی کی کوئی چیز لے لینا

کسی کی کوئی چیز زبردستی لے لینا یا چھو بیچے اس کی اجازت کے بغیر لے لینا بہت بڑا گناہ ہے۔
بعض عورتیں اپنے شوہر یا اور کسی رشتہ دار کی کوئی چیز بلا اجازت لے لیتی ہیں اسی طرح بعض مرد اپنے
دوستوں اور ساتھیوں یا اپنی عورتوں کی چیزیں بلا اجازت لے لیا کرتے ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ جائز و درست
نہیں بلکہ گناہ ہے۔ اگر کسی کی کوئی چیز بغیر اجازت لے لی ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ چیز ابھی موجود ہو
تو بعد میں اس چیز کو واپس کر دینا ضروری ہے اور اگر خرچ یا مالک ہو گئی تو مسئلہ یہ ہے کہ اگر وہ ایسی چیز ہے کہ
اس کی محل باز میں مل سکتی ہے تو جیسی چیز لی ہے ویسی ہی خرید کر دے دینا واجب ہے اور اگر کوئی ایسی چیز
لے کر ضائع کر دی ہے کہ اس کی محل ملنا مشکل ہے تو اس کی قیمت دینا واجب ہے یا یہ کہ جس کی چیز تھی اس
سے معاف کر لے اور وہ معاف کرنے سے توبہ کا مال سمجھتا ہے۔ (عامہ کتب فقہ)

تصویروں کا بیان

حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے)
جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۵ ج ۱۳ الطالی)

مطلب یہ ہے کہ طلاق دوا کرنا مرض یا واجب نہیں ہے کہ اگر دوا نہ کرے اور مر جائے تو گنہگار ہو۔ ہاں البتہ بھوک پیاس کا ظہر ہو اور کھانا پانی موجود ہوتے ہوئے کچھ کھایا یا پیئیں اور بھوک پیاس سے مر گیا تو ضرور گنہگار ہوگا کیونکہ یہاں یقیناً مسموم ہے کہ کھانے پینے سے اس کی بھوک پیاس چلی جاتی اور بھوک پیاس کی وجہ سے اس کی موت نہ ہوتی۔ (حاشیہ ج ۵ ص ۳۱۰)

مسئلہ: حق کرنے یعنی قتل دینے میں کوئی عریض نہیں جبکہ حق لٹکی چیز کا نہ ہو جو حرام ہے مثلاً شراب۔ (بدایہ ج ۲ ص ۵۹)

مسئلہ: بعض امراض میں مریض کو بیہوش کرنا پڑتا ہے تاکہ گوشت کاٹا جائے یا ہڈی کو کاٹا یا جوڑا جا سکے یا رگم میں ٹانگے لگائے جائیں اس ضرورت سے دواؤں کے ذریعہ مریض کو بیہوش کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۷۷)

مسئلہ: حق لگانے یا پیشاب اتارنے کے لئے سلاخی چڑھانے میں اس جگہ کی طرف دیکھنے اور چھونے کی نوبت آتی ہے کیوجہ ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۳۷)

مسئلہ: استقامت حاصل کے لئے دوا استعمال کرنا اور کئی سے حمل کرنا منع ہے۔ بچہ کی صورت بن گئی ہو یا نہ بنی ہو دونوں صورتوں میں حمل کرنا ممنوع ہے لیکن ہاں اگر کوئی ضرر ہو مثلاً بچہ پیدا ہونے کی صورت میں عورت کی جان کو خطرہ ہو یا عورت کے شیر خوار بچہ ہے اور حمل سے دوا خطرہ ہو جائے گا اور کوئی دوا چلانے والی عورت مل نہیں سکتی اور باپ کے پاس اتنی وسعت نہیں کہ وہ بچے کے لئے دوا کا انتظام کر سکے اور بچے کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ان صورتوں میں مجبوری کی وجہ سے حمل کرنا یا جاسکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ بچے کے اعضا نہ بنے ہوں اس کی حدت ایک سو تیس دن ہے یعنی اگر حمل ایک سو تیس دن کا ہو چکا ہو اور بچے کے اعضاء بن چکے ہوں تو ایسی صورت میں حمل گرانے کی اجازت نہیں ہے۔ (حاشیہ ج ۵ ص ۲۱۴ و بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۴۸)

مسئلہ: بیماری میں قصاص دینے والی چیزوں سے پرہیز کرنا سنت ہے۔ پرہیزی نہیں کرنی چاہیے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۸۳)

مسئلہ: مریض کو کھلانے پلانے میں زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ مریضوں کو کھانے پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ مریضوں کو اللہ تعالیٰ کھانا پلاتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۳۸۸)

اور یہ بھی فرمان نبوی ہے کہ جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسے کھلاؤ۔ (ابن ماجہ) یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانا مریض کو ضرر نہ ہو اور کھانے کی داشتہ مصلحت ہو۔

چند اور سورتیں سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران کو پڑھنا کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دو دریا ہیں یا دو سائیاں ہیں یا صاف بست پر بندوں کی دو جہاتیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی شفاعت کریں گی۔ سورہ بقرہ کو پڑھا کرو گا اس کا لٹنا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس سورہ کی کتاب نہیں لے سکتے۔

(مسلم و مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۸۴)

حدیث: جو شخص سورہ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لئے دونوں حصوں کے درمیان نور روشن ہو گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۱۸۹)

حدیث: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سورہ یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہذا اس کا پنے مردوں کے پاس پڑھا کرو۔ (مشکوٰۃ ج ۳ ص ۱۸۹)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کریم کا دل یٰسین ہے جس نے سورہ یٰسین پڑھی اس میں قرآن مجید پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۳ ص ۱۸۷)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تیس آیتوں کی ایک سورہ ہے وہ آدمی کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی وہ سورہ ملک ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۳)

حدیث: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قلّٰیٰ ھٰذَا اللّٰہُ اخذ الّٰتھانی قرآن کریم کے برابر اور قلّٰیٰ ۱۱۳ اللّٰہُ الْکَکْبُرُ ۱۱۳ چوتھی قرآن کریم کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۱۳)

اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت چھوٹے پر داغی کر دے لیٹ کر سو مرتبہ قلّٰیٰ ھٰذَا اللّٰہُ احد پڑھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! اپنی داغی جانب جنت میں چلا جا۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۱۳)

قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسئلہ: قرآن مجید پر سونے چاندی کا پانی چڑھانا اور قیمتی علاف چڑھانا جائز ہے کہ اس سے عوام کی نظروں میں قرآن مجید کی عظمت پیدا ہوتی ہے۔ (ماگھیری ج ۵ ص ۲۸۵)

مسئلہ: قرآن مجید بہت چھوٹے سادہ کا چھپانا جیسے کہ لوگ تحفہ قرآن پھیلواتے ہیں مکروہ ہے اور اس سے قرآن مجید کی عظمت عوام کی نظروں میں کم ہوتی ہے۔ (ماگھیری ج ۵ ص ۲۸۵)

(مائیکیری ج ۵ ص ۲۸۲)

ہندوستان میں عام طور پر یہ رواج ہے کہ مسجد کے اندر دروازہ انظار کرتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اگر خارج مسجد کوئی ایسی جگہ ہو جب تو مسجد میں داخلہ کر کے اندر مسجد میں داخل ہوتے وقت احتکاف کی حیثیت کر لیں وہ انظار کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ مسجد کے فرش اور پٹائیوں کو کھانے پینے سے آلودہ نہ کریں۔

مسئلہ: مسجد کو راستہ بنا کر مسجد میں کوئی سامان یا تحویذ وغیرہ پہنچانا یا خریدنا جائز نہیں۔

(مائیکیری ج ۵ ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجد کے سائل کو دینا یا مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا منع ہیں مسجد میں دنیاوی بات چیت نہیں ہوگی اس طرح کھانے پینے کی طرح آگ لگوانا یا کھانا ڈالنا منع ہے یہ جائز کلام کے متعلق ہے نہ جائز کلام کے گناہ کا تو یہ چھڑا ہی کیا ہے؟ (درمختار و رد المحتار)

مسئلہ: مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے گرمی کی وجہ سے مسجد کی چھت پر جماعت کرنا بھی مکروہ ہے۔ (مائیکیری ج ۵ ص ۲۸۳) پس اگر نماز میں کی کثرت اور مسجد میں چھت پر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں صحیح ہے کہ بہت دور ملکات میں مسجد کی چھت کی وجہ سے چھت پر بھی جماعت ہوتی ہے۔

مسئلہ: عظمت اور احترام کے لحاظ سے سب سے بڑا اور حرام مسجد حرام یعنی کعبہ مقدسہ کی مسجد کا ہے پھر مسجد نبوی کا پھر مسجد بیت المقدی کا پھر جامع مسجد پھر صلیبی مسجد کا پھر سڑکوں کی مسجدوں کا۔

(مائیکیری ج ۵ ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجدوں کی صفائی کے لئے ابا کیوں اور پکاؤں اور وغیرہ کے گونسٹوں کو توجہ کر چھٹک دینا جائز ہے۔ (مائیکیری ج ۵ ص ۲۸۲)

مسئلہ: مسجدوں میں جوتا پہن کر داخل ہونا مکروہ ہے۔ (مائیکیری ج ۵ ص ۲۸۲) یہ اس وقت ہے جبکہ جوتوں میں کوئی لمبا ست نہ لگی ہو اور اگر جوتوں میں لمبا ست لگی ہو تو وہ ناپاک جوتوں کو پہن کر مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔

مسئلہ: مسجدوں میں ان آداب کا خاص طور پر خیال رکھیں (۱) جب مسجد میں داخل ہو تو سلام کر کے ہر طریقہ وہاں لوگ ذکر الہی اور درس یا نماز میں مشغول نہ ہوں اور اگر مسجد میں کوئی موجود نہ ہو یا جو لوگ موجود ہوں وہ عباتوں میں مشغول ہوں تو اسلام علیکم کہنے کی بجائے یوں کہیے: - السلام علیکم غلیظا جنیٰ یٰہذا زعلیٰ جناب اللہ الفضل الجین ۵ (وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت تہیۃ المسجد ادا کرے) (۲) خرید و فروخت نہ کرے (۳) گلی تھوڑے کر مسجد میں نہ جائے (۴) گلی ہوئی چیز چلا کر مسجد میں نہ داخل ہوئے

ابھی سحری کا وقت باقی ہے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے اور انتظار کا وقت ہو گیا ہے سب جا کر لیں کیونکہ اب وہ لعب کے طور پر نہیں لیں بلکہ ان سے اعلان کرنا مقصود ہے اسی طرح ملوں اور کارخانوں میں کام شروع ہونے اور کام ختم ہونے کے وقت جو سیٹیاں بھائی جاتی ہیں یہ بھی جا کر لیں کہ ان سے یہ مقصود نہیں بلکہ اطلاع دینے کے لئے یہ سیٹیاں بھائی جاتی ہیں۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۰)

مسئلہ: کھوتر پالنا اگر اڑانے کے لئے نہ ہو تو جائز ہے اور کھوتروں کو اڑانے کے لئے پالا ہے تو ناجائز ہے کیونکہ کھوتر بادی یہ بھی ایک قسم کا لہو ہے اور اگر کھوتروں کو اڑانے کے لئے جھٹ پر چڑھتا ہو جس سے لوگوں کی بے پردگی ہوتی ہو تو اس کو کھٹی کے ساتھ مع کیا جائے گا اور وہ اس پر بھی نہ مانے تو اسلامی حکومت کی طرف سے اس کے کھوتر ذبح کر کے اس کو دے دیے جائیں تاکہ اڑانے کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے۔ (درمختار ج ۵ ص ۲۵۷)

مسئلہ: جانوروں کو لڑنا جیسے لوگ مرغ، بکری، بھینٹ اور مینڈھوں کو لڑاتے ہیں یہ حرام ہے اور ان کا نشانہ دیکھنا بھی ناجائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۱)

مسئلہ: لکھاڑوں میں کشتی لڑنا اگر لہو و لعب کے طور پر نہ ہو بلکہ اس سے مقصود اپنی جسمانی طاقت کو بڑھانا ہو تو یہ جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ ستر پٹی کے ساتھ۔ آج کل لنگوٹ اور ہاتھ بکین کر جو کشتی لڑتے ہیں جس میں دامن و طہیرہ کھلی رہتی ہوں یہ ناجائز ہے اور ایسی کشتیوں کا نشانہ دیکھنا بھی ناجائز ہے کیونکہ کسی کے ستر کو دیکھنا حرام ہے۔ ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رکانہ پہلوان سے کشتی لڑی اور تین مرتبہ اس کو بچھا اڑا کیونکہ رکانہ پہلوان نے کہا تھا کہ اگر آپ مجھے بچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا چنانچہ رکانہ مسلمان ہو گئے۔

(درمختار ج ۵ ص ۲۵۹)

مسئلہ: اگر لوگ اس طرح آپس میں فحشی مذاق کریں کہ نہ گالی گلوچ ہو نہ کسی کی انذار سنانی ہو شخص پر اہل اور غوثی کرنے والی باتیں ہوں جن سے اہل محفل کو فحشی آجائے اور تفریح ہو جائے اس میں کوئی عریض نہیں بلکہ ایسی تفریح اور مزاح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ (دیکھو تباری کتاب "روحانی حکایات" اول و دوم حصہ)

علم دین پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت

علم دین پڑھنے پڑھانے کی فضیلت اور اس کے اجر و ثواب کی فضیلت کا کیا کہنا؟ اس علم سے آدمی کی دنیا و آخرت دونوں سنبھلتی ہیں اور یہی علم اریحہ بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں علم دین جاننے

باتیں سمجھیں ہی سے جاتے اور سکھاتے رہیں۔ اگر اپنے بچوں کو علم دین چاہا کر عالم نہیں بنا سکے تو کم سے کم ان کو دین کا احاطہ تو سکھا دیں کہ وہ مسلمان باقی رہ جائیں۔

حلال روزی کمانے کا بیان

اکا کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے جو اپنے اہل و عیال کے گزارہ کے لئے اور جن لوگوں کا خرچہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کا خرچہ چلانے کے لئے اور اپنے قرضوں کو ادا کرنے کے لئے کافی ہو اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ اتنی ہی کمائی پر بس کرے یا اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے کچھ بیس یا عہدہ مال رکھنے کی بھی کوشش کرنے کسی کے لئے باپ اگر محتاج و بھلاست ہوں تو ان لوگوں پر فرض ہے کہ کمائیں انھیں انکار میں کہان کے لئے کافی ہو جائے۔ (ما لکھیری ج ۵ ص ۳۰۵)

مسئلہ: سب سے افضل کمائی جہاد ہے یعنی جہاد میں جو مال غنیمت حاصل ہو۔ جہاد کے بعد افضل کمائی تجارت ہے پھر زراعت پھر صنعت و حرفت کا سرچہ ہے۔ (ما لکھیری ج ۵ ص ۳۰۵)

مسئلہ: جو لوگ مسجدوں اور بزرگوں کی خانقاہوں اور درگاہوں میں بیٹھ جاتے ہیں اور ہمسرا و اوقات کے لئے کوئی کام نہیں کرتے اور اپنے کو متوکل بتاتے ہیں، حالانکہ ان کی نظریں ہر وقت لوگوں کی پیچوں پر لگی رہتی ہیں کہ کوئی ہمیں کچھ دے جائے ان لوگوں نے اس کو اپنی کمائی کا پیشہ بنا لیا ہے اور یہ لوگ طرح طرح کے ٹکروں و غریب سے کام لے کر لوگوں سے رقمیں کھسوتے ہیں۔ ان لوگوں کا یہ طریقہ ناجائز ہے ہرگز ہرگز یہ لوگ متوکل نہیں بلکہ مفت خورد اور کام چور ہیں اس سے لاکھوں درہے یہ اچھا ہے کہ یہ لوگ ہمسرا و اوقات کے لئے کچھ کام کرتے اور روزی حلال کھا کر خدا تعالیٰ کے فراموش کو ادا کرتے۔ (ما لکھیری ج ۵ ص ۳۰۶ وغیرہ)

مسئلہ: اپنی ضرورتوں سے بہت زیادہ مال و دولت کمانا اگر اس نیت سے ہو کہ فقراء و مساکین اور اپنے رشتہ داروں کی مدد کریں گے تو یہ مستحب بلکہ نفعی مہاتوں سے افضل ہے اور اگر اس نیت سے ہو کہ میرے وقار و عزت میں اضافہ ہوگا تو یہ بھی مہار ہے۔ لیکن اگر مال کی کثرت اور فخر و تکبر کی نیت سے زیادہ کمانے تو یہ ممنوع ہے۔ (ما لکھیری ج ۵ ص ۳۰۶)

ضروری تنبیہ:

یاد رکھو کہ مال کمانے کی بعض صورتیں جائز ہیں اور بعض صورتیں ناجائز ہیں۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جو غلط طریقوں پر عمل کرے اور ناجائز طریقوں سے دار بھائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

ہی ہیں) (اسامہ ص)

حدیث: نہ چوری، نہ اکڑ، غصب، غیانت، رشوت، شراب، سہما، جوار، سف، تاج، گانا، جھوٹ، فریب، دھوکا بازی، کم ناپ تول، بغیر کام کے مزدوری اور تنخواہ لینا، سود وغیرہ یہ ساری کمانیاں حرام دنا جائز ہیں۔ (قرآن وحدیث دکتب فقہ)

حدیث: جس شخص نے حرام طریقوں سے مال جمع کیا اور مر کیا تو اس کے وارثوں کو یہ لازم ہے کہ اگر انہیں معلوم ہو کہ یہ فلاں فلاں کے اموال ہیں تو ان کو واپس کر دیں اور نہ معلوم ہو تو کل مالوں کو صدقہ کر دیں کہ جان بوجھ کر حرام مال کو لینا جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۶۶ مؤخرہ)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے مال حرام سے بچتا رہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ مال حرام جب حلال مال میں مل جاتا ہے تو مال حرام مال حلال کو بھی بر باد کر دیتا ہے۔ اس زمانے میں لوگ حلال و حرام کی پروا نہیں کرتے یہ قیاس کی کتابوں میں سے ایک کتابی ہے لیکن بھر مال ایک مسلمان کے لئے حلال و حرام میں فرق کرنا فرض ہے اور پر تم یہ حدیث پڑھ چکے ہو کہ خدا تعالیٰ کے فراموش کے بعد رقی حلال حلال کرنا بھی مسلمان کے لئے ایک فریضہ ہے۔

پیری مریدی کے لئے ہدایات

۱- مرید کو چاہئے کہ اپنے ہر کا ظاہر و باطن میں سامنے اور پیچھے انتہائی ادب واحترام رکھے۔ ہر جو عقیدہ بتائے اس کو پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے اور اپنے ہر کے بارے میں یا عقائد کے کہ جس قدر ظاہری اور باطنی فیض مجھے اپنے ہر سے مل سکتا ہے اسکا اس زمانے کے کسی بزرگ سے نہیں مل سکتا۔

۲- اگر ہر نے اپنے مرید کا دل ابھی ابھی طرح نہ ستور ا ہوا اور ہر کا وصال ہو جائے تو مرید کو چاہیے کہ کسی دوسرے ہر کا دل سے جس میں ہری کی سب شرائط پائی جاتی ہوں اس سے مرید ہو کر فیض حاصل کرے اور پہلے ہر کے لئے بیعتا قہدا اور ایصال ثواب کرتا رہے۔

۳- بغیر اپنے ہر سے پوچھے ہوئے کوئی وظیفہ یا فقیہی کا کوئی فعل نہ کرے اور جو کچھ دل میں برے یا اچھے خیالات پیدا ہوں یا بے کام کاراں کرے تو ہر سے پوچھ لیا کرے۔

۴- عورت کو چاہیے کہ اپنے ہر کے سامنے بے پردہ نہ ہو اور مرید ہوتے وقت ہر کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر مرید نہ ہو بلکہ ہر کا دل مال بکرا کر مرید بنے۔

یا بالکل اثرات و کیفیات داخل ہو جائیں تو ہرگز ہرگز جو سے جدا افتاد ہو کر ذکر اور تخلیق کو نہ چھوڑے بلکہ برابر پڑھتا رہے اور یہی کا ادب و احترام بے ستور رکھے اور ذرا بھی تنگ دل نہ ہو اور یہ سوچ سوچ کر میر کرے اور اپنے دل کو تسلی دیتا رہے کہ ۔

اس کے الحاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجہ سے کیا ضد حق؟ اگر تو کسی قابل ہوگا

۹- ہر مرید کو لازم ہے کہ دوسرے بزرگوں یا دوسرے سلسلہ کی شان میں ہرگز ہرگز کبھی کوئی گستاخی اور بے ادبی نہ کرے نہ کسی دوسرے جو کے مریدوں کے سامنے لگے یہ کہے کہ میرا ہی تمہارے جو سے اچھا ہے یا تمہارا سلسلہ تمہارے سلسلہ سے بہتر ہے نہ یہ کہے کہ تمہارے جو کے مرید تمہارے جو سے زیادہ ہیں یا تمہارے جو کا خاندان تمہارے جو کے خاندان سے بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس قسم کی لغو باتوں سے دل میں اندھیرا پیدا ہوتا ہے اور فقر و غرور کا شیطان سر پر سوار ہو کر مرید کو جہنم کے گڑھے میں گرا دیتا ہے اور جو دوسرے مریدوں کے درمیان غلاظت و فحاشی پارتی ہندی اور قسم قسم کے محظوظوں کا اور عقیدہ ساز کا بازار گرم ہو جاتا ہے۔

مرید کو کس طرح رہنا چاہئے؟

- ۱- ضرورت کے مطابق دین کا علم حاصل کرتا رہے خواہ کتابیں پڑھ پڑھ کر یا مائیں سے پوچھ پوچھ کر۔
- ۲- سب گناہوں سے بچتا رہے۔
- ۳- اگر کبھی کوئی کتاب ہو جائے تو فوراً دل میں شرمندہ ہو کر خدا تعالیٰ سے توبہ کرے۔
- ۴- کسی کو اپنے ہاتھ یا زبان سے تکلیف نہ دے نہ کسی کا کوئی حق مارے۔
- ۵- مال کی محبت اور عزت و شہرت کی تمنا دل میں نہ رکھے نہ اچھے کھانے اور اچھے پہننے کی فکر کرے بلکہ وقت پر جو کچھ مل جائے اس پر مجرور ہو کر رہے۔
- ۶- اگر کسی عطا پر کوئی ٹوٹے تو اپنی بات کو بچ کر کے اس پر اڑا نہ دے بلکہ فوراً ہی غوثی دل سے اپنی غلطی کو تسلیم کرے اور توبہ کرے۔
- ۷- بغیر سخت ضرورت کے سفر نہ کرے کیونکہ سفر میں بہت سی بے احتیاطی ہوتی ہے اور بہت سے دینی کاموں اور وظیفوں میں ہلک کر نازوں میں غفلت پیدا ہو جاتا کرتا ہے۔
- ۸- کسی سے ملکر انحراف نہ کرے۔

۲۳- اپنی موت کو یاد رکھے۔

۲۴- روزِ اندراجات کو سوتے وقت دن بھر کے کاموں کو سوچے کہ آج دن بھر میں مجھ سے کتنی نیکیاں ہو گئیں اور کتنے گناہ ہوئے، نیکیوں پر بخدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور گناہوں سے توبہ کرے۔

۲۵- جہوتِ نصیبت، گالی، گھوج، فضول، نکو اس سے بچتا رہے۔

۲۶- جو مکمل خلافِ شریعت ہو وہاں ہرگز قدم نہ رکھے اور اس معاملہ میں عزیز و اقربا کی ناراضگی کی بھی کوئی پروا نہ کرے۔

۲۷- اپنی صورت و سیرت اپنے علم و فن، اپنی عزت و شہرت اپنے مال و دولت اور دوسری خوبیوں پر ہرگز کبھی مغرور نہ ہو۔

۲۸- نیکیوں کی صحبت میں بیٹھے۔

۲۹- غصہ نہ کرے ہمیشہ بردباری اور برداشت کرنے کی عادت بنائے۔

۳۰- ہر شخص سے غری کے ساتھ بات چیت کرے۔

۳۱- اپنے حق کے لئے ہونے والی غیلوں کی پابندی کرے اور اس کی نصیحتوں کو ہر دم پیشِ نظر رکھے۔

خیر و برکت والی مجلسیں

مسلمانوں کی وہ مجلسیں جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان مجلسوں میں رحمت کے فرشتے اترتے ہیں اور رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔ ان مبارک مجلسوں میں سے چار یہ ہیں جن میں مسلمانوں کا حاضر ہونا سعادت اور باعثِ خیر و برکت اور اجر و ثواب کی دولت سے مالا مال ہونے کا ذریعہ ہے۔

۱- میلادِ شریف

اس مجلس میں حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت، باسعادت کا بیان اور اسی کے ضمن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و معجزات اور آپ کی سیرت مبارکہ اور آپ کی مقدس زندگی کے حالات کا ذکر جمیل ہوتا ہے۔ ان چیزوں کا ذکر قرآن مجید میں بھی اور حدیثوں میں بھی بکثرت ہے۔ اگر مسلمان اپنی مجلسوں میں ان مقدس مضامین کو بیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بیان کرنے کے لئے محفل منعقد کریں، تو اس کے ناجائز ہونے کی بھلا کوئی سی وجہ ہو سکتی ہے بلاشبہ یہی ایک خیر کی طرف بلانا ہے جو ثواب کا کام ہے جس طرح دھڑ اور مجلسوں کے اعلان کئے جاتے ہیں اور تاریخ مقرر کر کے اشتہار چھاپے جاتے ہیں اور اعلان کر کے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور ان باتوں کی وجہ سے وہ محفل اور

مناقب اور آپ کی کرامات کو بیان کرنے کے لئے یہ جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوا کرتا ہے لہذا یہ جلسے بھی ہائز اور بہت ہی بابرکت ہیں اور بلاشبہ یہ ثواب کے کام ہیں۔

۴- سیرت پاک کے اجلاس

ان جلسوں میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل اور آپ کی مقدس سیرت اور اتجار سنت و شریعت اور محبت رسول ﷺ کا بیان ہوا کرتا ہے۔ میلاد شریف کی طرح یہ جلسے بھی بہت مبارک اور فخر و برکت والے ہیں اور اہل جلسہ و حاضرین سب ثواب پاتے ہیں۔

۵- حلقہ ذکر

صوفیاء کرام اہل طریقت جمع ہو کر حلقہ بنا کر کلمہ طیبہ پڑھتے اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر فقرہ شریف پڑھ کر یہ ان کا بارگاہ ایصال ثواب کرتے ہیں۔ ان حلقوں کی فضیلت اور عظمت کا کیا کہنا؟ ان ذکر کے حلقوں کو حدیث پاک میں ”جنت کا باغ“ کہا گیا ہے۔

۶- عرس بزرگان دین:

بزرگان دین و علماء صالحین کے وصال کی تاریخوں میں ان کے حزاروں پر حاضرین کا اجتماع جس میں قرآن مجید کی تلاوت اور میلاد شریف نصرت خوانی اور وعظ ہوتا ہے اور ان بزرگوں کے حالات زندگی بیان کئے جاتے ہیں اور پھر قافہ ایصال ثواب کیا جاتا ہے یہ جاذب ہے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ہر سال کے اول یا آخر میں شہداء اہل کے حزاروں کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عرسوں کو زمانہ حال کے خرافات و لغویات قسم کی چیزوں سے پاک رکھا جائے جاہلوں کو بھانڈا کاموں سے منع کیا جائے۔ منع کرنے سے بھی اگر وہ باز آئیں تو ان ناچا کر کاموں کا من و مان کے سر پر ہوگا۔ ان لغویات و خرافات کی وجہ سے عرس کو حرام نہیں کہا جاسکتا۔ تاکہ پرکھی بیٹھ جائے تو کھسی کھاؤ بیٹھا ہے تاکہ کاٹ کر نہیں پھینک دی جائے گی۔

ایصال ثواب

یعنی قرآن مجید کی تلاوت، انکثر شریف، یا نقل نمازوں یا کسی بھی بدنی یا مالی عبادتوں کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچانا جاذب ہے اور اسی کو عام طور پر لوگ قافہ یا اور قافہ لانا کہتے ہیں۔ زعموں کے ایصال ثواب سے مردوں کو قافہ پہنچنا ہے۔ فقہ اور عقائد کی کتابوں مثلاً ہادیہ و شرح مسکنہ و نسخہ میں اس کا بیان

اشارہ قریب کا لفظ استعمال کرتے ہوئے فرمایا بعدہ لام سعد یہ کواں سعدی ماں کے لئے ہے یعنی اسے اللہ اس کو میسر کے پانی کا ثواب میری ماں کو عطا فرما۔ اس سے معلوم ہوا کہ کواں ماں کے سامنے تھا۔

۵- غریب مسکین کو کھانا وغیرہ دینے سے پہلے بھی فاتحہ کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا کہ کواں تیار ہونے کے ساتھ ہی انہوں نے ثواب بخش دیا حالانکہ لوگوں کے پانی استعمال کرنے کے بعد ثواب ملے گا اسی طرح اگرچہ غریب مسکین کو کھانا دینے کے بعد ثواب ملے گا لیکن اس ثواب کو پہلے ہی بخش دینا جائز ہے۔

۶- کسی چیز پر بیت کا نام آنے سے اور چیز حرام نہ ہوگی مثلاً غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا بکرا یا غازی مہاں کا مرغا کہنے سے بکرا یا مرغا حرام نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت سعد صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو میسر کو اپنی موجودہ ماں کے نام سے منسوب کیا تھا جو آج تک ہیرام سعد کے نام سے مشہور ہے اور دور صحابہ سے آج تک مسلمان اس کا پانی پیتے رہے ہیں اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں کہ ام سعد کا نام بدل دینے سے کو میسر کا پانی حرام ہو گیا۔ بہر حال اس پر چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ ایصال ثواب یعنی زعموں کی طرف سے مردوں کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ اب رہیں تفصیلات کہ تیسرے دن ثواب پہنچانا چالیسویں دن ثواب پہنچانا تو یہ تفصیلات اور ان دنوں کی خصوصیات نہ تو شرعی تفصیلات ہیں نہ کوئی ان کو شرعی سمجھتا ہے کیونکہ کوئی بھی یہ نہیں کہتا کہ اسی دن ثواب پہنچا جائے بلکہ یہ تفصیلات محض عربی اور روایتی بات ہے جو لوگوں نے اپنی سہولت کے لئے مقرر کر رکھی ہے اور نہ سب جانتے ہیں کہ انتقال کے بعد ہی سے تلاوت قرآن مجید اور صدقات و خیرات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اکثر لوگوں کے یہاں بہت دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ان سب باتوں کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ سنی لوگ تیسرے دن اور چالیسویں دن کے سوا دوسرے دن میں ایصال ثواب کو ناجائز مانتے ہیں۔ یہ بہت بڑا افتراء اور شرمناک جہت ہے جو مخالفین کی طرف سے ہم سنی مسلمانوں پر لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے اور خواہ مخواہ جیادہ چالیسویں کو حرام کہہ کر مردوں کو ثواب سے محروم کیا جا رہا ہے۔ بہر حال واجب ام یہ قاعدہ کلیہ یہ ان کہہ چکے ہیں کہ ایصال ثواب اور فاتحہ جائز ہے تو ایصال ثواب کے تمام جزئیات کے احکام اسی قاعدہ کلیہ سے معلوم ہو گئے ہیں۔ مثلاً:

تیجہ کی فاتحہ:

ان لوگوں سے میل جول رکھنا چاہئے بلکہ نہایت مشیوٹی کے ساتھ اپنے مذہب اور سنت و جماعت پر قائم رکھنا چاہئے کہ یہی مذہب حق ہے اور کے سوا چلتے نہ آتے ہیں اور سب مبراہ مستقیم سے جھکے اور جھگے ہوئے ہیں۔ خداوند کریم ہم کو اہل سنت و جماعت کے مذہب پر قائم رکھے اور اسی مذہب پر خاتمہ بالخیر فرمائے آمین ثم آمین یا رب العالمین بحرمة النبی الامین و آلہ و اصحابہ اجمعین!

فاتحہ کا طریقہ

پہلے تین بار درود شریف پڑھے پھر کم سے کم پانچوں قل سورۃ فاتحہ اور الم سے معلق خون تک پڑھے اس کے بعد پڑھے: **وَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُخْلِفُ وَعْدُکَ لِرَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ وَ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُغْنِیْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ شَیْءٌ وَّ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُفْلِحُ اِلَّا بِہٖ** **وَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُخْلِفُ وَعْدُکَ لِرَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ وَ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُغْنِیْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ شَیْءٌ وَّ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُفْلِحُ اِلَّا بِہٖ** **وَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُخْلِفُ وَعْدُکَ لِرَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ وَ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُغْنِیْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ شَیْءٌ وَّ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُفْلِحُ اِلَّا بِہٖ**

اب تین بار درود شریف پڑھے:

اور متنبیٰ ننگ زب: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُخْلِفُ وَعْدُکَ لِرَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ وَ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُغْنِیْ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ عِبَادِکَ شَیْءٌ وَّ اَسْأَلُکَ الْخَيْرَ الَّذِیْ لَا یُفْلِحُ اِلَّا بِہٖ**

یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آجیں تلاوت کی ہیں ان کو قبول فرما اور ان کا ثواب (اگر کھاتا یا شیرینی کھاتی ہو تو اس کا ورکے کہ اس کھانے اور شیرینی کا ثواب) ہماری جانب سے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نذر پہنچا دے اور پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ عظام و ازواج مطہرات و اہل بیت اطہار و شہدائے کرام اور تمام اولیاء و عظام و شہداء و صلحاء کو وسطا فرما۔ (پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت کے ساتھ لے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً حضرت نموت پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نذر پہنچا دے اور جملہ مومنین و مومنات کی ارواح کو ثواب مطا فرما۔ اور کسی عام آدمی کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد یا والدہ کی روح کو ثواب پہنچا دے

آمین یا رب العالمین

وَعَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَلِقَ شَفِیْقًا وَفَوَلَتْ شَفِیْقًا وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

پڑھنے تکبیرا از غم الزا جہین ۝

فاطمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ ان کی شرافت اور پاکدامنی کی بناء پر تمام مکہ والے ان کو ”طاہرہ“ کے لقب سے پکارا کرتے تھے انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق و عادات اور جمال و صورت و کمال و میرت کو دیکھ کر خود ہی آپ سے نکاح کی رغبت ظاہر کی چنانچہ اشراف قریش کے مجمع میں ہا قاعدہ نکاح ہوا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت ہی جاں نثار اور وفا شعار بیوی ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے بہت ہی بے پناہ محبت تھی چنانچہ جب تک یہ زندہ رہیں آپ نے کسی دوسری عورت سے نکاح نہیں فرمایا اور یہ مسلسل پچیس سال تک محبوبہ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جاں نثاری و خدمت گزاری کے شرف سے سرفراز رہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ان سے اس قدر محبت تھی کہ ان کی وفات کے بعد آپ اپنی محبوب ترین بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کی قسم! اے عیدہ سے بھتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جس وقت سب لوگوں نے میرے ساتھ کھڑا کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب سب لوگ مجھے بھڑا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت عیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے مجھے اپنا سارا مال اور سامان دے دیا اور انھیں کے حکم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد وسط طریقائی۔ (ازرقانی ج ۳ ص ۲۲۳ و استیعاب ج ۳ ص ۱۸۱)

اس بات پر ساری امت کا اتفاق ہے کہ سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت پر یحییٰ ایمان لائیں اور ابتداء اسلام میں جبکہ ہر طرف آپ کی مخالفت کا طوفان اٹھا ہوا تھا ایسے خوفناک اور کٹھن وقت میں صرف ایک حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کی ذات تھی جو یہ دونوں کی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قربان ہو رہی تھی اور اسے خطرناک اوقات میں جس استقلال و استقامت کے ساتھ انہوں نے خطرات و مصائب کا مقابلہ کیا۔ اس خصوصیت میں تمام ازواج مطہرات پر ان کو ایک ممتاز تفصیلات حاصل ہے۔

ان کے فضائل میں بہت سی حدیثیں بھی آئی ہیں چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنیا کی عورتوں میں سب سے زیادہ اچھی اور باکمال چار عورتیں ہیں: ایک حضرت مریم دوسری حضرت آسیہ فرعون کی بیوی تیسری حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چوتھی حضرت فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دربار نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ عیدہ ہیں جو برتن میں آپ کے پاس کھانا لے کر آ رہی ہیں جب یہ آپ کے پاس آ جائیں تو ان سے ان کے رب کا اور میرا سلام کہہ دیجئے اور ان کو یہ خوشخبری سنا دیجئے کہ جنت میں ان کے لئے موتی کا ایک گمر بنا ہے جس میں دو کوئی شور ہوگا، دو کوئی تکلیف ہوگی۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۳۹)

اسی طرح جو شباب یا پانچواں کرتے وقت پات چیت کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر جو شباب یا عازن کرتے وقت اذان ہونے لگے تو زبان سے اذان کا جواب نہ دے۔ اسی طرح اگر خود بھیجے تو زبان سے الحمد للہ کہے دل میں کہے۔ اسی طرح کسی نے چپٹک کر الحمد للہ کہا تو زبان سے یرحمک اللہ کہہ کر چپٹک کا جواب نہ دے بلکہ دل ہی دل میں یرحمک اللہ کہے۔

پانی کا بیان

جن جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان سے غسل بھی جائز ہے اور جن جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے ان سے غسل بھی ناجائز ہے۔

کون کون پانیوں سے وضو جائز ہے؟ بارش اعلیٰ نالے قطنے کوئی، تالاب، سمندر، برف اولے کے پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ سب پانی پاک ہوں۔

کون کون پانیوں سے وضو جائز نہیں؟ پہلوں اور درختوں کا ٹھنڈا پانی یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور پانی کا نام بدل گیا جیسے پانی میں شکر مل گئی اور وہ شربت کہلانے لگا یا پانی میں چند سالے لگے اور وہ خود پا کہلانے لگا یا بڑے حوض اور تالاب میں کوئی ناپاک چیز اس قدر زیادہ پڑ گئی کہ پانی کا رنگ یا بو یا حرہ بدل گیا یا پھولے حوض یا پانی یا کھڑے میں کوئی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا جس کے بدن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا حرہ نہ بدلا ہو یا وہ پانی جو وضو یا غسل کا ماحول ہو ان سب پانیوں سے وضو اور غسل کرنا جائز نہیں۔ (عائشہ بنوری ص ۲۳)

مسئلہ: پانی میں اگر کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا ہو جس کے بدن میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے کبھی بھڑ بھڑا شہد کی مکھی، پھوڑا سائی کیڑے، مکڑے، تو ان جانوروں کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے۔ (عائشہ بنوری ص ۲۳)

مسئلہ: اگر پانی میں توڑا سا ساہو مل گیا جس سے پانی کا رنگ بدل گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے لیکن اگر اس قدر زیادہ ساہو مل گیا کہ پانی میں گھول دیا گیا کہ پانی ستو کی طرح گاڑھا ہو گیا ہو تو اس پانی سے وضو اور غسل جائز نہیں ہوگا۔ (عائشہ بنوری ص ۲۰)

مسئلہ: جو جانور پانی ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور پانی ہی میں زندگی بسر کرتے ہیں جیسے مچھلیاں اور پانی کے میٹھک وغیرہ ان کے پانی میں مر جانے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا بلکہ اس سے وضو اور غسل جائز ہے۔ (عائشہ بنوری ص ۲۳)

مسئلہ: کس ہاتھ لہا ہاں ہاتھ چڑا جو حوض ہوا سے دور دورہ اور بڑا حوض کہتے ہیں ایسے میں ہاتھ لہا پانچ

مسئلہ: پانی میں بلا دھلا ہوا ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستقل ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملاویں۔ نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں اور دوسری طرف سے بہہ جائے سب کام کا ہو جائے گا یوں ہی ناپاک پانی کو بھی پاک کر سکتے ہیں۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۳۹)

مسئلہ: ناپائے کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے اسے چٹا یا دھوا یا غسل یا کسی کام میں لانا اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں۔ اگرچہ وہ اہانت بھی دے دے۔ اگر اس سے دھو کر لیا تو دھو ہو جائے گا اور گھبرا ہو گا۔ یہاں سے مطمئن کو سستی لینا چاہئے کہ وہ اکثر ناپائے بچوں سے پانی بھرا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔ یا روکنا چاہئے کہ ناپائے کا بھگ نہیں ہے۔ اسی طرح کسی ناپائے کا بھرا ہوا پانی بھی بغیر اس کی اہانت کے خرچ کرنا حرام ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۵۰)

جانوروں کے جھوٹے کا بیان

آدمی کے لئے جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کا جوٹھا پاک ہے جیسے بھیل، بکری، گائے، بھینس، کبوتر، قانتہ وغیرہ۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۲۳ مصری وغیرہ)

جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے سوسر، کتا، شیر، چیتا، بھیل یا گھوڑا بھی بندہ اور حرام شکاری چر پائے ان سموں کا جوٹھا پاک ہے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۲۳ مصری وغیرہ)

کھروں اور بکروں میں رہنے والے جانور مثلاً بلی، بوا، چوہا، سانپ، چھچھلی اور شکاری پرندے جیسے تیل، کوا، ٹھکرا، ہڈ، دلیر، مالدو، سرمئی، جادو، ادر، بھرتی اور نجاستوں پر مضافاتی ہوا اور وگائے بھینس جو ظلیہ کھاتی ہوں سب کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۲۳)

گدھے اور ٹیڑ کا جوٹھا مشکوک ہے یعنی اس کے قابل دھو ہونے میں شک ہے لہذا اس سے دھو اور غسل نہیں ہو سکتا لیکن اگر گدھے اور ٹیڑ کے جوٹھے کے سوا کوئی دوسرا پانی موجود ہی نہ ہو اور نماز کا وقت آ گیا تو چاہے کہ اسی پانی سے دھو کرے اور نہ کہ گیم کر کے نماز پڑھے۔ اگر صرف دھو گیا اور تم نہیں کیا یا صرف تم کیا اور دھو نہیں کیا تو نماز نہ ہوگی۔ گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے اس سے دھو اور غسل کرنا جائز ہے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۲۳)

مسئلہ: جس جانور کا جوٹھا پاک ہے اس کا پیوند اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس جانور کا جوٹھا مکروہ ہے اس کا پیوند اور لعاب بھی مکروہ ہے اور جس کا جوٹھا پاک ہے اس کا پیوند اور لعاب بھی پاک ہے۔

احتیاطاً نہیں داخل پانی نکال ڈالیں۔

مسئلہ: حلال پر عمل کیجئے کھڑا اور گھبراہٹ میں مرغانی وغیرہ مارنے والے پرندوں کی بیٹ کنوئیں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہیں ہوگا۔ یوں ہی چکاڑوں کے بیٹاب سے لگی کنواں ناپاک نہ ہوگا۔
(غالبہ وغیرہ)

مسئلہ: بچہ جو ختم دیا گیا ہے کہ اس نکال نکال صورت میں اتنا اتنا پانی نکالا جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ جو چیز کنوئیں میں گری ہے پہلے اس کو کنوئیں میں سے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں۔ اگر وہ چیز کنوئیں میں پڑی رہی تو نکال ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۱۳۲)

مسئلہ: جہاں جہاں راستے سے داخل پانی نکالنے کا ذکر آیا ہے وہاں داخل کی تلقین اس داخل سے کی جائے گی جو داخل اس کنوئیں پر استعمال ہوتا ہے اور اگر اس کنوئیں کا کوئی خاص داخل نہ ہو تو داخلہ داخل ہوتا ہے جس میں سوا پانچ گلو پانی آ جائے۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۱۳۵)

مسئلہ: سالن یا پانی یا شربت میں اگر کبھی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر باہر بھیج دیں اور سالن پانی شربت کو نکھانی لیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کھانے میں کبھی گر پڑے تو اس کو کھانے میں غوطہ دے کر کبھی کو بھیج دیں پھر اس کھانے کو کھائیں کیونکہ کبھی کے دو پردوں میں سے ایک میں بیماری اور دوسرے میں اس کی شفاء ہے اور کبھی اس پر کھانے میں پہلے ڈالنی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے اس لئے غوطہ دے کر غوطہ دہا رہی کھانے میں پہنچا دیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۶۲ باب ما حصل اکلہ)

مسئلہ: ناپاک کنوئیں میں سے جس صورت میں چتا پانی نکالنے کا حکم ہے جب اتنا پانی نکال لیا گیا تو اب وہ داخل اور رہی اور کنوئیں کی بیماری خود بخود پاک ہو گئیں کسی کو دھو کر پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ہدایہ ص ۲۳ رد المحتار ج ۱ ص ۱۳۲)

نہاستوں کا بیان

نہاست کی دو قسمیں ہیں ایک غلیظہ (بھاری نہاست) اور دوسری خفیفہ (لچکی نہاست)
نہاست غلیظہ: جیسے بیٹاب، پاخانہ، بہتا خون، چھپ، منہ مہرے، دھنسی ہوئی آنکھ کا کچھ پانی، دودھ بچے والے لڑکے یا لڑکی کا بیٹاب، بچے نے جو منہ مہر کرتے کی سرد یا صورت کی مٹی، حرام جانوروں جیسے کتا، شیر، سوسہ وغیرہ کا بیٹاب، پاخانہ اور گھوڑے، گدھے، بھیر کی ایند اور حلال جانوروں کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس وغیرہ کا گوشت اور لذت کی بھنگی، مرغی اور بک کی بیٹ، ہاتھی کے سولہ کا پانی، دودھ جانوروں کا تھوک، شراب، لٹولانے والی اجڑی، ساق کا پاخانہ، مردار کا گوشت یہ سب نہاست غلیظہ ہیں۔

عظیم۔ ہر حال پہلی چیز ناپاک ہو جانے کی اگرچہ ایک ہی قطرہ نہایت بڑھتی ہو۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۹۷)

نہایت عظیم نہایت عظیم میں مل جانے تو کل نہایت عظیم ہو جائے گی۔ (درمختار ج ۱ ص ۲۳)
مسئلہ: حرام جانوروں کا دورہ جس سے تالیف گھوڑی کا دورہ ناپاک ہے مگر حج باجا کر نہیں۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۹۹)

مسئلہ: جو ہے کی ہتھی گھوڑی میں مل کر بچ گئی یا تیل میں بڑھ گئی تو آٹا اور تیل ناپاک ہے نہیں اگر اس قدر زیادہ چنگٹیاں بڑھ گئیں کہ آٹا اور تیل کا حصر بدل گیا تو آٹا اور تیل ناپاک ہو جائے گا اور اس کا کھانا جائز نہیں ہوگا۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۲۱۳)

مسئلہ: آدی کا پھل انھن کے برابر اگر تھوڑے پانی (یعنی وہ صودہ سے کم) میں بڑ جائے تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اور اگر آدی کا کٹا ہوا انھن یا ہل پانی میں بڑ گیا تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۱)

مسئلہ: جس جانور ملک کی کان میں کر کر ملک ہو گیا تو وہ ملک ناپاک و حلال ہے۔

(درمختار ج ۱ ص ۲۱۷)

مسئلہ: اپنے کی راکھ ناپاک ہے اور راکھ ہونے سے قبل بچھ گیا تو ناپاک ہے۔

(بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۲)

مسئلہ: ناپاک زمین اگر سوکھ جائے اور نہایت کا اثر یعنی رنگ و بو جاتی رہے ناپاک ہوگی غلا وہ ہوا سے سوکی ہو یا دھوپ یا آگ سے اس زمین پر نہ لڑ پڑ سکے ہیں مگر اس زمین سے ہم نہیں کر سکتے کیونکہ ہم ایسی زمین سے کرنا جائز ہے جس پر کبھی بھی نہایت نہ پڑی ہو۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۲۰۸ مائیکرو ص ۳۱)

مسئلہ: ناپاک مٹی سے برتن بنائے تو جب تک کچے ہیں ناپاک ہیں بعد پختہ کر لینے کے پاک ہو گئے۔

مسئلہ: جو چیز سوکھنے یا دھونے سے پاک ہوگی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک نہ ہوگی مثلاً زمین پر بیو شباب بڑ گیا پھر زمین سوکھ گئی اور نہایت کا اثر داخل ہو گیا اور وہ زمین پاک ہو گئی۔ اب اگر وہ زمین بھیگ گئی تو ناپاک نہیں ہوگی۔ یوں ہی چھری خون تگتے سے ناپاک ہو گئی اور چھری کو زمین پر خوب دھو کر گڑ کر خون کا اثر داخل کر دیا تو چھری پاک ہو گئی اب اگر وہ چھری بھیگ گئی تو ناپاک نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۱۰۷)

تھے کہ خون آگیا تو یہ بیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ: بیض کے چھ رنگ ہیں (۱) سیاہ (۲) سرخ (۳) سبز (۴) زرد (۵) گدلا (۶) سفید۔ خالص سفید رنگ کی رطوبت بیض نہیں۔ (عائلیگیری ج ۱، ص ۳۲)

مسئلہ: نفاس کی کم سے کم کوئی مدت ضرور نہیں ہے۔ کچھ پیدا ہونے کے بعد آدھ گھنٹہ بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے اور نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن رات ہے۔

(عائلیگیری ج ۱، ص ۳۵)

مسئلہ: کسی عورت کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس عورت کے پہلے ہی بار کچھ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے کچھ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو مکملی عادت معلوم ہو تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ استحاضہ ہے جیسے تیس دن نفاس کا خون آنے کی عادت تھی مگر اب کی سرجہ پہنچا لیس دن خون آیا تو تیس دن نفاس کے مانے جائیں گے اور چار دن استحاضہ کے ہوں گے۔

(عائلیگیری ج ۱، ص ۳۵ وغیرہ)

حیض و نفاس کے احکام:

حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان دنوں حائضوں میں نماز میں معاف ہیں ان کی قصا بھی نہیں البتہ روزوں کی قصا دوسرے دنوں میں رکھنا فرض ہے اور قرآن مجید پڑھنا حرام ہے خواہ دیکھ کر پڑھے یا زبانی پڑھے نہیں ہی قرآن مجید کا چھونا بھی حرام ہے۔ ہاں اگر جزا دن میں قرآن مجید پڑھاں جزا دن کو چھونے میں کوئی حرج نہیں۔

(عائلیگیری ج ۱، ص ۳۶)

مسئلہ: قرآن مجید پڑھنے کے علاوہ دوسرے تمام وظائف کلمہ شریف، زور شریف و غیرہ بیض و نفاس کی حالت میں عورت بلا کر است پڑھ سکتی ہے بلکہ مستحب ہے کہ نمازوں کے اوقات میں وضو کر کے اتنی دیر تک زور شریف اور دوسرے وظائف پڑھ لیا کرے جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھی تاکہ عادت باقی رہے۔ (عائلیگیری ج ۱، ص ۳۶)

مسئلہ: بیض و نفاس کی حالت میں بہتری یعنی جماع حرام ہے بلکہ اس حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن کو مرد اپنے کسی عضو سے نہ چھونے کہ یہ بھی حرام ہے۔ ہاں البتہ ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے اس حالت میں عورت کے بدن کو چھونا یا بوسہ دینا جائز ہے۔

مسئلہ: جنس اگر پردے کی دلی پر قسم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے بھرا کرنا جائز ہے اگر چاہے
 تک غسل نہ کیا ہو لیکن مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد صحبت کرے۔ (ماہنامہ نوری، ج ۱، ص ۳۷)
 مسئلہ: اگر کسی دن سے کم عرصہ میں جنس بند ہو گیا تو تا وقتیکہ غسل نہ کرے یا وہ وقت جس میں پاک
 ہوئی نہ گزر جائے صحبت کرنا جائز نہیں۔ (ماہنامہ نوری)
 مسئلہ: جنس و نفاس کی حالت میں جہاں عبادت بھی حرام ہے اور جہاد کی آیات نکلے سے اس پر جہاد
 واجب نہیں۔

مسئلہ: رات کو سوتے وقت عورت پاک تھی اور صبح کو سو کر اٹھی تو جنس کا اثر دیکھا تو اس وقت سے جنس کا
 تحمُّل یا جانے کا رات ہی سے حاکم نہیں مانی جائے گی۔
 مسئلہ: جنس والی صبح کو سو کر اٹھی اور کئی پر کوئی لٹکان جنس کا نہیں تو رات ہی سے پاک مانی جائے گی۔
 استحاضہ کے احکام: استحاضہ میں دن اور رات کا فرق ہے نہ روزہ نہ لایکھا عورت سے صحبت حرام۔ استحاضہ والی
 عورت نماز بھی پڑھ سکتی اور بھی رکعت کی گنت میں بھی داخل ہوگی اطواف کعبہ بھی کرے گی قرآن شریف
 کی تلاوت بھی کرے گی وضو کرے قرآن شریف کو ہاتھ بھی لگائے گی اور اسی حالت میں شوہر اس سے
 ہمبستری بھی کرے گا۔ (ماہنامہ نوری، ج ۱، ص ۳۷)

جب کے احکام: ایسے مرد اور عورت کو جن پر غسل فرض ہو گیا ”مہب“ کہتے ہیں اور اس ناپاکی کی
 حالت کو ”جنابت“ کہتے ہیں۔ جب خواہ مرد ہو یا عورت جب تک غسل نہ کرنے کا قصد نہیں
 ہو سکا نہ قرآن شریف پڑھا سکا ہے نہ قرآن کریم دیکھ کر تلاوت کر سکا ہے نہ لہائی پڑھا سکا ہے نہ
 قرآن مجید کو چھو سکا ہے نہ کعب میں داخل ہو سکا ہے نہ کعب کا اطواف کر سکا ہے۔

(باعد کتب)

مسئلہ: جب کو ساتھ کھانے اور اس کا جوٹھا کھانے اس کے سلام و دعا کی اور حفاظت کرنے میں کوئی خرچ
 نہیں۔ (ابوداؤد، ج ۱، ص ۳۹)

مسئلہ: جب کو چاہے کہ جلد سے جلد غسل کرنے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
 رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر لگتا اور جب ہو۔

(ابوداؤد، ج ۱، ص ۳۳)

اسی طرح ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فرشتے تین شخصوں سے قرب نہیں ہوتے (۱) ایک
 کافر کا مردہ (۲) دوسرے غلو کی (موتوں کی رنگین خوشبو) استعمال کرنے والا (۳) تیسرے جب
 آدمی گھر پہ کھڑو کرے۔ (مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۵۰)

نماز کے وقتوں کا بیان

دن رات میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔ ان پانچ نمازوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقت مقرر ہے اور جس نماز کا جو وقت مقرر ہے اس نماز کو اس وقت میں پڑھنا فرض ہے۔ وقت نکل جانے کے بعد نماز قضا ہو جاتی ہے۔

اب ہم نمازوں کے وقتوں کا بیان کرتے ہیں کہ کس نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے اور کب ختم ہوتا ہے۔

فجر کا وقت: صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک ہے۔ اس درمیان میں جب چاندی فجر کی نماز پڑھ لیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اتنا اجالا ہو جانے کے بعد پڑھیں کہ مسجد کے نمازی ایک دوسرے کو نہ کچھ کر پہچان لیں۔

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے آسمان کے پرہی کناروں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ یہ روشنی پورے آسمان میں پھیل جاتی ہے اور اجالا ہو جاتا ہے۔ صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتے ہی عصری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ صبح صادق بازوؤں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمیوں میں ایک بجے بڑھ کر گھنٹہ سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

ظہر کا وقت: سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے اس سایہ کے علاوہ اسی چیز کا سایہ دوگنا ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ ظہر کے وقت میں مستحب یہ ہے کہ بازوؤں میں اول وقت اور گرمیوں میں دیر کر کے نماز ظہر پڑھیں۔

فائکہ: سورج ڈھلنے اور دوپہر کے سایہ کے علاوہ سایہ دوگنا ہونے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک صورت لکڑی یا نکل سپریم کی اس طرح کا زوئی کہ چوب چاقم یا اترو کن کوڑا بھی لٹکی نہ ہو۔ اب خیال رکھو کہ جتنا سورج اونچا ہوتا جائے اس لکڑی کا سایہ کم ہو گا جتنا ہوتا جائے گا۔ جب یہ سایہ کم ہو گا کہ جائے تو کچھ لوگ ٹھیک دوپہر ہو گئی اور اس وقت میں اس لکڑی کا جتنا بڑا سایہ ہو اس کو ٹاپ کر دھیان میں رکھو۔ اس کے بعد جوں ہی سایہ بڑھنے لگے تو یہ کچھ لوگ سورج ڈھل گیا اور ظہر کا وقت شروع ہو گیا اور جب سایہ بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو جائے کہ دوپہر والے سایہ کو نکال کر اس لکڑی کا سایہ اس لکڑی سے دوگنا بڑا ہو جائے تو کچھ لوگ ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت شروع ہو گیا۔ جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

عصر کا وقت: ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

صورت میں ہے کہ جتارہ ان وقتوں سے پہلے لایا گیا مگر نماز جتارہ پڑھنے میں اتنی دیر گزری کہ مکروہ وقت آ گیا۔

مسئلہ: جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک کوئی نماز جائز نہیں۔ سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد جب سورج ایک انچ کے برابر اونچا ہو جائے اس کے بعد ہر نماز جائز ہے۔ فصل ہو یا تقضایا کوئی دوسری پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ: جب سورج ڈوبنے سے پہلے بیٹا پڑ جائے اس وقت سے سورج ڈوبنے تک کوئی نماز جائز نہیں۔ ہاں اس دن کی عصر ابھی تک نہیں پڑھی ہے تو اس کو پڑھ لے نماز عصر ادا ہو جائے گی اگرچہ مکروہ ہوگی۔

مسئلہ: ٹھیک دوپہر میں کوئی نماز جائز نہیں۔

مسئلہ: بارہ وقتوں میں نفل اور سنت نمازیں پڑھنے کی ممانعت ہے نہ وہ بارہ وقت یہ ہیں:

۱۔ صبح صادق سے سورج نکلنے تک فجر کی دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا دوسری کوئی نفل نماز پڑھنی منع ہے۔

۲۔ اقامت شروع ہونے سے جماعت ختم ہونے تک کوئی سنت و نفل پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔ ہاں البتہ اگر نماز فجر کی اقامت ہونے لگی اور اس کو معلوم ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے اگرچہ قصہ ہی سہی تو اس کو چاہئے کہ صفوں سے کھڑو رہے کہ فجر کی سنت پڑھ لے گا پھر جماعت میں شامل ہو جائے اور اگر وہ جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا تو جماعت نہیں ملے گی تو اس کو سنت پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ اس کو چاہیے کہ بغیر سنت پڑھے جماعت میں شامل ہو جائے۔ فجر کی نماز کے علاوہ دوسری نمازوں میں اقامت ہو جانے کے بعد اگرچہ جان لے کہ سنت پڑھنے کے بعد بھی جماعت مل جائے گی پھر بھی سنت پڑھنے کی اجازت نہیں بلکہ سنت چھوڑ کر فرائض جماعت میں شامل ہو جانا ضروری ہے۔

۳۔ نماز عصر پڑھ لینے کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نفل نماز پڑھنی مکروہ ہے۔ تقضایا میں سورج ڈوبنے سے بیس ۲۰ منٹ تک پڑھ سکتا ہے۔

۴۔ سورج ڈوبنے کے بعد اور مغرب کے فرض پڑھنے سے پہلے کوئی نفل نماز جائز نہیں۔

۵۔ جس وقت امام اپنی جگہ سے جموعہ کے خطبہ کے لئے کھڑا ہو اس وقت سے لے کر نماز جمعہ ختم ہونے

(کافری خاں)

پانچوں نمازوں اور جمعہ کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے لئے اذان پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم عقل واجب کے ہے یعنی اگر اذان نہ پڑھی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔
مسئلہ: مسجد میں بلا اذان جماعت کے جماعت سے نماز پڑھنی مکروہ ہے۔
مسئلہ: گھر میں اگر کوئی شخص نماز پڑھے اور اذان نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ: وقت ہونے کے بعد اذان پڑھی جائے۔ اگر وقت سے پہلے اذان ہو گئی تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان پڑھی جائے۔

مسئلہ: اذان کے درمیان میں بات چیت منع ہے۔ اگر موزوں نے اذان کے سچ میں کوئی بات کر لی تو باہر سے اذان کہے۔ (مسلمی)

مسئلہ: ہر اذان یہاں تک کہ خطبہ جمعہ کی اذان بھی مسجد کے باہر کی جائے۔ مسجد کے اندر اذان نہ پڑھی جائے۔ (غلام صغیر صغیری و کافری خاں)

مسئلہ: جب اذان ہو تو آتی دیر کے لئے سلام کیام اور سلام کا جواب اور ہر کام موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن شریف کی تلاوت میں اذان کی آواز آ جائے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے۔ (دکن صغیر صغیری)

مسئلہ: جو شخص اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر مولا اللہ غافر برا ہونے کا خوف ہے۔ (نوائی روضہ)

مسئلہ: فرض نمازوں اور جمعہ کی جماعتوں کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بھی اذان کی جاسکتی ہے جیسے پیدا ہونے والے بچے کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت اسی طرح معلوم کے کان میں مرغی والے اور غضب ناک اور بے مزاج آدمی اور جانور کے کان میں جنگ اور آگ لگنے کے وقت۔ جنوں اور شیطانوں کی سرکشی کے وقت جنگل میں راستہ نہ ملنے کے وقت سمیت کے دھن کرنے کے بعد ان صورتوں میں اذان پڑھنا مستحب ہے۔

(یہاں شریعت نور المصباح ص ۲۵۸)

اذان کا طریقہ: مسجد سے خارج حصہ میں کسی اونٹنی جگہ پر قبل کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کانوں کے سوراخوں میں ٹکر شہادت کی انگلیاں داخل کر بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر دارا ظہیر کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے پھر دارا ظہیر کر و مرجہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ پھر و مرجہ ظہیر ظہیر کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔

اصطلاح میں ٹکروب کہتے ہیں اور ٹکروب مغرب کے علاوہ باقی زمانوں میں مستحب ہے۔ ٹکروب کے لئے کوئی خاص کلمات شریعت میں مقرر نہیں ہیں بلکہ اس طہر میں جن لفظوں کے ساتھ ٹکروب کہتے ہوں ان لفظوں سے ٹکروب کہنا مستحب ہے۔ (عائگیری ج ۱ ص ۵۳)

اقامت

اقامت اذان ہی کے محل ہے مگر چند باتوں میں فرق ہے۔ اذان کے کلمات ظہر ظہر کر کے جاتے ہیں اور اقامت کے کلمات کو ہلہ جلد کہیں اور زمان میں سنت نہ کریں۔ اقامت میں غنی غلی اللہ لاخ کے بعد دوسرے جہ فلذالذات الضلوفا بھی کہیں۔ اذان میں آواز بلند کرنے کا حکم ہے مگر اقامت میں بس اتنی ہی آواز اور بچی ہو کہ سب حاضرین مسجد تک آواز پہنچ جائے۔ اقامت میں کانوں کے اندر انگلیاں نہیں ڈالی جائیں گی۔ اذان مسجد کے باہر پڑھنے کا حکم ہے اور اقامت مسجد کے اندر پڑھی جائے گی۔

مسئلہ: اگر امام نے اقامت کہی تو فلذالذات الضلوفا کے وقت آگے بڑھ کر مصلیٰ پر چلا جائے۔ (درمنا زردا کتایۃ الطالین وغیرہ)

مسئلہ: اقامت میں بھی غنی غلی الضلوفا اور غنی غلی اللہ لاخ کے وقت دابچے ہائیں نہ بھیرے۔ (درمنا زردا وغیرہ)

مسئلہ: اقامت ہوتے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کو چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جب غنی غلی اللہ لاخ کہا جائے اس وقت کھڑا ہو۔ یہی جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی اقامت کے وقت بیٹھے رہیں۔ جب غنی غلی اللہ لاخ منکر کہے اس وقت سب لوگ کھڑے ہوں۔ یہی حکم امام کے لئے بھی ہے۔ (عائگیری ص ۵۳)

آنکھ یا کھڑ جگہ یا قطردان ہے اقامت کے وقت بلکہ اقامت سے پہلے ہی لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں بلکہ کھڑ جگہ تو یہ ہے کہ جب تک امام کھڑا نہ ہو جائے اس وقت تک اقامت نہیں کی جاتی یہ طریقہ خلاف سنت ہے۔ اس بارے میں بہت سے درویش اور فقیہ بھی چماپے گئے مگر خدا اور سنت و حرمت کا کیا طاع؟ خداوند کریم مسلمانوں کو سنت پر عمل کی توفیق بخشنے۔

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ اقامت کا جواب بھی اذان ہی کے جواب کی طرح ہے۔ اتنا فرق ہے کہ اقامت میں فلذالذات الضلوفا کے جواب میں لا اقامتہا اللہ و اقامتہا قامت الضلوفا والارض کہے۔ (عائگیری)

مسئلہ: اگر صرف دو قبلہ سے پھیر لیا اور سینہ قبلہ سے نہیں پھرا تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ہی قبلہ کی طرف منہ کر لے اس کی نماز ہو جائے گی مگر بلا غدر ایک سینکڑ کے لئے بھی قبلہ سے چرو پھیر لینا مکروہ ہے۔ (مدیۃ المصلیٰ)

مسئلہ: اگر نمازی نے قبلہ سے سجدہ پھیرا نہ چرو پھیرا بلکہ صرف آنکھوں کو پھرا پھرا کر اور سر او سر دیکھ لیا تو اس کی نماز ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

رکعتوں کی تعداد اور نیت کا طریقہ

نیت سے مراد دل میں پکا ارادہ کرنا ہے خالی خیال کافی نہیں جب تک ارادہ نہ ہو۔

مسئلہ: اگر زبان سے بھی کہہ دے تو اچھا ہے مثلاً میں کر نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مزید اطراف کہہ شریف کے اللہ اکبر۔

مسئلہ: مقتدی ہوتو نیت میں اس کو اتنا اور کہنا چاہیے کہ پیچھے اس امام کے۔

مسئلہ: امام نے امام ہونے کی نیت نہیں کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے ہو جائے گی لیکن جماعت کا خواب نہ پائے گا۔

اب ہم تمام نمازوں کی رکعتوں اور ان کی نیتوں کے طریقوں کا الگ الگ سوال و جواب کی صورت میں بیان کرتے ہیں ان کو خوب اچھی طرح یاد کر لو۔

سوال: فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: کل چار رکعت۔ پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت فرض۔

سوال: دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مزید اطراف کہہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: دو رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اکتا اور کہے پیچھے اس امام کے) مزید اطراف کہہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: عصر کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: بارہ رکعت۔ پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت فرض۔

اس امام کے ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: اور دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نفل مغرب اللہ تعالیٰ کے لئے ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: عشاء کے وقت کل کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

جواب: ستر رکعت پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت نفل پھر تین رکعت وتر واجب پھر دو رکعت نفل۔

سوال: چار رکعت سنت غیر مؤکدہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

جواب: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی ائمہ اور کبے پیچھے اس امام کے ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: پھر دو رکعت سنت مؤکدہ کی نیت کیسے کی جائے گی؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لئے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لئے ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: پھر وتر کی نیت کس طرح کی جائے؟

جواب: نیت کی میں نے تین رکعت نماز وتر کی اللہ تعالیٰ کے لئے ہند میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکھبر۔

سوال: پھر دو رکعت نفل کی نیت کس طرح کرے؟

بازو کو کمر لوں سے ملا دیں اور پھٹ کو دامن سے اور ان کو پھل لیں سے اور پھل لیں کو زین سے ملا دیں اور قصد میں احتیاط پڑھتے وقت عورتیں بائیں قدم پر نہ بیٹھیں۔

عورتیں بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھیں بہت سی جاہل عورتیں فرض واجب اور سنت و نفل ساری نمازیں بیٹھ کر پڑھتی ہیں یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ نفل کے سوا کوئی نماز بھی بلا قصد بیٹھ کر پڑھ سکتی ہوں ان سب کی تفسیر کریں اور تو پھ کریں۔

مسئلہ: عورت مردوں کی نماز سے کرسے یہ ناجائز ہے۔ ہرگز عورت مردوں کی امام نہیں بن سکتی اور صرف عورتوں کی جماعت کے عورت ہی امام ہو اور عورتیں ہی مقتدی ہوں یہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔
مسئلہ: عورتوں پر جمعہ اور عیدین کی نماز واجب نہیں پہنچ وقت نمازوں کے لئے بھی عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے۔

افعال نماز کی قسمیں

نماز پڑھنے کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے اس میں جن جن کاموں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں سے بعض چیزیں فرض ہیں کہ ان کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اگر قصد ان کو چھوڑ دیا جائے تو گناہ بھی ہوگا اور نماز کو بھی دہراتا پڑے گا اور اگر بھول کر ان کو چھوڑا تو مسجد میں نہ جانا واجب ہوگا اور بعض باتیں سنت ماکدہ ہیں کہ ان کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ ان کو کریں تو ثواب اگر نہ کریں تو کوئی گناہ نہیں۔ اب ہم ان باتوں کی تفصیلات کرتے ہیں ان کو خود سے پڑھ کر اچھی طرح یاد کر لو۔

فرائض نماز: سات چیزیں نماز میں فرض ہیں کہ اگر ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ ۱۔ تکبیر تحریمہ ۲۔ قیام ۳۔ قرأت ۴۔ رکوع ۵۔ سجدہ ۶۔ قصد اخیرہ ۷۔ کوئی کام کر کے مٹانا سلام یا کلام کر کے نماز سے نکلنا۔

تکبیر تحریمہ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ اکبر کہ کر نماز کو شروع کرنا نماز میں بہت مرتبہ اللہ اکبر کہا جاتا ہے مگر شروع نماز میں پہلی مرتبہ جو اللہ اکبر کہتے ہیں اس کا نام تکبیر تحریمہ ہے یہ فرض ہے اس کو اگر چھوڑ دیا تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

مسئلہ: قیام فرض ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے تو اگر کسی مرد یا عورت نے بغیر طہر کے بیٹھ کر نماز پڑھی تو اس کی نماز اور انہیں ہوئی ہاں نفل نماز کو بلا طہر کے بھی بیٹھ کر پڑھئے تو جائز ہے۔

دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر۔ ۲۲۔ اور اس تکبیر کے لئے لفظ اظہار ہوگا۔ ۲۳۔ ہر جہری نماز میں امام کو بلند آواز سے قرأت کرنا۔ ۲۴۔ اور غیر جہری نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔ ۲۵۔ ہر فرض و واجب کا اس کی جگہ پر ادا کرنا۔ ۲۶۔ ہر رکعت میں ایک ہی رکوع ہونا۔ ۲۷۔ ہر رکعت میں دو ہی سجدہ ہونا۔ ۲۸۔ دوسری رکعت پوری ہونے سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔ ۲۹۔ اور چار رکعت والی نمازوں میں تیسری رکعت پر قعدہ نہ کرنا۔ ۳۰۔ آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ، سلامت کرنا۔ ۳۱۔ سجدہ ہوا تو سجدہ، سجدہ کرنا۔ ۳۲۔ فرض یا واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر وقت نہ ہونا۔ ۳۳۔ امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت میں مقتدی کا چپ رہنا۔ ۳۴۔ قرأت کے ساتھ مواجہات میں مقتدی کو امام کی پیروی کرنی۔

نماز کی سنتیں: نماز میں جو چیزیں سنت ہیں ان کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ نہ کی ضرورت ہے نہ نماز اور ہرانے کی' لیکن اگر ہر اسے اتوا چھوٹا ہے' کیونکہ نماز کی کسی سنت کو چھوڑ دینے سے نماز کے ثواب میں کمی نہ جاتی ہے۔

نماز کی سنتیں یہ ہیں :-
۱۔- تکبیر تحریر کے لئے ہاتھ اٹھانا - ۲۔- ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑ دینا یعنی نہ بالکل طے نہ کھلی رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے۔ - ۳۔- بوقت تکبیر سر نہ جھکانا
۴۔- پتیلیوں اور انگلیوں کے پیند کا قبضہ نہ ہونا۔ - ۵۔- تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا اسی طرح قنوت اور
میدین کی تکبیروں میں بھی۔ - ۶۔- کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہنا۔ - ۷۔- عورت کو صرف
سولہ حصے تک ہاتھ اٹھانا۔ - ۸۔- امام کا اٹھا لیکن صوبع اللہ لین خلیفہ اور سلام باندا واز میں کہنا۔ - ۹۔
تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھائے بغیر باندا نہ لینا۔ - ۱۰۔- ثناء و تہلیل و بسم اللہ پڑھنا۔ - ۱۱۔- اور آمین کہنا - ۱۲۔- اور
ان سب کا آہستہ اور - ۱۳۔- پہلے ثناء پھر تمود پھر بسم اللہ اور ہر ایک کے بعد دوسرے کو فوراً
پڑھنا۔ - ۱۴۔- رکوع میں تین بار منہ بخان زبی المصطفیم کہنا اور - ۱۵۔- اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا۔ - ۱۶۔
اور انگلیوں کو خوب کھلی رکھنا۔ - ۱۷۔- عورت کو گھٹنے پر ہاتھ رکھنا اور انگلیوں کو کشادہ نہ رکھنا۔ - ۱۸۔- حالت
رکوع میں ناخنیں سپرد مچی ہو۔ - ۱۹۔- رکوع کے لئے اٹھ اکبر کہنا۔ - ۲۰۔- رکوع میں بیچہ خوب تجھی
رکھنا۔ - ۲۱۔- رکوع سے اٹھنے پر ہاتھ اٹھایا چھوڑ دینا۔ - ۲۲۔- رکوع سے اٹھنے میں امام کے صوبع اللہ لین
خلیفہ کہنا۔ - ۲۳۔- مقتدی کو زلتا لنگ الفخلفہ کہنا۔ - ۲۴۔- اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کو دونوں
کہنا۔ - ۲۵۔- سجدہ کے لئے اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے اذا اکبر کہنا۔ - ۲۶۔- سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ
منہ بخان زبى الاطلى کہنا۔ - ۲۷۔- سجدہ کرنے کے لئے پہلے گھٹنا پھر ہاتھ پھر بائیں ہاتھ پھر بائیں ہاتھ
رکھنا۔ - ۲۸۔- اور سجدہ سے اٹھنے کے لئے پہلے ہاتھ پھر ہاتھ پھر گھٹنا زمین سے اٹھنا۔ - ۲۹۔- سجدہ میں بازو

سنت سے پہلے مختصر دعا پر قناعت پائیے اور نہ سنتوں کا ثواب کم ہو جائے گا۔ اس کا خیال رہے۔
(رد المحتار)

فائدہ: محدثوں میں جن دعاؤں کے بارے میں جو تعداد مقرر ہے ان سے کم یا زیادہ نہ کرنے کی وجہ سے جو نفاک ان دعاؤں کے ہیں وہ انہیں حدود کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں کی قسم کی مثال یہ ہے کہ کوئی تالا کسی قسم کی کنجی سے کھلتا ہے تو اگر کنجی کے دھالے کچھ کم یا زیادہ کر دیں تو اس سے وہ تالا نہ کھلے گا۔ ہاں! البتہ اگر کنجی ٹار کرنے میں شک ہو سکتا ہے تو زیادہ کر سکتا ہے اور یہ زیادہ کرنا کنجی پڑ جانے کے لئے نہیں ہے بلکہ کنجی کو یقینی طور پر چرہی کرنے کے لئے ہے۔ (رد المحتار)

ایک مسنونہ وظیفہ: ہر نماز کے بعد تین مرتبہ استغفار اور ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک بار قل
هو الله اور قل اعوذ بظہر القلبي اور قل اعوذ بظہر القاسی پڑھے اور مستحبان اھ ۳۳ بار الخضر الخ
۳۳ بار اھ ۳۳ بار اور لا ایلہ الا الله و خذہ لا ضرر لک فلا فطعلک و لا الخضر و هو علی
خلق خشی لیلو۔ ایک بار پڑھئے تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سحر کی جھاگ کے
برابر ہوں۔ (مسلم شریف)

جماعت و امامت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے
جماعت والی نماز کا ثواب ساٹھ گنا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ۱ ص ۹۵)

مسئلہ: مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے بلا طرد ایک ہر گنجی جماعت چھوڑنے والا
گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور جماعت چھوڑنے کی عادت ڈالنے والا قاصی ہے جس کی گواہی قبول نہیں
کی جائے گی اور ہادشہ اسلام اس کو حلت مزائے گا اور اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوں
گے۔ (رد المحتار جلد ۱ ص ۳۷۱)

مسئلہ: جمہور معینین میں جماعت شرط ہے یعنی ائمہ جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں۔ تراویح میں
جماعت سنت کاغایہ ہے۔ یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے لئے ہے جماعت
چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت چھوڑ دی تو سب نے برا کیا۔ رمضان شریف میں
وتر کو جماعت سے پڑھنا یہ مستحب ہے۔ سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے۔ (رد المحتار ج ۱ ص

بارگرفتہ کپڑے کو حد سے زیادہ دراز کر کے نماز پڑھنا مثلاً لباس کا ٹھٹھا نکالنا لباس کے کپڑے میں دب جائے یا آستین اتنی لمبی رکھے کہ انگلیاں چھپ جائیں یا جاس اور تہجد ٹٹنے سے پہلے ہونا نماز میں دائیں بائیں جھومنا انا قرآن مجید پڑھنا امام سے پہلے مکتدی کو گونج یا مسجد میں جانا یا امام سے پہلے سر اٹھانا یہ تمام باتیں مکروہ تحرکی ہیں۔ اگر نماز میں یہ مکروہات ہو جائیں تو اس نماز کو دہرایا جائے۔ (درمنا رد المحتار ج ۱ ص ۲۹ حاشیہ نمبر ۱ ص ۹۹)

مسئلہ: نماز میں ٹوپی کر پڑی تو ایک ہاتھ سے اٹھا کر سر پر رکھ لینا بہتر ہے اور بار بار کر پڑتی ہو تو نہ اٹھانا چاہیے۔

مسئلہ: سستی سے نکلے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ محسوس ہوتا ہے یا کر لی گئی ہے اس وجہ سے نکلے سر نماز پڑھنا ہے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے نکلے سر پڑھے جیسے یہ خیال کرے کہ نماز کوئی ایسی شاعرانہ چیز نہیں ہے جس کے لئے ٹوپی یا بگڑی کا اجماع کیا جائے تو یہ کفر ہے اور اگر خدا تعالیٰ کے دربار میں اپنی مابری اور انکساری ظاہر کرنے کے لئے نکلے سر نماز پڑھے تو اس بیت سے نکلے سر نماز پڑھنا مستحب ہوگا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ سستی پر مامور ہے۔

(درمنا رد المحتار ج ۱ ص ۲۳)

مسئلہ: جلتی ہوئی آگ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن چراغ یا لائٹ کے سامنے نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں۔ (درمنا رد المحتار ج ۱ ص ۲۳۸)

مسئلہ: بغیر ہڈ کے کبھی یا جھراڑا مکروہ ہے۔ (حاشیہ ج ۱ ص ۱۰۲)

مسئلہ: دوڑتے ہوئے نماز کو ہانا مکروہ ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: نماز میں اٹھتے بیٹھتے آگے پیچھے پاؤں ہٹانا مکروہ ہے۔

نماز توڑ دینے کے بعد اگر بھی کئی صورتوں میں نماز توڑنا جائز ہے۔

مسئلہ: کوئی ذریعہ دبا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا کو میں میں گر پڑے گا تو ان صورتوں میں نماز پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر ان لوگوں کو بچائے۔ یوں ہی اگر کوئی کسی کو قتل کر رہا ہو اور دلیا دکر رہا ہو اور یہ اس کو بچانے کی قدرت رکھتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ نماز توڑ کر اس کی مدد کے لئے دوڑ پڑے۔

(درمنا رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۰)

مسئلہ: عیاش یا عائدہ قابو سے باہر مظلوم ہو یا اپنے کپڑے پر اتنی کم نہایت دیکھی جتنی نہایت کے ہوتے ہوئے نماز ہو سکتی ہے یا نمازی کو اپنی صورت نے چھو دیا تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے۔ (درمنا رد المحتار ج ۱ ص ۳۴۰)

فرض نمازوں کو دھاتی رکعت پڑھنے کی بجائے کس کے حق میں دھاتی رکعت پوری نماز ہے۔ (درمنازع ص ۵۲۵)
مسئلہ: اگر مسافر نے قصداً چار رکعت پڑھی اور دونوں قصدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا ہو یا خیر دور کھینچ لیں
ہو گئیں اگر گنجا ہو اور اگر دور رکعت پر قصدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔

(درمنازع ص ۵۳۰)

مسئلہ: مسافر جب تک کسی جگہ پھردہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی ہستی میں نہ
تغییر پائے قصر کرتا رہے گا۔

مسئلہ: مسافر اگر عقیما م کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

مسئلہ: عقیما م اگر مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام مسافر ہونے کی وجہ سے دھاتی رکعت پر سلام پھیر دے
گا۔ اب معتدل ہوں کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیر دینے کے بعد اپنی باقی دور کھینچیں چھ میں اور ان دور کھینچوں
میں قرأت نہ کریں بلکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑے رہیں۔

(درمنازع ص ۵۳۰)

مسئلہ: فجر و مغرب اور وتر میں قصر نہیں۔

مسئلوں میں قصر نہیں ہے اگر موقع ملے تو پوری پڑھیں اور نہ صاف لیں۔ (درمنازع ص ۵۳۰)

مسئلہ: مسافر اپنی ہستی سے باہر لگنے والی قصر شروع کر دے گا اور جب تک اپنی ہستی میں داخل نہیں ہوگا یا کسی
ہستی میں پھردہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے تاہم قصر کرنا ہی درست ہے۔

(درمنازع ص ۵۳۰)

سجدہ تلاوت کا بیان

قرآن مجید میں چودہ آیتیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے پڑھنے والے اور سننے والے
دونوں پر سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اس کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔ (درمنازع ص ۵۱۳)

مسئلہ: سجدہ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہو سجدہ میں جائے اور کم سے
کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہو کھڑا ہو جائے پھر اس میں اللہ اکبر کہتے
ہوئے ہاتھ اٹھاتا ہے اس میں تسبیح ہے نہ سلام۔ (درمنازع ص ۵۱۳)

مسئلہ: اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو راقی سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر تہنیک ہے کہ
فورا ہی کرے اور وضو ہو تو یہ کرنی مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمنازع جلد ۱ ص ۵۱)

مسئلہ: اگر سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی ہے تو فوراً ہی سجدہ کرنا واجب ہے۔ اگر تہنیک آیت پڑھنے کی

مسئلہ: ہجر کے یہ مہتی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم سے کم صاف میں قریب کے لوگ سن سکیں اور آہستہ پڑھنے کے یہ مہتی ہیں کہ کم سے کم خود سن سکیں۔ (درمنازل ج ۱ ص ۳۵۸)

مسئلہ: ہجری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے پڑھنا یا آہستہ مگر زور سے پڑھنا افضل ہے۔ (درمنازل ج ۱ ص ۳۵۸)

مسئلہ: قرآن شریف اٹا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قلّیٰ قلّیٰ اللہ اور دوسری رکعت میں قلّیٰ قلّیٰ اللہ پڑھنا۔ (درمنازل ج ۱ ص ۳۶۸)

مسئلہ: درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے جیسے پہلی رکعت میں قلّیٰ قلّیٰ اللہ آخدا پڑھی اور دوسری رکعت میں قلّیٰ قلّیٰ اللہ ہو بہ اللہ پڑھی اور درمیان میں صرف ایک سورۃ قلّیٰ قلّیٰ اللہ ہو بہ اللہ چھوڑ دی لیکن اس اگر درمیان کی سورۃ پہلے سے بڑی ہو تو درمیان میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھ سکتا ہے جیسے وَالْقَہِن کے بعد اَللّٰہُ لَکَ پڑھنے میں حرج نہیں اور ادا جہاد کے بعد قلّیٰ قلّیٰ اللہ پڑھنا نہیں چاہئے۔ (درمنازل ج ۱ ص ۳۶۸)

مسئلہ: بعد وعیدین میں پہلی رکعت میں سورۃ بعد اور دوسری رکعت میں سورۃ مائتوں یا پہلی رکعت میں صبح اسم زنگ الاغلی اور دوسری رکعت میں غل اٹاک حدیث القاشیہ پڑھنا سنت ہے۔ (درمنازل ج ۱ ص ۳۶۵)

نماز کے باہر تلاوت کا بیان

مستحب ہے کہ باوجود قبلہ والے کپڑے مکن کرکے صحیح حرف ادا کر کے ابھی آواز سے قرآن شریف پڑھے لیکن گانے کے لہجے میں نہیں کہ اگر قرآن پڑھنا چاہو نہیں تلاوت کے شروع میں اَللّٰہُ پڑھنا واجب ہے اور سورۃ کے شروع میں ہنم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ درمیان تلاوت میں کوئی دنیوی کلام یا کام کرنے تو اَللّٰہُ ذِہ اللّٰہُ ہنم اللہ پڑھنا چاہئے۔ (غنیہ و لمیرہ)

مسئلہ: غسل خانہ اور لباس کی جگہوں میں قرآن شریف پڑھنا ناجائز ہے۔ (جوابیہ)

مسئلہ: جب قرآن شریف بلند آواز سے پڑھا جائے تو حاضرین پر سنتا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہوئے ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور لوگ اپنے اپنے کام میں ہوں۔

(غنیہ فتاویٰ رضویہ لمیرہ)

مسئلہ: سب لوگ مجمع میں زور زور سے قرآن شریف پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ اکثر عرس و قافلوں کے موقعوں پر سب لوگ زور زور سے تلاوت کرتے ہیں یا نہ پڑھتے ہیں۔ اگرچہ آواز پڑھنے والے ہوں تو

میں نہ لے جائے (۵) کوئی چیز مسجد میں نہ ڈھونڈے۔ (۶) لا کر کے سوا آواز بلند نہ کرے (۷) دینا کی باتیں نہ کرے (۸) لوگوں کی گردیں نہ پھاگے (۹) جگہ کے حلقے کسی سے جھگڑا نہ کرنے بلکہ جہاں خالی جگہ پائے وہاں نماز پڑھ لے اور اس طرح نہ بیٹھے کہ جگہ میں دوسروں کے لئے تنگی ہو (۱۰) کسی نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ (۱۱) مسجد میں تھک، کھانسی یا کوئی کندی یا کھانا کوئی چیز نہ ڈالے (۱۲) لا کر الجھی کی کھڑت کرے۔ (امروز از کتب فقہ)

مسئلہ: کیا ایسے ایسا یا مولیٰ کہا کر جب تک منہ میں پڑھ رہا ہے مسجد میں ہانا نہ نکلتا یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس میں پڑھ رہا ہے کہ اس سے مسجد کو بچایا جائے اور اس کو بغیر دور رکھے ہوئے مسجد میں نہ جایا جائے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۶۸)

مسئلہ: مسجد کی صفائی کے لئے چمکاؤں، دل، باورچہروں کے کھونٹوں، کونڈے میں کوئی خرچ نہیں ہے۔
مسئلہ: نہ پنے، عسکی مسجد میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت کم ہو جامع مسجد سے افضل ہے بلکہ اگر محل کی مسجد میں جماعت نہ ہوئی ہو تو عجا جائے اور اذان و اقامت کہہ کر کیلئے نماز پڑھے۔ یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے۔ (سفیری وغیرہ)

سننوں اور نفلوں کا بیان

سنت کی دو قسمیں ہیں ایک سنت مؤکدہ اور دوسری سنت غیر مؤکدہ۔

مسئلہ: سنت مؤکدہ یہ ہیں: دو رکعت فجر کی سنت فرض نماز سے پہلے چار رکعت فجر کی سنت فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت بعد میں۔ مغرب کے بعد دو رکعت سنت عشاء کے بعد دو رکعت سنت جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت اور جمعہ کے بعد چار رکعت سنت یہ سب سنن مؤکدہ ہیں یعنی ان کو پڑھنے کی تاکید ہوئی ہے۔ بلا طر ایک مرتبہ بھی ترک کرے تو طاعت کے قائل ہے اور اس کی عادت ڈالنے تو قاسم جہنم کے لائق ہے اور اس کے لئے شفاعت سے محروم ہو جائے گا زار ہے۔ ان مؤکدہ سننوں کو سنن الہدیٰ بھی کہتے ہیں۔

مسئلہ: سنت غیر مؤکدہ یہ ہیں: چار رکعت عصر سے پہلے چار رکعت عشاء سے پہلے اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعت کی بجائے چار رکعت اور جمعہ کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد بجائے چار رکعت سنت کے چھ رکعت سنت مغرب کے بعد چھ رکعت "صلوات الاوابین" اور دو رکعت "تحسین المسجد" دو رکعت تہجد الوضوء اگر نکر وہ وقت نہ ہو۔ دو رکعت نماز اشراق" کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے بارہ رکعت" کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نماز تہجد" صلوات المسبح" نماز استسکارہ اور نماز

کر لے کر قضا کہتے ہیں۔

مسئلہ: فرض نمازوں کی قضا فرض ہے، وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت اگر فرض کے ساتھ قضا ہو اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور اگر زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں۔ بعد اور فجر کی سنتیں قضا ہو سکتی ہیں اور فرض پڑھ لیا۔ اگر وقت غم ہو گیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں اور اگر وقت باقی ہے تو ان سنتوں کو پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پہلے فرض کے بعد واپس سنتوں کو پڑھے پھر ان چھوٹی ہوئی سنتوں کو پڑھے۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۸)

مسئلہ: جس شخص کی پانچ نمازیں یا اس سے کم قضا ہوں اس کو صاحب تر حیب کہتے ہیں اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازوں کو پڑھ لے۔ اگر وقت میں گھٹاؤ ہوتے ہوئے اور قضا نماز کو یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز کو پڑھ لے تو یہ نماز نہیں ہوگی۔ حریہ تفصیل "بہار شریعت" میں دیکھنی چاہیے۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۸)

مسئلہ: چھ نمازیں یا اس سے زیادہ نمازیں جس کی قضا ہو گئی ہوں وہ صاحب تر حیب نہیں۔ اب یہ شخص وقت کی گھٹاؤ اور یاد ہونے کے باوجود اگر وقتی نماز پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی اور چھوٹی ہوئی نمازوں کو پڑھنے کے لئے کوئی وجہ مقرر نہیں ہے۔ مگر پھر میں جب بھی پڑھ لے گا اس کی ادائیگی سے بری الذمہ ہو جائے گا۔ (در مختار ج ۱ ص ۴۸۹)

مسئلہ: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو جب اس نماز کی قضا پڑھے تو ضروری ہے کہ اس روز اور اس وقت کی قضا کی نیت کرے، مثلاً جمعہ کے دن فجر کی نماز قضا ہو گئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت جمعہ کے دن کی نماز فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے مندر میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکبر۔

مسئلہ: اگر مینے دو مینے یا چھ برسوں کی قضا نمازوں کو پڑھے تو نیت کرنے میں جو نماز پڑھنی ہے اس کا نام لے اور اس طرح نیت کرے، مثلاً نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر کی جو میرے ذمے باقی ہے ان میں سے پہلی فجر کی اللہ تعالیٰ کے لئے مندر میرا طرف کعبہ شریف کے اٹھا اکبر اس طرح پڑھ دوسری قضا نمازوں کو کچھ لینا چاہئے۔

مسئلہ: جو رکعتیں ادائیں سورۃ ملا کر پڑھی جاتی ہیں۔ وہ قضا میں بھی سورۃ ملا کر پڑھی جائیں گی اور جو رکعتیں ادائیں اخیر سورۃ ملائے پڑھی جاتی ہیں۔ قضا میں بھی اخیر سورۃ ملائے پڑھی جائیں گی۔

مسئلہ: مسافرت کی حالت میں جبکہ قصر کرتا تھا اس وقت کی چھوٹی ہوئی نمازوں کو اگر وطن میں بھی قضا کرے گا جب بھی ادائی رکعت پڑھے گا اور جو نمازیں مسافرت ہونے کے زمانے میں قضا ہوئی ہیں۔ اگر سفر میں بھی ان کی قضا پڑھے گا تو چار رکعت ہی پڑھے گا۔ (عامة کتب الفقه)

حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا اتنی صحیح العقیدہ عالم دین اس شہر کا جموعہ قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جموعہ قائم نہیں ہو سکا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ جموعہ قائم کرے ہر شخص کو یہ حق نہیں کہ جب چاہے جموعہ قائم کرے۔

تیسری شرط: عصر کا وقت ہوتا ہے گنڈا وقت سے پہلے یا بعد میں جمعہ کی نماز پڑھی گئی تو جمعہ کی نماز نہیں ہوگی اور اگر جمعہ کی نماز پڑھتے پڑھتے عصر کا وقت شروع ہو گیا تو جمعہ باطل ہو گیا۔

چونگی شرط: یہ ہے کہ نماز جمعہ سے پہلے خطبہ ہو اور خطبہ عربی زبان میں ہونا چاہیے۔ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پھر خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملا نا یہ خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

پانچویں شرط: جموعہ پڑھنے کی پانچویں شرط جماعت ہے جس کے لئے امام کے سوا کم سے کم عین مردوں کا ہونا ضروری ہے۔

چھٹی شرط: اذان عام ہونا ضروری ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو لہذا بند مکان میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ (درمنا راجع ۱ ص ۵۳۶ تا ۵۳۷ وغیرہ)

نماز عیدین کا بیان

عید و ہجر عید کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں مگر صرف انہی لوگوں پر جن لوگوں پر جموعہ فرض ہے۔ بلا وجہ عیدین کی نماز چھوڑنا حلت گناہ ہے۔ (درمنا راجع ۱ ص ۵۵۵)

مسئلہ: عیدین کی نماز واجب ہونے اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں لہذا فرق اتنا ہے کہ جمعہ کا عطلہ شرط ہے اور عیدین کا عطلہ سنت ہے۔ دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ جمعہ کا عطلہ نماز جمعہ کے لئے اذان و اقامت ہے اور عیدین کے لئے اذان ہے نہ اقامت صرف دوبارہ الصلوٰۃ جامعۃ کہہ کر نماز عیدین کے اعلان کی اجازت ہے۔

مسئلہ: عیدین کی نماز کا وقت ایک نیزہ صوری بلند ہونے سے وصال کے پہلے تک ہے۔

(درمنا جلد ۱ ص ۵۵۸)

مسئلہ: عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں: (۱) اقامت بخوانے (۲) ہاتھ کھولنا (۳) غسل کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) اچھے کپڑے پہنانے ہوں یا پرانے (۶) انگوٹھی پہنانا (۷) خوشبو لگانا (۸) گج کی نماز طہر کی مسجد میں پڑھنا (۹) عید گاہ جلد چلے جانا (۱۰) نماز سے پہلے صدقہ لطف لانا کرنا (۱۱) عید گاہ کو

یہاں میں ملائقہ ہندو لڑائی کی جگہ لڑکی اور اس کے باپ کا نام لے اور اگر دعا یا دے ہو تو پھر دعا پڑھیں۔
میں یہ خیال کر کے اس لڑکے یا عورتی لڑکی کا حقیقہ ہے ہنسہ اٹھانے لکھو پڑھ کر ذبح کروئے حقیقہ ہو
جائے گا حقیقہ کے لئے دعا پڑھنا ضروری نہیں۔

گھن کی نماز

سورج گھن کی نماز سنت ہو کہ اور چاند گھن کی نماز مستحب ہے۔ سورج گھن کی نماز جماعت سے
مستحب ہے اور چاند گھن کی ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا جو کی تمام شرطیں
اس کے لئے شرط ہیں وہی شخص اس کی جماعت قائم کر سکتا ہے جو جو کی جماعت قائم کر سکتا ہو۔ اگر وہ نہ
ہو تو لوگ چاند گھن پڑھیں چاہے گھر میں پڑھیں یا مسجد میں۔

مسئلہ: گھن کی نماز اہل کی طرح دو رکعت لمبی لمبی سورتوں کے ساتھ پڑھیں پھر اس وقت تک دعا مانگتے
رہیں کہ ختم ہو جائے۔

مسئلہ: گھن کی نماز میں سلام ان ہے خدا قسمت دے بھلا دلا دے قرأت۔ (در مختار ج ۱ ص ۵۶۵)

میت کے متعلقات

جب موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو سنت یہ ہے کہ دعا یعنی کروت پڑھنا کر قبلہ کی طرف منہ
کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چپٹ لادیں اور قبلہ کو پاؤں کر دیں مگر اس صورت میں سر کو کچھ نہ چھو
کر دیں تاکہ قبلہ کی طرف منہ ہو جائے اور اگر قبلہ کو نہ کرنے میں اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر
ہے چھو دیں۔ (در مختار دعا انگیری ص ۷۴)

مسئلہ: جان کنی کی حالت میں دسے تحقیق کریں یعنی اس کے پاس بھلا دلا دے میں کلمہ شہادت پڑھیں مگر
اسے پڑھنے کا حکم نہ دیں اور جب وہ پڑھنے لگے تو تحقیق بند کر دیں۔ ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے
کوئی بات کرنی تو پھر تحقیق کریں تاکہ اس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو۔

(عالمگیری)

مسئلہ: جان کنی کے وقت حاضرین اپنے لئے اور اس کے لئے دعائے خیر کریں اور سورۃ یا حسین دوسرا
دعا پڑھیں۔ جب روح نکل جائے تو ایک چھوٹی جڑے کے پچھلے سے سر پہ لے جا کر گرہ لگا دیں کہ
منہ نکلا نہ ہے اور آنکھیں بند کر دیں جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیے جائیں۔ یہ کام اس کے گھر
والوں میں ججز یا دہری کے ساتھ کر سکتا ہو مثلاً باپ یا چچا دے کرے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۷۴)

(۳) کفن سنت۔ مرد کے لئے کفن سُننِ تین کپڑے ہیں۔ چادر تہبہ کرنا مکروہ ہے۔ مرد کے لئے کفن سُننِ تین کپڑے ہیں۔ چادر تہبہ کرنا اور سُننِ سیدہ اور کفن کھاتے مرد کے لئے دو کپڑے ہیں چادر تہبہ اور عورت کے لئے تین کپڑے چادر تہبہ اور سُننِ یا چادر کرنا اور اور سُننِ اور کفن ضرورت عورت مردوں کے لئے یہ ہے کہ جو سیرا جائے اور کم سے کم اتنا ہو کہ مارا بدن ڈھک جائے۔ (عراقی زعمائے شیعری ج ۱، ص ۱۵۰)

کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کفن کو تین بار یا پانچ بار یا سات بار دھوئی دے کر پہلے چادر کو بچھائیں پھر اس کے اوپر تہبہ پھر کرتا پھر بیت کو اس پر لٹائیں اور کرتا پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر غوثیو لگائیں اور مسجد کی گھنٹیوں یعنی ہاتھ ناک نوٹوں ہاتھ گھنٹیوں قدموں پر کاغذ لگائیں پھر تہبہ گھنٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے پھر بائیں طرف سے پھر دائیں طرف سے پھر سر اور پاؤں کی طرف ہاتھ دیں تاکہ اڑنے اور بکھرنے کا اندیشہ نہ ہو۔ عورت کو کفنی یعنی کرتا پہنا کر اس کے بال کے دھجے کر کے کفنی کے اوپر سیدہ ڈال دیں اور داڑھی آدھی بیٹ کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر شل کتاب کے ڈال دیں کہ اس کی لمبائی آدھی بیٹ سے سیدہ تک ہے اور چڑائی ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہے۔

(عراقی شیعری ج ۱، ص ۱۵۱)

جنازہ لے چلنے کا بیان

سنت یہ ہے کہ چار آدمی جنازہ اٹھائیں اور سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پائیوں کو کندھا دے اور ہر آدمی دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سر جانے کندھا دے پھر داہنی پائنی پھر بائیں سر جانے پھر بائیں پائنی اور دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس گناہ کبیرہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو جنازہ کے چاروں پائیوں کو کندھا دے اٹھ اٹھائی ضرور اس کی مغفرت فرما دے گا۔ (عراقی شیعری ج ۱، ص ۱۵۱)

مسئلہ: جنازہ لے چلنے میں سر جانے آگے ہونا چاہئے اور عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا منوع دانا جائز ہے۔ (عراقی شیعری ج ۱، ص ۱۵۲)

مسئلہ: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا ایک آدمی ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا مکمل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عراقی شیعری ج ۱، ص ۱۵۲)

دعا پڑھے یا تم کھول کر سلام پھیر دے اور اگر نابالغ لڑکے کا جنازہ ہو تو پھیری گھیر کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا مَوْجِعًا وَاجْعَلْهَا لَنَا حُجْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا دُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا خَيْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا بَيْتًا وَاجْعَلْهَا لَنَا قَبْرًا

یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا مَوْجِعًا وَاجْعَلْهَا لَنَا حُجْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا دُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا خَيْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا بَيْتًا وَاجْعَلْهَا لَنَا قَبْرًا

مسئلہ: میت کو ایسے قبرستان میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں نیک لوگوں کی قبریں ہوں۔

(ما گھیری ج ۳ ص ۱۵۶)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر کے پاس سورۃ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں۔ سر جانے الہم سے مفلحون تک اور پانچویں امن الرسول سے ختم سورت تک پڑھیں۔ (جو ہرہ)

قبر پر تلقین

مسئلہ: دفن کے بعد مرد و کو تلقین کرنا الہ سنت کے نزدیک جائز ہے۔ (جو ہرہ)

یہ جو بعض کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معترضان کا مذہب ہے۔ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا ہے۔ (ثانی) حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو اپنی دے چکو تو تم میں سے ایک شخص قبر کے سر جانے کھڑا ہو کر میت اور اس کی ماں کا نام لے کر یوں کہے: یا فلان بن فلانہ وہ سنے گا اور جواب دے گا: ہاں کہے

یا فلان بن فلانہ وہ سیدہ ماہر کہہ دے گا۔ پھر کہے: یا فلان بن فلانہ وہ کہے گا: میں ہر شے کہہ کر اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی“ پھر کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَنَا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنْ نَّحْمَدَہُ عَزَّوَجَلَّ (صلی اللہ علیہ وسلم) وَ اَنْتَکَ وَ حَبِیْثُہَا اَللّٰہُ وَ نَا

وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ (صلی اللہ علیہ وسلم) نَبِیًّا وَ بِالْقُرْآنِ اَحَادِثًا کَرِیْمًا ایک دوسرے کا

ہاتھ پکڑ کر کہیں گے: پلو ہم اس کے پاس کیا دیکھیں جسے لوگ اس کی حجت سمجھا چکے ہیں اس پر کسی نے

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کیا کہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو فرمایا حوا کی طرف نہایت

کرے

(طبرانی فی المعجم الکبیر و نسیا فی الامام و ابن کثیر فی ذکر الاموات و الدانی رضویہ ج ۳ ص ۹۳)

مسئلہ: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہی گئی تسبیح کریں گے اور بیت کدول بچلے گا۔

(رد المحتار)

مسئلہ: قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور بیت کو اس ہوتا ہے اور نوچنے میں بیت کا حق ضائع کر دیا ہے۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۶۰۶)

(درمکار و درمکار میں ۶۰۱)

یعنی احمد سے پختہ بنائی جائے اور اگر احمد قبر جنگی ہو اور وہ پر سے پختہ بنائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لئے کچھ کھدائیں مگر ایسی جگہ نہ لیں کہ بے ادبی ہو۔

(درمکار و درمکار میں ۶۰۱)

مسئلہ: قبر پر بیٹھنا سونا چلنا بیٹھنا پانچ کرنا قبر پر تمسک حرام ہے کہ اس سے قبر والے کو تکلیف پہنچے گی اسی طرح قبرستان میں جوتا پہن کر نہ چلے۔ ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حج تیاں پہن کر قبرستان میں چلتے دیکھا تو فرمایا کہ اسے نکلیں! جو تیاں اس نے نہ تو قبر والے کو تکلیف دے اور نہ قبر والا تجھ کو تکلیف دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۵۶ بہار شریعت ج ۳ ص ۱۶۴)

مسئلہ: بزرگان دین کی قبروں پر صفائی سھرائی کرتے رہنا وہاں اگر حق جہاد کے صلہ میں کرنا تو حرام نہیں ہے۔ پہلے چھوٹی قبروں میں صابن حرام کی عزت و عظمت پیدا کرنے کے لئے حراموں پر خلاف و چادر چڑھانا حراموں کے آس پاس دھنسی کرنا تا کہ راست چلتے والوں کو دھنسی ملے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کسی بزرگ کا حرام ہے تا کہ یہ لوگ آ کر کافہ چھین یہ سب کام جائز ہیں اور انجلی میت سے کریں تو مستحب بھی۔ (کشف الخوف ص ۱۵۱)

مسئلہ: ہمارے کسی کا انتقال ہوا اور کھانا نہ بہت دور ہے تو چاہیے کہ میت کو غسل دے کر اور کفن پہنا کر پورے اعزاء کے ساتھ مسند میں ڈال دیں۔ (فتاویٰ درمکار ج ۱ ص ۵۹۹)

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ کا معنی ہے اس کا انکار کرنے والا کافر اور نہ دینے والا کافر و جہنمی اور ادا کرنے میں دیر کرنے والا گنہگار و مردود و شہادۃ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۰ مصری)

نماز کی طرح اس کے بارے میں بھی بہت سی آیتیں و احادیثیں آئی ہیں جن میں زکوٰۃ ادا کرنے کی سخت تاکید کی ہے اور ادا کرنے والے پر طریح طرح کے نیکو فائدہ و ثمرات کے خدا میں کی امیدیں آئی ہیں۔ مسئلہ: اللہ تعالیٰ کے لئے مال کے ایک حصہ کا جو شریعت نے مقرر کیا ہے کسی فقیر کو مالک بنادینا شریعت میں اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔

مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے پھر شرطیں ہیں: (۱) مسلمان ہونا یعنی کافر پر زکوٰۃ فرض نہیں (۲) بالغ ہونا یعنی نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں (۳) بالغ ہونا یعنی دیوانے پر زکوٰۃ فرض نہیں (۴) آزاد ہونا

(ترجمی شریک)

مسئلہ: سونا چاندی جبکہ بقدر نصاب ہوں تو ان کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ کا فرض ہے۔ غلاموں نے چاندی کے گلوے ہوں یا نکلے یا زیر دات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیزیں مثلاً برتن، گھڑی، سرمہ دانی، سلاخی وغیرہ فرض جو کچھ ہو سب کی زکوٰۃ کا فرضی فرض ہے۔ (دفعہ دوم وغیرہ)

مسئلہ: جن زیر دات کی مالک صورت ہو غلام و دوسرے سے لائی ہو یا اس کے شوہر نے اس کو زیر دات دے کر ان کا مالک بنو یا ہو تو ان کی زکوٰۃ اگر اس صورت پر فرض ہے اور جن زیر دات کا مالک مرد ہو یعنی صورت کو صرف پیشے کے لئے دیا ہے نہ مالک نہیں بنا یا ہے تو ان زیر دات کی زکوٰۃ مرد کے حصے صورت پر نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۳ وغیرہ)

مسئلہ: اگر کسی کے پاس سونا چاندی یا ان دونوں کے زیر دات ہوں اور سونا چاندی میں سے کوئی بھی بقدر نصاب نہیں تو چاہے کہ سونے کی قیمت کی چاندی کی قیمت کا سونا فرض کرے دونوں کو ملا میں بھرا کر ملانے پر بھی بقدر نصاب نہ ہو تو زکوٰۃ نہیں اور اگر سونے کی قیمت کی چاندی چاندی میں ملا میں تو بقدر نصاب ہو جاتا ہے اور چاندی کی قیمت کا سونا سونے میں ملا میں تو بقدر نصاب نہیں تو واجب ہے کہ جس صورت میں نصاب پورا ہو جاتا ہے وہ کریں۔ (دفعہ دوم و ثالثا وغیرہ)

مسئلہ: تھارتی مال کی قیمت لگائی جائے بھرا کر اس سے سونے یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ لگائی جائے۔ (ما تھیری ج ۱ ص ۱۶۸)

مسئلہ: اگر سونا چاندی نہ ہو نہ مال تھارت ہو بلکہ صرف نوٹ اور روپے پیسے ہوں کہ کم سے کم اس سے روپے پیسے یا نوٹ ہوں کہ بازار میں ان سے ساڑھے سات تولہ سونا یا پان تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہے تو وہ شخص صاحب نصاب ہے اس کو نوٹ اور روپے پیسے کی زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ کا فرض ہے۔

اگر شروع سال میں پورا نصاب تھا اور آخر سال میں بھی نصاب پورا رہا اور میان میں کچھ دنوں مال گت کر نصاب سے کم رہ گیا تو یہ کی کچھ اثر نہ کرے گی بلکہ اس کو پورے مال کی زکوٰۃ دینی چڑھے گی۔

(ما تھیری ج ۱)

عشر کا بیان

زمین سے جو بھی پیدا ہو گیا ہوں بجز چٹا پائرا دھان وغیرہ ہر قسم کے باج سمیت مدنی ہر قسمی ترکاریاں پھول پھل میوے سب میں عشر واجب ہے۔ تھوڑی پیداوار ہو یا زیادہ۔

(ما تھیری ج ۱ ص ۳۷۷)

بالدار کی بالغ اولاد ذبح کرد، نصاب کے مالک نہ ہوں ان کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (۷) کسی کا فرد مرتد یا بد مذہب کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں (عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۷۷)۔

مسئلہ: بچہ ذلیل اور سوتلی ماں یا سوتیلے باپ یا زوجہ کی اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوں یا شوہر کی اولاد جو دوسری بیوی سے ہوں اور دوسرے شوہر سے اولاد کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (رد المحتار ج ۱ ص ۶۳)۔
مسئلہ: بالدار کی بیوی اگر وہ مالک نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ (عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۷۷)۔
مسئلہ: مختار دست اور طاقتور دی اگر مالک نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مگر اس کو سوا کر دیا یا بیگ یا گنا جائز نہیں (عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۷۷)۔

مسئلہ: زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضروری ہے کہ تصدیق اس کو مالک بنادیں اس لئے اگر زکوٰۃ کی رقم سے کھانا یا کفریوں کو بطور عیادت کے کھلا دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوئی کیونکہ یہ عیادت ہوئی تحلیک نہیں ہوئی ہیں اگر کھانا یا کفریہ کو کھانا دے اور ان کو اس کھانے کا مالک بنادے کہ وہ چاہیں اس کو کھائیں یا کسی کو دے دیں یا بیچ لیں تو زکوٰۃ ادا ہو گئی۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۳۳)۔

مسئلہ: زکوٰۃ کا مال مسجد یا مدرسہ یا مہمان خانہ کی عمارت میں لگانا یا میت کے کفن و دفن میں لگانا یا کنواں بنانا یا اس میں خرید کر کسی مدرسہ میں وقف کر دینا اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی جب تک کسی ایسے آدمی کو مال زکوٰۃ کا مالک نہ بنادیں جو زکوٰۃ لینے کا مال ہے اس وقت تک زکوٰۃ ادا نہیں ہو سکتی۔
(عائشہ رضی اللہ عنہا ص ۷۷)۔

فقیر زکوٰۃ کے مال کا مالک ہو جانے کے بعد خود اپنی طرف سے اگر دوسرے مسجد کی عمارت میں لگا دے یا میت کے کفن و دفن میں صرف کر دے تو یہ جائز ہے۔

قابل توجہ تنبیہ:

آج کل عام طور پر دینی مدارس میں یہ چلن ہے کہ عطیات اور صدقات و خیرات و حج مہائے قربانی اور زکوٰۃ کی سب رقمیں حوالیہ قائم کے پاس جمع کی جاتی ہیں اور قائم و حوالیہ ان سب رقموں کو ملا کر رکھتے ہیں اور اسی قسم میں سے طلبہ کا مطبخ بھی چلاتے ہیں اور مدرسین و ملازمین کی تنخواہیں بھی دیتے ہیں اور واعظین و مفتیین کا نذرانہ بھی دیتے ہیں اور مسجد و مدرسہ کی عمارت بھی بنواتے ہیں اور اپنے مصارف میں بھی لاتے ہیں۔ یاد رکھو کہ اس طرح خود زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہوتی ہے خزانہ کاسوں میں زکوٰۃ کی رقموں کو لگانا جائز ہے اور یہ حوالیوں اور قائموں کی بہت بڑی خیانت ہے کہ وہ لوگوں کی زکوٰۃ کے مالوں کو صحیح مصرف میں صرف نہیں کرتے اور نگہار ہوتے ہیں لہذا علماء کرام پر شرعاً واجب ہے کہ حوالیوں اور قائموں کو یہ مسئلہ بتادیں کہ مدارس میں جتنی رقمیں زکوٰۃ کی آتی ہیں پہلے ان رقموں کا حلیہ

بھیک مانگ کر بیٹ بھرتے ہیں اور بہت سے لوگوں نے تو سوال کرتا اور بھیک مانگتا رہا پیشانی پر رکھا ہے۔ مگر میں ہزاروں روپے ہیں کھیتی ہاڑی بھی ہے مگر بھیک مانگتا نہیں چھوڑتے۔ ان سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ تو ہمارا پیشہ ہے۔ دوسرا صاحب دواہ کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں؟ حالانکہ ایسے لوگوں کو سوال کرتا اور بھیک مانگتا بالکل حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرتا ہے گویا وہ آگ کا انگارہ کھاتا ہے۔

(ترمذی ج ۱ ص ۸۳)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے حالانکہ اس کو ذوقا قہ ہو ہے نہ اس کے استے ہاں ہے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آنے گا کہ اس کے منہ پر کوشت نہ ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس پر ذوق نہیں گزرا اور نہ اسے ہاں ہے ہیں جن کی طاقت نہیں اور سوال کا ورد لا کھولے۔ اللہ تعالیٰ اس پر ذوقا قہ نہ کھول دے گا۔ ایسی جگہ سے جو اس کے خیال میں بھی نہیں۔

(بہار شریعت نکوالہ عقلی)

ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے سوال کرتا ہے تو وہ گویا آگ کا انگارہ طلب کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۶۲)

خلاصہ یہ ہے کہ بغیر شدید ضرورت کے بھیک مانگنا اور لوگوں سے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

صدقہ کرنے کی فضیلت

ذکوٰۃ و صدقہ یہ تینوں تو واجب ہیں جو ان تینوں کو نہ دنا کرے گا وہ سخت مجاہد ہوگا مگر ان تینوں کے علاوہ صدقہ دینے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خیرات کرنے کا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور دنیا و آخرت میں اس کے بڑے بڑے فوائد و منافع ہیں چنانچہ اس کے بارے میں یہاں چند حدیثیں لکھتے ہیں۔ ان کو فور سے پڑھو اور اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان مقدس فرماؤں پر عمل کر کے اپنی دنیا و آخرت کو منور کرو۔

حدیث (۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ بٹنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور زمین کو پہاڑوں کے سہارے پر ٹھہرا دیا۔ یہ دیکھ کر فرشتوں کو پہاڑوں کی طاقت پر بڑا تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کیا کہ اسے پروردگار کیا حیرتی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی بڑھ کر طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اللہ

علیک وسلم) میری ماں کی وفات ہوگئی ہے تو اس کی طرف سے کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”پانی“ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کھوس کھدوایا اور یہ کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی مسلمان نیلے بدن والے کو کپڑا پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ہر لباس پہنائے گا اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے میوے کھائے گا اور جو کسی پیاسے مسلمان کو پانی پائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا شربت خاص پائے گا جس پر سرگئی ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۸) حضرت انس عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے گا تو جب تک اس کے بدن پر اس کپڑے کا ایک ٹکڑا بھی رہے گا اس وقت تک کپڑا پہنائے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مرد و زین کو زخم کرے (یعنی کھیت بوسے اور درخت لگائے) تو اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو خدو پر خداس کا دانہ یا پھل کھائیں گے وہ سب اس کے لئے صدقہ ہوگا یعنی اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

حدیث (۱۰) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی (مسلمان) بھائی کے سامنے (غوثی سے) تمہارا سکر اویجا یہ بھی صدقہ ہے اور کسی بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھا دینا یہ بھی صدقہ ہے اور کسی احمسے کی مدد کر دینا یہ بھی صدقہ ہے اور راستہ سے باہر اور کاٹا اور ہڈی پٹا دینا یہ بھی صدقہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان سب کاموں پر صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱، ص ۱۶۹)

روزہ کا بیان

نماز کی طرح روزہ بھی فرض عین ہے اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا مذہب چھوڑنے والا سخت گنہگار اور عذاب جہنم کا سزاوار ہے۔

مسئلہ: شریعت میں روزہ کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی نیت سے صحیح عادات سے لے کر سوج

کا ثبوت ایک مسلمان عاقل و بالغ "مستور یا عادل کی گواہی یا خبر سے ہو جاتا ہے چاہے مرد ہو یا عورت اور رمضان کے سوا تمام مہینوں کا چاند اس وقت ثابت ہوگا جب دوسرا یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں اور سب پابند شرع ہوں اور یہ کہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے اس مہینے کا چاند فلاں دن خود دیکھا ہے۔ (جواب در مختار و بہار شریعت)

عادل: ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کبھر دیکھا ہوں سے بچتا ہو اور مضمرہ نکالوں پر اصرار نہ کرنا ہو اور ایسا کام نہ کرنا ہو۔ تہذیب و عروت کے خلاف ہو جسے بازاروں میں سڑکوں پر چلتے پھرتے کہا جاتا ہے۔
مستور: سے یہ مراد ہے کہ جس کا ظاہر حال شرع کے مطابق ہو مگر باطن کا حال معلوم نہیں۔ (در المختار)
مسئلہ: جس عادل شخص نے چاند دیکھا ہے اس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت دے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵)

مسئلہ: گاؤں میں چاند دیکھا اور وہاں کوئی حاکم یا قاضی نہیں جس کے سامنے گواہی دے۔ تو گاؤں والوں کو جمع کر کے ان کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دے۔ اگر یہ گواہی دے دے والا عادل ہے تو لوگوں پر دوزخ لازم ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵)

مسئلہ: مطلع اگر صاف ہو تو جب تک بہت سے لوگ شہادت نہ دیں چاند کا ثبوت نہ ہوگا (چاہے رمضان کا چاند ہو یا عید کا یا کسی اور مہینے کا) کہہ دیں کہ کتنے لوگوں کی گواہی اس صورت میں چاہیے تو یہ قاضی کی رائے پر ہے جتنے گواہوں سے اسے غالب گمان ہو جائے اسے گواہوں کی شہادت سے چاند ہونے کا حکم دے گا لیکن اگر شہر کے باہر کسی اونچی جگہ سے چاند دیکھا جائے کہ اسے تو ایک مستور کا بھی قول صرف رمضان شریف کے چاند میں مان لیا جائے گا۔ (در مختار ج ۲ ص ۳۳ و بہار شریعت ج ۵ ص ۱۰۶)

مسئلہ: اگر کچھ لوگ آ کر یہ کہیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر شہادت بھی دیں کہ فلاں جگہ چاند ہوا بلکہ اگر یہ شہادت دیں کہ فلاں فلاں نے دیکھا بلکہ اگر یہ شہادت بھی دیں کہ فلاں جگہ کے قاضی نے دوزخ یا افکار کے لئے لوگوں سے کہا یہ سب طریقے چاند کے ثبوت کے لئے ناکافی ہیں اور اس قسم کی شہادتوں سے چاند کا ثبوت نہ ہو سکتا گا۔ (در مختار و بہار شریعت)

مسئلہ: کسی شہر میں چاند ہوا اور وہاں سے چند ہزار فہر میں دوسرے شہر میں آئیں اور سب نے خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند ہوا ہے اور تمام شہر میں یہ بات مشہور ہے اور وہاں کے لوگوں نے چاند نظر آنے کی بناء پر فلاں دن سے روزے شروع کر دیے ہیں تو یہاں دلوں کے لئے بھی ثبوت ہو گیا۔ (در المختار و بہار شریعت ج ۵ ص ۱۰۷)

مسئلہ: کسی نے اکیلے رمضان شریف یا عید کا چاند دیکھا اور گواہی دی مگر قاضی نے اس کی گواہی قبول

ہو بہر حال روزہ نہیں ٹوٹنے کا۔ (مانٹگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: منہ میں دیکھیں دھماکہ یا کوئی دیکھیں چیز رنگی جس سے تھوک دیکھیں ہو کیا پھر اس دیکھیں تھوک کو نگل گیا تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ (مانٹگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھایا یا پیا یا بھول کر لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (مانٹگیری ج ۱ ص ۱۸۹)

مسئلہ: بکھی یا دھواں یا غبار یا اختیارِ مطلق کے اندر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اسی طرح سرسہ یا قیل لگا یا اگرچہ قیل یا سرمہ کا حذرِ مطلق میں معلوم ہوتا ہو پھر بھی روزہ نہیں ٹوٹتا یہاں ہی دیا یا سرخ کرنا یا آنا پھینکا اور مطلق میں اس کا اثر اور حذرِ معلوم ہوتا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (مانٹگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

مسئلہ: نالی کی طور پانی یا نلک اگل دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھوک کے ساتھ اس کو نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا احتکام ہو گیا یا طبیعت کی یا جنابت کی حالت میں میچ کی پلک اگر سارے دن جنابت کی حالت میں رہا اور غسل نہیں کیا تو روزہ نہیں گیا لیکن اتنی دیر تک بلا عذر و قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جانے کا اور حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب (جس پر غسل فرض ہے) جس گھر میں رہتا ہو اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ (مانٹگیری وغیرہ)

روزہ کے مکروہات: جھوٹ، طبیعت، چغلی، گالی، گلوچ کرنے کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: روزہ دار کو بلا وجہ کوئی چیز زبان پر رکھ کر پھینکا یا چبا کر اگل دینا مکروہ ہے۔ اسی طرح صحبت کو بوسہ دینا اور گلے لگانا اور بدن چھنا بھی مکروہ ہے جبکہ یہ ڈر ہو کہ نزال ہو جائے گا۔

مسئلہ: روزہ دار کے لئے نکلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: روزہ دار کو غسل کرنا یا ٹھنڈا پانی ٹھنڈک کے لئے سر پر ڈالنا یا گلیا یا کپڑا لٹو دھنا یا پارہ پارگی کرنا یا مسواک کرنا یا سرا اور بدن میں حلی کی مالش کرنا یا سرمہ لگانا یا خوشبو سونگھنا مکروہ نہیں ہے۔ (مانٹگیری وغیرہ)

روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ نہ کر کسی وجہ سے رمضان کا یا کوئی دوسرا روزہ ٹوٹ گیا تو اس روزہ کی قضا لازم ہے لیکن بلا عذر و مضائقہ کا روزہ قصداً کھائی کر یا بھول کر کے توڑ ڈالنے سے قضا کے ساتھ کفارہ بھی ادا کرنا واجب ہے۔ روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک قلام یا لٹری ٹریڈ کرنا اور نہ ہو سکے تو لگا کار ساتھ روزہ سے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو روٹیوں وقت ہر ہر پیٹ کھاتا

روزے رکھنے پھر ان کے بعد چھ دن شوال کے روزے رکھنے تو اس نے پورے سال کے روزے رکھے (مسلم و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۹)

شعبان کا روزہ اور شب برأت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات (شب برأت) آئے تو اس رات میں قیام کرو یعنی نفل نمازی پڑھو اور اس دن روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سورج ڈوبنے کے بعد سے آسمان دینا پر خاص نفل فرماتا ہے اور اعلان فرماتا ہے کہ کیا ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اس کو بخش دوں؟ کیا ہے کوئی روزی کا طلب کرنے والا کہ میں اسے روزی دوں؟ کیا ہے کوئی گرفتار ہونے والا کہ میں اس کو رہائی دوں؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ اس قسم کی دعائیں ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ فجر طلوع ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۱۵)

ایام بیض کے روزے: یعنی ہر مہینے کی تیرہ چھوڑ چھوڑ چھوڑ چھوڑ کے روزے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مہینے کے تین روزے ایسے ہیں جیسے ہمیشہ کا روزہ۔ (بخاری و ترمذی ج ۱ ص ۹۵) اور فرمایا کہ جس سے ہونگے ہر مہینے میں تین روزے رکھے۔ ہر روزہ اس دن کے گناہ مٹاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر و حضر میں ایام بیض کے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۰)

دوشنبہ اور جمعرات کا روزہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور جمعرات کو اعمال (دربار خداوندی) میں بخشش کئے جاتے ہیں تو میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں اور فرمایا کہ ان دونوں دنوں میں اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت فرماتا ہے مگر ایسے لوگوں کی جنہوں نے ایک دوسرے سے قطع تعلیق کر لیا ہو ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔ (ترمذی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۸۰)

بدھ و جمعرات و جمعہ کا روزہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بدھ و جمعرات و جمعہ کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک ایسا مکان بنائے گا جس کے باہر کا حصہ اندر سے دکھائی دے گا اور اندر کا حصہ باہر سے۔ (طبرانی، بہار شریعت ج ۵ ص ۹۵)

اعتکاف

کھانے پینے سے مسجد گندی نہ ہونے پائے۔ مختلف کے سوا کسی اور کو مسجد میں کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی آدمی مسجد میں کھانا پینا اور سونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ اختلاف مستحب کی نیت کر کے مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھے یا ذکر الہی کرے پھر اس کے لئے کھانے پینے اور سونے کی بھی اجازت ہے۔ (درمختار ج ۲ ص ۱۳۴)

مسئلہ: اختلاف کرنے والا بالکل ہی چپ نہ رہے نہ بہت زیادہ لوگوں سے بات چیت کرے بلکہ اس کو چاہیے کہ نفل نمازیں پڑھے عطاوت کرے 'علم دین کا درس دے اور علماء و صالحین کے حالات سنے اور دوسروں کو ستائے 'کثرت سے درود و شریف پڑھے اور ذکر الہی کرے اور انکثر با وضو رہے اور دنیا داری کے خیالات سے دل کو پاک و صاف رکھے اور بکثرت درود و ذکر گزارا کر خدا تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ (درمختار ج ۲ ص ۱۳۵)

حج کا بیان

حج ۹ ص میں فرض ہوا نماز و زکوٰۃ اور روزہ کی طرح حج بھی اسلام کا ایک رکن ہے اس کا فرض ہونا قطعی اور یقینی ہے جو اس کی فرضیت کا انکار کرنے کو کافر ہے اور اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا منکر ہے اور اس کا ترک کرنے والا فاسق اور مذہب جہنم کا سزاوار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ:

وَاجْتِزِ الْيَمَامَةَ وَالْفَنَاءَ وَالْفَنَاءَ
یعنی حج و عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرو۔

احادیث میں حج و عمرہ کے فضائل اور اجر و ثواب کے بارے میں بڑی بڑی باتیں آئی ہیں مگر حج عمرہ میں صرف ایک ہادی فرض ہے۔

حدیث: ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے حج کے دو مہان [الحق کلام] اور فتنہ ذکر کیا تو وہ اس طرح گناہوں سے پاک و صاف ہو کر گویا جیسے کہ اس دن بائیں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۱)

حدیث: حج و عمرہ عبادتی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور چاندی سونے کے میل کو دور کرتی ہے اور حج میرود کا ثواب جنت ہی ہے۔ (ترمذی و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۲۲)

حج واجب ہونے کی شرطیں: حج واجب ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں جب تک یہ سب نہ پائی جائیں حج نہیں (۱) مسلمان ہونا کافر پر حج فرض نہیں (۲) دار الحرب میں ہو تو یہ بھی ضروری ہے کہ جانا ہو کہ حج اسلام کے ارکان میں سے ہے۔ (۳) بالغ ہونا یعنی نابالغ پر حج فرض نہیں (۴) عاقل ہونا جنوں

گنج نہیں (۷) حج کے فرائض کو ادا کرنا جس نے حج کا کوئی فرض بھڑ دیا اس کا حج گنج نہیں ہوا (۸) احرام کے بعد اور عرفات میں وقوف سے پہلے عراج نہ ہونا اگر ہوگا تو حج باطل ہو جائے گا (۹) جس سال احرام باندھا ہی سال حج کرنا اگر اس سال احرام باندھا اور چاہے اسی احرام سے آئندہ سال حج کرے تو بیچ گنج نہیں ہوگا۔ (یہاں شریعت حج ۶)

حج کے فرائض: حج میں یہ چیزیں فرض ہیں: (۱) احرام کہہ پر شرط ہے (۲) وقوف عرفہ یعنی نویں ذوالحجہ کے آفتاب اُٹھنے سے دوسری کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت "عرقہ" میں ٹھہرنا (۳) طواف زیارت کا اکثر حصہ یعنی چار پیچہ کرے نہ پانچوں چیزیں یعنی عرفہ کا وقوف اور طواف زیارت حج کا کارکن ہیں (۴) نیت (۵) ترتیب یعنی پہلے احرام باندھنا پھر عرفہ میں ٹھہرنا پھر طواف زیارت (۶) پھر فرض کا اپنے وقت پر ہونا (۷) اسکان یعنی وقوف عرفہ میدان عرفات کی زمین میں ہونا۔ "سا بطن عرفہ" کے اور طواف کا مکان مسجد الحرام شریف ہے۔ (درمکارہ ص ۱۲۸)

حج کے واجبات: حج کے واجبات یہ ہیں: (۱) میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے ٹھہر احرام باندھے آگے نہ گزروا اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیا جائے تو جائز ہے (۲) ملاء مردہ کے درمیان دوڑنا اس کو "سعی" کہتے ہیں (۳) سعی کو "مٹا" سے شروع کرنا (۴) اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا (۵) دن میں میدان عرفات کے اُتار وقوف کیا ہے تو آجی دیر تک وقوف کرے کیا آفتاب غروب ہو جائے تو آفتاب اُٹھنے ہی شروع کیا تھا یا بعد میں فرض غروب آفتاب تک وقوف میں مشغول رہے اور اگر رات میں میدان عرفات کے اُتار وقوف کیا ہے تو اس کے لئے کسی خاص حد تک وقوف کرنا واجب نہیں مگر وہ اس واجب کا چرک ہوا کہ دن میں غروب آفتاب تک وقوف کرنا (۶) وقوف میں رات کا کچھ حصہ جانا (۷) عرقہ سے واپسی میں امام کی بیروی کرنا یعنی جب تک امام میدان عرفات سے نہ نکلے یہ بھی نہ چلے ہاں اگر امام نے وقت سے تاخیر کی تو اسے امام سے پہلے میدان عرفات سے روانہ ہو جانا جائز ہے اور اگر زیر دست بھیر کی وجہ سے یا کسی دوسری ضرورت سے امام کے چلے جانے کے بعد میدان عرفات میں ٹھہرا رہا امام کے ساتھ نہ گیا جب بھی جائز ہے۔

(۸) "مزدلفہ" میں ٹھہرنا (۹) مطرب و معطاء کی نماز کا معطاء کے وقت میں مزدلفہ پہنچ کر پڑھنا (۱۰) تینوں حجروں میں دوسری کیا ہوئی یا دوسری ذوالحجہ کو تینوں حجروں پر ٹھکریاں پڑنا (۱۱) ہجرۃ البقرہ کی دہی پہلے دن سر مٹانے سے پہلے ہونا (۱۲) ہر روز دہی کا اسی دن ہونا (۱۳) احرام کھولنے کے لئے سر مٹانا یا بال کھڑانا (۱۴) یہ سر مٹانا یا بال کھڑانا معنی یعنی حرم کی حدود کے اندر ہونا (۱۵) قرآن یا تسبیح کرنے والے کو قربانی کرنا (۱۶) اور اس قربانی کا حدود حرم اور ایام غرض میں ہونا (۱۷) طواف زیارت کا

اور اس کا حج باطل نہیں ہوگا۔ ہاں اللہ تعالیٰ بعض واجب ایسے بھی ہیں کہ ان کے چھوڑنے سے قربانی لازم نہیں ہوتی مثلاً طواف کے بعد کی دو رکعتیں تہیۃ الطواف واجب ہیں لیکن اگر کوئی چھوڑ دے تو اس پر قربانی لازم نہیں اور حج کی سنتوں میں سے اگر کوئی سنت چھوڑ دے تو اس سے ذبح و حج باطل ہوگا نہ قربانی لازم ہوگی۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے ثواب میں کچھ کمی آ جائے گی۔

سفر حج و زیارت کے آداب: ہر حاجی کو چاہئے کہ وہ آگے سے پہلے ضروریات سفر پر مالے جائیں۔ سے معلوم کر کے مہیا کرے اور متعدد جزئیات آداب و ہدایات کا خاص طور پر خیال کرے۔

۱- سب سے پہلے نیت کو درست کرے کہ اس سفر سے مقصود صرف اللہ تعالیٰ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں اس کے سوا، مسوری یا شہرت یا سیر و تفریح یا تہارت وغیرہ کا ہرگز ہرگز دل میں خیال نہ لائے۔

۲- نماز روزہ جتنی مہارت اس کے سامعہ واجب ہوں سب کو ادا کرے اور توبہ کرے اور ساتھ ساتھ گناہوں سے بچ کرے کچھ امانت کرے اسی طرح اس کے سر پر جن جن لوگوں کا قرض ہو سب کا قرض ادا کرے جن جن لوگوں کی امانتیں ہوں ان کی امانتوں کو ادا کرے جن جن لوگوں کے حقوق ہوں ان کے حق سے ہوں سب سے حقوق معاف کرے یا ادا کرے۔ جن لوگوں پر کوئی زیادتی کی ہو اس سے معاف کرے جن جن لوگوں کی اجازت کے بغیر سفر مکروہ ہے جیسے ماں باپ شوہر ان کو نہ صاف کر کے اجازت حاصل کرے۔ ان تمام چیزوں سے فارغ اور سبکدوش ہو کر سفر حج و زیارت کے لئے روانہ ہو۔

۳- عورت کے ساتھ جب تک کہ اس کا شوہر یا بالغ عزم کامل المہینہ نہ ہو جس سے اس عورت کا نکاح پیشہ کے لئے حرام ہو اس وقت تک عورت کے لئے سفر حرام ہے۔ عورت اگر بلا شوہر یا بغیر عزم کے حج کرے گی تو اس کا حج تو ہو جائے گا مگر ہر قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ (جوہرہ دیہار شریعت ۶۵)

۴- رقم یا تو شہ جو کچھ ساتھ لے مال حلال سے لے اور نہ حج قبول ہونے کی امید نہیں اگرچہ فرض مال ہو جائے گا۔ اگر اپنے مال میں کچھ شبہ ہو چاہے کہ کسی سے قرض لے کر حج کو جائے اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کرے اور تو شہ اپنی حاجت سے کچھ زیادہ ہی لے تاکہ رفتوں کی حد اور فقیروں کو صدقہ دینے کے سبب مہر کی انتہی ہے۔

۵- چونکہ سفر کرنے والے مختلف حیثیت کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی ضرورت کے مطابق سفر کا سامان اپنے ساتھ لے جائے تاکہ سفر میں ٹھیکوں کا سامان نہ کرنا پڑے

حاجی جیدہ میں: جہد میں جہاد سے اترتے وقت یہ بہت ضروری ہے کہ اپنے تمام سامان کو اچھی طرح باندھ کر ایک جگہ اپنی سیٹ کے اوپر رکھ دیں، کپسوں کو دھوپ سے بکڑویں اور مسلمانوں کی ہودی کو ہی دہی تاکہ جہاد سے اترتے وقت مسلمانوں کو ٹوٹے ہوئے اور بکھر جانے کا خطرہ نہ ہو۔ پھر صرف پاسپورٹ اور رقم ساتھ لے کر جہاد سے اتر جائیں۔ پاسپورٹ کی پیننگ اور معاند کے بعد سب سے بڑا اور مشکل کام مسلمانوں کے ڈیڑھ میں سے اپنے سامانوں کو تلاش کرنا ہے۔ اس مسئلے میں حاجیوں کو جہد پر پڑائی ہوئی ہے اور لوگ اپنے اپنے سامانوں کی تلاش میں دوپٹے اور دھوڑتے اور بھاگتے بکھرتے ہیں۔ اس موقع پر نہایت ہی سیر و سکون چاہیے اور مسلمانوں کی تلاش میں جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ تھوڑی دیر سکون کے ساتھ بیٹھ جانا چاہیے۔ جب لوگ اپنے اپنے سامانوں کو تلاش کریں اور مسلمان تھوڑا دیر جائے تو اپنے سامانوں کو تلاش کرنا آسان ہو جائے گا۔ اطمینان رکھیں کہ کوئی دوسرا آپ کے سامانوں کو نہیں اٹھائے گا۔ آخر تک آپ کا سامان وہیں پڑا رہے گا اور اگر خدا غلام ہے آپ کا سامان وہیں نہ ملے تو بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ اپنے معلم کے دیکل کو ہمراہ لے کر مدینہ پہنچ کر مسجد کے سامنے والے میدان میں اپنے سامان کو تلاش کیجئے وہاں ملے گا۔ وہاں کا دستور ہے کہ حاجیوں کا جو سامان چھوٹ جاتا ہے ٹرک والے اس کو لے کر مسجد کے میدان میں ڈال دیتے ہیں۔ ہاں اس کا خیال رکھئے کہ آپ کے ہر سامان پر آپ کا اور آپ کے معلم کا نام ضرور لکھا ہونا چاہیے۔ یہ سعودی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ہر حاجی کا چھوٹا ہوا سامان اس کے معلم کے مکان پر پہنچائے۔

احرام: جب جہاد میں مل رہا ہو جائے تو جہاد والے سنی عہد کے احرام باندھنے کی اطلاع دیتے ہیں جب وہ کھڑا جائے تو غسل کریں اور مسواک کے ساتھ وضو کریں اور ایک نئی یا دھلی ہوئی چادر کا احرام باندھ لیں اور ایسے ہی ایک چادر باندھ لیں اور احرام کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں *اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ رَافِعًا لِّمَا اَلَيْهَا الْكَفُوْنُ* اور دوسری رکعت میں *قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَعَدَّ* پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر احرام باندھنے کی دعا پڑھیں۔

ضروری ہدایت: یاد رکھو کہ حج کا احرام تین طرح کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ خالی حج کرے اس حالتی کو "مفرد" کہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ یہاں سے خطہ عمرہ کی نیت کرے اور عمرہ والا کر کے مکہ معظمہ میں حج کا احرام باندھنے ایسے حاجی کو تمتع کہتے ہیں۔ تیسرا یہ کہ حج و عمرہ دونوں کی نیکی سے نیت کرے یہ سب سے افضل ہے اس کو قرآن کہتے ہیں اور ایسے حاجی کو تادم کہتے ہیں مگر ان تینوں قسموں میں تمتع زیادہ آسان ہے اور اکثر ہندوستانی لوگ یہی احرام باندھتے ہیں اس لئے ہم بھی آسان طریقہ لکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ:

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنی راجہ کی طرف، چلا جب حجر اسود یا اکل تہارے منہ کے سامنے ہو (اور یہ بات ایک ذرا حرکت کرنے میں حاصل ہو جائے گی) کیونکہ پہلے حجر اسود اپنے ہاتھ کے سامنے تھا اب ذرا سامٹ جانے سے منہ کے سامنے ہو جائے گا) اب کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھاؤ کہ اٹھیلیاں حجر اسود کی طرف رہیں اور کہیں **اللہ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ** غلطی و سنو لی **اللہ** اگر آسانی سے ہو سکتے تو حجر اسود پر دونوں اٹھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دے گا ورنہ پیدا ہونے والی تین ہار یا سیاہی کفر اور اگر بھٹکری وجہ سے اس طرح بوسہ لینا نصیب نہ ہو تو ہاتھ رکھ کر ہاتھ کو چوم لو یا اس پر چھری رکھ کر چھری کو چوم لو۔ یہ بھی نہ ہو سکتے تو ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھ کو چوم لو۔ اب طواف کے لئے وردانہ کعبہ کی طرف بڑھو۔ جب حجر اسود کے سامنے سے گزر جاؤ تو سیدھے ہونو خانہ کعبہ کو اپنے دائیں ہاتھ پر کر کے اس طرح چلو کہ کسی کو ایذا امت و پہلے عین بحیرہ میں سر کو گول کرنا چاہئے۔ یعنی چھوٹے چھوٹے قدم پر کھٹا شانے پلانا اور ہاتھوں کی طرح چلنے نہ کودتے ہوئے نہ دوڑتے ہوئے اور جب حجر اسود کے پاس پہنچے تو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کو چوم لے دعا میں پڑھتے ہوئے طواف کرے۔ مسلم دعا میں پڑھاتے ہوئے طواف کراتے ہیں لیکن ان دعاؤں کا پڑھنا فرض یا واجب نہیں۔ اگر یہ دعا میں یاد نہ ہوں تو حدیث شریف پڑھتے ہوئے طواف کے ساتوں پتھر پورے کرے۔ جب ساتوں پتھر پورے ہو جائیں تو پھر حجر اسود کو بوسہ دے یا اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر چوم لے۔ حجر اسود کو بچلی بار جب چومنا اس وقت سے ٹینک پڑھنا بند کر دے۔ طواف کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر یہ آیت پڑھو: **وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ**۔ پھر دو رکعت نماز پڑھو بچلی رکعت میں **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّم** اور دوسری رکعت میں **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَسَلَّم**۔ پھر یہ نماز واجب ہے اور اس کا نام ”تمیہ الطواف“ ہے نماز کے بعد یہ دعا نہایت روستے گڑ گڑاتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر پڑھے۔

مقام ابراہیم کی دعا

میں نہ پاسکوتا اپنے غمیر ہی میں لپٹک پڑے اور ذکر و دعا میں آفتاب غروب ہونے تک مشغول رہو اور غمیر و اس اصول اور عقلی وقت کو چاہئے بیڑی اڑانے اور کپ لانے میں پہنچنے نہ دیکھا سمجھیں بند کئے گردن جھکائے دعا میں ہاتھ آسمان کی طرف سر سے اونچا اٹھا کر پھیلائے انگلیں و چٹیل اور ایک دو دعا اور توبہ و استغفار میں ڈوب جائے اور غروب رونے اور اگر دنا آئے تو کم الا کم رونے جسکی صورت بنائے اور اسچائی کو شش کرے کہ ایک قطرہ آفتاب تک جائے کہ یہ مقبولیت کی نشانی ہے۔

رات بھر عز و اللہ میں : سورج غروب ہونے کے بعد میدان عرفات سے حذر اللہ اور ان سوچو اور پورے راستہ میں ایک اور ذکر و دعا اور گیسر کثرت سے بلحاظ دانت سے پڑھتے چلو۔ حذر اللہ بچ کر مغرب کو مشاء کے وقت میں ادا کی نیت سے چھوٹا مغرب کے بعد فوراً ہی مشاء پڑھو اس کے بعد ”مشرطو لہرام“ کی مقدس پہاڑی پاس کے قرب میں یا پورے میدان میں ”والی عمر“ کے سوا جہاں چاہو غمیر اور ایک اور غمیر و چٹیل میں غمیر دو دو کر مشغول رہو اور صبح صادق کے طلوع ہونے سے اہلا ہونے تک کا وقت بہت ہی خاص وقت ہے اس میں ذکر و دعا سے فائدہ حاصل ہو۔

حذر اللہ ہی سے تین دن عمروں پر مارنے کے لئے ۴۹ سنگریاں کھجور کی محفل کے برابر چن لو اور ان کو تین مرتبہ صلا اور طلوع آفتاب میں جب درگاہت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو حذر اللہ سے مٹی کو دانہ ہو جاؤ اور مٹی بچ کر ”سمرۃ احقرہ“ کو سب سے پہلے جاؤ اور اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ مٹی داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف ہو اب پانچ ہاتھ کی دھڑی سے سات سنگریاں بجا جدا بچکی میں لے کر دابھا ہاتھ خوب اونچا اٹھا کر جہرہ کو مارو اور ہر سنگری کو یہ دعا پڑھ کر لگائیں

بسم اللہ اکبر اے خیر و عطا اللہ شہین
 و عطا لفرح خیر و اللہم اجعلہ خیرا خیر و اولیل کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے لئے
 و متغافلہ کثرو و ذلہ انفقروا
 اے اللہ اس حج کو میرا دینا دے اور سنی منظور
 کر دے اور گناہوں کو بخش دے۔

ننگری یا کر قربانی کرے مگر غروب کچھ لو کہ یہ قربانی وہ قربانی نہیں ہے جو بقرہ میں ہوا کرتی ہے بلکہ یہ حج کا شکر ہے جو قربان کرنے والے اور جمع کرنے والوں پر واجب اور مفرد پر مستحب ہے۔ قربانی کے بعد مرد و مرثا میں یا بال کھڑا میں۔ عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے وہ صرف ایک پیرے کے برابر سر کے بال نکالیں اور اس ماسد کر سٹے ہوئے کپڑے پہن لیں اور فضل یہ ہے کہ آج جو مٹی دایہ طہری کو کہہ کر مہر یا کر طواف زیارت جو فرض ہے کہ لیں۔ اگر جو مٹی یا کر طواف نہ کر سکیں تو ۱۱ اور ۱۳ کو سورج غروب ہونے سے پہلے یہ طواف کر لیں اور کہہ سے مٹی جا کر غمیریں اور ۱۱ اور ۱۲ دایہ کو مٹی میں رہیں اور سورج

ان مسلمانوں کو بار بار زنجب تک دل تھے، بکثرت پڑھتے رہے اور اپنے ماں باپ اور استادوں اور دوستوں اور اپنے تمام عزیزوں کی طرف سے بھی سلام عرض کرو اور سب کے لئے بار بار شفاعت کی یہیک مانگو اور بار بار یہ عرض کرو کہ اے اللہ! اے رسول اللہ! اور جو میری اور میری اس کتاب کو پڑھے اس کو میں وصیت کرتا ہوں کہ مجھ گنہگار کی طرف سے بھی سلام عرض کر کے شفاعت کی یہیک مانگیں۔ پھر اپنے داہنے ہاتھ کی طرف ہاتھ بھرے کہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمر دانی چہرہ کے سامنے رکھ دے ہو کہ عرض کرو:

السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ مائے خلیفہ رسول اللہ آپ پر سلام اے
السلام علیک یا صاحب رسول اللہ فی رسول اللہ کے وزیر آپ پر سلام اے خادِ
الغلام و زینۃ الشوبز محمد۔
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق آپ
پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی
برکتیں۔

پھر آج ہی وہ ہت کر حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پر جہاں چہرہ کے سامنے عرض کرو:

اَللّٰهُمَّ غَلِيْبُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اے امير المؤمنين آپ پر سلام اے چالیس کا عدد
غَلِيْبُكَ يَا غَلِيْبُكَ اَلْاَزِيْعُ اَللّٰهُمَّ چہا کرنے والے مسلمان آپ پر سلام اے
غَلِيْبُكَ يَا عَزَّ الْاِسْلَامُ وَالْمُسْلِمِيْنَ اسلام اور مسلمانوں کی عزت آپ پر سلام اور اللہ
وَوَحْدَةُ اَشْرَافِ رَحْمَتِهِ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔

پھر بالشت بھر مغرب کی طرف پٹو اور حضرات صدیقی و قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان
کھڑے ہو کر عرض کرو:

السلام علیکم یا حبیبی و رسول اللہ اے رسول اللہ کے دووں الیقہ آپ دووں پر
السلام علیکم یا سلام اے رسول اللہ کے دووں پر آپ دووں پر
سلام

السلام علیک یا امیر المؤمنین السلام اے امیر المؤمنین آپ پر سلام اے خلفائے
 علیک یا ثالث الخلفاء الراشدين مشرین میں تیسرے خلیفہ آپ پر سلام اے عزراء
 السلام علیک یا صاحب المیزان جنت کی اندھنی سے چاری کرنے والے آپ پر
 السلام علیک یا معجز جیش الغصن سلام اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور
 بالقیل والفرغ عزاک اللہ تعالیٰ عن تمام مسلمانوں کی طرف سے آپ کو ہلے سے اور
 ومنزلہ وعن صلواتہ تمام صحابہ سے اللہ تعالیٰ ماضی ہو۔

المستطیعین و رضى الله عنک وعن
 الفضائل اجمعین۔

۱۳۔ عالم مجیدوں نے تمام قبروں اور قبروں کو توڑ پھوڑ کر میدان کر ڈالا ہے بہت کم قبروں کے نشان باقی
 ہیں بہر حال جو مقام پر ظاہر ہیں سب جگہ سلام پڑھا اور فاتحہ خوانی کروا دیا میں مانگو کہ یہ سب
 بارش انوار و نکات کی نگہیں اور عقیدت کے مقامات ہیں۔

۱۴۔ قبر شریف کی زیارت کرے اور مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد قبا میں نماز عمرو کے مثل ہے اور دوسری حدیثوں
 سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سچے کو قبا تشریف لے جاتے۔ کبھی سوا کبھی
 پیدل اس مقام کی بزرگی کے بارے میں دوسری احادیث بھی ہیں۔ (ترمذی وغیرہ)

۱۵۔ شہداء اہل حق کی زیارت کرو حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال
 کے شروع میں شہداء اہل حق کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور یہ فرماتے السلام علیکم بخفا
 عنہم لئلا یغضب علیکم اللہ۔ اور اہل حق کی بھی زیارت کرو کہ حدیث شریف میں حضور اکرم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اہل حق سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ بخاریہ
 ہے کہ جمرات کے دن حج کے وقت جاتے اور سب سے پہلے سیدہ ام ولد اور حضرت حمزہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے عزاء مقدس پر سلام عرض کرے اور حضرت عہد اللہ بن جہل اور حضرت مصعب بن عمیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بھی سلام عرض کرے کہ ایک روایت میں یہ دونوں کھنکھاتے ہیں۔

مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں

۱۶۔ مدینہ منورہ کے دو کنوئیں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہیں یہ بھی کسی
 سے منسوب یا کسی کا پانی نوش فرمایا کسی میں اپنا صاحب دین ڈالا۔ اگر کوئی جائے والا اور پتائے

۱۔ مدینہ منورہ کی چند مشہور مسجدوں کی بھی زیارت کرے اور ہر مسجد میں کم سے کم دو دو رکعت تہجد
المسجد پڑھ کر دعائیں مانگے۔ خصوصیت کے ساتھ ان مسجدوں کی:

مسجد جمعہ: یہ مسجد قبا کے نئے راستے سے جانب مشرق ہے۔ پہلا جمعہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اسی جگہ ادا فرمایا تھا۔

مسجد خمامہ: اس جگہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام میری کی نماز پڑھتے تھے اسی لئے اس کو مسجد
مصلیٰ بھی کہتے ہیں۔

مسجد ابو بکر رضی اللہ عنہ: یہ مسجد بالکل مسجد خمامہ کے قریب شمالی جانب ہے۔

مسجد علی رضی اللہ عنہ: یہ مسجد بھی خمامہ کے پاس ہی ہے۔

مسجد باطلہ: یہ مسجد جمعہ النبی کے مشرق میں ہے۔ مسجد کے قریب ایک باغ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے حجر کے ٹکڑے کا نشان ہے اس لئے اس کو مسجد باطلہ کہتے ہیں باطلہ کے معنی ٹھیک ہے۔

مسجد اجابہ: یہ مسجد جمعہ النبی کے شمالی جانب ہے۔ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
قبیلہ والوں کے لئے اس جگہ دعائیں مانگی جو مقبول ہو گئیں۔

مسجد ابی ارضی اللہ عنہ: یہ مسجد جنت النبی کے بالکل قریب ہی ہے۔ اسی جگہ حضرت ابی بن کعب
رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہاں روٹی افروز ہوتے اور نماز پڑھتے
تھے۔

مسجد سلیمان: باب نمبر ۱۰ کے قریب رابطے کے شیخی کے امام ایک قبر ہے جس کو قبر ابراہیم کہتے ہیں اس
میں ایک کتوں ہے جس کا نام ”سیر اسقما“ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں
جاتے ہوئے یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

مسجد احزاب: یہ مسجد صلح پھاری کے مغربی کنارے پر ہے۔ جنگ خندق کے موقع پر اسی جگہ حضور
انور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا مقبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اسی لئے بعض لوگ اسے مسجد الفتح
بھی کہتے ہیں۔ اس کے قریب میں چار دوسری مسجدیں بھی ہیں: ایک مسجد ابو بکر دوسری کا نام مسجد عمر
تیسری کا نام مسجد عثمان اور چوتھی کا نام مسجد سلمان ہے۔ ان پانچوں مسجدوں کو مساجد اہل کہا جاتا ہے۔ یہ

لئے خوب گڑگڑا کر اور دوتے ہوئے دعائیں مانگیں اور خاص کر یہ بھی دعا کریں کہ حاضری کا یہ آخری موقع نہ ہو بلکہ خداوند تعالیٰ اس دربار مقدس کی حاضری بار بار نصیب فرمائے۔

اپنے ساتھ اپنے والدین اور دشتِ دادوں، عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں اور بچوں کے لئے بھی دعائیں مانگیں اس کے بعد روضہ منورہ کی طرف دیکھتے ہوئے اور جدائی کے رنج و غم میں آنسو بہاتے ہوئے مسجد نبوی شریف سے پہلے بایاں پاؤں نکالیں اور جہاں تک گنبدِ نبوی نظر آئے بدرجہ حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا کرتے رہیں اور یہ کہتے ہوئے روانہ ہو جائیں کہ ۔

دید جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں

ای میں عمر دو روزہ تمام ہو جائے

ملاحظہ



نہیں جیسے سولے چاندی کا چھپا ہوا کتا یا ان کے بچے ہوئے عقاب سے لذت منانے کی طرح چاندی سونے کے بچے ہوئے گلاب پاش سے گلاب چھڑکنا یا غاصدان میں پانی رکھنا یا چاندی کی سلائی سے سرسلا کا یا چاندی کی پیرلی میں ٹیلہ کو کرکٹ لگانا یہ سب حرام ہے۔

(رد المحتار ج ۵ ص ۲۷۷)

آداب: کسی کے یہاں دعوت میں جانا تو کھانے کے لئے بہت بے مہربانی نہ ظاہر کرو کہ ایسا کرنے میں تم لوگوں کی نظروں میں چکے ہو جاؤ گے کھانا سامنے آئے تو اطمینان کے ساتھ کھاؤ بہت جلدی جلدی مت کھاؤ دوسروں کی طرف مت دیکھو اور دوسروں کے برتنوں کی جانب نگاہ مت ڈالو خیردارا کسی کھانے میں صیب نہ لگا لو کہ اس سے گھر والوں کی دل شکنی ہوگی اور سنت کی مخالفت بھی ہوگی کیونکہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس طریقہ یہی تھا کہ بھی آپ نے کسی کھانے کو صیب نہیں لگایا بلکہ دسترخوان پر جو کھانا آپ کو مرغوب ہوتا اس کو کھول فرماتے اور جو نا پسند ہوتا اس کو نہ کھاتے۔ بعض مردوں اور عورتوں کی عادت ہے کہ دعوت سے لوٹ کر صاحب خانہ پر طرح طرح کے طعنے مارا کرتے ہیں کبھی کھانوں میں صیب لگاتے ہیں کبھی خیمین کو کوسنے دیتے ہیں میرا حق یہ ہے کہ مردوں سے زیادہ عورتیں اس مرض میں مبتلا ہیں لہذا ان بری باتوں کو چھوڑ دو بلکہ یہ طریقہ اختیار کرو کہ اگر دعوتوں میں تمہارے مزاج کے خلاف بھی کوئی بات ہو تو اس کو مسترد و بیٹھائی کے ساتھ برداشت کرو اور صاحب خانہ کی دل جوئی کے لئے چند کلمات تعریف کے کہہ کر اس کا حوصلہ بڑھا دو ایسا کرنے سے صاحب خانہ کے دل میں تمہارا وقار بڑھ جائے گا۔

مسئلہ: ہاتھ سے حقہ چھوٹ کر گر جائے تو اس کو اٹھا کر کھالو شکنی مت بیکارو کہ اس کو نہ خارج کرو چنا اصراف ہے جو گناہ ہے۔ بہت زیادہ گرم کھانا مت کھاؤ نہ کھانے کو ہلکسٹون کھانے پر پھونک مار مار کر اس کو ضبط کرو کہ یہ سب باتیں خلاف ادب بھی ہیں اور معزز بھی۔

(رد المحتار ج ۵ ص ۲۱۶)

پینے کا طریقہ

جو کچھ بھی پیو یا سہم لفظ پڑھ کر دینے یا حق سے بچنا یا حق سے بچنا شیطان کا طریقہ ہے جو چیز بھی پیو یا سہم سانس میں پیو اور ہر مرتبہ برتن سے منہ دھو کر سانس نہ چاہیے کہ کھلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ ایک گھونٹ پینے اور تیسری سانس میں چٹا چاہیے پانی لئے کھڑے ہو کر کوئی چیز نہ پینے۔ حدیث

تو اپنی ماں بہن وغیرہ کے ساتھ نہ ملایا جائے بلکہ اسی عمر کا لڑکا لڑکیوں کے ساتھ بھی نہ سوتے۔ (ابھی ماجہ قرطبی وغیرہ)

مسئلہ: دن کے ابتدائی حصہ اور مغرب و عشاء کے درمیان اور عصر کے بعد سونا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۴۷ بہار شریعت ج ۱ ص ۴۹)

مسئلہ: شمل کی طرف پاؤں پھیلا کر بلاشبہ سو جاؤ ہے اس کو نہ جاؤ سمجھنا لفظی ہے یاں البتہ مغرب کی طرف پاؤں کر کے سو جائیے نہ جاؤ ہے کہ اس میں قبلیہ کی پہچانی ہے۔

مسئلہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعات کی ابتداء کی تاریکی آجائے تو بچوں کو گھروں میں سمیٹ لو کہ اس وقت شیاطین دھرم و حرک نقل پڑتے ہیں انہیں جب ایک گھنٹی جماعت چلی جائے تو بچوں کو چھوڑ دو اور منہم اللہ پڑھ کر حدیثوں کو پڑھ کر لو اور منہم اللہ پڑھ کر مشکوٰۃ کے منہ یا غنہ ذوالہ یز علیٰ کوڑا صاب دواور سوتے جتن چرائوں کو بھجا دواور سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو یا آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کر تو اس کو بھجا دیا کرو۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد وغیرہ)

مسئلہ: رات میں جب کتوں کے بھونکنے اور گدگدوں کے پونے کی آوازیں سنو تو غلط ہاتھ دین
الشیطن الرجیم پر ہو۔ (شرح المستدر)

مسئلہ: اگر موت میں کوئی ذرا سا خواب نظر آئے تو کیا میں طرف حقین ہا تو کہنا چاہیے اور حقین ہا را غزوہ باطلہ
 مِنَ الطَّيِّبَاتِ الْقَوِيْمِ چڑھ کر اور گروہ بدل کر سوتا ہے اور کسی سے بھی اس خواب کا ذکر نہیں کرنا
 چاہیے۔ (نکاح باطل اس خواب سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔) (ملکوتہ شریف ج ۲ ص ۳۹۳)

مسئلہ: اپنی طرف سے مجبوراً خواب گھڑ کر لوگوں سے زبان کرنا حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔

(تاریخ ترمذیہ)

مسئلہ: سونے سے پہلے ہسٹر کا مہاڑ لیتا سنت ہے۔ جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمَلِیْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمَلِیْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمَلِیْ اور ہسٹر سے اللہ جائے۔ (عائشہ)

لیاس کا پینٹنا

انکا لباس پہننا ضروری ہے کہ جس سے سحر عورت ہو جائے، عورتیں بہت داریک اور انکا چہرہ لباس ہرگز نہ پہنیں کہ جس سے جان کے اعضاء ظاہر ہوں کہ عورتوں کو ایسا کپڑا پہننا حرام ہے۔ مرد بھی باجاسا اور تہہ عمارتے داریک اور جگہ کپڑے کا نہ پہنیں کہ جس سے جان کی رگت جھٹکے اور سحر پیشی نہ ہو کہ

4/20/99

مسئلہ: مریض کا ایسا چرچہ کہ جس سے نیا اس سخت مفتح ہے اور اس کوئی کو بہت زیادہ سخت ہو چکا ہے۔

مسئلہ: اہل دور ہاؤں کے کپڑے حضرات انجیل، کرام، علیہم السلام کی سنت ہیں اور بہت سے اولیاء کا طبعی اور
 ۱۰۰۰ سال دین نے اپنی زندگی بھر ان کپڑوں کو پہنا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ان کے کپڑے جتنی کرنا پڑے
 ہوں اور خود کردہ کپڑے ان کی ذات سے جدا ختم میں ہوں گے۔ (ماہنامہ نبی ص ۵۴ ص ۱۲۳)

مسئلہ: کچڑا اہل طرف سے پہننا پہلے واہنی آتشیں دہنا یا کچھ پہننا یہ سنت ہے کیا لباس پہننے وقت یہ دعا بختمی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰذَا ۖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هُوَ الَّذِىْ لَا يَلْزَمُ الْوَجْهَ وَلَا يَلْزَمُ الْوَجْهَ وَلَا يَلْزَمُ الْوَجْهَ

پہلے تو اللہ سے غم غزل و لالچہ۔ پہلے تو اللہ سے غم غزل و لالچہ۔

$$r = r_0 \sqrt{r_0 \frac{d\sigma}{d\Omega}(\theta)} \quad \angle = \theta$$

6/12/2012

11.8

61

زیست کا بیان

مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ مرد چاندی کی ایک انگوٹھی ایک تک دالی جو دلت میں ساڑھے چار ماٹھے سے کم ہو نہیں سکتے ہیں۔ مرد چند انگوٹھی یا ایک انگوٹھی کنی تک دالی یا پچھلے نہیں پہن سکتے کہ یہ سب مردوں کے لئے ناجائز ہیں۔ عورتیں سونے چاندی ہر قسم کی انگوٹھیاں پہنے اور ہر قسم کے زیورات پہن سکتی ہیں لیکن سونے چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں مثلاً لوہا، تانبہ، نیکل، زرنک، کوئلہ وغیرہ کے زیورات یا انگوٹھیاں مرد و عورت دونوں کے لئے ناجائز ہیں۔ بچے والے زیورات بھی عورتوں کے لئے منع ہیں۔ قابل غفران لوگوں کو بھی زیورات پہنا نا حرام ہے۔ پہنانے والے گھبراہٹوں کے۔ (درکار، راجہ ص ۵، ص ۳۳، ناٹھری ص ۵، ص ۲۹۵)

مسئلہ: شریعت میں اجازت ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے دولت دی ہے تو اچھا لباس اور قیمتی کپڑوں کا استعمال، عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے جائز ہے بشرطیکہ فقر اور کمٹھ کے لئے نہ ہو بلکہ نعمت خداوندی کا اظہار کے لئے ہو۔

مسئلہ: انسان کے بالوں کو صورت چوٹی بنا کر اپنے بالوں میں گوندھے تاکہ اس کے بال زیادہ اور خوبصورت معلوم ہوں یہ حرام ہے اور اگر لون یا کالے دھوا گول کی چوٹی بنا کر بالوں میں گوندھے تو یہ جائز ہے۔ (جائزہ کی رنج ۵ ص ۳۳)

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۴)

۴- تاک مرد صاف کرنے کے لئے پاؤں کے بعد ہاتھ منہ پر چھنے یا پسینہ پر چھنے کے لئے مرد ہاں رکھنا عورتوں اور مردوں کے لئے جائز ہے اس لئے رد ہاں رکھنا چاہیے۔ دامن یا آستین سے ہاتھ منہ پر چھنا یا تاک صاف کرنا خلاف ادب اور مکنا کوئی بات ہے۔

(حاشیہ ج ۵ ص ۲۴۳)

متفرق مسائل:

مسئلہ: مردوں کو حمام باعد صلاحت ہے۔ خصوصاً نماز میں کیونکہ جو نماز حمام باعد کر چکا ہو وہی جہلی ہے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوتا ہے۔

مسئلہ: حمام باعد ہے تو اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان لٹکائے اور شملہ زیادہ سے زیادہ اتار دیا ہونا چاہیے کہ پٹھنے میں نہ رہے۔ (حاشیہ ج ۵ ص ۲۹۱)

بعض لوگ شملہ بالکل نہیں لٹکاتے یہ خلاف سنت ہے اور بعض لوگ شملہ کو اوپر لٹا کر حمام میں گھس لیتے ہیں یہ بھی نہیں چاہیے۔ خصوصاً نماز کی حالت میں تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۵)

مسئلہ: حمام کو جب پھر سے باعد ہوا تو اس کو اہل کرمین پر چھینک نہ دے بلکہ جس طرح پہناتا ہے اسی طرح اور جڑتا چاہیے۔ (حاشیہ ج ۵ ص ۲۹۱)

مسئلہ: ٹوپی پہننا بھی حضور علیہ السلام کی سنت ہے۔ (حاشیہ ج ۵ ص ۲۹۱)

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ٹوپی کے اوپر حمام باعد کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم میں اور مشرکین میں یہ فرق ہے کہ ہم حماموں کے نیچے ٹوپی رکھتے ہیں اور وہ صرف بگڑی باعد کرتے ہیں اور اس کے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے چنانچہ ہندوستان کے کفار مشرکین بھی اگر بگڑی باعد کرتے تو اس کے نیچے ٹوپی نہیں پہنتے۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۵۴)

مسئلہ: اولیاء و صالحین کے مردوں پر غلاف و چادر ڈالنا جائز ہے بلکہ یہ مقصود ہو کہ صاحبِ حراریت عفت و دلالتِ محرم کی نظروں میں پیدا ہو اور محرم ان اللہ والوں کا ادب کریں اور ان سے فیض و برکات حاصل کریں اور وہاں با ادب حاضر ہو کر فاتحہ پڑھائی کریں۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۱۳۲)

وہابی اور بدعتیہ لوگ انجن کے دلوں میں اولیاء اور بزرگانِ دین کی محبت و عقیدت نہیں ہے ان کو ناجائز و حرام بتاتے ہیں۔ ان لوگوں کی بات ہرگز برکت نہیں دیتی چاہے خود نہ گمراہی کا خطرہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہ کرے کہ مجلس سے کسی کو اخراج کر دے اور اس کی جگہ پر بیٹھ جائے بلکہ آئے والوں کے لئے ہٹ جائے اور جگہ کشادہ کرے۔ (بخاری و ترمذی)

مجلسوں میں ہر مرد و عورت کو اپنا چھوٹا داب کا لٹاؤ رکھنا چاہیے:

- ۱- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس متعلقہ۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۶)
- ۲- کوئی مجلس سے اٹھ کر کسی کام کو گیا اور یہ معلوم ہے کہ وہ اُنکی آئے گا تو اُنکی صورت میں اس جگہ کسی اور کو بیٹھنا نہیں چاہیے وہ جگہ ہی کا حق ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۸)
- ۳- اگر وہ شخص مجلس میں پاس پاس بیٹھ کر باتیں کر رہے ہوں تو ان دونوں کے بیچ میں جا کر نہیں بیٹھ جاتا چاہیے ہاں! البتہ اگر دونوں اپنی غوثی سے تمہیں ہلکا درمیان میں بٹھائیں تو بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱۷)
- ۴- جرقم سے ملاقات کو آئے تو قلم غوثی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لئے ذرا اپنی جگہ سے ہٹ کر جاؤ جس سے وہ یہ جانے کہ میری قدر و منزلت کیا۔
- ۵- مجلس میں سروراء ہی کر مت بیٹھو بلکہ جہاں بھی جگہ ملے بیٹھ جاؤ خود اور سمجھو اللہ تعالیٰ کو بیحد ناپسند ہے اور تو واضح اور انکساری اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ محبوب ہے۔
- ۶- مجلس میں چھپک آئے تو اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لو اور پست آواز سے چھپکے اور بلند آواز سے اللہ تعالیٰ کو اور بلند آواز سے حاضرین مجلس بجااب میں بڑے خشک اللہ نہیں۔
- ۷- بھائی کو جہاں تک ہو سکے دُعا کر پھر بھی نہ سکے تو ہاتھ یا کپڑے سے منہ حاکم ہو۔
- ۸- بہت زور سے قہقہہ لگا کر مت خنوک اس طرح ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔
- ۹- مجلسوں میں لوگوں کے سامنے چھدی چڑھا کر ہاتھ پر مل ڈال کر ناک منہ چڑھا کر مت دیکھو کہ یہ سمجھتی یا تو کوں اور حکیموں کا طریقہ ہے بلکہ نہایت عاجز انسانہ سے غریبوں کی طرح بیٹھو۔
- کوئی بات موقع کی ہو تو لوگوں سے بدل چال بھی لوان لیکن ہرگز ہرگز کسی کی بات نہ کہانہ کسی کی دل آزاری نہ کرو نہ کوئی گناہ کی بات بولو۔
- ۱۰- مجلس میں خیر ودار و خیر ودار کسی کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ یہ بالکل ہی خلاف ادب ہے۔

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجلس سے اٹھ کر حقین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا:

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف کرے گا اور جو شخص مجلس خیر اور مجلس ذکر میں اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ

- لقد ہوا تو اس کو کہتا یہ پہچان نہاں میں لپیٹ سے لگی زیادہ گناہ ہے۔
- ۹۔ جس شخص کی غیبت کی ہے اگر اس سے محاف نہ کر سکو تو اس کے لئے مغفرت کی دعا میں کہا کرو:
- امید ہے کہ قیامت میں وہ محاف کر دے۔
- ۱۰۔ کبھی ہرگز کسی سے جھوٹا وعدہ نہ کرو۔
- ۱۱۔ محض اپنی بات کو اونٹنی پر کھنے کے لئے کسی سے بھٹ نہ کرو۔
- ۱۲۔ کبھی ایسی غیبت نہ کرو جس سے دوسرا لکھل ہو جائے۔
- ۱۳۔ سنی ساتھی باتوں کو بڑا حقیق کئے ہوئے مست کہا کرو کیونکہ اکثر ایسی باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔
- ۱۴۔ کسی کی بری صورت یا بری بات کو نقل نہ کرو۔
- ۱۵۔ ہمیشہ اچھی باتیں لوگوں کو بتاتے رہو اور بری باتوں سے لوگوں کو منع کرتے رہو۔

مکان میں جانے کے لئے اجازت لینا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اگر ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو الحمد للہ جاؤ جب تک تمہیں اجازت نہ ملے اور اگر تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو واپس چلے آؤ یہ تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے اور جو حکم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے اس میں تم پر کوئی کتا نہیں کسا ایسے گھروں کے اہل چلے جاؤ جن میں کوئی رہتا نہیں ہے اور ان میں تمہارا سامان موجود ہے "اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمام ان باتوں کو جن کو تم ظاہر کرتے ہو اور جن کو تم چھپاتے ہو۔" (قرآن مجید)

مسئلہ: جب کوئی شخص دوسرے کے مکان پر جائے تو پہلے اہل خانہ کی اجازت حاصل کرنے پھر جب اہل خانہ چلے تو پہلے سلام کرنے پھر اس کے اہل بات و چیت شروع کرے اور اگر جس شخص کے پاس کیا ہے وہ مکان سے باہر ہی مل گیا ہو تو اب اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہیں سلام کرنے پھر کلام شروع کر دے۔ (خانیہ)

مسئلہ: کسی کے دروازہ پر جا کر آواز دی اور اس نے اہل خانہ سے کہا: کون؟ تو اس کے جواب میں یہ کہے کہ "میں" جیسا کہ بالکل بہت سے لوگ میں کہہ کر جواب دیتے ہیں اس جواب کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے بلکہ جواب میں اپنا نام ذکر کرنے کی جگہ "میں" کا لفظ تو ہر شخص اپنے آپ کو کہہ سکتا ہے پھر یہ جواب ہی کب ہوا؟

ہے کہ اس لفظ کے سنے ہی فوراً ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہ شخص شیعہ مذہب کا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو سلام میں اس لفظ سے بچنا ضروری ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۸۹)

مسئلہ: سلام کا جواب فوراً ہی دینا واجب ہے یا تاخیر کا بھی؟ تو گناہ رہا اور یہ گناہ سلام کا جواب دے دینے سے دفع نہیں ہوگا بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔ (در مختار رد المحتار ج ۵ ص ۲۲۶)

مسئلہ: ایک جماعت دوسری جماعت کے پاس آئی اور ان میں سے کسی ایک نے بھی سلام نہ کیا تو سب سخت چھوڑنے کے الزام میں گرفتار ہوئے اور ان میں سے ایک شخص نے بھی سلام کر لیا تو سب بری ہو گئے لیکن الغرض یہ ہے کہ سب ہی سلام کریں یا نہیں ہی اگر جماعت میں سے کسی نے بھی سلام کا جواب نہ دیا تو واجب چھوڑنے کی وجہ سے سب گناہار ہوئے اور اگر ایک شخص نے بھی سلام کا جواب دے دیا تو پوری جماعت الزام سے بری ہو گئی مگر الغرض یہی ہے کہ سب سلام کا جواب دیں۔ (حاشیہ ص ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ: ایک شخص شہر سے آ رہا ہے اور دوسرا شخص دیہات سے آ رہا ہے دونوں میں کون کسی کو سلام کرے؟ بعض نے کہا کہ شہری دیہاتی کو سلام کرے اور بعض کا قول ہے کہ دیہاتی شہری کو سلام کرے اور اس مسئلہ میں سب کا اتفاق ہے کہ چلتے والے پیٹنے والے کو سلام کرنے چھوڑنے کو سلام کرنے سوار پیادل کو سلام کرنے قھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ ایک شخص پیچھے سے آیا یہ آگے والے کو سلام کرے۔ (حاشیہ ص ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ: اگر کو سلام نہ کرے اور وہ سلام کریں تو جواب دے سکتا ہے مگر جواب میں صرف علیکم کہا اور اگر ایسی جگہ گزر رہا ہو جس جگہ مسلمان اور کفار دونوں جمع ہوں تو الشلاطم علیکم کہے اور مسلمانوں پر سلام کرنے کی نیت کرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسے ملے جملہ جمع کو الشلاطم علی من تبع الیہ ہی کہہ کر سلام کرے۔ (حاشیہ ص ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ: اگر ان دو حالت اور بعد امیدین کے خطبہ کے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے۔ (حاشیہ ص ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ: ملاوہ فسق و فجور کرنے والے کو سلام نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر کسی کے پڑوس میں فسق رہتے ہوں اور اگر یہ ان سے سختی برتاو ہے تو وہ ان کو پریشان کرتے ہوں اور ایذا دیتے ہوں اور اگر یہ ان سے سلام و کلام جاری رکھتے ہیں تو وہ اس کو ایذا پہنچانے سے باز رہتے ہوں تو ایسی صورت میں ظاہری طور پر ان فسق کے ساتھ سلام و کلام کے ساتھ میل جول رکھنے میں یہ شخص معذور سمجھا جائے گا۔ (حاشیہ ص ۵ ص ۲۸۶)

مسئلہ: مرد و عورت کی ملاقات ہو تو مرد و عورت کو سلام کرے اور اگر کسی اجنبیہ عورت نے مرد کو سلام کیا اور وہ بڑھی ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ بھی سنے اور وہ جوان ہو تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ (خانیہ)

مسئلہ: بغض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اگر یہ جھکنے والوں کے برابر ہو جائے تو حرام ہے اور اگر کوئی کی حد سے کم ہو تو مکروہ ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۴)

مسئلہ: کسی کے نام کے ساتھ ”علیہ السلام“ کہنا یہ حضرات انبیاء اور ملائکہ کے ساتھ خاص ہے مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت جبریل علیہ السلام نبی اور فرشتے کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کے ساتھ علیہ السلام نہیں کہنا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۳)

مسئلہ: سلام محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے دست قدادت میں میری جان ہے کہ تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گئے جب تک کہ تم سو من نہ بن جاؤ اور تم لوگ سو من نہیں بنو گے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو لہذا میں تم لوگوں کو ایک ایسے کام کی رہنمائی کرتا ہوں کہ جب تم لوگ وہ کام کرنے لگو گئے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ وہ کام یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں سلام کا چہ چاکرو۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۹ تہجدی)

مسئلہ: سلام خیر و برکت کا سبب ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خدام خاص حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اسے پیادے بیٹھے ابوبکر میں داخل ہوا کرے تو گھروالوں کو سلام کرے کیونکہ خیر اسلام خیر سے اور خیر سے گھروالوں کے لئے برکت کا سبب ہوگا۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۹)

مسئلہ: سوار پیدل چلنے والوں کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۹۷)

مسئلہ: ہر مسلمان کے ہر مسلمان کے اوپر چہ حقوق ہیں: (۱) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے۔ (۲) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازہ پر حاضر ہو۔ (۳) جب ولیمت کرے تو اس کی ولیمت قبول کرے۔ (۴) جب وہ ملاقات کرنے تو اس کو سلام کرے۔ (۵) جب وہ اچھے تو ہو حبیب اللہ کہہ کر اس کی چھینک کا جواب دے۔ (۶) اس کی غیر حاضری اور موجودگی دونوں صورتوں میں اس کی غیر خورای کرے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۳۹۷)

” ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے اور دونوں ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہیے۔“ (اصح)

المصاحف ترجمہ مشکوٰۃ ج ۴ ص ۲۰)

مسئلہ: مصافحہ کرنا بھی سنت ہے کیونکہ حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصافحہ فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۳۶۸)

مسئلہ: بعد از ارمیدین مسلمانوں میں مصافحہ کا رواج ہے اور یہ بھی انکار غرضی کا ایک طریقہ ہے یہ مصافحہ بھی جائز ہے بشرطیکہ قضا کا خوف اور شہوت کا اندیشہ ہو مثلاً غویصہ امر ملاکوں سے مصافحہ کرنا کہ یہ قضا کا عمل ہے لہذا اس سے بچنا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۸)

مسئلہ: کسی مرد کے دشمن یا خوشانی یا غمخیزی کو بوسہ دینا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو ناجائز ہے اور اگر اگر ارمہ و تقصیم کے لئے جواز جائز ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں کے درمیان کو بوسہ دیا اور حضرات و صحابہ تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بھی بوسہ دینا ثابت ہے۔ (ابوداؤد ج ۴ ص ۶۲ صوفیہ)

مسئلہ: عالم دین اور بادشاہ عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے بلکہ ان لوگوں کے قدم کو بھی چومنا جائز ہے بلکہ اگر کسی عالم دین سے لوگ یہ خواہش ظاہر کریں کہ آپ اپنا ہاتھ یا قدم مجھے دیجیے کہ میں بوسہ دوں تو لوگوں کی خواہش کے مطابق وہ عالم اپنا ہاتھ پاؤں بوسہ کے لئے لوگوں کی طرف بڑھا سکتا ہے۔ (درمکار ج ۵ ص ۲۲۵)

مسئلہ: بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد غواہ ہاتھ چوم لیا کرتے ہیں یہ مکروہ ہے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۹ بحوالہ طبعی درمکار ج ۵ ص ۲۲۵)

بوسہ کی چھ قسمیں:

۱۔ ہاتھ کو بوسہ کی چھ قسمیں ہیں: (۱) بوسہ رحمت: جیسے ماں باپ کا بٹی اولاد کو بوسہ دینا۔ (۲) بوسہ شفقت: جیسے اولاد کا اپنے والدین کو بوسہ دینا۔ (۳) بوسہ محبت: جیسے ایک شخص اپنے بھائی کی خوشانی کو بوسہ دے۔ (۴) بوسہ قیمت: جیسے ہوت ملاقات ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو بوسہ دے۔ (۵) بوسہ شہوت: جیسے مرد و عورت کو بوسہ دے۔ (۶) بوسہ بابت: جیسے غمخیز کو بوسہ۔ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۹۹ بحوالہ طبعی)

مسئلہ: قرآن شریف بوسہ دینا بھی صحابہ کرام کے فعل سے ثابت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحیح کو قرآن مجید چومتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے رب کا مہر اور اس کی کتاب ہے اور حضرت عثمان

مسئلہ: جس کو چھینک آئے اور بلند آواز سے اللھمذاکھ کہے اور پھر یہ ہے کہ اللھمذاکھ زین
العالین کہے۔ اس کے جواب میں دوسرا شخص میں کہے تیرا خلک اللھ۔ پھر چھینکے والے نے یلین اللھ لقا
ولکلم کہے۔ (ماگنیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: اگر ایک مجلس میں کسی کو کسی مروجہ چھینک آئی تو صرف تین بار تک جواب دینا ضروری ہے اس
کے بعد اس کو اختیار ہے کہ جواب دے یا نہ دے۔ (ماگنیری ج ۵ ص ۲۸۷)

مسئلہ: دھار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اللھمذاکھ کہا تو سنے والے پر اس کا جواب دینا
واجب ہے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: چھینکے والے کو چاہیے کہ سر ہٹا کر پست آواز سے منہ کو چپا کر چھینکے۔ بہت ہی بلند آواز سے
چھینکا جاوے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: بعض جاہل لوگ چھینک کو بدگلوئی سمجھتے ہیں۔ اگر کسی کام کے لئے جاتے وقت خود کو یا
کسی دوسرے کو چھینک آگئی تو لوگ یہ بدگلوئی لیتے ہیں کہ یہ کام نہیں ہو گا یہ بہت بڑی جہالت ہے اور
بے عقلی کی دلیل ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور یہ بھی ایک
حدیث میں ہے کہ اگر کوئی بات کرتے ہوئے چھینک آ جائے تو چھینک اس بات پر ”شاہد
حل“ ہے۔ اب غور کرو کہ جب چھینک کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ”شاہد حل“ کا
لقب دیا تو پھر یہاں چھینک مخوس اور بدگلوئی کا سامان کیسے بن سکتی ہے اس لئے لوگوں کو اس
مقیدہ سے توجہ کرنی چاہیے کہ چھینک مخوس اور بدگلوئی کی چیز ہے۔ خداوند کریم مسلمانوں کو اتنا
سنت اور پابندی شریعت کی تلقین بخشنے۔ آمین! (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۳)

مسئلہ: کافر کو چھینک آئی اور اس نے اللھمذاکھ کہا تو جواب میں یہی کہنا
چاہیے۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۲۶۶)

مسئلہ: چھینک کا عذاب ایک مروجہ واجب ہے نہ ہر عذاب دینا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (ماگنیری
ج ۵ ص ۲۸۷ بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۰۶)

خرید و فروخت کے چند مسائل

خریدنے اور بیچنے کے مسائل بہت زیادہ ہیں۔ اس مختصر کتاب میں ہم اس کی گہرائش کہاں؟ جس کو
مفصل طور پر خرید و فروخت کے مسائل کو جاننا ہو وہ بہار شریعت حصہ یازدہم کا بخود مطالعہ کرے۔ یہاں
بارے میں بہت ہی جامع اور معتبر کتاب ہے۔ ہم یہاں صرف چند ضروری مسائل کا ذکر کئے ہیں جن

پکانے کے کام میں لائے جاسکتے ہیں اس کو کسی مریض یا مسلمان میں ملا سکتے ہیں۔

(رد المحتار ج ۳ ص ۱۱۳)

مسئلہ: مردار کے بال ہڈی ہینگ کھڑے نہ ہونے کا منہ ان سب کا چرنا اور خریدنا جائز ہے۔ فکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں ان کو کام میں لانا بھی جائز ہے۔ اسی طرح پاکی کے واسطے اور ہڈی اور اس کی ہڈی ہونے والی چیزوں کو بھی خریدنا اور چرنا اور استعمال کرنا جائز ہے۔ (ہدایہ ج ۳ ص ۳۹)

مسئلہ: کتابی یا قلمی یا ہارنگھرا ان سب کو خریدنا اور چرنا جائز ہے۔ فکاری جانور سکھائے ہوئے ہوں یا بغیر سکھائے ان کو خریدنا اور چرنا جائز ہے مگر یہ ضروری ہے کہ وہ سکھائے جانے کے قابل ہوں یا ٹھکنا کتابی دشمن کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے اس کو خریدنا چار نہیں۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۱۱۱)

مسئلہ: جانور یا کھیتی یا مکان کی حفاظت کے لئے یا بھڑکے لئے کتاب لانا جائز ہے اور ان کا قصد کے لئے نہ ہوں تو ان کا پانا چار نہیں مگر جس صورتوں میں کتاب لانا جائز ہے ان صورتوں میں بھی مکان کے اندر کھول کر رکھ سکتے ہیں مگر چار نہیں کا خوف ہو تو مکان کے اندر بھی رکھ سکتا ہے۔

(فتح البہار ج ۲ ص ۳۵۹)

مسئلہ: بھیل کے سوا پانی کے تمام جانور میوڑک: کچھڑا، کیکڑا، وغیرہ اور حشرات الارض مثلاً چوہا سانپ کرکٹ گوا، بھونچنی وغیرہ کو خریدنا اور چرنا جائز نہیں۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۱۱۱)

بعد کو بھیل اور خاق کے لئے خریدنا منع ہے اور اس کو چھڑا اور اس کے ساتھ بھیل کرنا حرام ہے۔ (رد المحتار)

مسئلہ: کیہوں وغیرہ جانوروں میں دخول اور نگرانی وغیرہ ملا کر چرنا جائز ہے۔ (ماہگیری)

اسی طرح دودھ میں پانی ملا کر چرنا بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۱۰۶)

مسئلہ: تالاب کے اندر بھیلیں کو بیچے کا جو دستور ہے یہ بیچنا جائز ہے تالاب کے اندر چنی بھیلیاں ہوتی ہیں جب تک وہ فکار کر کے پکڑ لی جاویں جب تک ان کا کوئی مالک نہیں۔ فکار کر کے جو ان بھیلیوں کو پکڑنے والی ان کا مالک بن جاتا ہے۔ جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھ کر جس شخص کا تالاب ہے جب وہ ان بھیلیوں کو پکڑ کر بیچ کرے تو یہ درست ہے۔ اگر کسی دوسرے شخص سے پکڑوائے گا تو پکڑنے والا ان بھیلیوں کا مالک ہو جائے گا تالاب کے مالک کا ان بھیلیوں پر کوئی حق نہیں ہوگا۔ تالاب کے مالک کو یہ حق نہیں ہے کہ بھیلیوں کو پکڑنے سے لوگوں کو منع کرے۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۱۰۶)

مسئلہ: کسی کی زمین میں خود بخود گھاس اُگی نہ اس نے لگایا نہ اس نے پانی دے کر بیچا تو یہ گھاس بھی کسی کی ملکیت نہیں ہے جو چاہے کاٹ لے جائے زمین کے مالک کے لئے نہ اس گھاس کو بیچنا جائز ہے

لے تب بیچے۔ اسی طرح بھیر دہ وغیرہ کے ہاں جب تک کاٹ نہ لے اس کو بیچنا اور خریدنا جائز نہیں۔ (درمختار ج ۳ ص ۱۰۸)

مسئلہ: گور کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے لیکن آدمی کے پائند کو بیچنا اور خریدنا جائز نہیں ہاں البتہ اگر آدمی کے پائند میں راکھا اور مٹی اس تبدیل جانے کو مٹی اور راکھا غالب ہو جائے اور پائند کھا دین جائے تو اس کو بیچنا اور خریدنا جائز ہے۔ (درمختار ج ۵ ص ۲۳۶ و بہار شریعت)

مسئلہ: احکام (ذخیرہ امدادی) ممنوع ہے۔ احکام کے معنی یہ ہیں کہ کھانے کی چیزوں کو اس لئے چھپا کر رکھ لینا کہ جب اس کا بھانڈا تریا نہ گراں ہو جائے تو بیچے گا تو ایسا کرنے سے گرائی بڑھ جاتی ہے اور قحط کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اور مخلوق خدا کو ضرر اور نقصان پہنچتا ہے اس لئے شریعت نے اس سے منع کیا ہے اور اس کے بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں ایک حدیث میں ہے کہ جو چالیس دن تک احکام (ذخیرہ امدادی) کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہذا م (کوزہ) اور مطلق میں جتنا کر دے گا اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اس پر اللہ ہزار ہا فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی نفی مہاؤں کو قبول فرمائے گا نہ فرض مہاؤں کو (درمختار ج ۵ ص ۲۳۶)

احکام (ذخیرہ امدادی) انسان کے کھانے کی چیزوں میں بھی ہوتا ہے مثلاً اناج، شکر وغیرہ اور جانوروں کے چاروں میں بھی ہوتا ہے جیسے گھاس بھوسا۔ (درمختار و درمختار ج ۵ ص ۲۵)

مسئلہ: احکام وہی کہلانے کا جبکہ غلہ کا روکنا وہاں والوں کے لئے مضر ہو یعنی اس کی وجہ سے گرائی ہو جائے یا یہ صورت ہو کہ سارا علاقہ ہی کے قبضہ میں ہے اس کے روکنے سے قحط کا اندیشہ ہے دوسری جگہ غلہ دستیاب نہ ہوگا۔ (ہایج ج ۳ ص ۴۵۳) اور اگر کسی نے محصول پہ غلہ اس نیت سے خرید کر رکھ لیا کہ جب غلہ بھراؤ کچھ گراں ہوگا تو بیچ کر قلعہ خانوں کا تو یہ احکام ہے نہ ممنوع ہے۔

مسئلہ: احکام کرنے والوں کو قاضی یہ حکم دے گا کہ اپنے گھر والوں کے خرچ کے لائق غلہ رکھ لے اور باقی فروخت کر دے اگر وہ لوگ قاضی کے حکم کے خلاف کریں یعنی راکھ غلہ بھیجیں تو قاضی ان لوگوں کو مناسب سزا دے گا اور ان لوگوں کی حاجت سے زیادہ جتنا غلہ ہوگا قاضی خود اس کو فروخت کر دے گا کیونکہ لوگوں کو پریشانی اور ضرر عام سے بچانے کی یہی صورت ہے۔

(ہایج ج ۳ ص ۴۵۵)

مسئلہ: بادشاہ کو رعایا کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو ذخیرہ امدادی کرنے والوں سے طلب لے کر رعایا میں تقسیم کرنے پر جب ان لوگوں کے پاس غلہ ہو جائے تو جتنا لیا ہے واپس دے دیں۔ (درمختار ج ۵ ص ۲۵۶)

مسئلہ: جانوروں نے اگر چیزوں کی قیمت بہت زیادہ بڑھا دی ہے اور بغیر کنٹرول کے کام چلتا نظر نہ آتا

اور دوسری حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ سب سے زیادہ صاحب اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف، ج ۲، ص ۳۸۵) ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ تصویر بنانے والے پر خدا تعالیٰ کی لعنت ہے۔ (بخاری، ج ۲، ص ۹۸۱)

مسئلہ: جاندار چیزوں کی تصویر بنانا، بنوانا اس کا رکھنا اس کا بیچنا، خریدنا حرام ہے یا اہلیت طہیر جاندار چیزوں اور مخلوق مکانوں وغیرہ کی تصویر بنانے اور ان کے رکھنے اور خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جو پر کی حدیثوں میں جن تصویروں کی ممانعت ہے ان سے مراد جاندار کی تصویر ہیں۔

مسئلہ: کچھ لوگ مکانوں میں زینت کے لئے انسانوں اور جانوروں کی تصویریں یا سورتیاں رکھتے ہیں یا حرام ہے اسی طرح کچھ لوگ مٹی یا پلاسٹک یا وحاشوں کی سورتیاں بچوں کے کھیلنے کے لئے خریدتے ہیں یا سب حرام و ممنوع ہیں اپنے بچوں کو اس سے روکنا چاہیے اور ایسے کھلونوں اور گڑباز کو توڑ پھوڑ دینا یا جلا دینا چاہیے۔

مسئلہ: جانوروں اور کھیتی اور مکان کی حفاظت اور شکار کے لئے کتا پالنا جائز ہے لیکن مقصدوں کے علاوہ کتا پالنا جائز نہیں۔ (مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۳۵۹)

بعض بچے کتوں کے بچوں کو شوق پالنے اور گھرمیں رکھتے ہیں۔ میں باپ کو لازم ہے کہ بچوں کو اس سے روکیں اور اگر وہ نہ مانیں تو سختی کریں۔ حدیث شریف میں جن کتوں کے گھر میں رہنے سے رست کے لڑھکتوں کے خاٹے کاڑھنے کتوں سے مراد ہی سمجھے ہیں جن کو پالنا جائز نہیں ہے۔

بیوہ عورتوں کا نکاح

مسلمانوں میں ہمدردوں کے میل جول سے جہاں بہت سی بیوہ و یتیموں کا رواج اور چلن ہو گیا ہے ان میں سے ایک رسم یہ بھی ہے کہ بیوہ و یتیم کے نکاح کو برا اور عار سمجھتے ہیں اور خاص کر اپنے کو شریف کہلانے والے مسلمان اس بلا میں بہت زیادہ گرفتار ہیں حالانکہ شرعاً اور عقلاً جیسا پہلا نکاح دیا دوسرا ان دونوں میں فرق سمجھنا انتہائی حماقت اور بیوقوفی بلکہ شرمناک جہالت ہے عورتوں کی ایسی بری عادت ہے کہ خود دوسرا نکاح کرنا یا دوسروں کو اس کی رغبت دلانا خود کھانا کر کوئی اللہ کی بے ادبی اور رسول کے حکم کو اپنے سر اور آنکھوں پر لے کر دوسرا نکاح کر لیتی ہے تو وہ عمر بھر عمارت کی نظیر سے دیکھی جاتی ہے اور عورتیں بات بات پر اس کو طعن دے کر ذلیل کرتی ہیں۔ یاد رکھو کہ دوسرا نکاح کرنے والی عورتوں کو حقیر و ذلیل سمجھا اور نکاح باہمی کو برا جاننا یہ بہت بڑا گناہ ہے بلکہ اس کو عیب سمجھنے میں کفر کا خوف ہے کیونکہ شریعت کے کسی حکم کو عیب سمجھنا اور اس کے کرنے والے کو ذلیل جاننا کفر ہے۔ کون نہیں جانتا کہ

دوا پہنچ جائے گی اللہ تعالیٰ کے رحم سے اچھا ہو جائے گا۔ (مسلم و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۷)
 ابو داؤد ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طبیعت دواؤں سے ممانعت فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظرد سے
 ہماڑ پونک کرنے کی اجازت دی ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۸۸)

پیار پرہی

پیار کا حال پر چھتا بڑے ثواب کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو
 مسلمان کسی مسلمان کی پیار پرہی کے لئے صبح کو جائے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاے
 مغفرت کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے
 ہیں۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۸۶)

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی پیار پرہی کے لئے جاتا ہے تو آسمان
 سے اعلان کرنے والا ایک فرشتہ یہ ندا کرتا ہے کہ تو اچھا ہے، خیرا چلنا اچھا ہے اور جنت کی ایک منزل کو تو
 نے اپنا ٹھکانا بنالیا۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۸۷)

مسئلہ: مریض کی پیار پرہی کے لئے جانا سنت اور ثواب ہے لیکن اگر معلوم ہو کہ پیار پرہی کو جانے کا تو
 مریض پر گراں گزروے گا تو ایسی حالت میں پیار پرہی کو نہ جائے۔

مسئلہ: دوا علاج کرنا جائز ہے جبکہ یہ اعتقاد ہو کہ درحقیقت شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس نے
 دواؤں کو مرض کے دواؤں کرنے کا سبب بنادیا ہے۔ اگر کوئی دوا اسی کو شفا دینے والا سمجھتا ہے تو اس اعتقاد کے
 ساتھ دوا علاج کرنا جائز نہیں ہے۔ (ما تفسیری ج ۵ ص ۳۱۰)

مسئلہ: حرام چیزوں کو دوا کے طور پر بھی استعمال کرنا جائز نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ جو چیزیں حرام ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے شفا نہیں رکھی ہے۔ اگر عی دوا میں کمثرات ایسی
 ہیں جن میں اہمیت، انکھل اور شراب کی آمیزش ہوتی ہے۔ ایسی دوا میں ہرگز استعمال نہ کی
 جائیں۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۸)

مسئلہ: شراب سے خارجی علاج بھی ناجائز ہے جیسے دھم میں شراب لگائی یا کسی جانور کے دھم پر شراب کا
 پھیرا یا شراب لٹے ہوئے مرم یا لب کو بدن پر لگایا یا بچے کے علاج میں شراب کا استعمال کیا ان سب
 صورتوں میں دوا گناہگار رہا جس نے شراب کو استعمال کیا یا کرایا۔

(ما تفسیری ج ۵ ص ۳۱۱)

مسئلہ: کوئی شخص پیار ہو اور دوا علاج نہیں کیا اور مر گیا تو گناہگار نہیں ہوا۔ (ما تفسیری ج ۵ ص ۳۱۱)

مسئلہ: جن چاروں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے حاکمی، کوز خانہ وغیرہ ایسے مریضوں کو چاہیے کہ وہ خود سب سے الگ تھک رہیں تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔

قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب

قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کے فضائل اور اجر و ثواب بہت زیادہ ہیں اس کے حقائق چند حدیثوں کو پڑھا اور ان پر عمل کر کے اجر و ثواب کی دولتوں سے مالا مال ہو جاؤ۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں وہ بہترین شخص ہے جو قرآن مجید پڑھے پڑھائے۔ (بخاری ج ۲ ص ۷۵۲)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو قرآن کریم پڑھنے میں ماہر ہے وہ ”کرنا کا تین“ کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں نکلتی تکلیف کے ساتھ الفاظ آتا ہوتے ہیں اس کیلئے دو گنا ثواب ہے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۱۲)

حدیث: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے وہ ویرانہ اور اہل مکان کے مثل ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۵)

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک ایسی نئی شے ملے گی جو دوسرے شخصوں کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الہ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام دوسرا حرف ہے اور ہم تیسرا حرف ہے مطلب یہ ہے کہ جس نے صرف الہ پڑھا یا تو اس کو تیس نئی شےں ملیں گی۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۱۵)

حدیث: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کہ نماز میں تم نے کون سی سورت پڑھی تو انہوں نے سورۃ فاتحہ الحمد للہ رب العالمین پڑھا کر سنائی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس کے مثل تو ربیت میں کوئی سورۃ اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں۔ یہ سورۃ کچھ مشکل ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۱۱)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو قیرستان نہ بناؤ۔ شیطان اس گھر میں سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم لوگ دو

مسئلہ: قرآن مجید بہت پرانا اور بوسیدہ ہو گیا اور اس کا نقل نہیں رہا کہ اس میں حفاظت کی جائے اور یہ امر یہ ہے کہ اس کے اوراق اور دھر بکھر جائیں گے تو چاہیے کہ اس کو پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ رکھ دیں اور دفن کرنے میں اس پر تھوٹکا کر دیں تاکہ قرآن مجید پر مٹی نہ پڑے۔ قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہو جائے تو اس کو جلا یا نہ جائے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۵)

مسئلہ: قرآن مجید پر اگر توہین کے ارادہ سے کسی نے پاؤں رکھ دیا تو کا فر ہو جائے گا۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۴) اور اگر بے اختیار لٹکھنے سے پاؤں پڑ گیا تو قرآن مجید کو ادب سے اٹھا کر بوسہ دے اور توبہ کرے۔

مسئلہ: کسی نے محض غیور و رکت کے لئے اپنے مکان میں قرآن مجید رکھا ہے اور اس کی حفاظت نہیں کرتا تو کچھ کچھ نہیں بلکہ اس کی پینٹ باغٹ ٹوٹا ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۴)

مسئلہ: لغت اور لغو و صرف کی کتابوں کو بچے دے دے اور ان کے اوپر طم بکاس کی کتابیں رکھی جائیں اور ان کے اوپر فحش کی کتابیں اور حدیث کی کتابیں رکھی جائیں اور ان کے اوپر تفسیر کی کتابیں رکھیں اور سب کتابوں سے اوپر قرآن مجید رکھیں اور قرآن مجید کے اوپر کوئی چیز نہ رکھیں بلکہ قرآن مجید جس کسی اور لماری میں ہو اس کسی اور لماری کے اوپر بھی کوئی چیز نہ رکھیں۔

(عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۵)

مسئلہ: جس گھر میں قرآن مجید ہو اس میں بیوی سے صحبت کرنے کی اجازت ہے بلکہ قرآن مجید پر پردہ نہ ہو۔ قرآن مجید کی طرف چلنے کرنا پاؤں پھیلا کر قرآن مجید سے اونچی جگہ نہ اٹھنا خلاف ادب اور ممنوع ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۲۸۴)

مسجد اور قبلہ کے آداب

مسئلہ: مسجد کو چلنے اور کھانے سے متعلق کرنا جائز ہے اور سونے چاندی کے پانی سے غسل دیکھنا اور ست ہے بلکہ کوئی شخص اپنے دل سے ایسا کرنے مسجد کے حلقہ میں سے متولی کو ایسے غسل دیکھنا خوانے کی اجازت نہیں ہے لیکن محض مشائخ کرام و مدار قبلہ میں غسل دیکھنا خوانے کو مکروہ بتاتے ہیں کہ نمازی کا دل اور متوجہ ہوگا اور صحابان بنے گا۔ (رد المحتار ج ۵ ص ۶۸۱)

مسئلہ: مسجد میں کھانا سونا منکھ کے لئے جائز ہے۔ طیر منکھ کے لئے کھانا سونا مکروہ ہے۔ اگر کوئی شخص مسجد میں کھانا سونا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس کا منکھ کی نیت سے مسجد میں داخل ہو اور کچھ ذکر الہی کرے یا نماز پڑھے یا اس کے بعد مسجد میں کھائے اور سونے۔

(۵) ذکر الہی کے سوا آواز بلند نہ کرے (۶) دنیا کی باتیں مسجد میں نہ کرے (۷) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے (۸) جبکہ کئے لوگوں سے جھگڑا نہ کرے (۹) اس طرح نہ بیٹھے کہ لوگوں کے لئے جگہ تنگ ہو جائے (۱۰) نمازی کے آگے سے نہ گزرے (۱۱) مسجد میں تمکک اور کھٹکار نہ اٹالے (۱۲) انگلیاں نہ پٹکائے (۱۳) نہایت اور بچوں اور پانگوں سے مسجد کو بھائے (۱۴) ذکر الہی کی کثرت کرے۔
(ماہنامہ نوری ج ۵ ص ۲۸۳)

مسئلہ: قبلہ کی طرف منہ پانپینے کر کے پیشاب پانا غلط کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح قبلہ کی طرف نکالنا نہ بنا کر اس پر حجر چڑھنا یا گولی مارنا یعنی چاند ماری کرنا مکروہ ہے قبلہ کی طرف تھوکنا بھی خلاف ادب ہے۔
(ماہنامہ نوری ج ۵ ص ۱۸۱ وغیرہ)

لہو و لب کا بیان

مسئلہ: منہ پر ”حشر“ طہریج“ شاش کیلئے ناجائز ہے۔ حدیثوں میں طہریج کیلئے کی بہت زیادہ ممانعت آئی ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ”تشریج“ کھلیا تو گویا سگور کے گوشت اور خون میں پینا پھونکا۔ (ابوداؤد ج ۲ ص ۷۲)

پھر یہ بھی وجہ ہے کہ ان کیلئے میں آدمی اس قدر نجس اور غافل ہو جاتا ہے کہ قمار وغیرہ دینی کے بہت سے کاموں میں غفلت پڑ جاتا ہے تو جو کام ایسا ہو کہ اس کی وجہ سے دینی کاموں میں غفلت پڑنا ہو وہ کیوں نہ برا ہو گا۔ یہی حال چنگ اڑانے کا بھی ہے کہ یہی سب غریبوں اس میں بھی ہیں بلکہ بہت سے لڑکے چنگ کے چھپے بھتوں سے گزر کر مر گئے اس لئے چنگ لڑا نا بھی منع ہے غرض لہو و لب کی جتنی قسمیں ہیں سب باطل ہیں صرف تین قسم کے لہو کی حدیث میں اجازت ہے (۱) بھئی کے ساتھ کیلئے (۲) گھوڑے کی سواری کرنے میں مقابلہ (۳) حیر اندازی کا مقابلہ۔

مسئلہ: ناچنا ناٹل بھانا ستارہ موسیقی چنگ وغیرہ بھانا اسی طرح دوسرے قسم کے تمام ہر سب ناچنا ناٹل اسی طرح ہر موسیقی وصول بھانا کرنا ناچنا اور سنا بھی ناجائز ہے۔ (ماہنامہ نوری ج ۵ ص ۳۰۸)

مسئلہ: امید کے دن اور شادیوں میں دف بھانے کی اجازت ہے بلکہ ان دنوں میں بھانچہ نہ لگے ہوں اور موسیقی کے قوال پر نہ بھانے جائیں بلکہ محض صاحب صاحب کی بے سری آواز سے فقط نکاح کا اعلان مقصود ہو۔ (روایت دوم ماہنامہ نوری ج ۵ ص ۳۰۸)

مسئلہ: رمضان شریف میں سحری کھانے اور افطاری کے وقت بعض شہروں میں غارے یا کھٹے بیچتے ہیں یا سیٹیاں بھائی جاتی ہیں جن سے یہ قصور ہوتا ہے کہ لوگ بیدار ہو کر سحری کھائیں یا انہیں یہ معلوم ہو جائے کہ

دالوں کی بزرگی اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

يَرْطِبُ الْعِلْمُ الْإِيمَانَ لَيْسَ لَكُمْ مِنْهُ وَالْإِيمَانُ
أَوْفَى الْعِلْمِ نَزْجًا

(پارہ ۲۸، رکوع ۲) درجہات بلند فرمائے گا۔

ہمارے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت سی حدیثوں میں علم دین کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور علم دین پڑھنے اور پڑھانے والوں کی بزرگیوں اور ان کے مراتب و درجہات کی عظمتوں کا بیان فرمایا ہے چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا:

حدیث: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہی ہے جیسی میری فضیلت چہارے والی پڑھ کر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان و زمین والے یہاں تک کہ نیچائی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ پھلی سب اس کی بھلائی چاہتے ہیں جو عالم کہ لوگوں کا بھی ہاتھ کی تعلیم دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۳۴) حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۴)

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت کرنے سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۴)

حدیث: عالموں کی دعاؤں کی روحانی قیامت کے دن شیعوں کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر قاب ہو جائے گی۔ (خطیب)

حدیث: علماء کی مثال یہ ہے کہ جیسے آسمان میں ستارے ہیں جن سے سمندر اور خشکی میں رات کا پتہ چلتا ہے۔ اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ پٹنے والے ہلک جائیں گے۔ (احمد)

حدیث: ایک عالم ایک ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۱ ص ۳۴)

یہ سب باتیں اور مزید بخیر آج کل مسلمان مردوں اور عورتوں میں علم دین سیکھے سکھانے اور دین کی باتوں کے جاننے کا جذبہ پادری و حقوق تقریباً مٹ چکا ہے اس لئے ہر طرف بے دینی اور لامذہبیت کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے ہزاروں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں دین و مذہب سے آزاد ہو گئے اور رسول سے بیزار ہو کر جانوروں کی طرح بے لگام ہو رہے ہیں بلکہ بہت سے تو خدا تعالیٰ ہی کا انکار کر بیٹھے ہیں اور ماننے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ اس بے دینی کے طوفان کا ایک ہی سبب ہے کہ مسلمانوں نے خود بھی علم دین کا پڑھنا چھوڑ دیا اور اپنے بچوں کو بھی علم دین نہیں پڑھایا اس لئے بے حد ضروری ہے کہ مسلمان مرد و عورت خود بھی فرست کمال کر دین کی ضروری باتوں کا علم حاصل کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو ضروری

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ
یعنی آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق
ہالباطلی
مست کھاؤ۔

دوسری جگہ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے فرمایا کہ:

تَكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ ۖ وَلَكُمْ فِيهِ مَغْفِرَةٌ
یعنی اللہ تعالیٰ نے جو روزی دہی ہے اس میں
وَأَخْضِرُوا أُغْلَاهُ ۖ وَأَخْضِرُوا أُغْلَاهُ ۖ وَأَخْضِرُوا أُغْلَاهُ ۖ
سے حلال و طیب مال کو کھاؤ اور اللہ سے
ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

ان آیتوں کے علاوہ اس بارے میں چند حدیثیں بھی سن لو:

حدیث: صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک چاروں طرف سے پاک ہی کو پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی اسی بات
کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا چنانچہ اس نے اپنے رسولوں سے فرمایا کہ:

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
یعنی اے رسولو حلال چیزوں کو کھاؤ اور اچھے
وَأَخْضِرُوا أُغْلَاهُ
عمل کرو۔

اور مومنوں سے فرمایا کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ
یعنی اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تم کو دیا
غَايِرَ ذُنُوبِكُمْ
اس میں سے حلال چیزوں کو کھاؤ۔

اس کے بعد پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک شخص لیے لیے سفر کرتا ہے جس کے ہاں
پیرا گندہ اور دوا گندہ ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دوا مانگے وہ قبول ہو) اور آسمان کی طرف
پاٹھا اٹھا کر یا رب یا رب کہتا ہے (دوا مانگتا ہے مگر اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کانا حرام نہیں کاہوتا حرام اس
کا لباس حرام اور نفقہ احرام پھر اس کی دوا کیونکر قبول ہو۔) (یعنی اگر دوا مقبول ہونے کی خواہش ہو تو حلال
روزی اختیار کرو کہ بغیر اس کے دوا قبول ہونے کے تمام مہاسبہ بیکاریں رک۔) (مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۲۳۱)
حدیث: حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا نذائے گاہک الہی پیدا
نہیں کرے گا کہ اس مال کو کہاں سے حاصل کیا ہے حلال سے یا حرام سے؟

(بخاری و مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۳۱)

حدیث: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ حرام مال حاصل کرتا ہے گا اس
کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لئے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر
مرے تو جہنم میں جائے گا سامان ہے۔ (یعنی مال کی جیسی حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں غریب

۵۔ اگر قلعی سے کسی خلاف شرع چیز کا سر یہ بن گیا یا پہلے وہی شریعت کا پابند تھا اب بکڑ گیا تو سر یہ کو لازم ہے کہ انکی بیعت توڑ دے اور کسی دوسرے پابند شریعت چیز سے سر یہ ہو جائے لیکن اگر چیز میں کوئی ایسی ہی چیز ہے کوئی فرشتہ تو ہے نہیں اس لئے اگر اس سے اتفاق کوئی معمولی سی خلاف شرع بات ہوگئی ہے تو جو توبہ کرنے سے معاف ہو سکتی ہے تو ایسی بات پر بدعتن ہو کر چیز کو نہ چھوڑے ہاں! البتہ اگر یہ بدعتنہ ہو جائے یا کسی گناہ کبیرہ پر اثر ہے تو پھر سر یہی توڑ دے کیونکہ بدعتنہ اور فاسق مصلن کو پناہ نہیں ملتا حرام ہے۔

۶۔ آج کل کے مکار فقیر کہا کرتے ہیں کہ شریعت کا راستہ اور ہے اور فقیری کا راستہ اور ہے۔ ایسا کہنے والے فقیر خواہ کتنا ہی شعبہ دکھائیں مگر ان کے بارے میں ایسی ہی عقیدہ دکھانا فرض ہے کہ یہ گمراہ اور بھولے ہیں اور یاد رکھو کہ ایسے فقیروں سے سر یہ ہونا بہت بڑا گناہ ہے اور جو کچھ تجب خیر چیزیں دکھلا رہے ہیں وہ ہرگز ہرگز درست نہیں بلکہ جان یا نظر بندی کا عمل یا شیطان کا دھوکہ ہے۔ (دیکھو ہماری کتاب معمولات الامرار)

۷۔ اگر چیز کے بتائے ہوئے وظیفوں سے دل میں کچھ روشنی یا اچھی حالت پیدا ہو یا اچھے اچھے خواب نظر آئیں یا خواب دیداری میں بزرگوں کا دیدار اور ان کی زیارت ہونے لگے یا نماز اور وظیفوں میں کوئی جھک پیدا ہو یا کوئی خاص کیفیت یا لذت محسوس ہو تو خیر اور خیر دار ان باتوں کا اپنے چیز کے ساتھ کسی دوسرے سے ذکر نہ کرنے یا اپنے وظیفوں اور عبادتوں کا ذکر کے علاوہ کسی کے سامنے اظہار کرنے کیونکہ ظاہر کرنے سے پہلی ہوئی روحانی دولت چلی جاتی ہے اور پھر سر یہ عمر بھر ہاتھ لٹا رہا جائے گا۔

۸۔ اگر چیز کے بتائے ہوئے وظیفہ یا ذکر کا چکھوت تک کوئی اثر یا کیفیت نہ ظاہر ہو تو اس سے تنگ دل اور چیز سے بدعتن نہ ہوا اور اس کو اپنی صفائی یا کوتاہی سمجھے اور یہاں تک کہ بڑا اثر بھی ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی توفیق ہو رہی ہے۔ ہر سر یہ میں پیدا اچھی طور پر الگ الگ صلاحیت ہوا کرتی ہے۔ ایک ہی وظیفہ اور ایک ہی ذکر سے کسی میں کوئی اثر پیدا ہوتا ہے اور کسی میں کوئی دوسری کیفیت پیدا ہوتی ہے کسی میں پیدا اثر ظاہر ہوتا ہے کسی میں بہت دیر کے بعد اثرات ظاہر ہوتے ہیں جس میں گھسی اور جتنی صلاحیت ہوتی ہے اسی لحاظ سے وظیفوں اور ذکر کی کیفیات پیدا ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر سر یہ کا حال یکساں ہی ہو بھر حال اگر وظیفہ ذکر سے کچھ کیفیات پیدا ہوں تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر کچھ اثرات نہ ہوں یا کم ہوں یا اثرات ہو کر کم ہو جائیں

- ۹- بہت زیادہ اور جلدی لگا کر نہ ہے۔
- ۱۰- ہر بات اور ہر کام میں شریعت اور سنت کی پابندی کا امتیاز رکھے۔
- ۱۱- زیادہ وقت تنہائی میں رہے اگر لوگوں سے ملنا چاہئے تو لوگوں سے عاجزی اور اعتدالی کے ساتھ طے سب کی خدمت کرے اور ہرگز ہرگز اپنے کسی قول و فعل سے اپنی بڑائی نہ جتائے۔
- ۱۲- امیروں کی صحبت میں بہت کم بیٹھے۔
- ۱۳- بد بختوں اور بد فعلوں سے بہت دور بھاگے۔
- ۱۴- دوسروں کا عیب نہ دہمڑے بلکہ اپنے عیبوں پر نظر رکھے اور اپنی اصلاح کی کوشش میں لگا رہے۔
- ۱۵- نمازوں کو اچھی طرح اچھے وقت میں پابندی کے ساتھ پورا لگا کر پڑھے۔
- ۱۶- جو کچھ نقصان یا رنج و غم پیش آئے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانے اور اس پر صبر کرے اور یہ سمجھے کہ اس پر خداوند تعالیٰ کی طرف سے ثواب ملے گا اور اگر کوئی فائدہ حاصل ہو یا کوئی خوشی حاصل ہو تو اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس نفع اور خوشی کو میرے حق میں بھرتا ہے۔
- ۱۷- دل یا زبان سے ہر وقت خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے کسی وقت غافل نہ رہے کم از کم ہر دم یہ خیال رکھے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔
- ۱۸- جہاں تک ہو سکے دوسروں کو دین یا دنیا کا فائدہ پہنچاتا رہے اور ہرگز کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچائے۔
- ۱۹- غوراک میں مصروفی کی کرے کہ کمزور یا بیمار ہو جائے نہ اتنی دیوانی کرے کہ مہاراجہ میں سستی ہونے لگے۔
- ۲۰- اللہ تعالیٰ کے سوا کسی آدمی سے کوئی امید اور آس نہ لگائے اور ہرگز یہ خیال نہ رکھے کہ فلاں جگہ سے یا فلاں آدمی سے مجھے کوئی فائدہ مل جائے گا نہ ہی اللہ تعالیٰ سے آس لگائے رکھے اور اس عقیدہ پر بھروسہ کرے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو سب میرے کام آئیں گے اور اگر اللہ تعالیٰ نہیں چاہے گا تو کوئی میرے کام نہیں آ سکتا۔
- ۲۱- جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے محبوب کو چھپائے۔
- ۲۲- مہمانوں، مسافروں اور مالکوں و درویشوں کی خدمت کرے اور غریبوں و محتاجوں کی اپنی طاقت بھر دے۔

جیسے ہاؤز نہیں ہو جاتے اسی طرح میلاد شریف کے لئے بلا دہریے سے اس مجلس کو نہ جاکر اور بدعت نہیں کہا جاسکتا۔

اسی طرح میلاد شریف میں شہر بنی بائٹا بھی جائز ہے۔ مطہائی بائٹا مسلمانوں کے ساتھ ایک نیک سلوک اور احسان کرتا ہے۔ جب میلاد شریف کی مجلس جائز ہے تو مطہائی بائٹا جو ایک جائز اور نیک کام ہے اس مجلس کو نہ ہاؤز نہیں کر دے گا۔ میلاد شریف کی مجلس میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر صلوات و سلام کو مستحب فرمایا ہے اس لئے کھڑے ہو کر سلام پڑھنا یقیناً جائز اور ثواب کا کام ہے۔ بعض اکابر اولیاء کو میلاد شریف کی مجلس پاک میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ہے۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ضرور ہی اس مجلس میلاد شریف میں تشریف لاتے ہیں لیکن اگر وہ اپنے کسی اتنی پر اپنا خاص کرم فرمائیں اور تشریف لائیں تو یہ کوئی محال بات بھی نہیں۔ بہت سے غلاموں کو آٹے نانہ اور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انوار ہے ہوا اپنے دیدار انور سے شرف فرمایا ہے اور شرف فرماتے رہتے ہیں اور قیامت تک مشرف فرماتے رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حیات جاودانی عطا فرمائی ہے اور ان کو بڑی بڑی طاقتوں کا بادشاہ بنکے عہدہ دے دیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَابَارِكْ عَلٰی عَہْدِکَ سُلْطٰنِ الْغُلَامِیْنَ وَآلِہٖ وَآلِہٖ سَلَامٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُعِزُّ مَنِ ارَادَ۔

۲۔ رجبی شریف

۲۶۔ ۲۷ رجب کی معراج شریف کا بیان کرنے کے لئے جو جملہ کیا جاتا ہے اس کو رجبی شریف کی مجلس کہتے ہیں۔ میلاد شریف کی طرح یہ بھی بہت ہی مبارک جلسہ ہے اس جلسہ کو کرنے والے اور حاضرین و سامعین سب ثواب کے مستحق ہیں۔ عمار ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات اور ان کے معجزات میں سے ایک بہت ہی عظیم الشان معجزہ یعنی معراج جسمانی کا ذکر جمیل کس قدر خداوند عظیم کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا باعث ہوگا؟ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اور بڑے سے بڑے اجتماع کے ساتھ اس مجلس خیر و برکت کو منعقد کریں اور ذکر معراج سے بے لگے کثیر تعداد میں حاضر ہو کر انوار و برکات کی سحابتوں سے سرفراز ہوں اور اس مقدس راست میں نوافل پڑھ کر اور صدقہ و خیرات کر کے ثواب داریں کی دولتوں سے مالا مال ہوں۔

۳۔ گیارہویں شریف

۱۱۔ ۱۲ ربیع الاول کو حضرت نبوت اعظم سیدنا شیخ عبد اللہ اور جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فضائل و

موجود ہے اس کو بدعت اور ناجائز کہنا جہالت اور ہٹ دھرمی ہے۔ حدیث شریف سے بھی اس کا جائز ہونا ثابت ہے چنانچہ حضرت سعد بن عبادہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا جب انتقال ہو گیا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی (بہترین صدقہ ہے) تو حضور اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتوں کھدوایا (اور اسے اپنی ماں کی طرف منسوب کرتے ہوئے) کہا یہ کتوں سعد کی ماں کے لئے ہے (یعنی اس کا ثواب اس کی روح کو ملے)۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۱۶۹)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کسی بات کی وصیت نہ کر سکی۔ میرا گمان ہے کہ وہ انتقال کے وقت کچھ بول سکتی تو ضرور صدقہ دیتی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کی روح کو ثواب پہنچے گا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں پہنچے گا۔ (مسلم شریف ج ۱ ص ۳۲۳)

علامہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی شرح میں ارشاد فرمایا کہ: ”اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو میت کو اس کا فائدہ اور ثواب پہنچتا ہے اسی پر علامہ کا اتفاق ہے۔“ (لا نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۳۲۳)

اس کے علاوہ ابن دہان صدیقوں سے متعدد ذیل مسائل بھی نہایت ہی واضح طور پر ثابت ہوتے ہیں:

- ۱- میت کے ایصالِ ثواب کے لئے پانی بہترین صدقہ ہے، کتوں کھدوا کر یا غلہ کر یا سبیل لگا کر اس کا ثواب میت کو پہنچتا جائے۔
- ۲- میت کو کسی کار خیر کا ثواب بخشا جائے اور اچھا کام ہے چنانچہ فقیر مزنی پارہ نم ص ۱۱۳ پر ہے کہ: ”مرده ایک ڈوبنے والے کی طرح کسی قریا وری کے انتظام میں رہتا ہے ایسے وقت میں صدقات اور دعائیں اور فاتحہ اس کے بہت کام آتے ہیں انکی وجہ سے کہ لوگ ایک سال تک خصوصاً موت کے بعد ایک چلہ تک میت کو اس قسم کی امداد پہنچانے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔“
- ۳- ثواب بخشنے کے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے۔
- ۴- کھانا شیرینی وغیرہ سامنے رکھ کر فاتحہ دینا جائز ہے اس لئے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مرنے سے تیسرے دن بعد قرآن خوانی اور ذکر طیب پڑھا جاتا ہے اور کچھ بتاتے یا پتے یا مٹھاپیں تقسیم کی جاتی ہیں اور ان کا ثواب میت کی مدوح کو پہنچایا جاتا ہے چونکہ یہ ایصالِ ثواب کا ایک طریقہ ہے اس لئے جائز اور بہتر ہے لہذا اس کو کرنا چاہیے۔

چالیسویں اور برسی کی فاتحہ:

مرنے کے بعد چالیسویں دن بھی کچھ کھانا پکھا کر خیرات دیا کہیں کو کھلایا جاتا ہے اور قرآن خوانی بھی کی جاتی ہے اور اس کا ثواب میت کی مدوح کو پہنچایا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک برس بعد ہو جانے کے بعد بھی کھانوں اور سلامت وغیرہ کا ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے یہ سب جائز اور ثواب کے کام آتی لہذا ان کو کرتے رہنا چاہئے۔

شبِ برأت کی فاتحہ:

شبِ برأت میں طہرہ پکایا جاتا ہے اور اس پر فاتحہ تلائی جاتی ہے طہرہ پکانا بھی جائز ہے اور اس پر فاتحہ تلا نیا ایصالِ ثواب میں داخل ہے لہذا یہ بھی جائز ہے۔

کونڈوں کی فاتحہ:

رجب کے مہینے میں چاند یا کھیر پکا کر کونڈوں میں رکھتے ہیں اور حضرت جلال الدین بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی فاتحہ تلا تے ہیں۔ اسی طرح ماہِ رجب میں حضرت سیدنا امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایصالِ ثواب کرنے کے لئے پودوں کے کونڈے بھرے جاتے ہیں یہ سب جائز اور ثواب کے کام آتی مگر کونڈوں کی فاتحہ میں جاہلوں کا یہ فعل مذموم اور غری جہالت ہے کہ جہاں فاتحہ ہوتی ہے وہیں کھلاتے ہیں وہاں سے بچے نہیں دیتے یہ پابندیِ لفظ اور ہے جائے مگر یہ جاہلوں کا طریقہ عمل ہے پڑھے لکھے لوگوں میں یہ پابندی نہیں۔ اسی طرح کونڈوں کی فاتحہ کے وقت ایک کتاب ”داستانِ حبیب“ لوگ پڑھتے ہیں اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں لہذا اس کو نہیں پڑھنا چاہئے مگر فاتحہ تلا نا چاہئے کہ یہ جائز اور ثواب کا کام ہے۔

اسی طرح حضرت سیدنا خٹم اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ و حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرہ تمام بزرگانِ دین کی فاتحہ تلا نا جائز اور ثواب کا کام ہے۔ جو لوگ ان بزرگوں کی فاتحہ سے منع کرتے ہیں وہ درحقیقت ان بزرگوں کے دشمن ہیں لہذا ان کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہئے نہ

(۷)

تذکرہ صالحات

چند نیک عورتوں کا حال

یہی مائیں تھیں جن کی گود میں اسلام پلایا تھا
اسی فیرت سے انسان نور کے سانچے میں ڈھلایا تھا

جہاں تک مسائل اور اسلامی عادات و خصائل کا تعلق ہے اس کے بارے میں ہم ایک حد تک کافی لکھ چکے اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند عورتیں اسلام یعنی ان مقدس زوجوں کا نظریہ کرہ بھی تحریر کر دیں جو تاریخ اسلام میں صالحات (نیک زوجوں) کے لقب سے مشہور ہیں تاکہ آج کل کی ماؤں بہنوں کو ان کے واقعات اور ان کی مقدس زندگی کے مبارک حالات سے مہربت و نصیحت حاصل ہو اور یہ ان کے نقش قدم پر چل کر اپنی زندگی سنوار لیں اور دنیا و آخرت کی نیک مائیں سے سرخرو و سر بلند ہو جائیں ان کا علی احرام خواہ جن کی لذت نکاحوں کو ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس زوجوں کے ذکر جمیل سے شروع کرتے ہیں جو تمام امت کی مائیں ہیں اور جن کو تمام دنیا کی عورتوں میں یہ خصوصی شرف ملا ہے کہ انہیں ہسٹرنیٹ پر سونا نصیب ہوا اور وہ دن رات محبوب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور ان کی خدمت و محبت کے نور و برکات سے سرفراز ہوتی رہیں اور جن کی فضیلت و عظمت کا غلبہ پڑھتے ہوئے قرآن عظیم نے قیامت تک کے لئے یہ اعلان فرمادیا:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اَنْتَ خَيْرُ الْاَنْثٰى
یعنی اے نبی کی بیویا تمام جہان کی عورتوں
میں کوئی بھی تمہاری مثل نہیں ہے۔

۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پہلی بیوی اور رفیقہ حیات تھیں۔ یہ فاطمہ قریش کی بہت ہی باوقار اور ممتاز خاتون تھیں۔ ان کے والد کا نام خویلد بن اسد اور ان کی ماں کا نام

مرکا رو جہاں سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے بعد بہت سی عورتوں سے نکاح فرمایا لیکن حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت آخری مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب مبارک میں رہی کسی یہاں تک کہ ان کی وفات کے بعد جب بھی کوئی بکری ذبح ہوتی تو آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سسلیوں کے یہاں بھی ضرور گوشت بھیجا کرتے تھے اور ہمیشہ آپ بار بار حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر فرماتے رہتے تھے۔ اجرت سے عین برسی گیل غنیمہ برسی کی عمرہ کر باہ رمضان میں مکہ مکرمہ کے اندر فہوں نے وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان جنوں (جنت السعفی) میں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی قبر انور میں اتار کر اپنے مقدس ہاتھوں سے ان کو بہرہ خاک فرمایا۔ اس وقت تک نماز جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا اس لئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ پر نماز نہیں پڑھائی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات سے عین یا پانچ دن پہلے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ابوعالب کا الکال ہو گیا تھا۔ ابھی چچا کی وفات کے صدمہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قلب جڑک رہا تھا و علم سے غل حال ہی تھا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا الکال ہو گیا۔ اس سانحہ کا قلب مبارک پر اتنا زبردست صدمہ گزرا کہ آپ نے اس سال کا نام "عام الحزن" (علم کا سال) رکھ دیا۔

تبصرہ: حضرت ام المومنین بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مقدس زندگی سے ماں بہنوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے کہ انہوں نے کیسے ٹھن اور مشکلات کے دور میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا تن من و امن سب بکھڑا کر دیا اور سیدہ پیراؤ کر تمام مشکلات کا مقابلہ کیا اور پھاڑ کی طرح ایمان و عمل صالح پر بہت قدم رکھے اور مصائب و آلام کے طوفان میں نہایت ہی جاں نثاری کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دلجوئی اور تسکین قلب کا سامان کرتی رہیں اور ان کی قربانیاں اور نیا ہی میں ان کو یہ صلہ کر دے اللہ تعالیٰ کا سلام ان کے نام لے کر حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ مشکلات اور پریشانیوں میں اپنے شوہر کی دلجوئی اور تسلی دینے کی عادت خدا تعالیٰ کے نزدیک محبوب و پسندیدہ خصلت ہے لیکن انہوں نے اس زمانے میں مسلمان عورتیں اپنے شوہروں کی دلجوئی تو کہاں؟ اپنے شوہروں کو پریشان کرتی رہتی ہیں۔ ابھی طرح طرح کی فرمائشیں کر کے ابھی جھگڑا جھگڑا کر کے ابھی غصہ میں مبتلا ہوتے۔

ماؤ بہن! تمہیں خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ اپنے شوہروں کا دل نہ دکھاؤ اور ان کو پریشانیوں میں نہ لگا کر دکھاؤ۔ دے دو تو میں اپنے شوہروں کو تسلی دے کر ان کی دل جوئی کیا کرو۔

۲- حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بیوی اور تمام امت کی ماں ہیں ان کے باپ کا نام "زمرہ" اور ماں کا نام "شہیں بنت عمرو" ہے۔ یہ بھی قریش خاندان کی بہت ہی نامور اور معزز عورت تھیں۔ یہ پہلے اپنے چچا زبیر بھائی "سکران بن عمرو" سے عیاشی گئی تھیں اور اسلام کی شروعات ہی میں یہ دونوں یہاں ہی مسلمان ہو گئے اور کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حبشہ کو ہجرت بھی کر چکے تھے لیکن جب حبشہ سے واپس ہو کر وہاں یہاں ہی مکہ مکرمہ میں آ کر رہنے لگے تو ان کے شوہر کا انتقال ہو گیا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے بعد رات دن مغموم رہا کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت خولہ بنت خکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں یہ درخواست پیش کی کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضرت سودہ بنت زمرہ سے نکاح فرمالیں تاکہ آپ کا غامدہ مصیبت آ باد ہو جائے۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت ہی دیندار اور وفا شعار خاتون تھیں، بعد خدمت گزار بھی ہیں۔ آپ نے حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس غمگینانہ مشورہ کو قبول فرمایا چنانچہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ سے ہات چیت کر کے نسبت طے کرا دی اور نکاح ہو گیا اور یہ عمر بھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجیت کے شرف سے سرفراز رہیں اور جس والہانہ محبت و عقیدت کے ساتھ وفاداری و خدمت گزاری کا حق ادا کیا وہ ان کا بہت ہی شاندار کارنامہ ہے۔ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو کچھ کرا نہیںوں نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سے دیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ کسی عورت کو کچھ کرا مجھ کو یہ جس نہیں ہوتی تھی کہ میں بھی ویسی ہی ہوتی مگر میں حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جمالِ صورت و حسنِ سیرت کو کچھ کرا یہ تمنا کیا کرتی تھی کہ کاش میں بھی حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوتی۔ یہ اپنی دوسری قسم کی خوبیوں کے ساتھ بہت فاضل اور اہل درجہ کی تھیں۔

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں دراصلوں سے بھرا ہوا ایک قصبہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے اس قصبے کو دیکھ کر کہا کہ وہ بھلا کجگروں کے قصبے میں کہیں درہم بیچے جاتے ہیں؟ یہ کہا اور اٹھ کر اسی وقت ان تمام دراصلوں کو مدینہ منورہ کے فقراء و مساکین کو گھر میں بلا کر بانٹ دیا اور قصبہ خالی کر دیا۔ امام بخاری و امام ذہبی کا قول ہے کہ ۲۳ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی۔ لیکن واقعہی اور صاحب اکمال

کے نزدیک ان کی وفات کا سال ۵۴ء ہے مگر علامہ ابن حجر عسقلانی نے تقریباً ۵۳ء میں ان کی وفات کا سال ۵۵ء شوال کا مہینہ لکھا ہے۔ ان کی قبر منورہ مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہے۔

(ازہادی ج ۳ ص ۵۹۹)

تبصرہ: خود کرو کہ حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم کو بلند کیا اور کس طرح کاشانہ نبوت کو سنبھالا کہ قلب مبارک مطمئن ہو گیا اور پھر ان کی محبت رسول پر ایک نظر ڈالو کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشی کے لئے اپنی باری کا دل کس خوشی و ملی کے ساتھ اپنی سوت حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیا پھر ان کی فیاضی اور سخاوت بھی دیکھو وہ رسول سے بھرے ہوئے قلیے کو چند منٹوں میں ختم واد اور مساکین کے درمیان تقسیم کر دیا اور اپنے لئے ایک درہم بھی نہ لیا۔

ماؤ بھونا لہا تعالیٰ کے لئے ان امت کی ماؤں کے طرزد عمل سے سبق لیکھو اور نیک بیویوں کی فہرست میں ایسا نام لکھاؤ جسداور تجویز نہ کرو اور کام چر نہ بنو۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کی ماں کا نام ام رومان ہے۔ ان کا نکاح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قبل ہجرت مکہ مکرمہ میں ہوا تھا لیکن کاشانہ نبوت میں یہ مدینہ منورہ کے اندر شوال ۲ء میں آئیں یہ حضور اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبوبہ اور بہت ہی چاہتی بیوی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان کے بارے میں ارشاد ہے کہ کسی بیوی کے خلاف میں میرے کو یہی نہیں کہتی مگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جب میرے ساتھ نبوت کے سفر پر سوتی رہتی ہیں تو اس حالت میں بھی مجھ پر وہی بات رہتی ہے)۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۳۲)

فقہ حدیث کے علوم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کے درمیان ان کا درجہ بہت اونچا ہے بڑے بڑے صحابہ ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ عبادت میں بھی ان کا یہ عالم تھا کہ نماز تہجد کی بیچ پابند تھیں اور نفل روئے بہت زیادہ رکعتیں تھیں اس عبادت اور صدقات و خیرات کے معاملہ میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب بیویوں میں خاص طور پر بہت ممتاز تھیں۔ ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ کبھی سے ایک لاکھ درہم ان کے پاس آئے آپ نے اسی وقت ان سب درہموں کو خیرات کر دیا۔ اس دن وہ دروازہ دار تھیں اس لئے عرض کیا آپ نے سب درہموں کو ہاتھ دیا اور ایک درہم بھی آپ نے باقی نہیں رکھا کہ اس سے آپ کو شت ٹریڈ کروڑہا غنہ کر گئیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم نے

پہلے کہا ہوتا تو میں ایک درہم کا گوشت منگوا لیتی۔ آپ کے لٹائیکل میں بہت سی حدیثیں آئی تھیں۔ عدا
رمضان المبارک منگل کی رات میں ۵۵ھ یا ۵۸ھ مدینہ منورہ کے اندر آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز چھانوہ چڑھائی اور رات میں دوسری ازواج مطہرات کے
پہلو میں جنت البقیع کے اندر دفن ہو گئیں۔ (ذکر جلی ج ۳، ص ۲۳۲ وغیرہ)

۴۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس بیوی اور امت کی ماؤں میں سے تھیں۔ یہ حضرت امیر
المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بلکہ اقبال صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ کا نام زینب بنت مطلقہ
ہے جو ایک مشہور صحابیہ تھیں۔ یہ پہلے حضرت عقیس بن حذافہ بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور
میں ان کی دونوں ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تھے مگر ان کے شوہر جنگ احد میں دشمنی ہو کر وفات پا
گئے تو میں سمعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے بھی نکاح فرمایا۔ یہ بھی بہت ہی شاعرانہ
ہست اور سلی عورت تھیں اور فہم فراست اور حق گوئی کا خیر جزا بل میں اپنے والد کا حراج پانا تھا اکثر روزہ دار
رہا کرتی تھیں اور تلاوت قرآن مجید اور دوسری قسم قسم کی مہاتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ عبادت گزار
ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ و حدیث کے علوم میں بھی بہت معلومات رکھتی تھیں۔ شعبان ۳۵ھ میں مدینہ
منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی۔ حاکم مدینہ مروان بن حکم نے نماز چھانوہ چڑھائی اور ان کے بچھیلنے نے قبر
میں اجارا اور جنت البقیع میں دفن ہو گئیں ابوقت وفات ان کی عمر ساٹھ یا تریسٹھ برس کی تھی۔ (ذکر جلی ج ۳،
ص ۲۳۹ تا ۲۴۸)

تبصرہ: مگر یہ کام جدا سنہا لے ہوئے روز اضافی عبادت بھی کرنی پھر حدیث و فقہ کے علوم میں بھی
مہارت حاصل کرنی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویاں آرام پسند اور
کھیل کود میں زندگی بسر کرنے والی نہیں تھیں بلکہ دن رات کا ایک منٹ بھی وہ ضائع نہیں کرتی تھیں اور دن
رات گھر کے کام کاج یا عبادت یا شوہر کی خدمت یا علم حاصل کرنے میں مصروف رہا کرتی تھیں۔ سبحان
اللہ ان خوش نصیب بیویوں کی زندگی نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں ہونے کی برکت سے کتنی
مقدس کس قدر پاکیزہ اور کس حدچہ نورانی زندگی تھی۔ ماں بہنو کا کش قہار زندگی میں بھی امت کی
ماؤں کی زندگی کی چمک دمک یا اگلی ہی بھی جھلک ہوتی تو قہار زندگی جنت کا موتہ بن جاتی اور قہار
گود میں ایسے بچے اور بچیاں پرورش پاتے۔ جن کی اسلامی شان اور زاہدانہ زندگی کی عظمت کو دیکھ کر
آسمانوں کے فرشتے دعا کرتے اور جنت کی حوریں قہارے لئے آمین کہتیں مگر ہائے افسوس کہ تم کھواچھا

کھانے اچھا لباس اور بڑا سنگھار کر کے چنگ پر دن رات لیٹے ریڈ پیکا گاٹا سٹنے سے اتنی فرصت ہی کہاں کر تم ان امت کی ماؤں کے نقش قدم پر چلو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے گا اس دعا کے سوا ہم تمہارے لئے اور کیا کر سکتے ہیں؟ کاش اتم ہماری ان جملہ سادہ نصیحتوں پر عمل کر کے اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لو اور امت کی نیک جہیوں کی نموست میں اپنا نام لکھا کر دونوں جہان میں سرخرو ہو جاؤ۔

۵۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کا نام خدا اور کنیت اُم سلمہ ہے لیکن یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام "حذیفہ" یا "سہیل" اور ان کی والدہ "عاتکہ بنت عامر" ہیں۔ یہ پہلے ابو سلمہ عبداللہ بن اسد سے بیاہی گئی تھیں اور یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہو کر پہلے حبشہ ہجرت کر گئے۔ پھر حبشہ سے مکہ معظمہ چلے آئے اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ابو سلمہ نے اونٹ پر کھادو باندھا اور بی بی اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ پر سوار کرایا اور وہ اپنے دودھ پیتے بچے کو گود میں لے کر اونٹ پر چڑھ گئیں تو ایک دم حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمکہ والے جو بنو نضیرہ وڑ پڑے اور ان لوگوں نے یہ کہہ کر کہارے خاندان کی لڑکی مدینہ نہیں جا سکتی حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اونٹ سے اتار ڈالا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو سلمہ کے خاندان والوں کو غش آ گیا اور ان لوگوں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود سے بچے کو چھین لیا اور یہ کہا کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کا ہے اس لئے ہم اس بچے کو ہرگز ہرگز تمہارے پاس نہیں رہنے دیں گے۔ اس طرح بیوی اور بچہ دونوں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جدا ہو گئے مگر حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کا ارادہ نہیں چھوڑا بلکہ بیوی اور بچہ دونوں خدا تعالیٰ کے سپرد کر کے تنہا مدینہ منورہ چلے گئے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شوہر اور بچے کی جدائی پر دن رات رونا کرتی تھیں۔ ان کا یہ حال دیکھ کر ان کے ایک چچا زاد بھائی کو درجہ آ گیا اور اس نے بنو نضیرہ کو سمجھایا کہ اس غریب صورت کو تم لوگوں نے اس کے شوہر اور بچے سے کیوں جدا کر رکھا ہے؟ کیا تم لوگ یہ نہیں دیکھ رہے ہو کہ وہ ایک بھڑکی چٹان پر ایک ہلکتے سے اکیلی بیٹھی ہوئی ہے اور شوہر کی جدائی میں رونا کرتی ہے؟ آخر بنو نضیرہ کے لوگ اس پر دُعا مند ہو گئے کہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچے کو لے کر اپنے شوہر کے پاس مدینہ منورہ چلی جائے۔ پھر حضرت ابو سلمہ کے خاندان والوں نے بھی بچہ کو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کر دیا اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچے کو گود میں لے کر ہجرت کے ارادہ سے اونٹ پر سوار ہو گئیں مگر جب "مقام عظیم میں پہنچیں تو حاکم بن عمرو اساتہ میں ملا جو مکہ کا ماہر ایک نہایت ہی شریف انسان تھا اس نے پوچھا کہ اُم سلمہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں

نے کہا کہ میں اپنے شوہر کے پاس مدینہ منورہ جا رہی ہوں۔ اس نے کہا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی دوسرا نہیں ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ورد بھری آواز میں جواب دیا: میرے ساتھ میرے اللہ اور میرے اس بچے کے ساتھ دوسرا کوئی نہیں ہے۔ یہ سن کر عثمان بن طلحہ کو شرفاً نہ جھپٹا گیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالیٰ کی قسم میرے لئے یہ ذی ب نہیں دیا کہ تمہارے جیسی ایک شریف ذوالی اور ایک شریف انسان کی بیوی کو تنہا چھوڑ دوں یہ کہہ کر اس نے اونٹ کی مہار اپنے ہاتھ میں لی اور پیڈل چلنے لگا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم میں نے عثمان بن طلحہ سے زیادہ شریف کسی عرب کو نہیں پایا جب ہم کسی منزل پر اترتے تو وہ الگ دور جا کر کسی درخت کے نیچے سو جتا اور میں اپنے اونٹ پر سوار ہوتی پھر چلنے کے وقت وہ اونٹ کی مہار ہاتھ میں لے کر پیڈل چلنے لگتا اسی طرح اس نے مجھے قانک پہنچا دیا اور یہ کہہ کر واپس مکہ چلا گیا کہ اب تم چلی جاؤ تمہارا شوہر اسی گاؤں میں ہے۔

چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخیریت مدینہ پہنچی گئیں۔ (ذرقانی ج ۳ ص ۲۳۹)

پھر وہیں یہاں بیوی مدینہ منورہ میں رہنے لگے چند بچے بھی ہو گئے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی ہیکسی میں پڑ گئیں چند چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ بیوی کی زندگی بسر کرنا دشوار ہو گیا ان کا یہ حال زاد رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور بچوں کو اپنی پرورش میں لے لیا۔ اس طرح یہ حضور علیہ السلام کے گھر آ گئیں اور تمام امت کی ماں بن گئیں۔ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عقل و فہم و علم و عمل و پخت و شجاعت کے کمال کا ایک بے مثال نمونہ تھیں اور نقد و حدیث کی معلومات کا یہ عالم تھا کہ جن سوائے ستر حدیثیں انہیں ذہانی یاد تھیں۔ مدینہ منورہ میں چھ ماہی برس کی عمر پر حکومت پائی۔ ان کے وصال کے سال میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض مورخین نے ۵۳ھ بعض نے ۵۹ھ بعض نے ۶۲ھ لکھا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کا انتقال ۶۳ھ کے بعد ہوا ہے۔ ان کی قبر مبارک جنت البقیع میں ہے۔ (ذرقانی ج ۳ ص ۲۳۸ تا ۲۴۲)

تبصرہ: اللہ اکبر! حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی سب سے زیادہ مستند و مستحکم جہاں بی بی جوش اسلامی نواہد از زندگی و علم و عمل و محنت و جفا کشی و عقل و فہم کا ایک ایسا شاہکار ہے جس کی مثال مشکل ہی سے مل سکے گی۔ ان کے کارناموں اور بہادری کی داستانوں کو تاریخ اسلام کے اوراق میں پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ اسے آسمان بول دے زمین جتا کیا تم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی شیر دل اور ہیکر ایمان و عورت کو ان سے پہلے کبھی دیکھا تھا؟

ماؤ بہنو قائم پیار سے نبی کی پیاری بیبیوں کی زندگی سے سبق حاصل کرو اور خدا تعالیٰ کے لئے سوچو کہ وہ کیا تھیں؟ اور تم کیا ہو؟ تم بھی مسلمان عورت ہو خدا تعالیٰ کے لئے کچھ تو ان کی زندگی کی جھلک

۶۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ سردار مکہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت امیر مہاجرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن تھیں۔ ان کی ماں "منہبہ بنت حاسم" تھیں جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن بھی تھیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح پہلے عبید اللہ بن جحش سے ہوا تھا اور میاں بچی دونوں اسلام قبول کر کے حبش کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے تھے مگر حبشہ جا کر عبید اللہ بن جحش نصرانی ہو گیا اور عیسائیوں کی صحبت میں شراب پیتے پیتے مر گیا لیکن ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے ایمان پر قائم رہیں اور بڑی بہادری کے ساتھ مصائب و مشکلات کا مقابلہ کرتی رہیں۔ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر ہوئی تو قلب ہلکا ہوا آپ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی دلجوئی کے لئے حبشہ بھیجا اور نہایت بادشاہ حبشہ کے نام خط بھیجا کہ تم میرے وکیل بن کر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ میرا نکاح کر دو۔ نہایت بادشاہ نے اپنی لوطی "کبرہ" کے دربار میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیٹا حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا۔ جب حضرت ابی بنی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خوشخبری کا یہام سنا تو خوش ہو کر ابرہہ لوطی کو انعام کے طور پر اپنا زینچہ اتار کر دے دیا۔ پھر اپنے ماموں زاد بھائی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا کر نہایت بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے بہت سے مہاجرین کو جمع کر کے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کر دیا اور پھر اپنے پاس سے لاد کر دیا اور پھر پورے اعزاز کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیج دیا اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بیوی اور تمام مسلمانوں کی ماں بن کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خانہ نبوت میں رہنے لگیں۔ یہ سخاوت و سخاوت اور امانت و امانت کے ساتھ بہت سی قوی ایمان والی تھیں۔

ایک مرتبہ ان کے باپ ابوسفیان جو ابھی کافر تھے مدینہ منورہ میں ان کے گھر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہسٹ پر بیٹھ گئے۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارا ابھی باپ کی پرواہ نہیں کی اور باپ کو ہسٹ سے اٹھا دیا اور کہا کہ میں ہرگز یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ ایک ناپاک مشرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس پاک ہسٹ پر بیٹھے۔ اسی طرح ان کے جوش ایمانی اور جذبہ اسلامی کے واقعات عجیب و غریب ہیں جو تاریخوں میں لکھے ہوئے ہیں بہت سی دوسری باتیں اور کچھ محدث تھیں بہت

کی احادیث بھی یاد رکھیں اور انتہائی مہارت گزرا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے احتیاج خدمت گزرا اور وہاں درجی تھیں۔ ۳۳ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کی وفات ہوئی اور جنت البقیع کے قبرستان میں دوسری ازواج مطہرات کے خلیفہ میں دفن ہوئیں۔ (ذوالقح ۳ ص ۳۳۲ ودارالحدیث ج ۲ ص ۳۸۱)

تبصرہ: اللہ اکبر! حضرت بی بی ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زندگی کتنی حیرت خیز اور تعجب انگیز ہے۔ سردارِ مکہ کی شہزادی ہو کر دین کے لئے اپنا وطن چھوڑ کر حبش کی دور دراز جگہ میں ہجرت کر کے پہلی جاتی تھیں اور پتا گزیرنے کی ایک جمود پڑی میں رہنے لگتی ہیں۔ پھر بالکل ناگہاں یہ مصیبت کا پھاڑ ٹوٹ پڑتا ہے کہ شوہر جو پردیس کی زمین میں تھا ایک سہارا تھا۔ جیسائی ہو کر الگ تنگ ہو گیا اور کوئی دوسرا سہارا نہ رہ گیا مگر ایسے بزرگ اور خطرناک وقت میں بھی ان کا قدم نہیں ڈگنکا یا اور پہاڑ کی طرح دین اسلام پر قائم رہیں۔ اک ذرا بھی ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا نہ انہوں نے اپنے کافر باپ کو یا کوئی ناپسند کا فر بھائیوں اور بھتیجیوں سے کوئی مدد طلب کی! خدا تعالیٰ پر توکل کر کے ایک مائوس پردیس کی زمین پر پڑی خدا تعالیٰ کی مہارت میں لگی رہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت نے ان کی دستگیری کی اور بالکل اچانک خداوند قدوس نے ان کو اپنے محبوب کی محبوبہ بی بی اور ساری امت کی ماں بنادیا کہ قیامت تک ساری دنیا ان کو ام المومنین (مومنوں کی ماں) کہہ کر پکارتی رہے گی اور قیامت میں بھی ساری خدائی خدا تعالیٰ کے اس فضل و کرم کا شواہد دیکھے گی۔

اے مسلمان! حوروں کو نکھوایان پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا اور خدا تعالیٰ پر توکل کرنے کا بھل نہ کرنا جیسا کہ اس قدر لفظ ہوتا ہے؟ اور یہ تو دنیا میں اجر ملتا ہے! بھی آخرت میں ان کو کیا کیا اجر ملے گا؟ اور کیسے کیسے درجات کی بادشاہی ملے گی؟ اس کو خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ہم لوگ تو ان درجوں اور مرتبوں کی بلندی و عظمت کو سوچ بھی نہیں سکتے۔ اللہ اعلم! اللہ اعلم۔

۷۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی امیرہ بنت عہدا ؑ کی بیٹی ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا کو، سلام اور صفائی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا لیکن خدا تعالیٰ کی شان کہ یہاں بیوی میں ہوا نہ ہو سکا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو طلاق دے دی۔ جب ان کی عدت گزر گئی تو وہاں تک ایک دن یہاں بیت اتر پڑی کہ:

تبصرہ: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس سے کس قدر وابہانہ محبت اور عشق تھا کہ انہوں نے نکاح کی خبر سن کر اپنا سارا زیور خوشخبری سنالے والی لوٹڑی کو دے دیا اور سجدہ شکر ادا کیا اور غوثی میں دو ماہ لگا کر درود و نذر چلی۔ پھر زانیہ کی عداوت پر بھی ایک نظر ڈالو کہ شہنشاہ دارین علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملک ہو کر اپنے ہاتھ کی عمرو دھندلادی سے جو کچھ کھایا کرتی تھیں وہ فقراء و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں اور صرف اسی لئے محبت و مشقت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی امداد کریں۔ اللہ انھیں اہمیت رسول ﷺ اور مسکن نواری و غریب پروری کے یہ جذبات تمام مسلمان عورتوں کے لئے نصحت آموز اور قابل تقلید شاہکار ہیں۔ خداوند کریم سب عورتوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۸۔ حضرت زینب بنت خزیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بچپن ہی سے بہت سخی تھیں غریبوں اور مسکینوں کو صحت و صحت و صحت دیکھا یا کھلایا کرتی تھیں اس لئے لوگ ان کو "مہم المساکین" (مسکینوں کی ماں) کہا کرتے تھے۔ پہلے مشہور صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح ہوا لیکن جب وہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سن ۳ھ میں ان سے نکاح کر لیا یا ام المساکین کی جگہ ام المومنین کہلانے لگیں مگر یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کے بعد صرف دو تین مہینے زندہ رہیں اور ربيع الاول سن ۴ھ میں یہ مقام مدینہ منورہ و وفات پا گئیں اور جنت البقیع میں ازواج مطہرات کے پہلو میں مدفون ہو گئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی وفات تک ان سے بیحد خوش رہے اور ان کی وفات کا قلب نازک پر بڑا صدمہ گزرا۔ یہ ماں کی جانب سے حضرت ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ ان کی وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی بہن حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ (ذرا حلی ج ۳ ص ۲۳۹)

۹۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان کے والد کا نام حادث بن حزن اور ان کی والدہ وند بنت نوف ہیں۔ پہلے ان کا نام "برہ" تھا مگر جب یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں آ گئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ (برکت والی) کر رکھ دیا۔ سن ۷ھ میں ام المومنین بی بی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور مقام صرف میں یہ مکلی عربیہ ستر نبوت پر سوئیں۔ کل چھترہ عیشیں ان سے مروی ہیں۔ ان کے احوال کے سال میں اختلاف ہے۔ بعض نے سن ۵۱ھ بعض نے ۶۱ھ لکھا لیکن ابن ابی اسحق کا

قول ہے کہ ۳۳۔ میں ان کی وفات مقام "سرف" میں ہوئی۔ جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بلند آواز سے فرمایا کہ اے لوگو! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی ہیں! جنازہ بہت آہستہ آہستہ لے کر چلو اور ان کی لاش مقدس کو ہلنے نہ دو۔ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت یسوعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مقام "سرف" میں اسی جھیر کے اعدہ دفن کیا جس میں مکلی باران کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی قربت سے سر فراد فرمایا تھا۔ (ذکر قاتی ج ۳ ص ۵۳ ۵۴ و ترمذی ج ۱ ص ۱۰۴)

تبصرہ: حضرت یسوعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اچھائی محبت بلکہ عشق تھا۔ انہوں نے خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کی تمنا ظاہر کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ میں اپنی جان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہبہ کرتی ہوں اور مجھے مہر لینے کی بھی کوئی خواہش نہیں ہے چنانچہ قرآن مجید میں ایک آیت بھی اس کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ ہاں بہنو ایکہ لو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بیویوں کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہیں واپس نہ لو کہیں تمہیں۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیا کہنا؟ ان امت کی ماؤں کے ایمان کی نورانیت کا۔

۱۰۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ بنی مصطلق کے سرورہا عظیم حارث بن خراہ کی بیٹی ہیں۔ غزوہ بدر پہنچ میں ان کا سارا قبیلہ گرفتار ہو کر مسلمانوں کے ہاتھوں میں قیدی بن چکا تھا اور سب مسلمانوں کے لوطی غلام بن چکے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح فرمایا تو حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی دوسرے کی کوئی اچھا نہ رہی جب اسلامی لشکر میں یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو تمام کھادیں اسلام یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ جس خاندان میں ہمارے رسول نے نکاح فرمایا اس خاندان کا کوئی فرد لوطی غلام نہیں رہ سکتا چنانچہ اس خاندان کے چھ لوطی غلام مسلمانوں کے قبضہ میں تھے سب کے سب آزاد کر دیے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ دنیا میں کسی عورت کا نکاح حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح سے زیادہ مبارک ثابت نہیں ہوا کیونکہ اس نکاح کی وجہ سے تمام خاندان بنی مصطلق کو نکاح سے نہایت ملی گئی۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے میرے قہقہے میں آنے سے پہلے میں نے خواب دیکھا تھا کہ میرے منورہ کی جانب سے ایک چاند چلتا ہوا آیا اور میری گود میں گر پڑا۔

میں نے کسی سے اس خواب کا ذکر نہیں کیا لیکن جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے نکاح فرمایا تو میں نے بھولایا کہ یہی میرے اس خواب کی تعبیر ہے۔ ان کا اصلی نام ”برہ“ تھا مگر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام ”جویریہ“ رکھ دیا۔ ان کے دو بھائی عمرو بن حارث و عبد اللہ بن حارث اور ان کی ایک بہن عمرو بنت حارث نے بھی اسلام قبول کر کے صحابہ کا کاشرف پایا۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی عبادت گزار اور دھارم تھیں۔ نماز فجر سے نماز چاشت تک ہمیشہ اپنے دلچسپوں میں مشغول رہا کرتی تھیں۔ سن ۵۰ھ میں بخضہ یمن کی عمر میں وفات پائی۔ حاکم مدینہ مردان نے ان کی نماز چارہ پڑھائی اور یہ جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں۔ (عاریع النبی ۶ ج ۲، ص ۸۱ و ذوالقنی ۳ ج ۳، ص ۲۵۵)

تعبیر: ان کا زندگی بھر کا یہ معمول تھا کہ نماز فجر سے نماز چاشت تک بیٹ لگا تار کر لیتی اور دلچسپوں میں مشغول رہتا یا ان محدثوں کے لئے تازیانہ مہرے ہے جو نماز چاشت تک سوئی رہتی ہیں۔ اللہ اکبر! نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دنیاں اتنی عبادت گزار اور دھارم اور متبیوں کا یہ حال ہزار گناؤں کا تو بڑھتا ہی کیا؟ فرمائیں سے بھی چیز ہر ملک لئے دن رات طرح طرح کے مٹا ہوں کے آزار میں گرفتار الٹی تو پٹائی میری بناؤ۔

۱۱۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ خیمہ کے سردار اعظم ”حیی بن اخطب“ کی بیٹی اور قبیلہ بنو نضیر کے رئیس اعظم ”سکانه بن اخیق“ کی بیٹی تھیں جو ”جنگ خیبر“ میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے۔ یہ خیمہ کے لہو ہیں میں گرفتار ہو کر آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی خاموشی عزت و وسعت کا خیال فرما کر اپنی ازواج مطہرات اور دست کی ماؤں میں شامل فرمایا۔ جنگ خیبر سے واپسی میں تین دنوں تک منزل صحبہ میں آپ نے ان کو اپنے خیمہ کے اندر اپنی قربت سے سرفراز فرمایا اور ان کے دلچسپوں میں بھروسہ رکھی۔ خیبر کا مالیدہ آپ نے صحابہ کرام کو بٹھرایا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو پتہ کھدیا تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس قدر غصہ میں بھر کر ڈانٹا کہ کبھی بھی ان کو اتنا نہیں ڈانٹا تھا۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو ”بیہوش“ کھدیا تو یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر اس قدر غصہ ہو گئے کہ دو تین ماہ تک ان کے بستر پر قدم نہیں رکھا۔ یہ بہت ہی عبادت گزار اور دھارم ہونے کے

ساتھ ساتھ حدیث و فقہ دیکھنے کا بھی جذبہ رکھتی تھیں، چنانچہ دس حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں۔ ان کی وفات کے سال میں اختلاف ہے۔ واقفی نے ۵۵۰ھ (۱۱۵۴ء) لکھا ہے۔ یہ بھی مدینہ کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ (مدارج المنہ ج ۲ ص ۸۳ ۸۴ و راجعی ج ۳ ص ۲۵۹)

تبصرہ: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اس بنا پر عود نکاح فرمایا تاکہ ان کے خاندانی اعزاز و اکرام میں کوئی کمی نہ ہوتے پائے۔ تم غور سے دیکھو گے تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زیادہ تر جن جن عورتوں سے نکاح فرمایا وہ کسی نہ کسی دینی مصلحت ہی کی بنا پر ہوا۔ کچھ عورتوں کی بیکی پر غم فرما کر اور کچھ عورتوں کے خاندانی اعزاز و اکرام کو بچانے کے لئے کچھ عورتوں سے اس بنا پر نکاح فرمایا کہ وہ رائج و فہم کے عہدوں سے نڈھال تھیں لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے دلوں پر مرہم رکھنے کے لئے ان کو اعزاز بخش دیا کہ اپنی ازواج مطہرات میں ان کو شامل کر دیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حتی عورتوں سے نکاح فرمایا ہرگز ہرگز اپنی طواعت و رضائی کی بنا پر نہیں تھا اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کوئی بھی کنواری نہیں تھیں بلکہ سب عمر رازحہ تھیں، حالانکہ اگر حضور اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فراہم فرماتے تو کون سی ایسی کنواری لڑکی تھی جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کرنے کی تمنا میں نہ کرتی، مگر یہ بات کاویہ معاملہ ہے کہ شہنشاہِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی قول و فعل کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ہوا جو دین اور دین کی بھلائی کے لئے نہ ہو آپ نے جو کہا اور جو کیا سب دین ہی کے لئے کیا بلکہ آپ نے جو کیا اور جو کہا وہی دین ہے بلکہ آپ کی ذات اکرم ہی محمد دین ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یہ حضور اکرم شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ گیارہ ازواج مطہرات ہیں جن پر تمام مومنین کا اتفاق ہے۔ ان کا مختصر ذکر ہم نے پڑھ لیا۔ اگر مفصل حال پڑھنا ہو تو ہماری کتاب ”سیرۃ المصطفیٰ“ پڑھو۔

اب ہم حضور سلطانِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان چار شیخہ بیویوں کا مختصر ذکر کرتے ہیں جو صالحات اور نیک بیویوں کی لڑی میں آباد مومنین کی طرح چمک رہی ہیں۔

۱۲۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی شیخہ لڑکی ہیں جو اعلانِ نبوت سے دس سال تک مکہ میں پیدا ہوئیں۔ یہ اچھائے اسلام ہی میں مسلمان ہو گئی تھیں اور جنگِ بدر کے بعد حضور انور صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مکہ سے مدینہ بلا لیا تھا۔ مکہ میں کافروں نے ان پر جو جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے ان کا توپ چٹا ہی کیا۔ مدہ ہو گئی کہ جب یہ ہجرت کے ارادہ سے لاٹھ پر سوار ہو کر مکہ سے باہر نکلیں تو کافروں نے ان کا راستہ روک لیا اور ایک بد نصیب کافر جو بڑا ہی ظالم تھا یعنی ہمارے بنی الاسود اس نے نیزہ مار کر ان کو لاٹھ سے زمین پر گرا دیا جس کے صدمہ سے ان کا حمل ساقط ہو گیا۔ پیدائش کر ان کے دواہز ”کنانہ“ کو جو اگرچہ کافر تھا ایک دم پیش آ گیا۔ اور اس نے جنگ کے لئے حیر کان اٹھالیا۔ یہاں تک کہ اس کو یوسفیان نے درمیان میں پڑ کر راستہ صاف کر دیا اور یہ مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو اس واقعہ سے بڑی چوٹ لگی چنانچہ آپ نے ان کے فضائل میں یہ ارشاد فرمایا:

ہیں الفضل بنی النبی صلیت علیہ
یہ میری نظیروں میں اس اعتبار سے بہت
فضیلت والی ہے کہ میری طرف ہجرت کرنے
میں اتنی بڑی مصیبت اٹھائی۔

مکرم ان کے بعد ان کے شوہر حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے اور دونوں ایک ساتھ رہنے لگے ان کی اولاد میں ایک لڑکا جن کا نام ”علی“ تھا اور ایک لڑکی جن کا نام امہ تھا زعمہ رہے۔ اسی صبا کر کا قول ہے کہ ”علی“ جنگ یرموک میں شہید ہو گئے۔ حضرت امہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدصورتی تھی۔ بادشاہ حبشہ نے خوف میں ایک جوڑا اور ایک قیمتی انگوٹھی دربار نبوت میں بھیجی تو آپ نے یہ انگوٹھی حضرت امہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمائی۔ اسی طرح کسی نے ایک مرتبہ بہت ہی قیمتی اور اچھائی خوبصورت ایک ہار عطا کیا تو سب بیچیاں یہ سمجھتی تھیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈالیں گے مگر آپ نے یہ فرمایا کہ میں یہ ہار اس کو پہناؤں گا جو میرے گھر والوں میں مجھ کو سب سے زیادہ پیاری ہے یہ فرما کر آپ نے یہ قیمتی ہار اپنی نواسی حضرت امہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلے میں ڈال دیا۔ ۸ھ میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجر کے طور پر لہجہ تنہید شریف ان کے نقس میں دے دیا اور نماز جنازہ پڑھا کر خود اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کو قبر میں اتار دیا ان کی قبر شریف بھی جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔ (الرحقانی ج ۲ ص ۱۹۵ تا ۱۹۷)

تبصرہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اسلام لانے کی بنا پر کافروں نے آپ کی ساجھوادی کو جس قدر تباہ اور کھو دیا اس سے مسلمان بیویوں کو سخت لینا چاہئے کہ کافروں اور عاتلوں کے ظلم پر صبر کرنا ہمارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور رسول کے گھر والوں کی سنت ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں دین کے

لئے تکلیف اٹھانا اور برداشت کرنا بہت بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

۱۳۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اعلانِ نبوت سے سات برس قبل جبکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر شریف کا بیسویں سال تھا۔ یہ کہ معظمہ میں پیدا ہوئیں۔ پہلے ان کا کالاج اہلب کے بیٹے ”عقبہ“ سے ہوا تھا مگر ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی تھی کہ سورۃ جت یہ انازل ہوئی۔ اس قصہ میں اہلب کے بیٹے عقبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی۔ اس کے بعد حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا کالاج کر دیا۔ ان دونوں میاں بیوی نے حبش کی طرف ہجرت یہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور دونوں صاحبِ لکھڑ تھیں (دو ہجرتوں والے) کے معزز لقب سے سرفراز ہوئے۔

جنگِ بدر کے دنوں میں حضرت رقیہ نے زیادہ چار تھیں چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی چار داری کے لئے مدینہ منورہ دے جانے کا حکم دے دیا اور جنگِ بدر میں جانے سے روک دیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس دن جنگِ بدر میں فتحِ مبین کی خوشخبری لے کر مدینہ طیبہ پہنچے اسی دن ان بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی برس کی عمر پا کر مدینہ منورہ میں انتقال کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگِ بدر کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو سکے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ جنگِ بدر میں شریک نہیں ہوئے مگر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو جنگِ بدر کے مجاہدین میں شمار فرمایا اور مجاہدین کے برابر مالِ فیتہ میں سے حصہ بھی عطا فرمایا۔ حضرت بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حکمِ مبارک سے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام ”عبداللہ“ تھا مگر وہ اپنی والدہ کی وفات کے بعد ۳۷ میں وفات پا گئے۔ بی بی رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر بھی جنت البقیع میں ہے۔

(ذرائع ج ۳ ص ۱۹۸)

۱۴۔ حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی پہلے اہلب کے دوسرے بیٹے صحیحہ سے بیاہی گئی تھیں مگر سورۃ جت یہاں اہلب کی برائی من کر ”صحیحہ“ اس قدر پیش میں آ گیا کہ اس نے گستاخی کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھٹ کر آپ کے بیواہن شریف کو مجاہدین اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طلاق دے دی۔ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلبِ نازک پر اس گستاخی اور بے ادبی سے انتہائی


مدد گزار اور جوشِ علم سے آپ کی زبان مہارک سے بہ اختیار یہ الفاظ نکل گئے کہ:
یا اللہ اپنے نکوئوں میں سے کسی کئے کو اس پر مسلماً فرما دے۔

اس دعا پر نبوی کا یہ اثر ہوا کہ ملک شام کے راستے میں یہ قافلہ کے بیچ میں سو یا تھا اور ابلیس کا قہر
والوں کے ساتھ پہرہ سے رہا تھا مگر پانچ ایک شیر آ یا اور صحیحہ کے سر کو چبا گیا اور وہ مر گیا۔ حضرت بی
بی رقیہ کی وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
تلاخ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کر دیا مگر ان کے حکم مہارک سے کوئی ہولہ انہیں ہوئی۔ ۹
۱۰ میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہو گئی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی نماز
چھارہ ہجری سال اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ان کو دفن فرمایا۔ (ذریعہ ج ۲ ص ۲۰۰)

۱۵۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ جلالی اور لازلی
شہزادی ہیں ان کا نام فاطمہ اور لقب زہرا اور جزل ہے۔ اللہ اکبر! ان کے فضائل اور مناقب اور ان کے
درجات و مراتب کا کیا کہنا؟ محدثوں میں بکثرت ان کے فضائل اور بزرگوں کا ذکر ہے جن کو مفصل ہم
نے اپنی کتاب ”عقائد تفسیریہ“ میں لکھا ہے۔ ۲۰ میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا
تلاخ ہوا اور ان کے حکم مہارک سے جن صاحبزادگان حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و حضرت حسن
اور جن صاحبزادوں زینب ام کلثوم و رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و عمن پیدا ہوئیں۔ حضرت حسن اور رقیہ
(رضی اللہ تعالیٰ عنہما) تو بچپن میں ہی وفات پا گئے حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی امیر
المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن کے حکم مہارک سے ایک فرزند حضرت زید اور ایک
صاحبزادی حضرت رقیہ کی پیدائش ہوئی اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضرت عبداللہ
بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہوئی جن کے فرزند حضرت عون و محمد کریم پیدا ہوئے۔ حضور اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے چھ مہینے بعد ۳۰ رمضان ۱۱ھ منگل کی رات میں آپ کی وفات ہوئی اور
جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (درج المصنف ج ۲ ص ۳۶۱ و ذریعہ ج ۲ ص ۲۰۰ وغیرہ)

۱۶۔ حضرت صفیہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پہلی اور حقیقی صحابی حضرت زہرا بنت ابی طالب رضی
اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ہیں۔ یہ بہت شیر دل اور بہادر خاتون ہیں۔ جنگ خندق کے موقع پر تمام مجاہدین
اسلام کھار کے مقابلہ میں صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کھڑے تھے اور ایک  مقام پر سب محاروں بچوں کو ایک

ہمارے قلعہ میں پہنچ کر دیا گیا تھا، چنانچہ ایک یہودی تھوڑے کر قلعہ کی دیوار چھانڈتے ہوئے عورتوں کی طرف بڑھا اس موقع پر حضرت منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اکیلی اس یہودی پر چھٹ کر پٹنٹیں اور میسہ کی ایک چوب اکھاڑ کر اس زور سے اس یہودی کے سر پر ماری کہ اس کا سر پھٹ گیا اور وہ تھوڑے لمبے ہوئے پتھر کر گر اور مر گیا پھر اسی کی تھوڑے اس کا سر کاٹ کر باہر پھینک دیا۔ یہ دیکھ کر جتنے یہودی عورتوں پر حملہ کرنے کے لئے قلعہ کے باہر کھڑے تھے بھاگ نکلے اسی طرح جنگ احد میں جب مسلمانوں کا لشکر بکھر گیا یہ اکیلی کفار پر غرہ چلاتی رہیں یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی بے پناہ بہادری پر سخت تعجب ہوا اور آپ نے ان کے نذرانہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اسے زبیر! اپنی ماں اور میری پھوپھی کی بہادری تو دیکھو کہ بڑے بڑے بہادر بھاگ گئے مگر یہ چٹان کی طرح کفار کے نرغے میں ڈٹی ہوئی اکیلی لڑ رہی ہیں اسی طرح جب جنگ احد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت سید ابیہدہ و حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور کافروں نے ان کے کان نامک کاٹ کر اور آنکھیں نکال کر قلم چاک کر دیا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منع کر دیا کہ میری پھوپھی حضرت منیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو میرے چچا کی لاش پر مت آنے دینا ورنہ وہ اپنے بھائی کی لاش کا یہ حال دیکھ کر دلچشم میں ڈوب جائے گی مگر حضرت منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پھر بھی لاش کے پاس نکلی گئیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لے کر لاش کو دیکھا تو انا للہ وانا الیہ راجعون بڑھا اور کہا کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کو کوئی بڑی قربانی نہیں سمجھتی پھر شہادت کی اطلاع ملنے ہوئے وہاں سے چلی آئیں۔ ۲۰ھ میں تھبریں کی عمر چاکر مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ (ذوالحجہ ۲ ج ۳ ص ۱۸۷)

۷-۱ ایک انصار یہ عورت رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مدینہ منورہ کی ایک عورت جو انصار کے قبیلہ کی تھیں ان کو یہ اطلاع پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ جنگ احد میں شہید ہو گئے تو حقدار ہو کر گھر سے نکل پڑیں اور میدان جنگ میں نکلی گئیں۔ وہاں لوگوں نے ان کو بتایا کہ اے عورت! تیرے باپ اور بھائی اور شوہر تینوں اس جنگ میں شہید ہو گئے۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ مجھے یہ قوت ہوتا کہ میرے یہاں رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ جب لوگوں نے بتایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اگرچہ زخمی ہو گئے ہیں مگر الحمد للہ زخم و سلامت ہیں تو بے اختیار اس کی زبان سے اس شعر کا مضمون نکل پڑا کہ ۔

قلی ہے پناہ بجیکساں زعمہ سلامت ہیں

کوئی پیدا نہیں سدا جہاں زعمہ سلامت ہے
 اللہ اکبر! اس شیر دل اور بہادر صورت کا کیا کہنا؟ باپ شوہر اور بھائی تینوں کے شہید ہو جانے سے
 صدمات کے شکن پہاڑ اس پر گر پڑے ہیں عمر بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقش میں اس کی مسی
 کا یہ عالم ہے کہ زبان حال سے یہ نعرہ اس کی زبان پر جاری ہے کہ
 میں بھی لود باپ بھی شوہر بھی برادر بھی فدا
 اے شاہ دینی حیرے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

(طبری ص ۱۳۲۵)

۱۸- حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ جنگ احد میں اپنے شوہر حضرت زید بن حاصم اور اپنے دو بیٹوں حضرت عمارہ اور حضرت عہد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لے کر میدان جنگ میں کھڑے ہو گئے اور جب کفار نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 پر حملہ کر دیا تو یہ ایک غمزدہ لڑائی ہو گئی اور کفار کے مقابلہ میں کھڑی ہو گئیں اور کفار کے حیر و گوار کے ہر ایک وار کو
 روکتی رہیں یہاں تک کہ جب ان کے بلوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گوار چلا دی تو
 حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس گوار کو اپنی پیٹھ پر دوک لیا چنانچہ ان کے کندھے پر اتنا گوار
 ڈھمکا کہ غار پڑ گیا پھر خود بڑھ کر ان کے کندھے پر اس زور سے گوار باری کر دے دو گلوے ہو جاتا
 مگر وہ بلوں دوہری زور پہنے ہوئے تھا اس لئے وہ بچ گیا۔ اس جنگ میں بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کے سرو گردن پر تیرو ڈھم گئے تھے۔ حضرت بی بی ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند حضرت
 عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے ایک کافر نے جنگ احد میں ڈھکی کر دیا اور میرے ڈھم سے
 غول بے فکریں ہوتا تھا میری والدہ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوراً اپنا کپڑا اچھا کر ڈھم کو باندھ
 دیا اور کہا کہ چلا اٹھو کھڑے ہو جاؤ اور پھر جہاد میں مشغول ہو جاؤ۔ اتفاق سے وہی کافر سامنے آ گیا تو
 حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمارہ! دیکھ حیرے بیٹے کو دشمنی کرنے والا بچا ہے۔ یہ
 سننے ہی حضرت ام عمارہ نے سمیٹ کر اس کا لڑکی ٹانگ میں گوار کا ایسا بھر دیا کہ وہ کافر گر پڑا اور
 پھر پل بند کا بلکہ سرین کے بل گھسٹا ہوا بھاگا۔ یہ حضور کچھ کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس پڑے
 اور فرمایا اے ام عمارہ! تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کر کہ اس نے تجھ کو اتنی طاقت اور صبر عطا فرمائی کہ تو نے
 خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا۔ حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ دعا
 فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جنت میں آپ کی خدمت گزاری کا شرف عطا فرمائے اس وقت آپ

نے ان کے لئے اور ان کے شوہر اور ان کے بچوں کے لئے اس طرح دعا فرمائی کہ:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ زُفَّارًا يُّفَىٰ نَفْسِي الْفُجَّارَ يَا اَللّٰهُ اَنْ سَبَّكَ جَنَّتْ فِيْ مِرَارِ قَتْلِ بَدْرٍ۔

حضرت ام حمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندگی بھر طاعت یہ کرتی رہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس دعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت بھی مجھ پر آ جائے تو مجھ کو اس کی کوئی پرہیز نہیں ہے۔

(مدارج الصلوٰۃ ج ۲ ص ۱۲۶)

تبصرہ: حضرت بی بی آمنہ اور انصار یہ محدث اور حضرت بی بی ام حمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹوں واقعات کو بڑھ کر غور کرو کہ اور اسلام کی آغوش میں کبھی کبھی شیر دل اور بہادر عورتوں نے جزم لیا ہے۔ ان بہادر عورتیں اسلام کے کارناموں کو گردشِ لیلِ دہارِ قیامت تک کبھی نہیں مٹا سکتی ان کے سینوں میں باہر کی چٹانوں سے زیادہ مضبوط دل تھا جس میں اسلام کی حرارت کا جوش اور محبت رسول ﷺ کی ایسی سستی بھری ہوئی تھی کہ کفار کے ٹھکروں کا بادل ان کی نظروں میں نہیں آتا اور پھر ان کا جھنڈا نظر آتا تھا اور ان کے دلوں میں صبر و استقامت کا ایسا سندھ لہریں مار رہا تھا کہ اس کے طوفان میں بڑی بڑی مصیبتوں کے پہاڑ پاش پاش ہو جایا کرتے تھے مگر انہیں آج کل کی مسلمان عورتوں کے دلوں میں محبت رسول کا چراغ اس طرح بجھ گیا ہے کہ اسلام کا جوش ایمان کا جذبہ محبت رسول ﷺ کی سستی جہاد کا فخر سب کچھ غارت ہو گیا اور دنیا کی محبت اور زندگی کی بھوس نے بدن کے دو ٹکٹے دو ٹکٹے میں مخلوق و ہر اس اور بزدلی کی ایسی آغوش چلا دی ہے کہ کفار کے مقابلہ میں ہر مسلمان محدث روئے اور گزرائے کے سوا کچھ کر ہی نہیں سکتی۔ اے مسلمان عورتو! تم ان ہاں باز اور سرفروزش جہاد کرنے والی عورتوں کے جذبہ ایمانی اور جوشِ اسلامی سے سنی نکھو۔ تم بھی مسلمان عورت ہو اگر کفار کا مقابلہ ہو تو اپنی جان پر کھیل کر اور سر اٹھیلی پر رکھ کر کفار سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت پی لو اور جنتِ الفردوس میں کھلے جاؤ۔ خیردار! خیردار! کفار کے آگے دوڑے گزراؤ ہوئے اور دم کی ہچک مارتے ہوئے بزدلی کی موت ہرگز نہ مرو اور یاد رکھو کہ وقت سے پہلے ہرگز موت نہیں آ سکتی لہذا فوراً مخلوق اور ہر اس اور بزدلی سے موت نہیں لے سکتی اس لئے بہادر بنو شیر دل جو اور بی بی صلیہ اور بی بی ام حمارہ اور بی بی انصار یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مہمانانہ سرفروشیوں کا کردار پیش کرو۔

۱۹۔ حضرت بی بی سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت عمار بن یاسر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ہیں اسلام لانے کی وجہ سے مکہ مکرمہ کے کافروں نے ان کو بہت زیادہ ستایا۔ ایک مرتبہ ابو جہل نے نذرہ مان کر ان کو دھکا کر کہا کہ تو کل نہ چڑھا

ورنہ میں تجھے پہنچا دے گا۔ حضرت بی بی سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سید جان کو زور سے گلے بڑھاتا شروع کیا۔ ابو جہل نے غصہ میں بھر کر ان کی ناف کے چھپاس زور سے نیزہ مارا کہ وہ خون میں لت پت ہو کر گڑ پڑیں اور شہید ہو گئیں۔ (استیعاب ج ۳ ص ۱۸۶۳)

تبصرہ: یہ ایک جاں باز مسلمان عورت کا پہلا خون تھا جس سے خدا تعالیٰ کی زمین رنگین ہو گئی مگر اس خون کی گہرائی نے ہزاروں مسلمان مردوں اور عورتوں میں جوش جہاد کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا کہ ہزاروں حسین کا میدان کھار کا قبرستان بن گیا اور مکہ و مدینہ میں کفر و شرک کے جنگلات کٹ گئے اور ہر طرف اسلام کا بارغ بکھلنے پھولنے لگا۔

۲۰۔ حضرت بی بی لبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ایک لونڈی تھیں اور ابتدائے اسلام ہی میں اسلام کی حقانیت کا نور ان کے دل میں چمک اٹھا اور یہ اسلام کے دامن میں آ گئیں۔ کھار کہنے ان کو انکی انکی ہونٹاں گھٹلیں دیں کہ اگر پہاڑ بھی ان کی جگہ ہوتا تو شاید لرز جاتا مگر اس بجائے ایمان کے قدم نہیں ڈاگے۔ خود حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب تک دامن اسلام میں نہیں آئے تھے اس لونڈی کو اتنا مارتے تھے کہ مارتے مارتے خواتک جاتے تھے مگر حضرت لبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انک نہیں کرتی تھیں بلکہ نہایت ہی حرمت و استقلال کے ساتھ کہتی تھیں کہ اے عمر! تم جتنا چاہو مجھ کو غریب کو مارو کہ اگر خدا تعالیٰ کے سچے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں ملاؤ گے تو خدا تعالیٰ ضرور تم سے انتقام لے گا۔ (ذرقہ فی ج ۱ ص ۲۷۰)

تبصرہ: حضرت لبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس ایمانی تقریر کی جہاںگیری تو دیکھو کہ ابھی حضرت لبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دھڑ نہیں بھرے تھے کہ اسلام کی حقانیت نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دبوچ لیا کہ وہ بے اختیار دامن اسلام میں آ گئے اور زندگی بھر اپنے کئے پر چمکتے رہے اور حضرت لبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی غریب و مظلوم لونڈیوں کے سامنے شرم سے سر نہیں اٹھا سکتے تھے اور ان کمزوروں اور غریبوں سے معافی مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو یہ گرم گرم چلتی ہوئی ریت پر لٹا کر ان کے سینے پر وزنی پھیر رکھا ہوا دیکھ کر ہمارت سے غور کر دیا کہ گزرتے تھے تمہارے دن نہیں گزرے تھے کہ امیر المؤمنین ہوتے ہوئے اپنے تخت شاہی پر بیٹھ کر یہ کیا کرتے تھے سیدنا و مولانا بلال یعنی بلال تو ہمارے سردار ہیں بلال تو ہمارے آقا ہیں اور سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت کو کمال ادب اور محبت کے ساتھ دیکھ کر زبان حال سے بھرے انھوں میں یہ کہا کرتے تھے۔

بد اچھا ہے فک پر نہ ہال اچھا ہے
نظم چا ہو تو دلوں سے ہال اچھا ہے

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۱- حضرت بی بی نہد یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی لوہڑی تھیں مگر اسلام لانے پر کافروں نے ان کے ساتھ کیسے کیسے ظالمانہ سلوک کئے اس کی تصویر کھینچنے سے قلم کا سید شوق ہو جاتا ہے اور ہاتھ کا پتہ لگتے ہیں لیکن یہ اللہ والی بڑی بڑی بارود ساڑو کو برداشت کرتی رہی اور مصیبتیں جھیلتی رہی مگر اسلام سے ہال بھر بھی اس کے قدم کبھی نہیں ڈل گئے یہاں تک کہ وہ ان آگیا کہ اسلام کو اُٹھانے والے خود اسلام کے معارضین تھے اور اسلام کے غلوں کے پیارے اپنے قبول سے اسلام کے باغ کو پھینچ کر سرخوڑے لگے۔ (ذکر اللہ ص ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹)

۲۲- حضرت بی بی امپیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت بی بی نہد یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح یہ بھی لوہڑی تھیں اور ان کو بھی کافروں نے بہت ستایا بعد غم و غم کیا تو ہا اگر م کر کے ان کے بدن کے نازک حصوں پر مار لگایا کرتے تھے کبھی پانی میں اس قدر ڈکیاں دیتے تھے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا تھا مار پیٹ کا تو پوچھنا ہی کیا؟ وہ تو ان کافروں کا روزانہ ہی کا محبوب مظلوم تھا۔ فریاد رس رسول مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارگاہ حضرت صدیق ہاں عارف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا نواز اللہ تعالیٰ کر کے ان مظلوموں کو گریہ لڑیہ کرنا روک دیا تو ان مصیبت کے ماروں کو کھٹا رام ملے۔ (ذکر اللہ ص ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹)

۲۳- حضرت زینرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کی ایک لوہڑی تھیں انہوں نے بھی جب کبہ پڑھا تو سارا گھرانہ کی جان کا دشمن ہو گیا اور ان کافروں نے اتنا مارا کہ ان کی آنکھوں کی چٹائی جاتی رہی تو کافران کو یہ طعنہ دینے لگے کہ تو نے ہمارے دو بیٹاؤں کو چھوڑ دیا تو میری آنکھیں پھوٹ گئیں اب کہاں ہے میرا خدا؟ تو کیوں نہیں اس کو بلاتی کہ وہ میری آنکھوں کو روشن کر دے؟ یہ طعنہ سن کر وہ نہایت جرات کے ساتھ کہا کرتی تھیں کہ میں جس رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لائی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور میرا ایک خدا اگر چاہے گا تو ضرور میری آنکھیں روشن ہو جائیں گی

اور جہاد سے بیکاروں اور یتیموں کی دیکھائی نہیں پا سکتے۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کافروں کا یہ طعن سنا تو فرمایا کہ اسے ذریعہ توبہ کرنا ہر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو ان کی آنکھوں میں ایک دھندلائی آگئی۔ یہ بھڑو دیکھ کر کفار کہنے لگے کہ یہ تو محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا جادو ہے نہ رسول نہیں لہذا، تو عرب کے سب سے بڑے جادو گر تھے۔ (مسند احمد) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو فریاد کرنا روک دیا۔ (ذوالقاری ج) ص ۷۰، ۲، دستیاب ج ۳ ص ۱۸۳۹

تبصرہ: اے مسلمان ماؤں بہنوا تمہیں خدا تعالیٰ کا واسطہ دیا ہوں کہ حضرت امینہ و حضرت خدیجہ و حضرت ام مہکس و حضرت ام حارہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جاں سوز دل دوز ملکاتوں کو بخود اور بار بار حضور سوجھ کر ان اللہ والوں نے اسلام کے لئے کبھی کبھی مسکتیں اٹھائیں مگر ایک سیکڑے کے لئے بھی اسلام سے ان کے قدم نہیں ڈل گئے۔ ایک تم ہو کر راکوئی تکلیف پہنچی تو تم گھبرا کر اپنے ہوش و حواس کو بیٹھتی اور خدا اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ناشکری کے الفاظ بولنے لگتی ہو اور کافروں نے دھونس دی تو تم کافروں کی بولیاں بولنے لگتی ہو خدا تعالیٰ کے لئے اے مسلمان مردو اور اے مسلمان عورتو! تم ان اللہ تعالیٰ کی مقدس بندوں کا کردار پیش کرو کہ اپنے ایمان و اسلام پر اتنی مضبوطی کے ساتھ قائم رہو کہ تمہیں دیکھ کر کافروں کی دنیا کا سامنے:

بنائے آسمان بھی اس ستم پر ڈک گئے کی
مگر مومن کے قدموں میں کبھی لغزش نہ آئے کی

۲۴- حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ وہ مقدس اور خوش نصیب عورت ہیں کہ انہوں نے ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ فتح ہو جانے کے بعد طائف کے شہر پر جہاد فرمایا اس وقت حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر اور بیٹے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لئے اپنی چادر مبارک کو زمین پر بچھا کر ان کو اس پر بٹھایا اور انعام و اکرام سے بھی نوازا اور یہ سب کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (استیعاب ج ۳ ص ۱۸۱۴)

حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور مدینہ منورہ میں جنت البقیع کے ائمہ ہے۔

تبصرہ: ۱۹۵۹ء میں جب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور جنت البقیع کے محارمات مقدسہ کی زیارتوں کے لئے گیا تو دیکھ کر قلب و دماغ پر رنج و غم اور صدمات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے کہ عالم مہدی وہاں نے تمام محارمات کو توڑ پھوڑ کر اور قبروں کو گرا کر پھینک دیا ہے صرف ثنائی قبروں پر چند حصاروں کے

کھڑے پڑے ہوئے ہیں اور مٹائی و سٹرائی کا بھی کوئی احترام نہیں ہے۔ بہر حال اس مقدس قبروں کی زیارت کرتے ہوئے جب میں حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر انور کے سامنے کھڑا ہوا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جنت البقیع کی کسی قبر پر میں نے گھاس اور سبزہ نہیں دیکھا لیکن حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر شریف کو دیکھا کہ بہت سی ہری اور شاواہب گھاسوں سے پوری قبر چھیں ہوئی ہے۔ میں حیرت سے دیر تک اس منظر کو دیکھتا رہا آخر میں نے اپنے گمراہی ساتھیوں سے کہا کہ لوگو! جنت البقیع میں جنت البقیع کی کسی قبر پر بھی گھاس نہیں ہوئی دیکھیں! لوگوں نے کہا کہ ”جی نہیں“ میں نے کہا کہ حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کو دیکھو کہ کہیں ہری ہری گھاس سے یہ قبر سرسبز و شاواہب رہی ہے لوگوں نے کہا کہ ”جی ہاں چھک“ پھر میں نے کہا کہ کیا اس کی کوئی وجہ تم لوگوں کی سمجھ میں آ رہی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ”جی نہیں“ آپ ہی بتائیے تو میں نے کہہ دیا کہ اس وقت میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا دودھ چلا چا کر پیرا ب کیا تھا تو سب العالمین نے اپنی رحمت کے پانیوں سے ان کی قبر پر ہری ہری گھاس اگا کر ان کی قبر کو سرسبز و شاواہب کر دیا ہے۔ میری یہ تقریر سن کر تمام حاضرین پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ سب لوگ خلی بار بار گرونے لگے اور میں خود بھی روتے روتے نڈھال ہو گیا۔ پھر میرے محبوب مخلص سیدنا الحاج عثمان غنی چھپے رنگ والے احمد آبادی نے صطری کی ایک بڑی سی قمیضی قمیض میں سے دو دو تین تین قطرہ ہر قطرہ پر عطرا اٹتے تھے ایک دم انہوں نے پوری قمیضی حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر اڑا دی اور روتے ہوئے کہا کہ اے دادی حلیمہ! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اللہ تعالیٰ کی قسم اگر آپ کی قبر مبارک احمد آبادی میں ہوئی تو میں آپ کی قبر مبارک کو صطری سے دھو دیتا۔ پھر بڑی دیر کے بعد ہمارے دلوں کو سکون ہوا اور میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لگ بھگ پچاس آدمی میرے پیچھے کھڑے تھے اور سب کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔

یا اللہ! پھر وہ بارہا یہ موقع نصیب فرماتا لیکن یا رب العالمین!

۲۵- حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جب ہمارے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے مکہ مکرمہ پہنچے تھے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ کے والد ماجد کی باندی تھیں آپ کی خاطر داری و خدمت گزاری میں دن رات تکی جان سے مصروف رہنے لگیں لیکن آپ کو کھانا کھلاتی تھیں کپڑے پہناتی تھیں کپڑے دھوتی تھیں جب آپ

بڑے ہوئے تو آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام اور مدعو لے جئے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا جن سے حضرت اسماء بن زید پیدا ہوئے۔ حضرت بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعد کئی دنوں تک مدینہ منورہ میں زندہ رہیں اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی اپنی خاتون کے وہاں حضرت بی بی ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت و ملاقات کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور ان کی خبر گیری فرماتے تھے۔

(ازرقالی علی المصابہ و استیعاب ج ۴ ص ۹۳)

تبصرہ: یاد رہنا ضرور کرو کہ امیر المومنین ہوتے ہوئے اپنی جلالت شان کے باوجود حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک بڑی عورت کی زیارت کے لئے ان کے گھر جایا کرتے تھے ایسا کیوں؟ اور کس لئے تھا؟ صرف اس لئے کہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ تعلق تھا کہ انہوں نے بچپن میں آپ کی خاطر داری اور خدمت گزاری کا شرف پایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس عمل سے محبت یہ ہوا کہ جن جن ہستیوں کو بلکہ جن جن چیزوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق رہا ہوا ان سے محبت و عقیدت اور ان کی تعظیم و تکریم اور ان کا ادب و احرام یہ ایمان کا نشان اور ہر مسلمان کی ایمانی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۲۶- حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے پیارے خادم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں ہیں ان کے پہلے شوہر کا نام مالک تھا یہ وہاں کے بعد ان کا نکاح حضرت ابو طلحہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو گیا۔ یہ رشتہ میں ایک طرح سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خالہ ہوتی تھیں اور ان کے بھائی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک جہاد میں شہید ہو گئے تھے۔ ان سب باتوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر بہت ہی مہربان تھے اور انکی بہکی ان کے گھر بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ بخاری شریف و غیرہ میں ان کا ایک بہت ہی فصیح آواز اور صحبت فخر واقعہ لکھا ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک بچہ چار تھا۔ جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو اپنے کام جھندے کے لئے باہر جانے لگے تو اس بچہ کا سانس بہت زور زور سے چل رہا تھا۔ ابھی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مکان پر نہیں آئے تھا کہ بچہ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت

بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوچا کہ دن بھر کے تھکے ہاتھ میرے شوہر مکان پر آئیں گے اور بچے کے انتقال کی خبر سنیں گے تو نہ کھانا کھائیں گے نہ آرام کر سکیں گے اس لئے انہوں نے بچے کی لاش کو ایک الگ مکان میں لٹا دیا اور کپڑا لٹا دیا اور خود ذاتی کی طرح کھانا پکایا پھر خوب اچھی طرح بٹاؤ سنگار کر کے بیچ کر شہر کے آگے کا انحصار کرنے لگیں۔ جب ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کوئٹہ میں آئے تو یہ چما کہ بچے کا کیا حال ہے؟ تو بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہہ دیا کہ اب اس کا سانس ٹھہر گیا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطمئن ہو گئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ سانس کا کھنچا و ختم کیا ہے۔ پھر فوراً ہی کھانا سامنے آ گیا اور انہوں نے عظم سیر ہو کر کھانا کھایا پھر جی کے بیٹا سجدہ کو کچھ کر انہوں نے یہی سے صحت بھی کی۔ جب سب کاموں سے فارغ ہو کر ہاتھ ہی مطمئن ہو گئے تو بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ اے میرے شوہر اچھے یہ مسئلہ بتا دے گا کہ ہمارے پاس کسی کی امانت ہو اور وہ اپنی امانت ہم سے لے لے تو کیا ہم کو برائے یا ناراض ہونے کا کوئی حق ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں امانت والے کو اس کی امانت خوشی خوشی دے دینی چاہئے۔ شوہر کا یہ جواب سن کر حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے میرے سر تاج! آج ہمارے گھر میں یہی معاملہ پیش آیا کہ ہمارا بچہ جو ہمارے پاس خدا تعالیٰ کی ایک امانت تھا خدا تعالیٰ نے آج وہ امانت لے لی اور ہمارا بچہ مر گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنگ کر اٹھ بیٹھے اور حیران ہو کر پوچھے کہ کیا سیر ایچہ مر گیا؟ بی بی نے کہا کہ ”یہاں“ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم نے تو کہا تھا کہ اس کے سانس کا کھنچا و ختم ہو گیا ہے۔ یہی نے کہا کہ جی ہاں مرنے والا کہیں سانس لینا ہے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعد اسی ہوا کہ ہاتھ میرے بچے کی لاش گھر میں پڑی رہی اور میں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور صحت بھی کی۔ یہی نے اپنا خیال ظاہر کر دیا کہ آپ دن بھر کے تھکے ہوئے گھر آئے تھے میں فوراً ہی اگر بچے کی موت کا حال کہہ دیتی تو آپ دُج دُج میں ڈوب جاتے نہ کھانا کھاتے نہ آرام کرتے اس لئے میں نے اس خبر کو چھپا دیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کو مسجد نبوی میں نماز فجر کے لئے گئے اور رات کا پورا ماجرا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کر دیا۔ آپ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ دعا فرمائی کہ تمہاری اس رات کی اس صحت میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت عطا فرمائے۔ اس دعا نے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ اسی رات حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے محل ٹھہر گیا اور ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام عبداللہ رکھا گیا اور ابن عبداللہ کے بیٹوں میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۷۱ و ماہیہ وغیرہ)

تیسرہ: مسلمان باؤ اور بہن حضرت بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سیر کرتے تھے اور شوہر کو آرام

پہنچانے کا طریقہ اور سلیقہ بھی اس واقعہ سے ذہن نشین کرو اور دیکھو کہ بی بی ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کبھی انہی مثال دے کر شوہر کو تسلی دی۔ اگر ہر آدمی اس بات کو انہی طرح سمجھ لے تو کبھی بھی بے مہربانی نہ کرے گا اور دیکھو کہ مہر کا بھل خداوند کریم نے کتنی جلدی حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک سال پرہیز ہونے سے پہلے ہی پیدا ہو گئے اور پھر ان کا گھر مالموں سے بھر گیا۔

۲۷- حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں جن کا ذکر تم نے اوپر پڑھا ہے ان کے مکان پر بھی کبھی کبھی حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کو قیلولہ فرماتے تھے۔ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے غینہ سے بیدار ہوئے تو حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ کے مسکانے کا کیا سبب ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ میں نے ابھی انہی اپنی امت کے کچھ مجاہدین کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ مسجد میں کشتیوں پر اس طرح بیٹھے ہوئے جہاد کے لئے جا رہے ہیں جس طرح بادشاہ لوگ اپنے اپنے تخت پر بیٹھے رہا کرتے ہیں۔ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان مجاہدین میں شامل فرمائے پھر آپ سو گئے اور دوبارہ پھر اسی طرح جھٹے ہوئے اٹھے اور یہی خواب بیان فرمایا تو ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ آپ دعا فرمائیے کہ میں ان مجاہدوں میں شامل رہوں تو آپ نے فرمایا کہ تم پہلے مجاہدین کی صف میں رہو گی چنانچہ جب حضرت امیر مصلوبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں بکری بیڑہ تیار ہوا اور مجاہدین کشتیوں میں سوار ہونے لگے تو حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اپنے شوہر حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان مجاہدین کی جماعت میں شامل ہو کر جہاد کے لئے روانہ ہو گئیں۔ مسجد سے پار ہو جانے کے بعد یہ اونٹ پر سوار ہونے لگیں تو اونٹ پر سے گر پڑیں اور اونٹ کے پاؤں سے کچل کر ان کی سوج پودا کر گئی اس طرح یہ شہادت کے شرف سے سرفراز ہو گئیں۔ (بخاری ج ۳ ص ۳۰ صحابہ فزودہ لکھنؤ)

تبصرہ: مسلمان بیبیا حضرت بی بی ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس واقعہ سے جہاد کا شوق اور اسلام پر قربان ہونے کا جذبہ نکھو۔ ان دونوں بوڑھے میاں بیوی کو بڑھا پے کے باوجود جہاد کا کس قدر شوق تھا اور شہادت کی کتنی زیادہ تمنائی۔ اللہ اکبر اللہ اکبر!

۲۸- حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں۔ اور ان کے شوہر حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے شروعاتی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ مگر یہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اہل بیت سے ہیں۔ آگ نکلا ہو کہ بہن کے گھر پہنچے۔ گواہ یہ تھے۔ مگر اعدائے قرآن پڑھنے کی آواز آ رہی تھی۔ دوازدہ گھنٹہ یا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چلا کر بولے کہ اے اپنی جان کے دشمن! کیا تو نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے؟ پھر اپنے بیٹوں کی حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چھپنے اور ان کی ملازمتی بکرا کر زمین پر بیچا ڈرہا اور مارے گئے۔ بہن کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر کو بچانے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچانے گئیں۔ تو ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا طمانچہ مارا کہ کان کے جو مرنٹ کر کر پڑے اور چہرہ خون سے رنگین ہو گیا۔ بہن نے نہایت جرات کے ساتھ صاف صاف کہہ دیا کہ مرا سن لو تم سے جو ہو سکے کرنا مگر اب ہم اسلام سے کبھی ہرگز ہرگز نہیں ہٹ سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہن کا جالو لہان چہرہ دیکھا اور ان کا جوش و جذبہ بات میں بھرا ہوا جھلکا۔ تو ایک دم ان کا دل نرم پڑ گیا۔ تھوڑی دیر چپ کھڑے رہے۔ پھر کہا کہ اچھا تم لوگ جو پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دکھاؤ۔ بہن نے قرآن شریف کے دونوں کوسا منے دکھا دیے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ مدینہ کی چند آیتوں کو بلور پڑھا۔ تو کانپنے لگے اور قرآن مجید کی حقانیت کی تاثیر سے دل بے قابو ہو کر حرا گیا۔ جب اس آیت پر پہنچے کہ اَلْهٰذَا اِلٰهُكُمْ الَّذِيّ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَرَبُّكُمْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔ تو پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ نہ کر سکے۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ بدن کی ہڈی بوٹی کانپ اٹھی اور زور زور سے پڑھنے لگے۔ اَلْهٰذَا اَنْى لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْهٰذَا اَنْى خَلَقْنَا عِبَادًا وَرَبُّكُمْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ۔ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر جا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے چٹ گئے اور پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سب مسلمانوں کو اپنے ساتھ لے کر خانہ کعبہ میں گئے اور اپنے اسلام کا اعلان کر دیا۔ اس دن سے مسلمانوں کو خوف و ہراس سے کچھ سکون ملا اور حرم کعبہ میں طمانیہ نماز پڑھنے کا موقع ملا۔ ورنہ لوگ پہلے گھروں میں چھپ چھپ کر نماز و قرآن پڑھا کرتے تھے۔ (زرقانی علی، المصابیح، ج ۱، ص ۲۷۲)

تبصرہ: اے اسلامی بیٹھا حضرت فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایمانی جوش اور اسلامی جرات کا سبق لیں۔

۲۹- حضرت اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے پیارے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چچی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں۔ یہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے مسلمان ہو گئی تھیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان پر بعد مہربان تھے اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو دین دیا کی بڑی بڑی عبادتیں دی تھیں یہ ہجرت کے لئے تیار تھیں مگر یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے سے لاچار تھیں چنانچہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ ہجرت کا سامان نہ ہونے کی وجہ سے ہجرت نہیں کر سکتی ہیں تو ان پر کوئی کنہا نہیں۔ (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۱ باب الاصلہ اسی)

۳۰۔ حضرت رقیہ بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ انصار صحابیہ تھیں اور جنگ بدر میں ابو جہل کو قتل کرنے والے سہابی حضرت معوذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں انہوں نے بیعت الرضوان میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ان پر بڑا خاص کرم تھا ان کی شادی کے دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے مکان پر تشریف لے گئے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں کھجور کا ایک خوشنڈ رکھا تو آپ نے اسے قبول فرما کر کچھ سونایا چاندی ان کو عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس کے ذریعہ خواہو۔ امام واقفی علیہ الرحمہ نے ان کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک عورت اس عورت کے عہد منورہ میں عطر پہنا کرتی تھی وہ عطر لے کر حضرت رقیہ بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئی اور کہا تم اس شخص کی بیٹی ہو جس نے اپنے سردار یعنی ابو جہل کو قتل کر دیا؟ تو انہوں نے تڑپ کر جواب دیا میں اس شخص کی بیٹی ہوں جس نے اپنے عمامہ یعنی ابو جہل کو قتل کر دیا۔ یہ جواب سن کر عطر پہنچنے والی جھٹکئی اور کہا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے ہاتھ اپنے عطر چھوں تو حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی جوش میں آ کر یہ کہہ دیا کہ مجھ پر حرام ہے کہ میں تیرا عطر خریدوں۔ میں نے تیرے عطر سے توبہ یودا کسی کا عطر ہی نہیں پایا۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ اس کا عطر بد یودا نہیں تھا مگر میں نے جانے کے لئے اس کے عطر کو بد یودا کہہ دیا تھا کیونکہ وہ ابو جہل کی داس تھی۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۳)

تبصرہ: حضرت رقیہ بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جرات ایمانی دیکھو کہ ابو جہل کو سردار کہنے والی عورت کو اس کے منہ پر کیا دھان تھیں جواب دیا کہ اس کا منہ بند ہو گیا اور وہ لا جواب ہو گئی اور بلاشبہ جو کچھ کہا وہ حق ہی کہا ابو جہل ہرگز ہرگز کسی مسلمان کا سردار نہیں ہو سکتا بلکہ وہ ہر مسلمان کا عمامہ بلکہ عمام

سے بھی ہزاروں درجے بڑے اور کثرت ہے۔

مسلمان بیٹیا کا کاش، اہم بھی اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے ایسی ہی عداوت اور نفرت رکھتا کہ تم سنت صحابہ پر حمل کر کے ثواب داریں کی دولت سے مالا مال ہو جاؤ۔

۳۱۔ حضرت اُم سلیطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مدینہ منورہ کی ایک انصار ہے عورت ایسا بڑی بہادر اور اسلام پر جان و سب سے والی صحابیہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے زمانے میں مدینہ منورہ کی عورتوں کے درمیان چادر تقسیم کر دے تھے کہ ایک بہت ہی عموہ چادر بھی گئی تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ یہ چادر میں کسی کو دوں؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ چادر آپ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی بی بی اُم کلثوم کو دے دیجئے جو آپ کی بیوی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں میں یہ چادر اُم کلثوم کو نہیں دوں گا بلکہ میری نظر میں اس چادر کی حضار بی بی اُم سلیطہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جنگ احد کے دن یہ اور اُم المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دونوں اپنے کندھوں پر منگ بھر بھر کر لاتی تھیں اور مجاہدین اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور پھر اُم سلیطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان خوش نصیب عورتوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کر چکی ہیں۔ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرما کر وہ چادر حضرت اُم سلیطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمادی۔ (بخاری شریف ج ۳ ص ۲۰۳ باب حمل النساء القرب)

۳۲۔ حضرت حوالہ بنت تویت رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ خاندان قریش کی ایک باوقار عورت ہیں شرف صحابیت پایا اور ہجرت کی غصیلت بھی ان کو ملی۔ یہ بہت ہی عبادت گزار صحابیہ ہیں چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ یہ رات بھر جاگ کر عبادت کرتی تھیں۔ ان کا یہ حال سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن لو اللہ تعالیٰ تمہیں آگے لے گا بلکہ تمہیں لوگ آگے جانے لگے تم لوگ آگے ہی احوال کر دیتے احوال کی تم طاقت رکھتے ہو اپنی طاقت سے زیادہ کوئی عمل مست کیا کر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حوالہ بنت تویت نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو مکان کے اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی اور جب یہ گھر میں آئیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ان کی طرف بہت غصہ ہوا تو فرمایا اور ان کی مزاح پر ہی فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان پر اس قدر زیادہ توجہ فرماتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زمانے میں بھی ہمارے گھر بہت زیادہ آیا جایا کرتی تھیں اور پرانے ملاقاتیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا یہ (یعنی مصلحت ہے)۔ (استیعاب ج ۳ ص ۱۸۱۵)

تیسرہ: اسے اسلامی بہن! حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عبادت اور اپنی مرحومہ بیوی کی سہیلیوں کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اچھے برے سے سختی سمجھو۔ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا فضل فرما ہے۔ (آمین)

۳۳- حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی صحابیہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان چڑھنے والی عورت ہیں۔ مکہ مکرمہ میں جب کافروں نے مسلمانوں کو جھڑکانا شروع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا چنانچہ جب لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اپنے شوہر جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حبشہ کا سفر کیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو حبشہ کے مہاجرین حبشہ سے مدینہ منورہ چلے آئے۔ جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر گناہ رسالت میں حاضر ہوئیں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو صاحب الکھرتین (دو جھڑکوں والی) کے لقب سے سرفراز فرمایا اور اجر عظیم کی بشارت دی۔ (استیعاب ج ۳ ص ۸۴) (اداکار نبی اسلام رجاں ص ۵۸ بخدا)

۳۴- حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں اور حضرت عائشہ اور حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ماں ہیں ان کی شکل و صورت اور ان کی بہترین عادتوں اور خصلتوں کی بہت پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں اگر کسی کو خود بخود کھینچنے کی خواہش ہو تو وہ ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھ لے کہ وہ جمالِ صورت اور حسنِ سیرت میں بالکل جنت کی عورت جیسی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر بڑا خاص کرم فرمایا کرتے تھے۔ ۶۷ھ میں جب حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی قبر میں اترے اور اپنے دست مبارک سے ان کو پھر دیا کہ فرمایا اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہوئے کہا کہ:

یا اللہ اُم رومان نے حیرے اور حیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جو بھترین سلوک کیا ہے، چھ پرچہ شیعہ نہیں کہند ان کی مغفرت فرمادے (استیعاب ج ۳ ص ۱۴۳)۔
 تبصرہ: خدا تعالیٰ کی مہابت اور پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کی بدولت حضرت اُم رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کتنی سعادت اور کتنی بڑی فضیلت نصیب ہو گئی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کو قبر میں اتارا اور بھترین امداد سے ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائی۔ یقیناً یہ حضرت اُم رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے اور اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ خداوند کریم کی مہابت اور رسول کی محبت اور اطاعت سے دین و دنیا کی کتنی بڑی بڑی نعمتیں اور دولتیں ملتی ہیں۔ خداوند قدوس تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو اپنی مہابت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۳۵- حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہمارے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سالی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں اور حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان سے بڑی شفقت و محبت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے دروازے کے باہر سے کھڑے ہو کر مکان میں آنے کی اجازت طلب کی ان کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملتی چلتی تھی۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی آواز سنی تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد آ گئی اور آپ نے جلدی سے اندر کر دروازہ کھولا اور غولی ہو کر فرمایا: یا اظہایہ تو بالآگئیں۔ (بخاری شریف ج ۳ ص ۵۳۹)

۳۶- حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چھڑا بچوں میں تھیں۔ یہ صحابیہ کو پانی پلایا کرتی تھیں اور زمینوں کا علاج اور ان کی تندرستی کیا کرتی تھیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اتنی عاشقانہ محبت تھی کہ جب بھی یہ حضور اور رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لیتی تھیں تو ہر مرتبہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں کہ ”میرے ماں باپ آپ پر قربان“ (بخاری شریف ج ۳ ص ۱۹۳)۔
 تبصرہ: مسلمان بیویاں تم ان اللہ اور رسول والی عورتوں کی ان حکایتوں سے سبق لے لو اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح عشق و محبت رکھو کہ محبت رسول ﷺ ایمان کا نشانہ بلکہ ایمان کی جان ہے۔ خداوند کریم ہر مسلمان کو یہ کرامت نصیب فرمائے۔ (آمین)

۷۳- حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام المؤمنین مائتہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن اور جنتی صحابی حضرت زہیر بن انصام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ہی کے شکم سے پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد مہاجرین کے یہاں کچھ دنوں تک اولہ نہیں ہوئی تو یہودیوں کو بڑی خوشی ہوئی بلکہ بعض یہودیوں نے یہ بھی کہا کہ ہم لوگوں نے ایسا جانور کر دیا ہے کہ کسی مہاجر کے گھر میں بچہ پیدا ہی نہیں ہوگا۔ اس فحاشی سب سے پہلے جو بچہ مہاجرین کے یہاں پیدا ہوا وہ یہی عبداللہ بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے۔ پیدا ہوتے ہی حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اس فرزند کو بارگاہ رسالت میں بھیجا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی مقدس گود میں لے کر کھجور دھکی اور خود چہا کر کھجور کو اس بچے کے منہ میں ڈال دیا اور عبداللہ نام رکھا اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ یہ اس بچے کی خوش نصیبی ہے کہ سب سے پہلی غذا جو ان کے شکم میں گئی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لعاب و لہن تھا چنانچہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے بچے کے اس شرف میں بڑا ناز تھا ان کے شوہر حضرت زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رشو میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پھونگی زاد بھائی تھے مہاجرین میں بہت ہی غریب تھے۔ حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب ان کے گھر میں آئیں تو گھر میں نہ کوئی لونڈی تھی نہ کوئی غلام گھر کا سارا کام وحسد ہی کرتی تھیں یہاں تک کہ گھوڑے کا گھاس دانہ اور اس کی مالش کی خدمت بھی یہی انجام دیا کرتی تھیں بلکہ اونٹ کی خوراک کے لئے کھجوروں کی مٹھلیاں بھی باغوں سے چن کر اور سر پہ گھڑی لاد کر لایا کرتی تھیں۔ ان کی یہ مشقت دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو ایک غلام عطا فرما دیا تو ان کے کاموں کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ آپ فرمایا کرتی تھیں کہ ایک غلام دے کر گویا میرے والد نے مجھے آزاد کر دیا۔ (بخاری ج ۲ ص ۸۶)

یہ بھنتی ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی بہادر اور دل گردہ والی عورت تھیں۔ ہجرت کے وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا توشہ سفر ایک قہیلے میں رکھا گیا اور اس قہیلے کا منہ باغیچے کے لئے کھولا تھا تو حضرت بی بی اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فوراً اپنے کمر کے پچھلے کو پھاڑ کر اس سے توشہ و ان کا منہ باغیچہ دیا۔ اسی دن سے ان کو ذلث اللطائفین (دو پچھلے والی) کا معزز لقب ملا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہجرت کی لیکن حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کے بعد اپنے گھر والوں

کے ساتھ ہجرت کی۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۵۵۵ وغیرہ)

۳۳۔ جس واقعہ کو بلا کے بعد جب یزید بن ابی سہب کی فوجوں نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان ظالموں کا مقابلہ کیا اور یزیدی لشکر کو کتوں اور چوہوں کی طرح بٹھا دیا اور ہار کر اس وقت بھی حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ مکرمہ میں موجود رہ کر اپنے فرزند حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حسرت بڑھائی اور ان کی فتح و نصرت کے لئے دعا میں مانگی رہیں اور جب عبدالملک بن مروان کے زمانہ حکومت میں حجاج بن یوسف ثقفی ظالم نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ظالم کی فوجوں کا بھی مقابلہ کیا تو اس خون ریز جنگ کے وقت بھی حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ مکرمہ میں اپنے فرزند کا حوصلہ بڑھاتی رہیں۔ یہاں تک جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہید کر کے حجاج بن یوسف نے ان کی لاش کو سولی پر لٹکا دیا اور اس ظالم نے مجبور کر دیا کہ بی بی اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چل کر اپنے بیٹے کی لاش کو سولی پر لٹکی ہوئی دیکھیں تو آپ اپنے بیٹے کی لاش کے پاس تشریف لے گئیں۔ جب لاش کو سولی پر دیکھا تو خود بھی نہ ہلایں بلکہ نہایت جرات کے ساتھ فرمایا کہ ”سب سوار ہو گھوڑوں سے اتر گئے لیکن اب تک یہ سوار گھوڑے سے نہیں اترے“ پھر فرمایا کہ ”اے حجاج! تو نے میرے بیٹے کی دنیا غراب کی اور اس نے میرے دین کو برباد کر دیا۔“ اس واقعہ کے بعد بھی چند دنوں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ رہیں۔ مکہ مکرمہ کے قبرستان میں ماں بیٹے دونوں کی مقدس قبریں ایک دوسرے کے برابر بنی ہوئی ہیں جن کو محمدیوں نے توڑ پھوڑا ہے مگر ابھی نکلان ہوتی ہے اور ۱۹۵۹ء میں ان دونوں حجازیوں کی زیارت میں نے کی ہے۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(استیعاب، ج ۲، ص ۸۱ وغیرہ)

تیسرہ: اسلامی بیڑا حضرت بی بی اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فریاد اور اپنے شوہر کی خدمت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کی محبت پھر ان کی بہادری اور جرات و استقلال کے ان واقعات کو بار بار بار بار سنا اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو اور یہ بھی سن لو کہ پہلے تو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر بہت غریب تھے مگر بہت ہی بڑے مجاہد تھے نہایت ہی زیادہ مالی قیامت میں سے حصہ پایا یہاں تک کہ بہت مالدار ہو گئے اور پھر ان کے مالوں میں اس قدر خیر و برکت ہوئی کہ شاید ہی کسی صحابی کے مال میں اتنی خیر و برکت ہوئی ہوگی؟ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۳۹)

یہ ان کی ایک نیک اور اسلام کی مددگار اور محنتوں کی برکتوں کے فائدے بھلے تھے جو ان کو دنیا کی زندگی میں ملے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ان اللہ والوں کے لئے جو نعمتوں کے خزانے تیار فرمائے ہیں ان کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی نے سنا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آ سکتا ہے۔

اے اللہ کی بندگی اہستہ کرو اور کوشش کرو اور ان نیک بندوں کے طریقوں پر چلنے کا پختہ ارادہ کر لو! اللہ تعالیٰ حق جل شانہ کی امداد و نصرت تمہارا بازو و تمام لے گی اور اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہارا بیڑا پار ہو جائے گا۔ بس شرط یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ یہ عزم کر لو کہ ہم ان اللہ والی عقیدوں و بیروں کے نقل و قدم پر اپنی زندگی کے آخری سانس تک چلتی رہیں گی اور اسلام کے عقائد و اعمال پر پوری طرح کار بندہ کرو دوسری عورتوں کی اصلاح حال کے لئے بھی اپنی طاقت بھر کوشش کرتی رہیں گی۔

۳۸- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی بیوی تھیں اور ان کی کنیت ام سلمہ ہے قبیلہ انصار سے تعلق رکھنے والی صحابیہ ہیں۔ یہ بہت عقیدہ دار کوشش والی عورت تھیں۔ ایک مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سی عورتوں کی تمنا محض یہ کرتی ہوں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے چنانچہ ہم عورتیں آپ پر ایمان لائی ہیں اور آپ کی بیوی کا عہدہ کیا ہے۔ اب صودت حال یہ ہے کہ ہم عورتیں پردہ لٹکانا کر گھروں میں بٹھا دی گئی ہیں اور ہم اپنے شوہروں کی خواہشات پوری کرتی ہیں اور ان کے بچوں کو گود میں لئے پھرتی ہیں اور ان کے گھروں کی رکھوالی کرتی ہیں اور ان کے مالوں اور سدانوں کی حفاظت کرتی ہیں اور مرد لوگ جٹاڑوں اور جھاڑوں میں شرکت کر کے اجر عظیم حاصل کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ ان مردوں کے ثوابوں میں سے کچھ ہم عورتوں کو بھی حصہ ملے گا یا نہیں؟ یہ سنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ دیکھو اس عورت نے اپنے دین کے بارے میں کتنا اچھا سوال کیا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے اسماء! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تم سن لو اور جا کر عورتوں سے کہہ دو کہ عورتیں اگر اپنے شوہروں کی خدمت گزاری کر کے ان کو خوش رکھیں اور ہمیشہ اپنے شوہروں کی خوشنودی طلب کرتی رہیں اور ان کی فرمانبرداری کرتی رہیں تو مردوں کے اعمال کے برابر ہی عورتوں کو بھی ثواب ملے گا۔ یہ سن کر حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارے خوشی کے فزعہ گھیر لگتی ہوئی باہر نکلیں۔ (استیعاب ج ۳ ص ۷۸)

تبصرہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ثواب آخرت حاصل کرنے کا کتنا شوق اور جذبہ تھا۔ یہ جذبہ تمام مسلمان عورتوں کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ کاش اس زمانے کی عورتوں میں بھی

یہ حقوق اور جذب ہوتا تو یقیناً یہ عورتیں بھی نیک عورتوں کی فہرست میں شامل ہو جاتیں اور ثواب سے مالا مال ہو جاتیں۔

۳۹۔ حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی صحابیہ ہیں جب مسلمانوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تو یہ حبش میں پیدا ہوئیں۔ جب ان کے والدین حبش سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو ان کے باپ ان کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس گئے۔ یہاں وقت پہلے رنگ کا کپڑا پہنے ہوئے تھیں۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کہ بہت اچھا لباس ہے بہت اچھا کپڑا ہے پھر ایک پھولدار چادر جو بہت ہی خوبصورت تھی آپ نے پیادہ محبت سے ان کو اوڑھائی اور یہ فرمایا کہ اس کو پرانی کڑاں کو بھاڑیہ بہت اچھی لگتی ہے۔ اس دعا کا مطلب یہ تھا کہ میری مرغوب بڑی ہوتا کہ اس کو اوڑھتے اوڑھتے پرانی کڑے اور ہاتھ لگ چکے ہوں۔ چنانچہ اس دعا نے نبوی کا یہ اثر ہوا کہ حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اس قدر لمبی ہوئی کہ ان کی بڑی عمر کا لوگوں میں جہ چاہتا تھا اور لوگ کہا کرتے تھے کہ ہم نے نہیں سنا کہ جتنی لمبی عمر انہوں نے پائی ہے جتنی بڑی عمر مدینہ منورہ میں کسی نے پائی ہو۔ (بخاری شریف و استیعاب ج ۴ ص ۹۰ و فیروز) تبصرہ: سبحان اللہ! عمر لمبی ہو اور پھر ساری عمر نیکیوں کے کمانے میں گزار دے اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے؟ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت ام خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی نیک بخت اور خوش نصیب تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کو چادر اوڑھائی اور اپنی مبارک دعاؤں سے ان کو مرفراز فرمایا جس کا یہ اثر ہوا کہ عمر لمبی ہوئی اور زندگی کا ایک ایک لمحہ نیکیوں اور عبادتوں کی پھاؤں میں گزارا۔

وہی بھواتم بھی کوشش کرو کہ جتنی بھی عمر گزارنے وہ نیکیوں میں گزارنے یہ یقیناً جہادِ آخرت ہے کہ جس میں اللہ کے ساتھ کسی کوئی کہا نہیں ہو سکتا۔

۴۰۔ حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ہیں۔ حج مکہ کے سال ۸ھ میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ عبور اسلام سے پہلے ہی ان کی شادی حمیرہ بنت ابی وہب کے ساتھ ہو گئی تھی۔ حمیرہ اپنے گھر پر ازار ہا اور مسلمان نہیں ہوا اس لئے وہاں یہی میں رہتی ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے زخمی دل کو تسکین دینے کے لئے ان کے پاس کہلا بھیجا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں خود تم سے نکاح کر لوں؟ انہوں نے جواب میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جب میں گھر کی حالت

میں آپ سے محبت کرتی تھی تو بھلا اسلام کی دولت مل جانے کے بعد میں کیوں نہ آپ سے محبت کروں گی؟ لیکن بڑی مشکل یہ ہے کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اچھے خوف ہے کہ میرے ان بچوں کی وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا جواب سن کر مطمئن ہو گئے۔ (اکمال میں ۶۲۳ء استیعاب ج ۳ ص ۱۹۶۳ و حاشیہ بخاری)

حضرت ام بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ دو خصوصیات بہت نریا اور باعث شرف ہیں ایک یہ کہ فتح مکہ کے دن حضرت ام بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کانڑ کو مان اور پتہ دے دی۔ اس کے بعد حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ترنہ گونگ کرنا چاہا جب ام بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس کو تم نے مان دے دی اس کو ہم نے بھی مان دے دی۔ دوسری یہ کہ فتح مکہ کے دن حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مکان پر غسل فرمایا اور کھانا نوش فرمایا پھر آٹھ رکعت نماز پاشت اور لڑائی۔ (ترغی ج ۱ ص ۶۲۳ و بخاری ج ۱ ص ۳۲۹)

۳۱۔ حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہوئیں اور چونکہ مجلسی کی وجہ سے سواری کا انتظام نہ ہو سکا اس لئے پیدل چل کر انہوں نے ہجرت کی اور مدینہ منورہ پہنچی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہو گئیں۔ مدینہ طیبہ میں ان سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح فرمایا۔ پھر جب وہ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تو ان سے بنتی صحابی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح فرمایا پھر طلاق دے دی تو دوسرے بنتی صحابی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح فرما لیا اور ان کے شکم سے ابراہیم و حمید و فخر زید پیدا ہوئے۔ پھر جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی تو نکاح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح کیا اور چند مہینے زندہ رہ کر وفات پا گئیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کی طرف سے بہن ہیں۔ (اکمال میں ۶۱۵ء استیعاب ج ۳ ص ۱۹۵۳)

تبصرہ: مسلمان بہنو خانہ خود کردہ انہوں نے اسلام کی محبت میں اپنے گھر و مل کو چھوڑ کر پیدل ہجرت کی اور مدینہ منورہ جا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہو گئیں۔ مگر یہ بھی غور کرو کہ انہوں نے کچھ بعد دیگرے چار شوہروں سے نکاح کیا اس میں ان عورتوں کے لئے بہت بڑا حلق ہے جو دوسرے نکاح کو محب سمجھتی ہیں اور پوری زندگی بلا شوہر کے گزار دیتی ہیں۔

۳۲۔ حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ہجرت سے پہلے ہی مسلمان ہو گئی تھیں۔ بہت ہی عقلمند اور فضل و کمال والی عورت تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر بہت زیادہ شفقت و کرم فرماتے تھے۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک مخصوص بستر بناد رکھا تھا کہ جب آپ وہ بستر میں کبھی کبھی ان کے مکان پر قیلولہ فرماتے تھے تو وہ اس بستر کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بچھا دیتی تھیں۔ دوسرا کوئی شخص بھی اس بستر پر سو سکتا تھا نہ بیٹھ سکتا تھا۔ (اکمال فی اسلام، ج ۱، ص ۶۰۰، استیعاب ج ۳، ص ۱۸۶۸)

تبصرہ: یہاں اللہ ان کے قلب میں کس قدر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت اور کتنا نبوت کا احترام تھا کہ جس بستر پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آرام فرمایا انہوں نے دوسرے کسی شخص کو بھی اس پر بیٹھنے نہیں دیا۔ یہ بستر حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت سلیمان بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک یادگاری تحریک ہونے کی حیثیت سے ۱۱۱ چلا رہا تھا۔ حاکم مدینہ مروان بن حکم ہامی نے اس مقدس پتھر کے کولن سے چھین لیا۔ اس طرح یہ تحریک لاپرواہ ہو کر خالق ہو گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جاگیر میں ایک گھر بھی عطا فرمایا تھا جس میں پاپے بیٹے سلیمان کے ساتھ رہا کرتی تھیں۔ حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بہت قدر کرتے تھے بلکہ بہت سے معاملات میں ان سے مشورہ و طلب کیا کرتے تھے۔ ان کو کچھو کے ڈنگ کا زہر اتارنے کا ایک عمل بھی یاد تھا اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا تم یہ عمل میری بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی سکھا دو۔ اطرف سے بارگاہ نبوت میں مقرب تھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شوق و محبت کی دولت سے بالا مال تھیں۔ (استیعاب ج ۳، ص ۱۸۶۸)

۴۳۔ حضرت اُم دروداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مشہور صحابیہ حضرت ابو دروداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں، بہت کجھاد نہایت ہی عقلمند صحابیہ ہیں۔ علمی شخصیات کے علاوہ عبادت میں بھی بے مثال تھیں۔ اپنے شوہر حضرت ابو دروداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دو سال پہلے ملک شام میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران ان کی وفات ہوئی۔ (اکمال فی اسلام، ج ۱، ص ۵۹۳، استیعاب ج ۳، ص ۱۹۳۳)

۴۴۔ حضرت ربیع بنت نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ مشہور صحابیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی بیوی تھیں، بہت ہی بہادر اور بلند

عوصلہ صحابیہ ہیں۔ ان کے فرزند عمار بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بہت ہاکمال ہوئے تھے۔
انصاری خاندان میں قابلِ فخر صورت تھیں۔ جب ان کے بیٹے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو
گئے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو میں مہر کروں
گی ورنہ اتنا غم کھاؤں گی کہ آپ بھی دیکھیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ میرا بیٹا جنت الفردوس میں
ہے۔ (استیعاب ج ۲ ص ۱۸۳۸)

۴۵۔ حضرت اُم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ دوس کی ایک صحابیہ ہیں جو اپنے وطن سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئی تھیں۔ یہ بہت ہی
عبادت گزار اور صاحبِ کرامت تھیں ان کی دو کراتیں بہت مشہور ہیں جن کو ہم نے اپنی
کتاب ”کرامات صحابہ“ میں بھی لکھا ہے۔ ایک کرامت تو یہ ہے کہ یہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چار ہی
تھیں باوجود روزہ دار تھیں راستہ میں ایک یہودی کے مکان پر پہنچیں تاکہ روزہ افطار کر لیں۔ اس دشمن
اسلام نے ان کو ایک مکان میں بند کر دیا تاکہ ان کو روزہ افطار کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی بھی نہ
مل سکے۔ جب سورج فروغ ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کی گھر ہوئی تو اندھیری بند کوٹھڑی میں
اچانک کسی نے غلط سے پانی کا بھرا ہوا ڈول ان کے سینہ پر رکھ دیا اور انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔
دوسری کرامت یہ ہے کہ ان کے پاس چلڑے کا ایک کپ تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کپے میں
پھونک مار کر اس کو دھوپ میں رکھ دیا تو وہ کپ کئی سے بھر گیا۔ پھر بیٹھا اس کپے سے کئی دھار
یہاں تک کہ اس کرامت کا چرچا ہو گیا کہ لوگ کہا کرتے تھے کہ اُم شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کپ
لہذا تعالیٰ کی کتابوں میں سے ایک کتابی ہے۔ (تجدد اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۷۵۵ بحوالہ ابن
سعد)

۴۶۔ حضرت اُم سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ ایک بڑھیا اور ناتواں صحابیہ ہیں جو لہذا تعالیٰ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑ کر اور ہجرت کر کے مدینہ
منورہ رہنے لگی تھیں۔ ان کی بھی ایک عجیب و غریب کرامت ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کا ایک بیٹا جو بھی بچہ
تھا اچانک انتقال کر گیا۔ لوگوں نے اس کی لاش کو کپڑا اور عادی اور حضرت اُم سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کو خبر دی کہ آپ کا بچہ انتقال کر گیا ہے۔ یہ سن کر انہوں نے آبدیدہ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر اس طرح دعا
مائی کہ:

”یا اللہ! میں تجھ پر ایمان لائی اور میں نے اپنا دامن چھوڑ کر تیرے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی ہے اس لئے اے میرے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتی ہوں کہ تو میرے بچے کی موت کی مسیت مجھ پر ڈال۔“

حضرت انس بن مالک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ام سائبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دعا ختم ہوتے ہی ایک دمان کا بچہ اپنے چہرے سے کپڑا اٹھا کر اللہ بیٹھا اور زچہ ہو گیا۔

(الہدایۃ النہایۃ ج ۵ ص ۱۵۳/۱۵۴)

تبصرہ: اسلامی بیہوشی خود کرو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنے والیوں اور عبادت گزار عورتوں کو خداوند کریم نے کبھی کبھی کرامتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔ تم بھی رسول پاک سے کبھی محبت رکھو اور قسم قسم کی نیکیوں اور عبادتوں میں اپنی زندگی گزار دو۔ خداوند قدوس بڑا رحیم و کریم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا فضل و کرم فرماوے اور تم کو بھی صاحب کرامت بنادے۔

۷۴- حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ انصاری بہت ہی جاں نثار صحابیہ ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی ملک کے منہ سے اپنا منہ لگا کر پانی نوش فرمایا تو حضرت کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس ملک کا منہ کٹ کر حج کا اپنے پاس رکھ لیا۔ (ابن ماجہ ص ۲۵۳ باب الشرب کا منہ سے استیباب ج ۳ ص ۱۹۰)

تبصرہ: اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرات صحابہ و صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتنی دالہاں اور عاشقانہ محبت تھی کہ جس چیز کو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تعلق ہو جانا خدا وہ چیز ان کی نگاہوں میں ہامی تقسیم اور لائق احترام ہو جایا کرتی تھی کیوں نہ ہو کہ ان کی ایمان کی نشانی ہے کہ مسلمان نہ صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سے محبت کرے بلکہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر ہر چیز سے بھی محبت کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر چیز کو اپنے لئے قابل تقسیم جانے اور اس کا ایمانی محبت کے ساتھ احترام و اکرام کرے۔

۷۸- حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ زمانہ جاہلیت میں بہت بڑی مرنیہ گوشا مرنیہ تھیں یہاں تک کہ ”عکالا کے بچے میں ان کے ٹپے پر جو سانپن پیدا لگتا تھا اس پر اونٹنی الطوب (عرب کی سب سے بڑی مرنیہ گوشا مرنیہ) لگتا ہوتا تھا۔ یہ مسلمان ہو گئیں اور حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار خلافت میں بھی حاضر ہوئیں ان کی شاعری کا وہ بیان آج بھی موجود ہے اور خطا و ادب کا اتفاق ہے کہ مرنیہ کے فن میں آج تک

غصاء کا مثل پیدا نہیں ہوا۔ ان کے مفصل حالات علامہ ابو الفرج اصفہانی نے اپنی کتاب ”کتاب الاثالی“ میں تحریر کئے ہیں۔ یہ صحابیت کے شرف سے سرفراز ہیں اور بے مثال شہر گوئی کے ساتھ یہ بہت ہی بہادر بھی تھیں۔ عرم ۱۳ھ میں جنگ قادسیہ کے خون ریز معرکہ میں یہ اپنے چار جہان بھائیوں کے ساتھ شہرِ کربلا لے گئیں۔ جب میدانِ جنگ میں لڑائی کی صفیں لگ گئیں اور بہادریوں نے ہتھیارِ سنبھال لئے تو انہوں نے اپنے بھائیوں کے سامنے یہ تقریر کی کہ:

”میرے پیارے بھائی! تم اپنے ملک کو دو بھرتہ تھے، تم پر کوئی قتلہ بڑا تھا، باوجود اس کے کہ تم اپنی بڑی ماں کو یہاں لائے اور قاریس کے آگے ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم جس طرح تم ایک ماں کی اولاد دو، اسی طرح ایک باپ کے بھی ہو۔ میں نے کبھی تمہارے باپ سے بدویا نہیں کی، تمہارے ماموں کو دوسا کیا، کو جادو، خیر تک لایا۔“

بھائیوں نے ماں کی تقریر سن کر جوش میں بھرے ہوئے ایک ساتھ دشمنوں پر حملہ کر دیا۔ جب نگاہ سے اوچھل ہو گئے تو حضرت غصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا کہ الہی! تو میرے بچوں کا حافظہ دنا صر ہے، تو ان کی مدد فرما۔

چاروں بھائیوں نے اچھائی دلیری اور جاں بازی کے ساتھ جنگ کی۔ یہاں تک کہ چاروں اس لڑائی میں شہید ہو گئے۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ سے بے حد متاثر ہوئے اور ان چاروں بھائیوں کی تحواں ان کی ماں حضرت غصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرمائے گئے۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۸۴۶)

تبصرہ: خواتین اسلام و خدا کے لئے حضرت غصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دل اپنے سینوں میں پیدا کر دیا اور اسلام پر اپنے بھائیوں کو قربان کر دینے کا سبق اس دیندار اور جاں نثار عورت سے سیکھو جس کے جوش اسلام و جہاد کی یاد کیا مست تک فراموشی نہیں کی جاسکتی۔

۳۹۔ حضرت اُم ورقہ بنت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ قبیلہ انصاری کی ایک صحابیہ تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان پر بہت ہی مہربان تھے اور کبھی کبھی ان کے گھر بھی شہرِ کربلا لے جاتے تھے اور ان کی زندگی ہی میں آپ نے ان کو شہادت کی بشارت دی اور ان کو شہیدہ کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ جنگ بدر کے موقع پر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی اس جنگ میں چلنے کی اجازت دے دیجئے، میں دشمنوں کی مرہم بنی اور ان کی تیار داری کروں گی، شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب فرمائے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اور فرمایا: ”تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو اللہ تعالیٰ تمہیں شہادت سے سرفراز فرمائے گا“ یہی واقعہ شہید ہو۔“
 چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت مرقہ رقی رضی اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں ان کو گھر کے اندر ان کے ایک
 غلام اور لوطی نے قتل کر دیا اور دونوں فرار ہو گئے۔ امیر المومنین حضرت مرقہ رقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کو بڑا سوچ بچار ہوا اور آپ نے ان دونوں قاتلوں کو گرفتار کرایا اور مدینہ منورہ میں ان دونوں کو پھانسی
 دے دی گئی حالانکہ ان دونوں سے پہلے مدینہ منورہ میں کسی کو پھانسی نہیں دی گئی تھی۔ حضرت ام روقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت کی خبر سن کر حضرت مرقہ رقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بیشک رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے جسے کیونکر آپ فرمایا کرتے تھے کہ چلو ام روقہ شہیدہ کی ملاقات کر لیں
 چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ گھر بیٹھے ان کو شہادت نصیب ہو گئی۔ (استیعاب ج ۴ ص ۱۶۵)
 تبصرہ: حضرت ام روقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوق شہادت سے عبرت حاصل کرو۔

۵۰۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضرت غوث اعظم شیخ الحدیث عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پھوپھی ہیں۔ بڑی ماجدہ
 زاہدہ اور صاحب کرامات ولیہ تھیں۔ ایک مرتبہ گیلان میں بالکل بارش نہیں ہوئی اور لوگ قحط سے
 پریشان حال ہو کر ان کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوئے آپ نے اپنے گھنٹن میں جھاڑو دے کر
 آسمان کی طرف سرائٹھایا اور یہ کہا کہ:

وَبَارِئًا كُنْتُ فَزُقْتُ لِقَتْلِ
 یعنی اے پروردگار میں نے جھاڑو سے دعا
 تو چھڑکاؤ کر دے۔

اس دعا کے بعد فوراً ہی موسلا دھار بارش ہونے لگی اور اس قدر بارش ہوئی کہ لوگ نہال اور خوش
 حال ہو گئے۔ (بحرہ الاسرار و قلائد الجواہر)

تبصرہ: اللہ اکبر! خدا تعالیٰ کی نیک بندوں کی ولایت اور کرامت کا کیا کہنا؟ جو لوگ اولیاء کرام سے
 عقیدت و محبت نہیں رکھتے وہ بہت بڑے غروم بلکہ منحوس ہیں اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت پر لازم ہے کہ
 ان بزرگوں سے عقیدت و محبت رکھے اور قافہ پڑھ کر ان کی نیاز دلا کر ان کی روحوں کو ثواب پہنچاتا رہے
 اور ان کو وسیلہ بنا کر خدا تعالیٰ سے دعا کریں، مانگا رہے۔ اولیاء خدا تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بندے ہیں
 اس لئے جو مسلمان اولیاء سے الفت و عقیدت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مسلمان سے خوش ہو کر اس کو اپنا پیارا
 بندہ بنا لیتا ہے اور طرح طرح کی نعمتوں اور دلوں سے اس بندے کو مال اور خوشحال بنا دیتا ہے۔ اس قسم
 کے بزرگوں و اہل حقیت ہیں کہ ان کو لکھا جائے کہ کتاب بہت موٹی ہو جائے گی۔

۵۱- حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بہت ہی عبادت گزار اور پرہیزگار خدا تعالیٰ کی نیک بندی تھیں۔ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں شام گزریں۔ دن رات میں چھ سو رکعات نفل پڑھا کرتی تھیں اور رات بھر لوٹاؤں اور خدا تعالیٰ کی یاد میں مصروف رہ کر جاگتی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے خوف سے کبھی آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتی تھیں۔ دن میں کبھی کبھی جب بہت زیادہ ٹینکا کا غلبہ ہوتا تو ٹکٹکندہ ٹکٹکندہ سولیا کرتی تھیں اور اپنے نفس سے کہا کرتی تھیں کہ ابھی کیوں سوئیں؟ یہ تو عمل کا وقت ہے، جاگ کر جہاد ہو سکتا ہے، اچھے عمل کر لینا چاہئیں، موت کے بعد جب عمل کا وقت نہیں رہے گا، پھر تو کیا امت تک سونا ہی ہے، کبھی کہا کرتی تھیں کہ میں کیوں سوؤں؟ کیا مظلوم کب موت آجائے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں سوتی رہ جاؤں اور خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل رہتے ہوئے میرا دم نکل جائے۔ فرض اللہ پر خوف خدا کا بہت زیادہ غلبہ تھا جو ولایت کی خاص لٹانی ہے۔ اللہ ہر مسلمان کو یہ دولت نصیب فرمائے۔ (آمین) (اکمال ص ۶۲ وغیرہ)

تھمرہ: اللہ تعالیٰ کی بندیا آٹھویں کھنڈ اور دیکھو کہ کبھی کبھی نیک دنیا میں ہو گئی ہیں، کیا تم میں بھی نیک بننے کا شوق ہے؟ ہائے افسوس! آج کل کی مسلمان عورتوں کی زندگی اور ان کی غفلتوں اور بد اعمالیوں کو دیکھو دیکھ کر رگڑا ہے کہ کہیں ان کتابوں کی نصیحت سے خدا تعالیٰ کا عذاب نہ اتر پڑے۔ اے سینہ نوکڑے کر جاگتے والو! کیا خدا تعالیٰ کے خوف سے بھی تم کبھی جاگتی رہی ہو اور اے ناول اور جھوٹے افسانے پڑھنے والو! کیا تمہیں اس کی بھی تو لگتی ہوئی کہ قرآن اور دینی و ایمانی کتابیں پڑھو؟ سوچو اور مہرت بکڑو اور اپنی حالتوں کو بدلو اور یہ نہ بدلو کہ دنیا کی زندگی چند روزہ اور آتی فانی ہے، لہذا جلد کچھ آخرت کا کام کرلو۔

۵۲- حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ وہ نیک بی بی اور کرامت والی ولیہ ہیں کہ تمام دنیا میں ان کی دعوت مچی ہوئی ہے۔ یہ دن رات خدا تعالیٰ کے خوف سے روتا کرتی تھیں۔ اگر ان کے سامنے کوئی جہنم کا ذکر کر دیتا تو وہ مارے خوف کے بیوقوف ہو جایا کرتی تھیں۔ بہت زیادہ نفل نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کا دل اس قدر روشن کر دیا تھا کہ ہزاروں میل کے واقعات کی ان کو خبر ہو جایا کرتی تھی بلکہ آنکھوں سے دیکھا کرتی تھیں۔ بڑے بڑے بزرگان دین ان کی دعا لینے کے لئے ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے ان کی کراٹھیں اور ان کے اقوال بہت زیادہ ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں۔

۵۳- حضرت فاطمہ نیشاپور یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بڑی اللہ والی ہوئی ہیں۔ مصر کے ایک بہت بڑے بزرگ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اس اللہ والی فیک بخدی سے مجھے بہت بڑا فیض ملا ہے۔ حضرت خواجہ باجید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ فاطمہ (رحمہا اللہ تعالیٰ) کے برابر بزرگی میں کوئی عورت میری فکر سے نہیں گزری۔ وہ فرمایا کرتی تھیں کہ:

”جو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاتا ہے وہ تمام گناہوں میں پڑ جاتا ہے جو جہنم میں آتا ہے۔ ایک سالہ بچہ اور جہول چاہتا ہے کہ کھینٹا ہے اور جھنڈا کی یاد میں مصروف رہتا ہے اور فضول کاموں اور گناہوں کی باتوں کے کرنے اور بولنے سے باز رہتا ہے۔“

مکہ مکرمہ میں عمرہ کے راستہ میں ۲۲۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۵۴- حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ بھی بہت ہی بلند مرتبہ اور پاکرامت ولیہ ہیں۔ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ جو بہت بڑے محدث اور صاحب کرامت ولی ہیں۔ ان کی ملاقات کے لئے چایا کرتے تھے ایک مرتبہ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ چار ہو گئے تو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی پیار پری کے لئے گئیں اتفاق سے اسی وقت حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی میعادت کے لئے آ گئے۔ جب ان کو پہچان کر بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئی ہوئی ہیں تو حضرت امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ ان بی بی صاحبہ سے ہمارے حق میں دعا کرائیے۔ چنانچہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ نے اس طرح دعا مانگی کہ یا اللہ! بشر حافی اور امام احمد بن حنبل (رحمہما اللہ تعالیٰ) کو جہنم کے عذاب سے امان دے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ اسی رات کو ایک پرچہ آسمان سے ہمارے آگے گرا جس میں بسم اللہ شریف کے بعد یہ لکھا ہوا تھا کہ ہم نے بشر حافی اور امام احمد بن حنبل کو عذاب کے عذاب سے امان دے دی ہے اور ہمارے یہاں ان دونوں کے لئے اور بھی نصیب ہیں۔

۵۵- حضرت میمونہ سوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ پاک باطن عورت بھی اپنے زمانے کی ایک بہت ہی مشہور کرامت والی ولیہ ہیں۔ ان کے زمانے میں ایک بہت بلند مرتبہ پاکرامت ولی حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ ایک مرتبہ خدا تعالیٰ سے میں نے یہ دعا مانگی کہ جنت میں دنیا کی جو عورت میری بیوی بنے گی مجھے وہ عورت دنیا ہی میں ایک مرتبہ دکھا دے۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ عورت ”میمونہ سودانی“ ہے اور وہ کوفہ میں رہتی ہے۔ چنانچہ میں کوفہ گیا اور جب لوگوں سے اس کا پتہ لھکا تو پتہ چھا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک دیوانی عورت ہے جو جنگل میں بکریاں چراتی ہے میں اس کی تلاش میں جنگل کی طرف گیا تو یہ دیکھا کہ وہ کھڑی ہوئی نماز پڑھ رہی ہیں اور بھیڑیے اور بکریاں ایک ساتھ چل بکھر رہے ہیں۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو گئیں تو مجھ سے فرمایا کہ اے عہدالواحد اہل قہاری ہمارے ملاقات بہشت میں ہوگی۔ مجھے سجدہ تعجب ہوا کہ ان بی بی صاحبہ کو میرا نام اور میرے آنے کا مقصد کیسے معلوم ہو گیا؟ مجھے یہ خیال آیا ہی تھا کہ انہوں نے کہا کہ اے عہدالواحد کیا تم کو معلوم نہیں کہ وہ نازل میں جن جن روحوں کو ایک دوسرے کی پہچان ہو گئی ہے ان میں دنیا کے اندر الفت و محبت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ بھیڑیوں اور بکریوں کو میں ایک ساتھ چرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں یہ کیا معاملہ ہے؟ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ جانیے لہذا کام سمجھئے مجھے نماز پڑھنے دیجئے۔ میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست کر لیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے میری بکریوں کا معاملہ بھیڑیوں کے ساتھ درست کر دیا ہے۔ تبصرہ: ہمارے مختلف زمانوں کی حکمتیں ہا کمال عورتوں کا ذکر کہ ہم نے لکھ دیا ہے تاکہ مسلمان عورتیں ان احکام و احکام کے حالات و واقعات کو پڑھ کر عبرت اور سبق حاصل کریں اور اپنی اصلاح کر کے دنیویں جہان کی اصلاح و اصلاح حاصل کرنے کا سامان کریں۔ خداوند کریم اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل میں سب کو ہدایت دے اور سب کو صراطِ مستقیم پر چلا کر غارتہ بالخیر نصیب فرمائے (آمین)۔

نیک بیبیوں کا انعام

محشر میں بخشنی جائیں گی سب نیک بیبیاں

جنت خدا سے جائیں گی سب نیک بیبیاں

عورتوں غلہ آٹھیں بچا میں کی راہ میں	جنت میں جبکہ ہائیکل سب نیک بیبیاں
ہر ہر قدم پر نوراً تجسیر و مرحا	اعزاز ایسا جائیں گی سب نیک بیبیاں
کوڑ بھی طویل بھی جتنی رہیں گی یہ	جنت کے میوے کھائیں گی سب نیک بیبیاں
دیدار حق تعالیٰ کا ہو گا انہیں نصیب	انوار میں نہائیں گی سب نیک بیبیاں
تاروں میں جیسے چاند کی ہوتی ہے روشنی	اس طرح جھلکائیں گی سب نیک بیبیاں
جنت کے زہرات بہشتی لباس میں	جگہ جگہ کے مسکرائیں گی سب نیک بیبیاں
جنت کی نعمتوں میں گمن ہو کے وہد میں	نعمات حق کی گائیں گی سب نیک بیبیاں

اے بیچارہ تیرا چہرہ نکلیاں کرو انعام خلد پائیں گی سب تک بھیاں
 تم اچھٹی کے چند نسلخ کوہاں لا
 جلد تمہیں دکھائیں گی سب تک بھیاں
 ملاحظہ

{ ۸ }

متفرق ہدایات

یہ آسمان ہدایت کے چند ستارے ہیں
 خدا کرے تمہیں مل جائے روشنی ان سے

دشکاری اور پیشوں کا بیان

اس زمانے میں بیگنوں، قصیم، فاقوں کے اور لڑکیاں ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے ادھر ادھر مارے
 مارے پھرتے ہیں اور اپنا خرچ چلانے سے عاجز ہیں۔ اسی طرح بعض لاوارث غریب عورتیں خصوصاً
 بیوہ عورتیں جن کے کمانے پہنچنے کیڑے کا کوئی سہارا نہیں ہو سکتا پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہیں کہ
 خدا تعالیٰ کی پناہ اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ہر لڑکا اور لڑکی کوئی نہ کوئی دشکاری ہو اپنے ہاتھ کا بھر ضرور
 لیکھ لے، لڑکوں کے ہندوستان کے بعض جاہل مسلمان خصوصاً شرفاء کہلاتے والے دشکاری اور ہاتھ کے
 بھر کو محب سمجھتے ہیں بلکہ ہاتھ کے بھر سے پیشہ کرنے والوں کو حقیر و ذلیل شمار کر کے ان پر طعنہ بازی
 کرتے رہتے ہیں اور پیشہ ور لوگوں کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ جد ہو گئی کہ بھر و فریب کر کے دشمنیت
 خودوں کی دلائی کر۔ یہاں تک کہ چوری کر کے اور بھیک مانگ کر کے کھانا ان بد بختوں کو گوارا ہے مگر کوئی
 دشکاری اور پیشہ کرنا ان کو قبول و منظور نہیں۔

عزیز بھائی اور بیوی بہنو اس کو کہہ دستکاری اور اپنے ہاتھوں کی کمالی اسلام میں بھترین کمالی شہر کی گئی ہے بلکہ قرآن وحدیث میں اس کو خدا تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کا طریقہ بتایا گیا ہے چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ کوئی کھانا کھلی اس کھانے سے اچھا اور بھتر نہیں ہوگا جس کو آدی اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمالی سے کھا کر کھائے اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر کی کمالی کھاتے تھے یعنی نوہ کی ذرا لیں بنایا کرتے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف باب النکاح ص ۲۳۱)

اس لئے ماہ بہنو خبردار اور خبردار ابھی ہرگز ہرگز کسی دستکاری اور اپنے ہاتھ کے ہنر کو حقیر و ذلیل مت سمجھو اور اگر کوئی نادان اس کو حقیر سمجھے اور اس کا مذاق اڑائے تو ہرگز اس کی پروا مت کرو اور ضرر کوئی نہ کوئی ہنر کی کہ نوہ یہ خدا تعالیٰ کے پیارے نبیوں کی سنت ہے اور حلال کمالی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اس لئے اس پر جی جان سے عمل کرو۔

بعض نبیوں کی دستکاری

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے کھیتی کی۔ حضرت اور یس علیہ السلام نے کھیتے اور روزی کا کام کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی تراش کر کشتی بنائی ہے جو کہ بڑھئی کا پیشہ ہے۔ حضرت ذوالقرنین جو بہت بڑے بادشاہ تھے اور بعض مفسرین نے ان کو نبی بھی کہا ہے وہ زنجیل یعنی ڈالیا اور ڈوکری بنایا کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور آپ نے اپنے ہاتھوں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی جو معناری کا کام ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے حیر بنایا کرتے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد بکریاں چراتے تھے اور بکریاں پال پال کر ان کو بچا کرتے تھے۔ حضرت ایوب علیہ السلام بھی اونٹ اور بکریاں چراتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نوہ کی ذرا لیں بنایا کرتے تھے۔ جو لوہار کا کام ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام زنجیل بنایا کرتے تھے۔ حضرت ذکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دوکاندار کے ہاں کپڑا رنگتے تھے اور خود ہمارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۵۸ باب الا جارہ وغیرہ کتب مختلف)

اگرچہ ان مقدس خطیروں کا گزر ہر ان چیزوں پر نہیں تھا مگر یہ تو قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ ان خطیروں نے ان کاموں کو کیا ہے اور ان وحدوں کا عار اور عیب نہیں سمجھا ہے۔ اسی

طرح پڑے پڑے اولیا اور فقیہ اور محدثین میں سے بعض نے کپڑا بنا ہے کسی نے پھرے کا کام کیا ہے کسی نے جوتا بنانے کا پیشہ کیا کسی نے مسٹائی بنانے کا حصہ کیا کسی نے روزی کا کام کیا ہے۔

بعض آسان دستکاریاں

لاکڑی کے لئے بعض آسان دستکاریاں اور پیسے یہ ہیں: مسٹائی کا جڑ اور مشین سے کپڑے سینا کپڑا جتا ساچکوں اور موٹروں کی مرمت کرنا بجلی کی تنگ کرنا بڑھتی کا کام گھبراہٹ معمار اور ستار کا کام کرنا دھوپ کرنا کھیت کرنا پرپس چلانا کپڑوں کی رنگائی چھپائی دھونے کرنا بھینگی کرنا۔

لاکڑی کے لئے آسان دستکاریاں یہ ہیں۔ سوٹر جتا کوئی اور سوٹی سوزے جتا آنکھن کا زحمتا نوپیاں اور کپڑے سی کر چھتا سوٹ کا کتا چھٹیاں بنا کر سی جتا چار پائی جتا کتاہوں کی جھلک جتا چار چٹنی مرہہ وغیرہ بنا کر جتا۔

لاکڑی اور لاکڑیاں ان چٹنیوں اور خروں کو اگر کچل لیں تو وہ بھی بھی اللہ تعالیٰ اپنی روزی اور روٹی کے لئے محتاج نہ رہیں گے۔

نہ تکلیف دہ نہ تکلیف اٹھاؤ

حضور اور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

النَّسْلِمُ عَلَى عِلْمِ الْمُتَعَلِّمُونَ مِنْ
مُسْلِمَانِ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے
سلامت رہیں۔

مطلب یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہ دے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے اسلامی بھائیوں کے لئے بھی پسند کرے۔

ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ تکلیفوں میں جتا ہو اور وہ کھا جائے تو پھر فرمان رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے کسی قول و فعل سے کسی کو ایذا اور تکلیف نہ پہنچائے اس لئے متعدد جزیل باتوں کا خاص طور پر ہر مسلمان کو خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ کسی کے گھر میں جان یا جاندار پر کسی کے لئے جاننا ہو اس قدر زیادہ دلوں تک یا آبی در تک نہ ظہر کہ گھر والا تک ہو جائے اور تکلیف میں پڑ جائے۔

۲۔ اگر کسی کی ملاقات کے لئے ہالا تو وہاں آتی در تک مت بیٹھو یا اس سے آتی در یا وہاں سے نہ کرو

- کہ وہ اکٹا ہائے پاس کے کام میں حرج ہونے لگے کیونکہ اس سے یقیناً اس کو تکلیف ہوگی۔
- ۲- راستوں میں چار پائی یا کرسی یا کوئی دوسرا سامان برتن یا اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالنا کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ دروازہ کی عادت کے مطابق بے کھٹکے جڑی کے ساتھ چلے آتے ہیں اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر الجھ کر گر پڑتے ہیں بلکہ خود ان چیزوں کو راستوں میں ڈالنے والا بھی رات کے اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور چٹ کھا جاتا ہے۔
- ۳- کسی کے گھر جاد تو جہاں تک ممکن ہو سکے ہرگز ہرگز اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرو۔ بعض مرتبہ بہت ہی معمولی چیز بھی گھر میں موجود نہیں ہوتی اور وہ تمہاری فرمائش پوری نہیں کر سکتا۔ ایسی صورت میں اس کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور تم کو بھی اس سے کوفت اور تکلیف ہوگی کہ خواہ مخواہ میں نے ایک گھنیا درجے کی چیز کی فرمائش کی اور زبان خالی گئی۔
- ۵- ہڈی یا لوہے، شیشے وغیرہ کے ٹکڑوں یا خاردار شاخوں کو نہ خود راستوں میں ڈالو نہ کسی کو ڈالنے دو اور اگر کہیں راستوں میں ان چیزوں کو دیکھو تو ضرور راستوں سے ہٹا دو ورنہ راست چلتے والوں کو ان چیزوں کے چھو جانے سے تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ غفلت میں تم کو ہی تکلیف پہنچ جائے۔ اسی طرح کیلے اور خربوزہ وغیرہ کے پھلوں کو راستوں میں نہ ڈالو ورنہ لوگ بھول کر گر رہیں گے۔
- ۶- کھانا کھاتے وقت ایسی چیزوں کا نام مت لیا کرو جس سے سنے والوں کو گھمن پیدا ہو کیونکہ بعض نازک حراج لوگوں کو اس سے بہت تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔
- ۷- جب آدمی بیٹھ ہوئے ہوں تو ہمارا دستہ ڈالنا کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔
- ۸- تمہاری کوئی دعوت کرنے تو چھٹے آدمیوں کو تمہارے ساتھ اس نے بلایا ہے، خبردار اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر اس کے گھر نہ جاؤ، شاید کھانا کم پڑ جائے تو میزبان کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور مہمان بھوک سے تکلیف اٹھائیں گے۔
- ۹- اگر کسی مجلس میں آدمی پاس پاس بیٹھے ہائیں کر رہے ہوں تو خبردار تم ان دونوں کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھ جاؤ کیونکہ اس نے صاف دونوں ساتھیوں کو تکلیف ہوگی۔
- ۱۰- عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد کی خوبصورتی یا اس کی کسی خوبی کا ذکر نہ کرے کیونکہ بعض شوہروں کو اس سے تکلیف ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے سامنے کسی دوسری عورت کے حسن و جمال یا اس کی چال وصال کا تذکرہ اور تعریف نہ کرے کیونکہ اس سے بھی کو تکلیف پہنچے گی۔
- ۱۱- کسی دوسرے کے خط کو بھی ہرگز نہ پڑھا کرو ممکن ہے خط میں کوئی ایسی راز کی بات ہو جس کو وہ شخص

اس سے پہچانا چاہتا ہو تو ظاہر ہے کہ تم جلد بڑھانے کو اس کو تکلیف ہوگی۔

۱۲- کسی سے اس طرح کی غمی مذاق نہ کرو جس سے اس کو تکلیف پہنچے۔ اسی طرح کسی کو ایسے نام یا القاب

سے نہ پکارو جس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہو۔ قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

۱۳- جس مجلس میں کسی بھی آدمی کے صیب کا ذکر کرنا ہو تو پہلے دیکھ لو کہ وہاں اس قسم کا کوئی آدمی تو نہیں

ہے نہ نہ اس کا صیب ذکر کرنے سے اس آدمی کو تکلیف اور ایذا پہنچے گی۔

۱۴- دلیلوں پر بان کھانے نہ چھو کہ اس سے مکان والے کو بھی تکلیف ہوگی اور ہر دیکھنے والے کو بھی

نکمن پیدا ہوگی۔

۱۵- رو آدمی کسی معاملہ میں بات چیت کرتے ہوں اور تم سے بہتر پوچھتے سمجھتے رہو تو عموماً کلام تم

ان کو رائے یا مشورہ نہ دوائے بہرگز نہیں کرنا چاہیے یہ تکلیف دینے والی بات ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ تم اس گوشل میں گھر ہو کہ قہارے کسی قول یا فعل یا طریقے سے کسی کو

تکلیف نہ پہنچے اور تم خود بھی یا ضرورت نہ خواہ تو اس کسی تکلیف میں نہ پڑو۔

آداب سفر

۱- سفر میں رہانہ ہونے سے پہلے پیشاب و پاخانہ وغیرہ ضروریات سے فراغت حاصل کرو۔

۲- اکیلے سفر کرنا خصوصاً خطروں کے دور میں اچھا نہیں ایک دور خطہ سفر میں ساتھ ہوں تاکہ وقت

ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں یہ مسنون طریقہ ہے۔

۳- سفر میں کم سے کم سامان ہو یا زیادہ اور اچھا ہے بعض ضرورتوں میں یہ صیب ہے کہ سفر میں بہت

زیادہ سامان لا دیا کرتی ہیں جس سے بہت زیادہ تکلیف اٹھانا پڑتی ہے خاص کر سب سے زیادہ

مصیبت مردوں کو اٹھانی پڑتی ہے۔ تمام سامانوں کو سنبھالنا لانا امانت سرودری کے پیسے دینا۔

یہ ساری بلائیں مردوں کے سروں پر نازل ہوتی ہیں۔ عورتیں تو اچھی غاسی بے فکر بیٹھی رہتی ہیں

پان چباتی رہتی ہیں اور باتیں چلاتی رہتی ہیں۔

۴- لڑکا اور بھگڑاوا آدمیوں کیساتھ ہرگز سفر نہ کیا کہ نہ ہر قدم پر کوفت اور تکلیف اٹھانے کے۔

۵- سفر میں جب تم کسی کے سہارا بنو سب سے پہلے پیشاب و پاخانہ کی جگہ معلوم کرو۔

۶- سفر میں مطالعہ کے لئے کوئی کتاب چھکارا لگانے پہلے سادہ کلام لکھاں مصلیٰ چاقو مصلیٰ

دھاگہ لٹکھا آئینہ ضرور ساتھ رکھو۔ اگر میزبان کے گھر بستر ملے کی امید ہو تو غیر ضرور نہ بستر بستر

بھی ہوتا ہے۔

گمروہ ہے جس میں کوئی قیمتی چیز نہ رہتا ہو اور اس کے ساتھ بھرتیج سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترجین گمروہ ہے کہ اس میں کوئی قیمتی چیز نہ ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۱۲۳۳ ص ۱۲۳۳)

غرور اور گھمنڈ کی برائی

غرور اور گھمنڈ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ظلم میں یا عبادت میں یا فتادری یا حسب ذہب میں یا مال و سامان میں یا عزت و آبرو میں یا کسی اور بات میں دوسروں سے بڑا سمجھے اور دوسروں کو اپنے سے کم اور حقیر جانے لے بہت بڑا گناہ اور نہایت ہی قابل نفرت خصلت ہے حدیث شریف میں ہے کہ جس کے دل میں برائی کے برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں (بیٹھ کے لئے) ٹھیک جائے گا اور جس کے دل میں برائی کے برابر تکبر ہوگا جنت میں سزا سمجھنے کے بعد داخل ہوگا۔ اسی طرح ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ہر سرکش اور سخط دل اور تکبر جانی ہے۔ اسی طرح ایک تیسری حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم ان آدمی وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے بات کرے گا ان کی طرف رحمت کی نظر فرمانے کا نہ انہیں کتاہوں سے پاک کرنے کا بلکہ ان لوگوں کو دردناک عذاب دے گا۔ ایک بڑے حوالہ کار زور و جہت باد شہداء تیسرا حکیم فقیر۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۱۲۳۳ ص ۱۲۳۳)

دنیا بھر کے لوگ بھی مغرور اور گھمنڈی مردوں اور عورتوں کو بڑی عداوت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور نفرت کرتے ہیں یہ اور بات ہے کہ اس کے ذریعہ اور اس کے فتنوں سے بچنے کے لئے ظاہر میں لوگ اس کی آواز بھگت کر لیتے ہیں مگر دل میں اس کو اچھا ہی برا سمجھ کر اس سے بے اچھا نفرت کرتے ہیں اور اس کے دشمن ہوتے ہیں چنانچہ جب تکبر آدمی پر کوئی مصیبت آن پڑتی ہے تو کسی کے دل میں ہمدردی اور مروت کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا بلکہ لوگوں کو ایک طرح کی خوشی ہوتی ہے۔ بہر حال اگر گھمنڈ و غرور اور فتنی مارنا جیسا کہ اکثر بالدار مردوں اور عورتوں کا طریقہ ہے یہ بہت ہی بڑا گناہ اور بہت ہی خراب عادت ہے۔

اگر آدمی اتنی بات سوچ لے کہ میں ایک ناپاک قلمرو سے پیدا ہوا ہوں اور میرے پاس جو بھی مال یا کمال ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اور جب وہ چاہے ایک پیکڑ میں سب لے لے گا پھر میں گھمنڈ کس بات پر کروں اور اپنی کوئی خوبی پر فخری ماروں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ بری خصلت اور خراب عادت بہت جلد چھوٹ جائے گی۔

بڑھیا عورتوں کی خدمت

حدیث شریف میں ہے کہ بڑے صحابہ و سچے لوگوں اور مسکینوں کی خدمت کرنے کا ثواب اتنا ہی بڑا ہے جتنا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو ساری رات عبادت میں مستحضر کے ساتھ کھڑے ہونے والے کو اور کھانا روزانہ کھانے والے کو ثواب ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۲۳ / صحیح المطالع)

لڑکیوں کی پرورش

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عین لڑکیوں کی اس طرح پرورش کرے کہ ان کو حسب سکھائے اور ان پر مہربانی کا برتاؤ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو خور و حنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ ارشاد نبوی صی کر صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اگر کوئی شخص عین لڑکیوں کی پرورش کرے تو ارشاد فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی اجر و ثواب ہے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص ایک عین لڑکی کو پالے تو جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے بھی یہی ثواب ہے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۲۳ / صحیح المطالع)

ماں باپ کی خدمت

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے سنا کہ وہاں کوئی شخص قرآن مجید کی قرات کر رہا ہے۔ جب میں نے دریافت کیا کہ قرات کرنے والا کون ہے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ آپ کے سہیلی، مہارث ہیں انھیں رضی اللہ عنہم۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ! او کیلو یہ ہے نیکو کاری اور ایسا ہوتا ہے اچھے سلوک کا بدلہ۔ حضرت حارث بن انصان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب لوگوں سے زیادہ بہترین سلوک اپنی ماں کے ساتھ کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۱۹)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشی باپ کی خوشی میں اور خدا تعالیٰ کی ہمارا شکی باپ کی ہمارا شکی میں ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۳۱۹)

بیٹیاں جہنم میں پردہ بنیں گی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لے کر بیٹک مانگنے کے لئے آئی تو ایک کجور کے سوا اس نے میرے پاس کچھ نہیں پایا وہی ایک کجور میں نے اس کو دے دی تو اس نے اس کجور کو اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود نہیں کھایا اور چلی گئی۔ اس کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے اور

میں نے اس واقعہ کا ذکر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی طبیعت کے ساتھ جھکا کر گیا اس نے اپنی طبیعت کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ پیش اس کے لئے جہنم سے پردہ ہوگا زمین جائیں گی۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۲۱ جامع المصالح)

انسان کی تیس غلطیاں

(۱) اس خیال میں ہمیشہ مگن رہنا کہ جوانی اور نوجوانی ہمیشہ ہے گی (۲) مصیبتوں میں بے صبر رہ کر چیخ و پکار کرنا (۳) اپنی عقل کو سب سے بڑھ کر سمجھنا (۴) دشمن کو حقیر سمجھنا (۵) پہاڑی کو معمولی سمجھ کر شروع میں طمانند کرنا (۶) اپنی برائے پر عمل کرنا اور دوسرے لوگوں کے مشوروں کو ٹھکرا دینا (۷) کسی بدکار کو بار بار آکر نہا کر بھی اس کی چال چلنی میں آ جانا (۸) بیکاری میں غصہ رہنا اور روزی کی تلاش نہ کرنا (۹) اپنا مال کسی دوسرے کو بٹا کر اسے پرہیزگار سمجھنے کی تاکید کرنا (۱۰) آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا (۱۱) لوگوں کی تکلیف میں شریک نہ ہونا اور ان سے امداد کی امید رکھنا (۱۲) ایک دوسری طاقت میں کسی شخص کی نسبت کوئی اچھی یا بری رائے قائم کر لینا (۱۳) والدین کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے خدمت کی امید رکھنا (۱۴) کسی کام کو اس خیال سے ادا کرنا کہ پھر کسی وقت مکمل کر لیا جائے گا (۱۵) ہر شخص سے ہدی کرنا اور لوگوں سے اپنے لئے نفع کی توقع رکھنا (۱۶) گمراہوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا (۱۷) کوئی عمل صالح کی تلقین کرے تو اس پر وہیمان نہ دینا (۱۸) خود حرام و حلال کا خیال نہ کرنا اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانا (۱۹) جھوٹی قسم کھا کر جھوٹ بول کر دھوکا دے کر اپنی قہارت کا فروغ دینا (۲۰) ظلم دینا اور دینداری کی عزت نہ سمجھنا (۲۱) خود کو دوسروں سے بڑھ کر سمجھنا (۲۲) فقیروں اور سانکوں کو اپنے دواخانہ سے دھکانے کر بھاگ دینا (۲۳) ضرورت سے زیادہ بات چیت کرنا (۲۴) اپنے بزرگوں سے بگاڑ رکھنا (۲۵) بادشاہوں اور امیروں کی دوستی پر اعتبار کرنا (۲۶) خواہ مخواہ کسی کے گمراہی معاہدات میں داخل دینا (۲۷) بغیر سوچے سمجھے بات کرنا (۲۸) تین دن سے زیادہ کسی کام میں اپنا (۲۹) اپنے گھر کا ہیید و دوسروں پر بٹا کر کرنا (۳۰) ہر شخص کے سامنے اپنے دکھ درد بیان کرنا۔

سلیقہ اور آرام کی چند باتیں

- ۱- رات کو دواخانہ بند کرتے وقت گھر کے اندر اچھی طرح دیکھ بھال لو کہ کوئی اجنبی یا کتا بلی اندر تو نہیں رہ گیا؟ یہ عادت ڈال لینے سے اللہ تعالیٰ تمہاری گھر میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔
- ۲- گھر اور گھر کے تمام سامانوں کو صاف ستھرا رکھو اور ہر چیز کو اس کی جگہ پر رکھو۔
- ۳- سب گھر والے آپس میں ملے کر لیں کہ کھانا چڑھاؤں جگہ پر رہے گی انہر سب گھر والے اس کے

پابند ہو جائیں کہ جب اس چیز کو وہاں سے اٹھائیں تو استعمال کر کے پھر اسی جگہ رکھ دیں تاکہ ہر آدمی کو بغیر پوچھے اور بلا وصیئے نے داخل جایا کرے اور ضرورت کے وقت تلاش کرنے کی حاجت نہ پڑے۔

- ۴۔ گھر کے تمام برتنوں کو دھوا بھج کر کسی الماری یا طاق پر الٹا کر کے رکھ دو اور پھر وہ پانہ اس برتن کو استعمال کرنا ہو تو پھر اس برتن کو بغیر دھوئے استعمال نہ کرو۔
- ۵۔ کوئی جھوٹا برتن یا غذا ادا کا تھا برتن ہر گز ہر گز نہ دکھ دیا کرو۔ جھوٹے یا غذاؤں اور دواؤں سے آلودہ برتنوں میں جراثیم پیدا ہو کر طرح طرح کی بیماریوں کے پیدا ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔
- ۶۔ اندھیرے میں بلا دیکھے ہر گز ہر گز پانی نہ پیتے نہ کھانا کھاؤ۔
- ۷۔ گھسریا آگن کے راستہ میں چار پانی یا کرسی یا کوئی برتن یا کوئی سامان مت ڈال دیا کرو ایسا کرنے سے بعض دفعہ روز کی حادث کے مطابق بے کھنگلے چلے آنے والے کو ٹھوکر ضرور لگتی ہے اور بعض دفعہ تو سخت چوٹیں بھی لگ جاتی ہیں۔
- ۸۔ صراحی کے منہ یا ٹوٹے کی ٹوٹی سے منہ لگا کر ہر گز بھی پانی نہ پیو کیونکہ ادا تو یہ خلاف تہذیب ہے دوسرے یہ خطرہ ہے کہ صراحی یا ٹوٹی میں کوئی کیڑا مکوڑا چھپا ہوا ہو اور وہ پانی کے ساتھ پیوے میں چلا جائے۔
- ۹۔ ہلے یا دس ٹونوں میں ایک دن میں گھر کی مکمل صفائی کے لئے مقرر کر لو کہ اسی دن سب کام دھندا بند کر کے چارے مکان کی صفائی کر لو۔
- ۱۰۔ دن رات پیٹھ دینا یا پٹنگ پر سونے یا لیٹے رہنا سمجھوتی کے لئے بے حد نقصان دہ ہے۔ مردوں کو صاف اور کھلی ہوا میں کچھ بیل پھر لینا اور عورتوں کو کچھ صحت کا کام ہاتھ سے کر لینا سمجھوتی کے لئے بہت ضروری ہے۔
- ۱۱۔ جس جگہ چند آدمی بیٹھے ہوں اس جگہ بیٹھ کر نہ تھو کو نہ کھکھارو نہ ناک صاف کرو کہ خلاف تہذیب بھی ہے اور دوسروں کے لئے گھن پیدا کرنے والی چیز ہے۔
- ۱۲۔ دامن یا آچل یا آستین سے ناک صاف نہ کرو نہ ہاتھ منہ ان چیزوں سے پوچھو کیونکہ یہ گندگی بھی ہے اور یہ تہذیب کے خلاف بھی۔
- ۱۳۔ جوتی اور کپڑے یا ستر استعمال سے پہلے جھاڑ لیا کرو ٹھکن ہے کوئی موڑی جانور بیٹھا ہو جو بے خبری میں تمہیں ڈس لے۔
- ۱۴۔ جھوٹے بچوں کو کھلاتے کھاتے بھی ہر گز ہر گز اچھال کر نہ کھلاؤ خدا انراستہ ہاتھ سے چھوٹ جائے

تو بچے کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی۔

۱۵- ڈیڈ وارہ میں نہ بیٹھا کرو سب آنے جانے والوں کو تکلیف ہوگی اور خود تم بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔

۱۶- اگر پوشیدہ جنگوں میں کسی کے پھوڑا پھنسی یا اندر درم ہو تو اس سے یہ نہ پوچھو کہ کہاں ہے؟ اس سے غور کرو اور اس کو شرمندگی ہوگی۔

۱۷- پاخانہ یا غسل خانہ سے کمر بند یا تھیند یا ساڑھی باندھتے ہوئے باہر مت نکلو بلکہ اندر سے ہی باندھ کر باہر نکلو۔

۱۸- جب قسم سے کوئی شخص بات پوچھے تو پہلے اس کا جواب دو پھر دوسرے کام میں لگو۔

۱۹- جو بات کسی سے کہو یا کسی کا جواب دو تو صاف صاف یوں اور اتنے زور سے یوں کہ سامنے والا اچھی طرح سن لے اور تمہاری باتوں کو سمجھ لے۔

۲۰- زبان بند کر کے ہاتھ یا سر کے اشاروں سے کچھ کہنا یا کسی بات کا جواب دینا یہ خلاف قہر ہے اور حماقت کی بات ہے۔

۲۱- اگر کسی کے بارے میں کوئی پوشیدہ بات کسی سے کہنی ہو اور وہ شخص اس مجلس میں موجود ہو تو آگے یا ہاتھ سے بار بار اس کی طرف اشارہ مت کرو کہ ناحق اس شخص کو طرح طرح کے شبہات ہوں گے۔

۲۲- کسی کو کوئی چیز دینی ہو تو ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں دو یا برتن میں رکھ کر اس کے سامنے پیش کرو اور سے پیچ کر کوئی چیز کسی کو مت دیا کرو شاید اس کے ہاتھ میں نہ پہنچ سکے اور زمین پر گر کر ٹوٹ پھوٹ جائے یا خراب ہو جائے۔

۲۳- اگر کسی کو پکھا جھوٹا اس کا خیال رکھو کہ اس کے سر یا چہرہ یا بدن کے کسی حصہ میں پکھا لگنے نہ پائے اور پکھا کھانے زور سے لگی نہ چلا کر کہ تم خود یا دوسرے پریشان ہو جائیں۔

۲۴- میلے کپڑے جو دھوئی کے یہاں جاتے والے ہوں گھر میں اور حرا دھر بکھرا ہوا زمین پر نہ دے دو بلکہ مکان کے کسی کونے میں لٹری کا ایک معمولی کس رکھ لو اور سب میلے کپڑوں کو اسی میں جمع کرتے رہو۔

۲۵- اپنے اپنی کپڑوں کو کبھی کبھی دھوپ میں نہ لٹا کر اور کتابوں کو کبھی تاکہ کیڑے کپڑوں اور کتابوں کو ککات کر خراب نہ کر سکیں۔

۲۶- جہاں کوئی آدمی بیٹھا ہو وہاں گرد و غبار والی چیزوں کو نہ بھاڑو۔

۲۷- کسی دیکھ یا پریشانی یا غم اور بیماری وغیرہ کی خبروں کو ہرگز اس وقت تک نہیں کہنا چاہئے جب تک

کس کی خوب انجی طرح تحقیق نہ ہو جائے۔

۲۸- کمالے چنے کی کوئی چیز کھلی مت دکھو بیٹا حاکم کر رکھا کر دو اور کھیں کے چھٹے سے بھاؤ۔

۲۹- روڈ کڑمہ اور پر اٹھا کر نہیں چلنا چاہئے اس میں بہت سے خطرات ہیں۔

۳۰- چلنے میں پاؤں چمراٹھا کر اور پورا پاؤں زمین پر رکھ کر چلا کر ڈانچوں یا اینڈی کے بل چلنا یا پاؤں کھینچے ہوئے چلنا یہ جلد ب کے خلاف بھی ہے۔

۳۱- کپڑا پہنے پہنے نہیں یہ چاہئے۔

۳۲- ہر کسی پر اطمینان مت کر لیا کر ڈ جب تک کسی کو ہر طرح سے بار بار آزمائشوں کا اعتبار مت کر لیا کر۔ خاص کر اکثر شہروں میں بہت سی عورتیں کوئی گھن صاحب بنی ہوئی کعب کا خلاف لئے ہوئے کوئی تعویذ منڈے 'جھاڑ پھونک کرتی ہوئی گھروں میں گھسکتی پھرتی ہیں اور عورتوں کے مجمع میں بیٹھ کر اٹھ اور رسول کی باتیں کرتی ہیں۔ غیر ہمارا غیر داران عورتوں کو ہرگز ہرگز گھروں میں آنے ہی مت دو روڈ اڑے ہی سے واپس کر دو۔ ایسی عورتوں نے بہت سے گھروں کا صلیا کر ڈالا ہے۔ ان عورتوں میں بعض چھوٹے اور ڈاکوؤں کی ٹیڑھی بھی ہوا کرتی ہیں جو گھر کے اندر گھس کر سارا ماحول دیکھ لیتی ہیں پھر چوروں اور ڈاکوؤں کو ان کے گھروں کا حال بتا دیتی ہیں۔

۳۳- جہاں تک ہو سکے کوئی سودا سامان اور حار مت منگایا کر دو اور اگر مجبوری سے منگانا ہی پڑ جائے تو دام پچ چکر تاریخ کے ساتھ لکھو اور جب روپیہ تمہارے پاس آ جائے تو فوراً ادا کر دو زبانی یا روپہر بھروسہ مت کرو۔

۳۴- جہاں تک ہو سکے خرچ چلانے میں بہت زیادہ کفالت سے کام لو اور روپیہ بھر بہت ہی انتظام سے اٹھاؤ بلکہ جتنا خرچ کے لئے تم کو ملے اس میں سے کچھ بچا لیا کر۔

۳۵- جو عورتیں بہت سے گھروں میں آیا جایا کرتی ہیں جیسے دھوئیں خانہ وغیرہ ان کے سامنے ہرگز ہرگز اپنے گھر کے اختلاف اور جھگڑوں کو مت بیان کر ڈ کیونکہ ایسی عورتیں گھروں کی باتیں دی گھروں میں کتنی پھرتی ہیں۔

۳۶- کوئی مرد تمہارے دروازہ پر آ کر تمہارے شوہر کا دوست یا رشتہ دار ہونا ظاہر کرے تو ہرگز اس کو اپنے مکان کے اندر مت بلاؤ نہ اس کا کوئی سامان اپنے گھر میں رکھو نہ اپنا کوئی قیمتی سامان اس کے سپرد کر دو۔ ایک غیر آدمی کی طرح کھانا وغیرہ اس کے لئے باہر بھیج دو جب تک تمہارے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے ہرگز اس پر بھروسہ مت کرو۔ نہ گھرانے دو ایسے لوگوں نے بہت سے گھروں کو لوٹ لیا ہے اسی طرح اگر بے پہچان ہوا آدمی گھر پر آ کر یا سڑ میں کوئی کمالے کی چیز

دے تو ہرگز مت کھاؤ وہ لاکھ برا مانے پر دامت کریمت سے سفید پاش ٹھک "خدا دہائی یا زہریلی چیز کھلا کر گھر والوں اور مسافروں کو لوٹ لیتے ہیں۔

۳۷۔ محبت میں اپنے بچوں کو بلا بھوک کے کھانا مت کھاؤ خاصا مراد کر کے زیادہ کھاؤ کہ ان دونوں صورتوں میں بچے بیمار ہو جاتے ہیں جس کی تکلیف تم کو اور بچوں دونوں کا بھگتی پڑتی ہے۔

۳۸۔ بچوں کو سردی گرمی کے کپڑوں کا خاص طور پر دھیان لازمی ہے۔ بچہ سردی گرمی لگنے سے بیمار ہو جایا کرتے ہیں۔

۳۹۔ بچوں کو ماں باپ بلکہ دادا کا نام بھی یاد کرو اور اور بھی بھی یاد کرو تاکہ یاد ہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ اگر خدا خواست بچہ نکو جائے اور کوئی اس سے پرہیز کرے کہ میرے باپ کا کیا نام ہے؟ میرے ماں باپ کون ہیں؟ تو اگر بچے کو نام یاد ہوں گے تو بتا دے گا پھر کوئی نہ کوئی اس کو تہہ دے پاس پہنچا دے گا یا تمہیں بلا کر بچہ تہہ دے پہرہ کر دے گا اور اگر بچے کو ماں باپ کا نام یاد نہ رہا تو بچہ بھی کہے گا کہ میں آیا یا اس کا بچہ ہوں۔ یا کچھ نہیں کہ کون آیا؟ کون ماں؟

۴۰۔ چھوٹے بچوں کو اکیلا چھوڑ کر گھر سے باہر نہ بھیجا جائے کہ ایک صورت بچے کے آگے کھانا رکھ کر باہر بھی گئی بہت سے کوڑس نے بچے کے آگے کھانا چھین کر کھالیا اور چونچ مار دیا کہ بچے کی آنکھ بھی پھوڑ ڈالی۔ اسی طرح ایک بچہ کو ملی نے اکیلا پا کر اس کو تھوچ ڈالا کہ بچہ مر گیا۔

۴۱۔ کسی کو ظہرانے یا کھانا کھانے پر بہت زیادہ صراحت کرو۔ بعض مرتبہ اس میں مہمان کو الجھن یا تکلیف ہو جاتی ہے پھر سوچ کر بھلا ایسی محبت سے کیا تاکہ؟ جس کا انجام غرمت اور بدنامی ہو۔

۴۲۔ وزن یا خطر دہائی کوئی چیز کسی آدمی کے اوپر سے اٹھا کر مت دیا کرو۔ خدا خواست وہ چیز ہاتھ سے چھوٹ کر آدمی کے اوپر گر پڑے تو اس کا انجام کتنا خطرناک ہوگا؟

۴۳۔ کسی بچہ یا شاگرد کو سزا دینی ہو تو موٹی گڈی یا لٹ یا گولہ مت مارو خدا خواست اگر کسی بزرگ پر چوٹ لگ جائے تو کتنی بڑی مصیبت سر پر آن پڑے گی۔

۴۴۔ اگر تم کسی کے گھر مہمان جاؤ اور کھانا کھا چکے ہو تو جاتے ہی گھر والوں سے کہہ دو کہ ہم کھانا کھا کر آئے ہیں کیونکہ گھر والے لحاظ کی وجہ سے ہمیں گے نہیں اور چپکے چپکے سے کھانا تیار کر لیں گے اور جب کھانا سامنے آ گیا تو تم نے کہہ دیا کہ ہم تو کھانا کھا کر آئے ہیں تو چونکہ اس وقت گھر والوں کو کتنا غصہ ہوگا؟

۴۵۔ مکان میں اگر گرم یا زبرد وغیرہ دھن کر رکھا ہے تو اپنے گھروں میں سے جس پر بھروسہ ہو اس کو بتاؤ ورنہ شاید تہہ دے چھوٹا کھانک اٹھال ہو جائے تو وہ زبرد یا رقم بیکشہ میں ہی میں رہ جائے گی۔

۳۶- مکان میں جلتا چراغ یا آگ چھوڑ کر باہر مت چلے ہانا چراغ اور آگ کو مکان سے نکلنے دقت بھٹاؤ یا کرو۔

۳۷- احتیاطاً دروست کھاؤ کہ چور کی جگہ بھی بیٹھ میں ہائی شدہ جائے۔

۳۸- جہاں تک ممکن ہو رات کو مکان میں تنہا مت رہو خدا تعالیٰ ہانے رات میں کیا اتفاق پڑ جائے؟ لاچاری اور بھوری کی تو ہر بات ہے مگر جب تک ہو سکے مکان میں رات کو اکیلے نہیں سونا چاہئے۔

۳۹- اپنے ضروریات کو۔

۵۰- برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں ہوتا اس لئے صرف خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرو۔

کارآمد تدبیریں

- ۱- چنگ کی پائلی اجوائن کی پھلیاں باغ میں سے اس چنگ کے کھل ہماگ جائیں گے۔
- ۲- اگر چھروانی بھروسہ ہو اور گرمیوں کے موسم میں چھرو یا وہ چنگ کریں تو بہتر ہے چاہا تلسی کے پتے پھیلا دیں چھرو ہماگ جائیں گے۔
- ۳- کھڑی میں کیل ٹھوکتے ہوئے کھڑی کے پھلے کا قطرہ ہونو اس کیل کو پہلے صابون میں ٹھوکتے کے بعد کھڑی میں ٹھوکتا پائے اس طرح کھڑی نہیں پھلے گی۔
- ۴- کاغذی لیٹوں کا دس اگر دن میں چھ بار لی لیں تو طیر یا کاغذ نہیں ہوگا۔
- ۵- نو سے بچنے کیلئے حیر دھوپ میں سفر کرتے وقت جب میں ایک بڑا زکھ لہتا چاہئے۔
- ۶- پیچہ کے حمل سے بچنے کیلئے سرک لیٹوں اور پیاز کا بجڑت استعمال کرنا چاہئے۔
- ۷- سبز یوں کو جلد اگانے اور آنے میں غیر جلد آنے کے لئے خربوزہ کے چھکوں کو خوب سکھا لیں اور اس کو باریک لیں کر سٹوف چار کر لیں پھر اسی سٹوف کو ہڑیوں میں جلد گانے کے لئے ڈالیں اور آنے میں غیر جلد آنے کے لئے تھوڑا سا سٹوف آنے میں ڈال دیا کریں۔
- ۸- روغن زیتون دانتوں پر لٹے سے مسوڑھے اور لٹے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔
- ۹- پگلی آدھی ہو تو لوٹک کھا لینے سے بند ہو جاتی ہے۔
- ۱۰- سر میں جو میں پڑ جائیں تو مست چارید صابون کے پانی میں مل کر کے سر میں ڈالیں اور سر کو خوب دھو لیں۔ دوا تین مرتبہ دیا کر لینے سے کل جو میں مر جائیں گی۔
- ۱۱- لیٹوں کی چھانک چھو پر کھو دن لٹے اور مگر صابون سے دھو لینے سے چھو کے کل مہا سے دور ہو

جاتے ہیں۔

۱۲- پیدل چلنے کی وجہ سے اگر پاؤں میں جھکن زیادہ معلوم ہو تو جب ٹپے ہوئے گرم پانی میں کچھ دیر پاؤں دیکھ دینے سے شکایت دور ہو جاتی ہے۔

۱۳- لیوں کو اگر بھول میں گرم کر کے بخوریں تو عرق آسانی کے ساتھ دیکھنا آئے گا۔

۱۴- آگ سے جل جائیں تو چلے ہوئے مقام پر فوراً روکائی لگائیں یا چھنا کا پانی ڈالیں یا بروڑ کا تیل لگائیں یا شکر سفید پانی میں گھول کر لگائیں۔

۱۵- سانپ یا کوئی زہریلا جانور کاٹ لے تو کاسٹے سے ذرا اوپر فوراً کسی مضبوط دھاکے سے کس کر باندھ دو پھر کاسٹے کی جگہ پر انیوں لگا دو تاکہ یہ جلد میں ہو جائے پھر بلینڈ سے ڈھم لگا کر دوا تاکہ چند قطرہ خون نکل جائے پھر پیاز کو چوڑے میں بھون کر اور نمک لگا کر اس جگہ پر باندھ دیں اور مریض کو سونے دیں۔ یہ فوری ترکیب کر کے پھر فاکٹر سے علاج کرائیں اور انگلشن لگوائیں۔

۱۶- اگر کوئی نکھیا یا انیوں یا دھتورہ کھائے تو فوراً سو یا کافور تیل آدھ سیر پانی میں پکا کر اس میں پاؤں بھر کر ایک تولہ تک ملا کر نیم گرم چلائیں اور لے کر لگائیں۔ جب خوب لے ہو جائے تو دودھ چلائیں اور اگر دودھ سے بھی لے ہو جائے تو بہت اچھا ہے اور مریض کو سونے دیں۔ اللہ اعظم تعالیٰ مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

کیڑوں مکوڑوں کو بھگانا

سانپ: ایک پاؤں شمار کو پاکی سیر پانی میں گھول کر گھر کے تمام بلوں سوراخوں اور کھولوں میں پھڑک دیں اگر گھر میں سانپ ہوگا تو بھاگ جائے گا اور بھیگی بھی یہ پانی پھڑکے رہیں تو اس مکان میں بھی سانپ نہیں آئے گا۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ گھر کے بلوں میں اور دوسرے سب سوراخوں میں دھانی ڈال دیں سانپ فوراً ہی مر جائے گا اور اگر بچے اس پاس ڈال کر سو گئے تو سانپ قریب نہیں آ سکتا۔

پچھو: سوئی کا عرق اگر پچھو کے اوپر ڈال دیا جائے تو پچھو خرد مر جائے گا اور اگر پچھو کے سوراخ میں سوئی کے چند ٹکڑے ڈال دیے جائیں تو پچھو سوراخ سے باہر نہیں نکل سکیں گے بلکہ سوراخ کے اندر ہی جاگ ہو جائیں گے۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ چھچھو گھاس کی جڑ اگر پچھو نے پر دیکھ دی ہے تو پچھو بستر پر نہیں چڑھ سکتا۔

اگر کھجور تک مار دے تو بہرہ و حاصل لگائیں یا چھوڑ دیں جو کھس کر لگائیں مذہباً ہرگز ہائے گہ۔
 کھجور (گوچر) نہ کر کسی کے بدن میں چھٹ جائے یا کان میں کھس جائے تو کھس کے اوپر
 ڈالیں فوراً ہی اس کے پاؤں کھال میں سے باہر نکل جائیں گے اور اگر پیادہ کا مرقہ کھجور مارے اور پر ڈال
 دیں تو وہ جگہ بھی چھوڑ دے گا اور پھر فوراً ہی سر جائے گا اور اس کے پاؤں پیسے سے زخم ہو گیا ہے تو پیادہ
 بھجلا کر اس زخم پر بانڈ بٹا کر کھیر ہے۔

پسو: اندرائیں کے پھل یا جز پانی میں بھگو کر حرام گھر میں پانی چھڑک دیں تو اس مکان سے ہوسر ہماگ
 جائیں گے۔

چھوٹیاں: بونگ سے ہماگ جاتی ہیں۔

کپڑوں اور کتابوں کا کیڑا: افسسکین یا ہرید یا لمبوں کے چھلکے یا لم کے پتے یا کانور کپڑوں اور کتابوں
 میں رکھ دیں تو کیڑے اور کتابیں کیڑوں کے کھانے سے محفوظ رہیں گی۔

زمانہ حمل کی احتیاط و تدابیر

۱- حمل کے زمانے میں عورت کو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ ایسی فحش لٹرائیں نہ کھائے
 جس سے قبض ہو جائے اور اگر ذرا بھی پیٹ میں گرانی مسطوم ہو تو ایک دو وقت روٹی چاول نہ
 کھائیں بلکہ صرف خود کچھ ڈال کر پانی پیں یا دو تین تولیہ پانی یا ایک ہریج کا سر پہ کھالیں۔

۲- حاملہ عورت کو چاہئے کہ چلنے میں پاؤں زور سے زمین پر نہ چڑے اور نہ دوڑ کر چلے اسی طرح
 اونچی جگہ سے نیچے کو ایک دم جھٹکے کے ساتھ ساتھ اسے اسی طرح سیرگی پر دوڑ کر نہ چلے بلکہ آہستہ
 آہستہ چڑھے۔ غرض اس کا خیال رکھے کہ پیٹ نہ زیادہ بڑھے اور نہ پیٹ کو ہلکا لگنے دے نہ
 بھاری بوجھ اٹھائے نہ کوئی سخت محنت کا کام کرے نہ غم اور غصہ کرے نہ دست لانے والی دوا میں
 کھائے نہ زیادہ خوشبو لگائے۔

۳- حاملہ عورت کو چلنے بھرنے کی عادت رکھنی چاہئے کیونکہ ہر وقت بیٹھے اور لیٹے رہنے سے بادی اور
 سستی بڑھتی ہے جس سے دل اب ہو جاتا ہے اور قبض کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

۴- حاملہ عورت کو شوہر کے پاس نہیں ہونا چاہئے خصوصاً چوتھے مہینے سے پہلے اور ساتویں مہینے کے
 بعد بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

۵- اگر حاملہ عورت کو آنے لگے تو پودینہ کی پٹنی یا کافوری لمبوں استعمال کریں۔

۶- اگر حمل کی حالت میں غول آنے لگے تو "قرص کربا" کھائیں اور فوراً حکیم یا ڈاکٹر سے علاج

کرا میں۔

۷۔ اگر حمل گر جانے کی عادت ہو تو اس صورت کو چار مہینے تک ہمارے ساتویں مہینے کے بعد بہت زیادہ احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے۔ گرم خنداؤں سے بالکل پرہیز رکھے اور اچھا یہ ہے کہ لنگوٹ باندھے رہے اور بالکل کوئی بوجھ نہ اٹھائے اور نہ سخت کا کوئی کام کرے اور اگر حمل گرنے کے کچھ آجھڑے ہو جائیں احتیاط پانی جاری ہو جائے یا خون گرنے لگے تو فوراً طبی حکیم یا ڈاکٹر کو بلا دیا جائے۔

۸۔ اگر خدائے خواستہ حاملہ کو مٹی کھانے کی عادت ہو تو اس عادت کو چھڑانا ضروری ہے اور اگر مٹی کی بہت سی حوس ہو تو طبیعت کی کلیاں یا طہاشیر کھایا کرے اس سے مٹی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔

۹۔ اگر حاملہ کی ہلکے ہند ہو جائے تو مٹھائی اور مرفن غذا میں پیڑا دیں اور سادہ غذا میں کھائیں اور اگر پیٹ میں درد اور پیچ معلوم ہو تو ”تک ملیہائی“ یا ”جورفی کوئی“ کھائیں۔ بہر حال پیڑا دواؤں کے استعمال اور انجکشن وغیرہ سے بچنا بہتر ہے۔ ایسی حالت میں علاج سے بہتر یہ پیڑا اور احتیاط ہے۔

۱۰۔ بعض حاملہ عورتوں کے پیروں پر دم آجاتا ہے یہ کوئی خطرناک چیز نہیں ہے۔ ولادت کے بعد خود بخود دم جا جا رہتا ہے۔

زچہ کی تدبیروں کا بیان

۱۔ حاملہ کو جب نوں مہینہ شروع ہو جائے تو بہت زیادہ احتیاط کرنے کو لانے کی ضرورت ہے۔ اس وقت میں حاملہ کو طاقت پہنچانے کی ضرورت ہے لہذا متعدد جذیل تدبیروں کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے مثلاً ذرا زیادہ آرام مصری میں بنیں کر چٹائیں اور دودھ پاریں اور شکر و نمکوں کو ہاتھ دستانہ میں کوٹ کر سفوف بنائیں اور ۲ تولدہ وزن کھائیں۔ گائے کا دودھ جس قدر اضم ہو سکے چائیں، دھنن وغیرہ بھی کھائیں کہ سب دواؤں کی وجہ سے بچہ آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

۲۔ جب ولادت کا وقت قریب آجائے اور درد شروع ہو جائے تو بائیں ہاتھ میں مٹھا پیس لیے سے اور بائیں دان میں مونگے کی جڑ باندھنے سے بچہ پیدا ہونے میں آسانی ہوتی ہے۔ ولادت کی آسانی کے لئے تجربہ توہیدات بھی ہیں جن کا ذکر آگے ”طبیات“ کے بیان میں ہم لکھیں گے۔

۳۔ پیدا ہونے کے وقت کسی ہوشیار دانی یا لیلی ڈاکٹر کو ضرور بلا لینا چاہئے۔ اناری دانیوں کی غلط تدبیروں سے اکثر زچہ و بچہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

- ۴- پیدائش کے بعد زچہ کے بدن میں تیل کی مالش بہت مفید ہے، جیسا کہ پرانا طریقہ ہے کہ دانت کے بعد چند دنوں تک مالش کرائی جاتی ہے یہ بہت ہی مفید ہے۔
- ۵- جس عورت کے دودھ بہت کم ہوتا ہو اگر دودھ آسانی کے ساتھ ہضم کر سکتی ہو تو اس کو روزانہ دودھ پینا چاہئے اور مرغ و فیر کا مرقع ضرور پیا اور گاجر کا طوطہ فیر و عمدہ غذا میں کھلائیں اور پانچ ماہ کو لگی اور پانچ ماہ کو دہی مرقع دودھ میں پھین کر پلائیں۔

بچوں کی احتیاط اور تدابیر

- ۱- پیدائش کے بعد بچے کو پہلے تک ملے ہوئے نم گرم پانی سے ہلکا میں پھراس کے بعد سادہ پانی سے غسل دیں، تو بچہ پھوڑے پھنسی کی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ جب ملے ہوئے پانی سے بچوں کو کچھ دنوں تک ہلکاتے رہیں، تو یہ بچوں کی جلد سختی کے لئے بہت مفید ہے اور ہلانے کے بعد بچوں کے بدن میں سرسوں کے تیل کی مالش بھی بچوں کی صحت کے لئے اکسیر ہے۔
- ۲- بچوں کو دودھ پلانے سے پہلے روزانہ دھنیں مرچ ایک اگلی شہد چٹا دیا کریں، تو یہ بہت ہی مفید ہے۔
- ۳- بچوں کو خواہ بھولے میں جھلے یا بچھونے پر سلا میں یا گود میں کھلائیں، ہر حال میں بچوں کا سر اونچا رکھیں، سر نیچا اور پاؤں اوپر نہ ہونے دیں۔
- ۴- پیدائش کے بعد بچوں کو ایسی ہلکے شہد رکھیں، جہاں روشنی بہت چیز ہو، کیونکہ چیز روشنی میں رہنے سے بچے کی نگاہ کمزور ہو جاتی ہے۔
- ۵- جب بچے کے مسوڑھے سخت ہو جائیں اور دانت نکلنے معلوم ہوں، تو مسوڑھوں پر مرغ کی چربی ملا کریں، اور روزانہ ایک دو مرچ مسوڑھوں پر شہد بھی ملا کریں، اور بچے کے سر اور گردن پر تیل کی مالش کرتے رہیں۔
- ۶- جب دودھ چھڑانے کا وقت آجائے اور بچہ کچھ کھانے لگے تو خبردار! خبردار! بچے کو کوئی سخت چیز نہ چھانے دیں، بلکہ نہایت ہی لطیف اور نرم اور ہلکے ہضم ہونے والی غذا میں کھلائیں اور گائے یا بکری کا دودھ بھی پلاتے رہیں، اور پھل و پھیر و مکی بچے کو کھلاتے رہیں اور جس قدر ماں باپ کو مقدور ہو، بچوں کو اس عمر میں اچھی غذا کھادیں۔ اس عمر میں جو کچھ طاقت بدن میں آجائے گی، وہ تمام عمر کام آئے گی۔ اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بچوں کو بار بار غذا انھیں دینی

چاہئے جب تک کہ ایک غذا اسٹیم نہ ہو جائے دوسری غذا ہرگز نہیں۔

۷۔ بچوں کو مٹھائی اور کھٹائی کی عادت سے بچانا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ دونوں چیزیں بچوں کی صحت کے لئے بہت مضر اور نقصان دینے والی ہیں۔ سوکھے اور تازہ میوے کا بچوں کو کھلانا بہت ہی اچھا ہے۔

۸۔ غلہ جتنی چھوٹی عمر میں ہو جائے بھر ہے تکلیف بھی کم ہوتی ہے اور ذہن بھی جلدی بھر جاتا ہے۔
ظاظظ

{ ۹ }

عملیات

یہ اہاں ہے خدا شاہد کہ ہیں آیات قرآنی
علاج جملہ علت ہائے جسمانی و روحانی
ﷺ

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ناموں اور قرآن مجید کی مبارک آیتوں و دعاؤں اور دعاؤں میں اس قدر فیوض و برکات اور عجیب عجیب تاثیرات ہیں کہ جن کو دیکھ کر یا شہ قدس تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ بہت سے مریض جن کو کھینچوں اور قیام ڈاکٹروں نے علاج کیا کہ کرایا ہی کر دیا تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور قرآن مجید کی مقدس آیتوں سے صحیح طریقے پر چارہ چھٹی کی گئی تو دم زدوں میں بڑے بڑے ٹوٹاؤں اور بھانک اور بھانک امراض اس طرح ختم ہو گئے کہ ان کا نام دکھان بھی باقی نہ رہا چارہ اور آسب وغیرہ کی بلا میں آتی خطرناک ہیں کہ بچوں کی طب اور ڈاکٹروں کی ڈاکٹری اس منزل میں بالکل لاچار ہے لیکن دعاؤں و تمیزوں اور قرآنی آیتوں کی تاثیرات قہرانی کی وہ گواہی کہ جن کی تیز دعا سے چارہ بھی بھاگ جاتا ہے اور کبھی گرفتار ہو کر جیل جاتا ہے اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ چند قرآنی آیات کے تعویذات بھی تحریر کر دیں تاکہ اس حاجت ان کے فیوض و برکات سے لاکھ لاکھ ملے۔

اعمال اور دعاؤں کی شرائط

یاد رکھو کہ جس طرح بڑی بوٹیوں اور قیام دعاؤں کی تاثیرات وقت ظاہر ہوتی ہے انجیسی ترکیب

سے دور رکھیں استعمال کی جائیں، جہان کے استعمال کا طریقہ ہے اسی طرح عملیات اور تقویٰ است کی بھی
 کچھ شرائط کچھ تراکیبیں، کچھ لوازمات ہیں کہ جب تک ان سب چیزوں کی رعایت نہ کی جائے گی
 عملیات کی تاثیرات ظاہر نہ ہوں گی، فیوض و برکات حاصل نہ ہوں گے۔ ان شرائط میں سے سات شرطیں
 نہایت ہی اہم اور انتہائی ضروری ہیں جن کے بغیر قرآنی اعمال میں تاثیرات کی امید رکھنا بے فائدہ ہے اور
 وہ سب شرطیں حسب ذیل ہیں:

- ۱۔ اکل حلال: یعنی حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا۔
- ۲۔ صدق مقال: یعنی ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا۔
- ۳۔ اخلاص: یعنی نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کرتے۔
- ۴۔ تقویٰ: یعنی شریعت مطہرہ کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔
- ۵۔ شعائر الہی کی تعظیم: یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کے ستونوں حفاظ قرآن، کتب الہی، نماز وغیرہ کی تعظیم
 اور بزرگان دین کا ہمیشہ ادب و احترام کرنا۔
- ۶۔ حضور قلب: یعنی جو عقیدہ بھی پڑھیں، دل کی حضوری کے ساتھ پڑھنا۔
- ۷۔ مضبوط عقیدہ: یعنی جو عمل اور عقیدہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا ہوا اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر
 مذہب یا تہذیب یا تہذیب یا عمل میں اثر نہ ہے گا۔

و خاتمہ کے ضروری آداب

اوپر ذکر کی ہوئی سات شرطوں کے علاوہ اعمال و وظائف کے کچھ ضروری آداب بھی ہیں۔ ہر عمل
 کرنے والے کو لازم ہے کہ ان آداب کا بھی لحاظ و خیال رکھے ورنہ دعاؤں اور عملوں کی تاثیرات میں
 کمی ہو جانا لازمی ہے۔ آداب دعا اور وظائف کی تعداد ہیں تو بہت زیادہ ہے مگر ہم ان میں سے چند
 نہایت ہی اہم اور ضروری آداب کا تذکرہ کرتے ہیں، جو یہ ہیں:

- ۱۔ بارگاہ حق میں تجز و ثناء: یعنی ہر عمل کرنے یا تقویٰ است کرنے کے وقت نہایت ہی غشوع و خشوع
 کے ساتھ خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و نیاز مندی کا اظہار کرے۔
- ۲۔ صدقہ و خیرات: یعنی ہر عمل اور عقیدہ شروع کرنے سے پہلے صدقہ و خیرات کرے۔
- ۳۔ درود شریف: یعنی ہر عمل بہر دعا، ہر عقیدہ کے اول و آخر و درود شریف کا ورد کرے۔

۳- بار بار مانگئے: یعنی دہائیوں کے بعد جب اپنے مقصد کے لئے دعا مانگئے تو ایک ہی مرتبہ دعا مانگ کر بس نہ کرنے بلکہ بار بار گنا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگئے۔

۵۔ تنہائی: یعنی جہاں تک ہو سکے ہر ماحول و تعلیم غیر تعلیمات کو تنہائی میں پڑھے جہاں نہ کسی کی آمد و رفت ہو نہ کسی کی کوئی آواز آئے۔

۶۔ کسی کو نقصان نہ پہنچائے: یعنی کسی مسلمان کو نقصان پہنچانے کے لئے ہرگز ہرگز نہ کوئی عمل کرنے نہ کوئی دھمکے دے۔

۷۔ - خوراک میں کمی: یعنی جب کوئی عمل کرے یا وعید پڑھے تو اس دوران میں بہت کم کھائے اور سادہ غذا کھائے پیٹ بھر کر نہ کھائے کیونکہ پیٹ بھرے لوگ دعاؤں کی تاثیر سے اکثر محروم رہتے ہیں۔

۸۔ پاکى اور صفائى: اعمال اور وظائف پڑھنے کے دوران جہن اور کپڑوں کی پاکى اور صفائى سھراکى کا خاص طور پر غیال و لحاظ رکھئے، بلکہ خوشبو بھی استعمال کرے اور عاھری پاکى و صفائى کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و کردار اور باطنى صفائى کا بھی اھتمام رکھے۔

۹۔ پاک روشنائی: جو شخص توبہ کھینچ کر دھڑلے سے کھینچ کر روشنائی سے کھینچے جس میں ہر پرت نہ پڑی ہو بلکہ اپنے دھم سے بنائی ہوئی روشنائی ہوئی چاہے جو حرم شریف میں گھولی ہوئی ہو یا وہ یا اس کے جاری پانی سے۔

۱۰۔ اچھی سماعت اچھی نیت: ہر عمل، اچھی سماعت میں کرے اور ہر تعویذ، اچھی سماعت میں قبلہ ہو کر کہے اور تعویذ کہتے وقت ہر کوئی طمع ہولناکی دل میں نہ لائے بلکہ اخلاص کے ساتھ تعویذ کہے کہ حاجت حصول ہو دے۔ پس اگر لوگ اپنی طرف سے تعویذ دل کا خزانہ خوشی کے ساتھ پیش کریں تو اس کو دے کرے۔

سقطی و روحانی عملیات

عملیات کی دو قسمیں ہیں: ایک عقلی اور دوسرے روحانی۔ عقلی عملیات ہا جا کر اور حرام ملکہ ان میں سے بعض مرتب کفر اور شرک ہیں لہذا تمام عقلی عملیات ہا اور ان کو غیر کوئی مسلمان بھی ہرگز ہرگز نہ کرے۔ درحالیہ ان ہر با دوہ جائے گا ہاں روحانی عملیات ہا کر ہیں۔ جو قرآن شریف کی آیتوں اور مقدس دعاؤں کے ذریعہ کئے جاتے ہیں مگر روحانی عمل بھی اسی وقت ہا کر ہیں جبکہ شریعت اجازت دے مثلاً دھنسی ڈالنے کے لئے کوئی روحانی عمل کہا جائے تو یہ اسی صورت میں ہا کر ہوگا کہ شریعت اس کو ہا کر قرار دے۔

پتا فحش کسی مرد و عورت میں ناہنجار تعلق قائم ہو گیا ہے تو ان دونوں میں عداوت ڈالنے کے لئے کوئی دھمائی عمل کرتا ہے بلکہ ثواب کا کام ہے کہ دونوں کو گناہ سے بچانا مخصوص ہے لیکن میاں بیوی یا بھائی بھائی کے درمیان دھمکی ڈالنے کے لئے کوئی دھمائی عمل کرنا حرام اور گناہ ہے۔

موکاتی عملیات سے بچتے رہو

دھمائی عملیات کی دو قسمیں ہیں: ایک موکاتی جو موکلوں کے واسطے سے ہوتا ہے۔ دوسرے غیر موکاتی جس میں موکلوں کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اگرچہ موکاتی عمل بہت ہی موثر ہوا کرتے ہیں لیکن ان میں بڑے بڑے خطرات بھی ہیں بلکہ جان کا زور بھی رہتا ہے اس لئے موکاتی عملیات سے ہمیشہ دور ہی بھاگتے رہنا چاہئے۔ جو لوگ بھی موکاتی عملیات کے ٹکڑے میں پڑے وہ خطرات کے بھند میں پھنس گئے کوئی کورسی ہوا کوئی پاگل ہو گیا کوئی جان سے مارا گیا۔ ”شیخ کاظم“ کی تعلیم و اجازت موکاتی عملیات میں احتجاجی ضروری ہے اور اس زمانے میں ”شیخ کاظم“ کا ملنا بہت دشوار ہے اس لئے ہم یہاں چند غیر موکاتی عمل لکھتے ہیں ان عملیات میں موکلوں کا کوئی واسطہ نہیں ہے اور ہر سنی مسلمان مرد و عورت جو پابند شریعت ہوں ان سب کو ان افعال و اقوال سے بچنے کی اجازت ہے نہ وہ اگر شرک و کفر و دھمکی کی پابندی کریں گے تو کافرانہ و کفرانہ ہو جائیں گے نہ وہ کفار سے محروم رہیں گے لیکن بہر حال ان کو نہ کوئی خطرہ ہوگا نہ کوئی نقصان۔ وَاللّٰهُ فَاعْلَمُ

خَوَاصُّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بسم اللہ شریف کے خواص اور اس آیت مبارکہ کی خاصیتیں بہت ہیں ان میں سے چند فوائد یہاں لکھے جاتے ہیں جو بزرگوں کے تجرب اور آزمودہ ہیں۔

ہر طرح کی حاجت و روائی: اگر کوئی سخت مشکل یا حاجت پیش آجائے تو چند جمعرات اور جمعہ کو مسلسل تین دن روزہ رکھے اور جمعہ کا غسل کر کے نماز جمعہ کے لئے جائے اور کچھ خیرات بھی کرے پھر نماز جمعہ کے بعد پودا پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دل کا کر اور گڑ گڑا کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْنِیْ بِاَسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ عَلٰمِ الْغُیْبِ ۝ وَ الشَّہَادَةُ هُوَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَ اَسْتَغْنِیْ بِاَسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِلَٰةٌ ۝ وَ لَا نَوْمٌ ۝ اَلَّذِیْ مَلَأَتْ غُطُوْفُ الْمَشْرِیْقِ وَالْاَمْرِیْقِ

ہائے گوارہ ہر کوئی نقصان نہیں دے گا لیکن پختہ عقیدہ اور شرائط کا پایا ہوا ضروری ہے۔ (فیض قرآنی)
 بخار سے شفا ی: جس کو بخار ہو سات بار یہ دعا پڑھے: ہسبح اللہ الکبیر الخوذہ اللہ العظیم من
 ضو خلج جز فی فعدا و من ضو علو النار اگر مریض خود پڑھ سکے تو کوئی نمازی آدمی سات بار پڑھ کر
 دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلاوے نکالے اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار اترا تو
 بار بار یہ عمل کریں۔ (فیض قرآنی بحوالہ مسند رک)
 تپ لرزہ سے شفا ی: جس کو ہائے کا بخار آتا ہو اس نقش کو کھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
اللہ	الرحمن	الرحیم	بسم
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ
الرحیم	بسم	اللہ	الرحمن

بازار میں نقصان نہ ہو بلکہ فائدہ ہو: بازار ہانا تو یہ دعا پڑھو ہسبح اللہ الکبیر الخوذہ اللہ العظیم الخ
 لحیزہ اللہ الانوار و لحیزہ علیہا و اخوذہ من ضو علو النار اگر مریض خود پڑھ سکے تو کوئی نمازی آدمی سات بار پڑھ کر
 دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلاوے نکالے اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار اترا تو
 بار بار یہ عمل کریں۔ (فیض قرآنی بحوالہ مسند رک)
 تپ لرزہ سے شفا ی: جس کو ہائے کا بخار آتا ہو اس نقش کو کھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

(طبرانی صحیحہ القاری ص ۲۰۹)

آسیب دور ہو جائے: آسب زدہ مریض پر یہ دعا جائے ہسبح اللہ الخوذہ اللہ العظیم الخ
 حیزہ اللہ الانوار و لحیزہ علیہا و اخوذہ من ضو علو النار اگر مریض خود پڑھ سکے تو کوئی نمازی آدمی سات بار پڑھ کر
 دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلاوے نکالے اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار اترا تو
 بار بار یہ عمل کریں۔ (فیض قرآنی بحوالہ مسند رک)

خطرہ میں پڑ جانے کا وقت: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرہ میں
 پڑ جائے تو یہ دعا پڑھے: ہسبح اللہ الخوذہ اللہ العظیم الخ حیزہ اللہ الانوار و لحیزہ علیہا و اخوذہ من ضو علو النار اگر مریض خود پڑھ سکے تو کوئی نمازی آدمی سات بار پڑھ کر
 دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلاوے نکالے اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار اترا تو
 بار بار یہ عمل کریں۔ (فیض قرآنی بحوالہ مسند رک)

ہر آفت سے امان: جو شخص روزانہ اس دعا کو پڑھنے ہر آفت و بلا سے محفوظ رہے گا۔
 ہسبح اللہ الخوذہ اللہ العظیم الخ حیزہ اللہ الانوار و لحیزہ علیہا و اخوذہ من ضو علو النار اگر مریض خود پڑھ سکے تو کوئی نمازی آدمی سات بار پڑھ کر
 دم کر دے یا پانی پر دم کر کے پلاوے نکالے اللہ تعالیٰ بخار اتر جائے گا۔ ایک مرتبہ میں بخار اترا تو
 بار بار یہ عمل کریں۔ (فیض قرآنی بحوالہ مسند رک)

وَلَا خَزْلَ وَلَا قِرَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ عَاثَىٰ اللَّهُ كَانَ وَعَالِمُ يَشَاءُ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَإِنَّ اللَّهَ لَكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وَأَسْطَىٰ كُلُّ شَيْءٍ عِلْدًا ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُو ذِيكَ مِنْ خَيْرِ نَفْسِي وَمِنْ خَيْرِ كُلِّ ذَاتٍ أَنْتَ أَحْمَدُ ۝ يَا مَسِيحُ أَنْ زَيَّنْتَ عَلَىٰ مِرَاطِ الْمُتَعَلِّمِينَ ۝ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ خَبِيرٌ ۝ إِنَّ وَلِيَّيَ بِمِ اللَّهِ الْوَلِيُّ الْقُلُّ الْكَلْبُ وَهُوَ يَقُولُ الْفَلِجِينَ ۝ فَإِنْ تَوَلَّوْا أَقْبَلُ عَسَىٰ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُخْبِرُ كُلَّ رُحُوذِ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

اس دعا کا بڑا حصہ شرح سفر بلا دعا میں ۸۷ میں مذکور ہے اور پھر یہی دعا متحدہ بزرگوں نے لکھی ہے "القول الجلیل" میں ۷۷ میں لکھا ہے کہ میں نے اس دعا کو نہایت مفید پایا ہے۔

وضع آسبب و رد سحر کی چھ قسمیں: ان چھ دواؤں کو "شش تھل" (چھ جوا) بھی کہتے ہیں جو شخص راستہ کو ہمیشہ "شش تھل" پر متار ہے یا لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہر خوف و خطر واد و بار سے اور ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور اگر شش تھل کو آسبب زدہ یا سحر و جادو کے مرتبہ کے کان میں پڑھ کر پھونک دے دی جائے تو آسبب بھاگ جائے گا اور جادو اثر جانے لگے گا۔ (فیض قرآنی)

قُلْ اَوَّلُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُ الصَّبِیْحُ الَّذِیْ اَنشَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝

فَقُلْ دَعَاكُمْ إِلَى الْخَيْرِ وَالرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ يَهْدِي اللَّهُ الْخَلِيقَ الْيَقِينِ ۝ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

نقل سوم: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنشَأَ لَنَا هَذَا دِينًا وَمِنْ قَبْلِهِ كَانُوا أَكْثَرًا فَاسْقٍ

قفل چهارم: بسم الله الرحمن الرحيم • بسم الله الشوبح الميم الذي ليس تحوطه شيء*
وهذا أغنى القليل

قصہ پنجم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ • بِسْمِ اللّٰهِ هَلْدی نَہیں "عَظِیْمَہ شَہِیْد" وَهَی الْعَرَبُ
الْفُتُوْر •

قفل ششم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ حَقِیْقَتُهُ شَیْءٌ ۝ وَهُوَ الْغَرِیْبُ الْغَلُوْدُ الْحَكِیْمُ ۝ فَاِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ عَاطِلٌ ۝ وَهُوَ اَوْ حَمْدُ الرَّاجِیْمِ ۝

عالم اور شیطان کے شر سے بچنا: اس کیلئے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا پڑھو۔

بالغ اور بہت ہی فائدہ بخش ہے۔ امام ابوہند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مکتوب میں اس کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اس مکتوب کا نام ”اختصاص الانوار الفحس فی شرح دعائیں“ ہے یہ مکتوب ”اختصار الامیاز“ میں ۱۹۱ کے حاشیہ پر چھپا ہے اس میں آپ لکھتے ہیں:

”کلام جمال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ ”مجمع الجوامع“ میں حضرت محدث ابو الشیخ کی کتاب اشواق اور تاریخ ابن مساکر سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حجاج بن یوسف ثقفی خاتم کور نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مختلف اقسام کے چار سو گھوڑے دکھا کر کہا اے انس! کیا تم نے اپنے صاحب یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھی اسے گھوڑے اور یہ شان و شوکت دیکھی ہے؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اس سے بہتر چیزیں دیکھی ہیں اور میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں: ایک وہ گھوڑا جو جہاد کے لئے رکھا جائے پھر اس کے رکھنے کا ثواب بیان فرمایا (یہ عام طور پر حدیث کی کتابوں میں موجود ہے) دوسرا گھوڑا جو اپنی سواری کے لئے رکھا جاتا ہے۔ تیسرا وہ گھوڑا جو نام و نمود کے لئے رکھا جاتا ہے اس کے رکھنے سے آدمی جہنم میں جائے گا۔“ اے حجاج! تیرے گھوڑے ایسے ہی ہیں۔“

حجاج اس حدیث کو سن کر آگ گول ہو گیا اور کہا کہ اے انس! اگر مجھ کو اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اور امیر المومنین (عبدالملک بن مروان) نے تمہارے ساتھ رعایت کرنے کی ہدایت کی ہے تو میں تمہارے ساتھ بہت برا معاملہ کر ڈالتا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے حجاج! قسم بخدا تو میرے ساتھ کوئی بد عنوانی نہیں کر سکتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چند کلمات سنے ہیں جن کی برکت سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتا ہوں اور ان کلمات کی ہدایت میں عالم کی سختی اور کسی شیطان کے شر سے ڈرتا ہی نہیں۔ حجاج اس کلام کی حیثیت سے دم بخور رہ گیا اور سر جھکا لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر بولا کہ اے عزراء! (یہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے) یہ کلمات مجھے بتا دیجئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ہرگز تجھے نہ بتاؤں گا اس لئے کہ تو اس کا اہل نہیں ہے۔ مادی کا بیان ہے کہ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت آیا تو ان کے خادم حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سر جانے آ کر رونے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا جانتا ہے؟ حضرت ابان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کلمات ہیں تعلیم فرمائیے جن کے بتانے کی حجاج نے درخواست کی تھی

پڑھ کر آیا تو آپ علیہ السلام نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ لہم سے فرمایا کہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہَذَا کِتَابٌ "مِنْ رَّبِّكَ مَنْزِلٌ ذِی الْبَاقِیَاتِ الِیٰ مَنْ حُوْرَی الدَّوَامِ مِنَ الدُّنْیَا وَ الرُّؤُوفِ وَ الشَّاهِدِیْنَ الْأَعْلَیِّیْنَ" یُعْطَوْنَ بِغَضَبٍ نَّازِعٍ عَنِ الْغَیْثِ فَإِنَّ لَنَا وَ لَکُمْ لِیَ الْخَلْقِ مَعْقَدٌ فَإِنَّ نَکْبَ خَدِیْقَتِکُمْ لَمَّا نَزَلَ فَا جَزَاءُ مَقْدَحِنَا نَزَّاجِیَا عَقْدًا مَبْطُلًا لِهَذَا کِتَابٍ "یَنْطَلِقُ خَلْقِنَا وَ عَلَیْکُمْ بِالْخَلْقِ اِنْ کُنَّا نَسْتَشِیْعُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ وَ رَسَلْنَا یُحْشِرُوْنَ مَا کُنْتُمْ کُفِرُوْنَ ۝ اَنْزَلْنَا خَصَائِیجَ کِتَابِہِیْنَ خَلْدًا وَ الطَّیْفُورَ الِیْ غِبْدَةِ الْاِخْتِامِ وَ الِیْ مَنْ لَزَّ غَمٌّ اَنْ یَخُفَّ اللَّهُ اِلَیْهَا الْخَوْرَ لَا اِلَّا بِالْأَمْرِ کُلِّ شَیْءٍ هَٰذَا لَکَ " اِلَّا نُوْجُہُہُ اللَّهُ الْخُفْیَ وَ الْیَدِیْنِ خَفِیْرَ ۝ تَقْلِبُوْنَ ۝ حَمْدٌ لَا تَنْقُضُوْنَ ۝ سَلَامٌ عَلَیْکَ ۝ تَلَوْنِیْ اَعْلَامِیْ اَللّٰهُ یَنْفَعُ خِجَّةَ اَللّٰهِ وَ لَا خَوْرَ ۝ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَبِّحْہِمْ اَللّٰهُ وَ هُوَ الشَّامِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

یہ جزا سیبِ درد کی گردن میں تعویذ بنا کر پہنایا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آسیب بابتار ہے گا۔ اگر گھر میں آسیب کا اثر ہے تو درپردہ چسپاں کر دیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ آسیب بھاگ جائے گا چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جزو کو لے کر گھر آئے اور رات کو اپنے سر کے لیے دکھ کر سوئے تو اس کی آنکھ اس وقت کھلی جب کوئی چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ اسے ابوہریرہ اسات و عزیزی کی قسم ہے کہ میں اس کلمات سے بھل رہا ہوں۔ میں اس قرآن کے حق کا وسیلہ دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اس جزو کو اٹھایا تو ہم تمہارے گھر اور تمہارے مسائل کے گھر نہ آئیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جزو کو اسجد نبوی میں آئے اور نماز پڑھ کر رات کا اجر منایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

اے ابوہریرہ اس ذات کی قسم ہے اچس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اب یہ آسیب قیامت تک عذاب میں مبتلا رہے گا۔ (فیضی قرآنی)

نقطہ اُن کا تعویذ: دل جو کتا ہو یا دل گھبراہٹا ہو یا دل میں درد یا ملن ہو تو یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے اور روزِ رات پڑھو کہ تعویذِ دل کے پاس نکلا رہے۔ تعویذ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "یا اللّٰہ یا حَسْبُہُ یا وَحِیْمُ دَلْ مَا رَاکُمْ مُسْتَعِیْمُ بِحَقِّ اِنَّا کَ الْعِیْدِ وَ اِنَّا کَ لَسَعِیْنِ وَ بِحَقِّ اَلَا یَذْکُرُ اللّٰهُ تَطْمِیْنُ الْقُلُوبِ وَ بِحَقِّ عَلَٰی وِیْسِ وَ بِحَقِّ نَ وَ حِیْ وَ بِحَقِّ مَا بَدُوْحِ۔

خواص سورۃ فاتحہ

امام دارمی و امام بیہقی (رحمہما اللہ تعالیٰ) کو غیرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ سورۃ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔ اس سورۃ کا ایک نام ”شالیہ“ اور ایک نام ”سورۃ الفاتحی“ ہے اس لئے کہ یہ ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔ (بیضاوی شریف)

روزی کی فراوانی وغیرہ: مسعداری میں ہے کہ سورج سورۃ فاتحہ پڑھ کر جو دوا مانگی جائے اس کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

مکان سے جن بھاگ جائے: اگر کسی گھر میں جن رہتا ہو اور پریشان کرتا ہو تو سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی اور سورۃ جن کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے مکان کے اطراف و جواب میں چھڑک دینے کے بعد جن مکان سے چلا جائے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ بکرتا آئے گا۔ (فیوض قرآنی)

شفاء امراض: بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان میں ۳۱ بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کرنے سے آرام آ جاتا ہے اور آگ کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے اور اگر اتنا پڑھ کر اپنا تموک آکھوں میں لگا دیا جائے تو بہت مفید ہے۔ (فیوض قرآنی)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مشکل پیش آ جائے تو سورۃ فاتحہ اس طرح چالیس مرتبہ پڑھو کہ ہشتم اللہ الذی خلقنی اللہ جنہی ہم کو الخصلہ کے لام میں ملاؤ اور اللہ الذی خلقنی اللہ جنہ کو تین بار پڑھو اور ہر مرتبہ آخر میں تین بار آمین کہو انشاء اللہ تعالیٰ مقصد حاصل ہو گا۔ (قوانین ص ۷۳)

بیماری اور آفتوں کو دفع کرنے کے لئے: سات دنوں تک روزانہ کیا اور جزا ہر مرتبہ صرف اتنا پڑھے ناہاگ لخلخل و ناہاگ لخلخلین۔ اول دُعا تین تین بار اور دُعا شریف بھی پڑھو چارہاں اور پلاؤں کو دہر کرنے کے لئے بہت ہی عجب عمل ہے۔ (فیوض قرآنی)

خواص سورۃ بقرہ

شیطان بھاگ جائے: حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے (احمد ترمذی مسلم)

بڑی برکت: حدیث شریف میں ہے کہ سورۃ بقرہ بنگو کہ اس کا حاصل کرنا بڑی برکت ہے اور اس کو چھوڑ دینا اور حاصل نہ کرنا بڑی حسرت کی بات ہے۔ باطل پرست (جادوگر) اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ)

خواص آیت الکرسی

حدیث شریف میں ہے کہ یہ آیت قرآن مجید کی آیتوں میں بہت ہی عظمت والی آیت

رہے تو انکا مائدہ قرض سے سبکدوش ہو جانے کا اور اللہ تعالیٰ فریب سے اس کی روزی کا سامان اور انکام فرمائے گا۔

خواص سورۃ نسا کی: اس سورۃ کو بے بار پانی پر دم کر کے میاں بچی کو پلا دو تو دونوں میں بھت و موافقت پیدا ہو جائے گی اور اگر اس سورۃ کو منگ و مغلزبان سے لکھ کر اور دھو کر خفقان کے مریض کو پلا دیں تو مریض خفقان زائل ہو جائے گا۔

خواص سورۃ مائدہ: جو شخص اس سورۃ کو روزانہ پڑھے گا وہ قسط اور قسط سے [مائدہ] پڑھے گا اور غیب سے اس کی روزی کا انکام ہو جایا کرے گا اس سورۃ کو لکھ کر اور دھو کر استقاء کے مریض کو پلا دیں تو آرام آ جائے گا۔

خواص سورۃ انعام: اس کے پڑھنے سے ہر طرح کی مشکل آسان ہو جاتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ مشکل دور ہونے کے لئے ایک جھٹک میں اس کو اکٹ لیں بار پڑھو۔

خواص سورۃ اعراف: یہ تین بار پڑھ کر حاکم کے پاس جاؤ حاکم مہربان ہو جائے گا اور روزانہ اس کی تلاوت کرنے سے ہر آفت سے محفوظ رہو گے۔

خواص سورۃ انفال: جو بلا تصور قید ہو گیا ہو سات بار اس کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ قید سے رہائی ہو جائے گی۔

خواص سورۃ توبہ: ۱۔ کہا ہر صبح پڑھ کر حاکم کے سامنے ہاتھ دھو کر غری سے بھلی آئے گا۔

۲۔ اس کا نقش مال و اسباب میں رکھو برکت ہوگی۔

خواص سورۃ یونس: ۱۔ ایکس بار پڑھنے سے دشمن پر فتح حاصل ہوگی۔

۲۔ تیرہ بار پڑھنے سے مصیبت دور ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ ہود: دشمن پر فتح پانے کے لئے اس کو ہرن کی جلی پر لکھ کر تھوڑے پتار۔

خواص سورۃ یوسف: ۱۔ حفظ قرآن کریم کی سہولت کے لئے پہلے سورۃ یوسف یاد کر لو۔ اس کی برکت سے پھر قرآن مجید حفظ کرنا آسان ہو جائے گا۔

۲۔ جو شخص عہدہ سے معزول ہو گیا ہو اس کو چاہیے کہ اس سورۃ کو تیرہ بار پڑھے عہدہ بحال ہو جائے گا اور حاکم مہربان ہوگا۔

۳۔ مفسر آدمی اسے پڑھ کر دعا مانگے، انشاء اللہ پھر روز میں فنی ہو جائے گا۔

خواص سورۃ رعدہ: جس گھر کے کاروبار کا فروغ اور جس باغ اور کھیت کی پیداوار کی ترقی منظور ہو اس کے چاروں کونوں پر اس سورۃ کی ابتدائی آیتیں بطور نظم نذرانی تک لکھ کر فنی کرو، لیکن فنی اس طرح کرو کہ توبہ کو باطنی میں رکھ کر اور باطنی کے منہ کو بند کر کے فنی کرو تاکہ بے اہلی نہ ہو اگر رونے والے بچوں پر انھیں بار پڑے کہ اس سورہ کو دم کر دیں تو بچے ہنسنے کیلئے لگیں گے۔

خواص سورۃ ابراہیم: جو شخص جادو کے زور سے نامرد بنا دیا گیا ہو، روز اتھن ہمارا سورۃ کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ جادو تلخ ہو جائے گا اور نامردی دور ہو جائے گی۔

خواص سورۃ حجر: ۱۔ اس سورۃ کو لکھ کر توبہ پڑھ کر پہننے والا لوگوں کی نظروں میں میں محبوب ہوگا۔

۲۔ اس کے کاروبار میں ترقی اور روزی میں برکت ہوگی۔

خواص سورۃ نحل: اگر اس کو لکھ کر دشمن کے مکان میں فنی کر دیں تو گھر ویران ہو جائے گا۔ کھیت اور باغ میں فنی کر دیں تو مستحیاتاں ہو جائے گی، لیکن یہاں دشمن کے لئے کرنا چاہئے ہے جس کو تباہ کرنے کے لئے شریعت ممانعت دے۔

خواص سورۃ بنی اسرائیل: اگر کوئی لڑکا کندھ میں یا تو سٹا ہو تو اس سورۃ کو صغیر و عفران سے لکھ کر گھول کر پلاؤ انشاء اللہ تعالیٰ ذہن مکمل جائے گا اور لڑکا فصیح زبان والا ہو جائے گا۔

خواص سورۃ کہف: اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھنے والا برص و جذام اور بچہ خصوصاً وہال کے مفلکوں سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۃ مریم: پریشان حال آدمی سات بار پڑھے تو فنی ہو جائے۔ اس سورۃ کو لکھ کر بیٹا تمام آفتوں سے بچنے کا توبہ ہے، ہاں اور کھیت میں اس کا پانی ڈال دو تو پیداوار بڑھ جائے گی۔

خواص سورۃ طہ: جس لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو، اکیس بار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی صالح مرد سے شادی ہو جائے گی اس کو مکثرت پڑھنے والے کی روزی کٹاؤں ہو جاتی ہے اور اس پر کوئی جادو نہیں عمل سکتا۔

خواص سورۃ انبیاء: جو شخص روز اس کو تین مرتبہ پڑھے اس کا دل نور ایمان سے روشن ہو جاتا ہے اور اس کا رنج و غم سے دور ہو جائے گا۔

خواص سورۃ حج: شستی اور جہاز پر سوار ہو کر تین بار پڑھ لو انشاء اللہ تعالیٰ سلامتی کے ساتھ شستی ساحل پر پہنچے گی اور اس کی عطاوت سے جان و مال محفوظ رہے گا۔

خواص سورۃ مومنون: اس کی عبادت کی برکت سے نماز کی کافلی دور ہو جائے گی۔ قسق و لہور سے لڑت اور شراب کی عادت چھوٹ جائے گی اس کا تعویذ پہننا مطلق کو دور کرتا ہے۔

خواص سورۃ نور: جسے استقام ہو جایا کرتا ہے وہ تین بار اس سورۃ کو پڑھ کر سونے و دشمنوں کی زبان بندی کے لئے پانچ بار پڑھیں بڑا کار کو تین مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے پلاؤ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی یہ بری عادت چھوٹ جائے گی۔

خواص سورۃ فرقان: اس کی عبادت سے عالم کے ظلم سے بچاؤ رہے گی اس کے نقص کا تعویذ سانپ بچھو ۷۷۷ دیکھتا ہے۔

خواص سورۃ شعرا کی: اگر اولاد آدم یا لازم باقرمان ہوں اور شرارت کرتے ہوں تو ان کی اصلاح کی نیت سے سات مرتبہ اس سورۃ کو با وضو پڑھ کر دعا گو انشاء اللہ تعالیٰ اصلاح ہو جائے گی۔

خواص سورۃ نمل: اس کو ہرن کی جھلی پر لکھ کر صندوق میں رکھ دینے سے سانپ بچھو وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔

خواص سورۃ قصص: چار کو تین روز تک اس سورۃ کو پانی پر دم کر کے پلا میں انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی۔ بالخصوص جذام دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے۔

خواص سورۃ غنکبوت: غم دور کرنے کے لئے اس سورۃ مبارک کو سات بار پڑھو۔

خواص سورۃ روم: دشمنوں پر فتح پانے کے لئے اس سورۃ کو کہیں بار پڑھیں۔

خواص سورۃ لقمان: اس کو پڑھنے والا کبھی پانی میں غرق نہیں ہوگا اور ہر بیماری سے شفا پائے گا۔

خواص سورۃ سجدہ: اس کو سات مرتبہ مریض بالخصوص جذامی اور دق والے پر پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

خواص سورۃ احزاب: جس لڑکی کے نکاح کا بیجا مہر آتا ہو اس کو اس سورۃ کا نقش پہنا دو بہت جلد اس کی شادی ہو جائیگی۔

خواص سورۃ سبا: عالم کے ظلم سے نجات پانے کے لئے اس سورۃ کو سات بار پڑھو اور صوفی جانوروں سے بچنے کے لئے اس کو لکھ کر تعویذ پہناؤ اور بچیں لو۔

خواص سورۃ قاطر: اگر اسے روزانہ پڑھا جائے تو روح میں بڑی طاقت اور بلند پروازی آجائے گی اور بھی نعمتوں کے ملنے کا انتظام ہو جائے گا۔

خواص سورۃ یسین: کسی مرد پر اس کو پڑھا جائے تو اس کو راحت ملتی ہے۔ جو شخص ہر جمعہ کو اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی زیارت کیلئے ان کی قبر پر جائے اور سورۃ یسین پڑھے تو ان کے گناہ بخش دیے جائیں گے جتنے اس سورۃ میں حرف ہیں۔ (الدر المنثور ج ۵ ص ۲۵۷)

علامہ خواجہ احمد ربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”فتح الملک اللہ“ میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ سورۃ یسین پڑھو اس میں جس پر کھیں ہیں: (۱) بھوکا آدمی اس کو پڑھے تو آسودہ کیا جائے۔ (۲) بچہ اس کو پڑھے تو سیراب کیا جائے۔ (۳) بھوکا پڑھے تو لباس مل جائے۔ (۴) مرد بے عورت والا پڑھے تو جلد اس کی شادی ہو جائے۔ (۵) عورت بے شوہر والی پڑھے تو جلد شادی ہو جائے۔ (۶) بیمار پڑھے تو شفا پائے۔ (۷) قیدی پڑھے تو رہا ہو جائے۔ (۸) مسافر پڑھے تو سفر میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہو۔ (۹) غمگین پڑھے تو اس کا رب غم دور ہو جائے۔ (۱۰) جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو وہ پڑھے تو جو کچھ اسے نہ مل پاتا جائے۔ باقی برکتوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سورۃ یسین کی ایک آیت سلام ”قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هُوَ الْغَنِيُّ“ جو شخص صبح کو سورۃ یسین پڑھے گا اس کا پورا دن اچھا گزرے گا اور جو شخص رات میں اس کو پڑھے گا اس کی پوری رات اچھی گزرے گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ سورۃ یسین قرآن کا دل ہے۔ (نسائی ابوداؤد ابن ماجہ)

خواص سورۃ الصافات: جس مکان میں جن رچے ہوں وہاں اس سورۃ کو لکھ کر صندوق میں محفوظ کر دیں اللہ تعالیٰ جن کوئی ضررت پہنچائیں گے۔

خواص سورۃ ص: نظر بد کو دفع کرنے کے لئے سات بار اس سورۃ کو پڑھا کر دم کریں۔

خواص سورۃ زمر: اس کو روزانہ سات بار پڑھنے سے عزت و عظمت غیب سے ملتی ہے۔

خواص سورۃ مؤمن: جسے بھڑے نکلے ہوں اور وہ ان سورۃ کو ایک بار پڑھا لیا کرے اور اگر اس سورۃ کو لکھ کر دوکان میں آویزاں کریں تو خریدار بکثرت آئیں۔

خواص سورۃ حم السجدہ: جس کی آنکھوں میں کوئی عارضہ ہو وہ اس سورۃ پاک کو لکھ کر پاک و

صاف پانی میں دھوئے اور آنکھوں میں لگائے یا اسی پانی میں سر پہ گھس کر آنکھوں میں لگائے انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔

خواص سورۃ شوریٰ: جو شخص اس سورہ کو روزانہ ایک بار پڑھتا رہے گا وہ دشمنوں پر غالب رہے گا۔
خواص سورۃ زخرف: اس کو سات بار روزانہ پڑھنے سے تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور اس کا تعویذ تمام امراض کے لئے شفا ہے۔

خواص سورۃ دخان: کوئی مشکل و پریشانی ہو تو اس کو سات بار پڑھیں اور اول و آخر گیارہ گیارہ بار روز روز شرب بھی پڑھیں۔

خواص سورۃ جاثیہ: جو شخص جان کنی کے عالم میں ہو اس پر اس سورہ کو پڑھ کر دم کر دے انشاء اللہ سکرانہ کی سختی سے نجات پانے کا اور قاتلہ بالآخر ہوگا۔

خواص سورۃ انفاف: اس سورہ کا دم کیا ہو پانی آسپ دالے کے لئے صحت کا عمدہ دوا ہے۔

خواص سورۃ محمد: اس کو آب زمزم میں شکر و عطران مل کر کے کھو اور بچہ عزت و محبت ملے گی اور طرح طرح کی بیماریاں سے شفا حاصل ہوگی۔

خواص سورۃ فتح: دشمنوں پر فتح پانے کے لئے اس کو انیس مرتبہ پڑھنا اگر رمضان کا چاند دیکھ کر اس کے سامنے پڑھا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ سال بھر امن رہے گا۔

خواص سورۃ حجرات: محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان کی سلامتی اور نیکوئی میں غیر و برکت کے لئے اس کو انیس بار پڑھ کر دعا مانگو اور پانی پر دم کر کے پی لو۔

خواص سورۃ قی: ہارغ میں بھولوں کی کھڑت اور کھٹوتوں میں پیداوار پڑھانے کے لئے اس سورہ کو انیس مرتبہ پڑھ کر اور پانی پر دم کر کے وہ غلوں اور کھٹوتوں پر چھڑک دیں انشاء اللہ تعالیٰ بے شمار غیر و برکت ہوگی۔

خواص سورۃ اذار یات: اس کو روزانہ پڑھنے سے آئی غمی ہو جائے اور قحط فتح ہو جائے۔

خواص سورۃ طور: اگر بھڑائی اس کو پڑھنے سے شفا یاب ہو اگر مسافر پڑھے سفر میں بلاؤں اور آفتوں سے محفوظ رہے۔

خواص سورۃ نجم: اس کو پڑھنے سے حاجت برآتی ہے اور اس کا پڑھنے والا دشمنوں پر فتح

خواص سورۃ صدف : جولا کا ماں باپ کا فرمان ہوا اس پر تمہیں بار سورۃ صدف پڑھ کر دم کرو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہو جانے کا مسافر اس کو پڑھے تو اسن دامان سے رہے نودلی میں ٹھہرے برکت ہو۔

خواص سورۃ جمعہ : یہاں بھی میں اگر مخالفت ہو جائے تو جمعہ کے دن اس سورۃ کو تین بار پڑھ کر اور پانی ہدم کر کے دونوں کو پلاؤ دونوں میں اللہ تعالیٰ موافقت ہو جائے گی۔

خواص سورۃ منافقون : چٹل خوروں کے شر سے بچنے کے لئے اسے روزانہ پڑھو اور اگر آنکھ میں حسد ہو تو اس کو پڑھ کر دم کرو۔

خواص سورۃ طلاق : رنج غم کو دور کرنے کے لئے اور ہر بیماری سے شفاء کے لئے اس کی تلاوت بہت مفید ہے۔

خواص سورۃ تحریم : ہوائے قرض اور حصول لقا کے لئے یہ سورۃ کبھی بار پڑھو۔

خواص سورۃ ملک : حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ہر رات میں اسے پڑھے گا وہ خطاب قبر سے **سُورۃ** رہے گا۔ (صحیح نسائی)

خواص سورۃ نون : نماز میں اس سورۃ کو پڑھنے سے فقر و فاقہ دور ہو جاتا ہے اور سحر بار پڑھنے سے غفلتوں میں سے حفاظت ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ حاقہ : ۱- پانی ہدم کر کے آسب زدہ کو بھی پلاؤ۔

۲- جو بچہ یاد اور دانا ہو اس کو بھی پلاؤ۔

۳- جب بچہ پیدا ہوتا ہے لہانے کے بعد اس سورۃ کا پڑھا ہوا پانی بچے کے منہ پر مل دو تو بچہ اللہ تعالیٰ بہت ذلین ہوگا۔

خواص سورۃ معارج : تاخیر کام کو دکنے کیلئے سونے سے پہلے آٹھ بار پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۃ نوح : اس کی تلاوت دشمنوں پر غالب آنے کے لئے بہت مفید ہے۔

خواص سورۃ جن : اس کی تلاوت سے آسیب اور بخول کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

خواص سورۃ مزمل : اس کو کیا دہار پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ مدثر : اس کو پڑھ کر حفظ قرآن مجید کی دعا مانگو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کا یاد کرنا آسان ہو جائے گا۔

خواص سورۃ قیامت: اس کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پینے سے قلب میں نرمی اور رقت پیدا ہو جاتی ہے اور دوزخ پڑھنے سے عقوبت حاصل ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ دھر: اس کو بکثرت پڑھنے سے علم و حکمت کی باتیں زبان پر جاری ہو جاتی ہیں اور مہر بار پڑھنے سے روزی میں برکت ہو جاتی ہے۔

خواص سورۃ سرسلات: اس کو پڑھ کر دم کرنے سے ہر مرض خاص کر پھوڑا اچھا ہو جاتا ہے۔

خواص سورۃ نبائی: اس کو پڑھنے سے صعب امراض کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ پانی پر دم کر کے آنکھوں میں لگانا بھی مفید ہے۔ حضرت خواجہ محمد الدین اولیاء رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کے بعد اس سورۃ کو پانچ مرتبہ پڑھے گا وہ اسیرِ عشق الہی ہو جائے گا۔ (خواص النواص ۹۳)

خواص سورۃ والنازعات: جو شخص روزانہ اس کو پڑھے اس کو بہان کنی کی تکلیف نہیں ہوگی۔

خواص سورۃ الفکس: اس کی تلاوت فہر کی کمزوری اور توند سے کے لئے مفید ہے۔

خواص سورۃ تنکویر: اس کو پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنے سے آشوب چشم اور جلا وطنیہ دور ہو جاتا ہے اور اگر اس سورۃ کو عمران سے لے کر سات روز تک نامزد کو پلایا جائے اسید ہے کہ انقلابِ حال شروع ہو جائے گا۔

خواص سورۃ انفطار: اس سورۃ کی تلاوت کی برکت سے قیدی جلد چھوٹ جاتا ہے۔

خواص سورۃ تطفیف: جس چیز پر پڑھو گے انشاء اللہ تعالیٰ دورِ بیک سے دور ہے گی اور کلمہ کر ہا بخیر و برکت کے لگے میں توفیق پہنچاؤ تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ صاحبِ اولاد ہو جائے گی۔

خواص سورۃ انشقاق: جس بچے کا دودھ چھڑانا منظور ہو اس سورۃ کا توفیق ہے تا دودھ دہ کی تکلیف میں گزار پانی پر دم کر کے پلانے سے بہت جلد پیدا ہوا ہوا جاتی ہے۔

خواص سورۃ بروج: عصر کے بعد تلاوت کرنے سے پھوڑے بخشی سے نجات مل جاتی ہے۔

خواص سورۃ طاریق: اگر کان میں کوئی باریق پیدا ہو جائے تو اس کو پڑھ کر دم کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ آرام ہو جائے گا اور اسیرِ کامریض پڑھتا رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد شفا پائے گا۔

خواص سورۃ اعلیٰ: اگر مسافر پڑھتا رہے سفر کی تمام آفتوں سے دور رہے گا۔

خواص سورۃ غاشیہ: اس کو پڑھ کر دم کرنے سے مریض کو شفا ملتی ہے۔

خواص سورۃ الفجر: آدمی رات کو پڑھ کر اگر بھلی سے صحبت کریں تو نیک نیت اور اپنا ہوگی۔

خواص سورۃ الشمس: اس کو پڑھ کر مرگی والے کے کان میں پھونک دینا بہت مفید ہے۔ اگر بکری کے دودھ پیم کر کے جذبان آدمی کو پلاؤ انکا مالہ تعالیٰ بددانی بانی رہے گی۔

خواص سورۃ الملک: بچہ کی ولادت کے وقت اس کو تعویذ بنا کر بچے کو پینا اور بچے ہر قسم کے کیزوں اور کوڑوں سے محفوظ رہے گا یا انکا دوائے کو اس کا تعویذ بڑا نفع بخش ہے۔

خواص سورۃ والضحیٰ: اس کو ۳۵ مرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں تو انکا مالہ تعالیٰ بھانگا ہوا آدمی مانگیں آ جائے گا۔

خواص سورۃ الم نشرح: جس بل پر غریب نے کے بعد تین مرتبہ اسے پڑھ دیا جائے اس میں انکا مالہ تعالیٰ خوب برکت ہوگی۔

خواص سورۃ والضحیٰ: اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھئے گا اس کے الحاق و دیگر نہایت بہترین ہو جائیں گے۔ اگر حاملہ عورت کو اعتدال سے روزانہ یہ سورۃ پاک دودھ دھو کر پلاتے رہیں تو انکا مالہ تعالیٰ لڑکا حسین و جمیل پیدا ہو جائے گا سفید چٹنی کی مشتمل پڑھو مٹران سے گھل کر پلا لیں۔

خواص سورۃ اقرائی: گھٹیا اور جھڑوں کے درد کے علاج کے لئے ترکیب یہ ہے کہ نماز فجر سے پہلے سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر عبادت کا ایک سجدہ کریں اور سجدہ میں اعلیٰ علیہم السلام ۵۰
بسم اللہ لی و بسم اللہ علیہم ۵۰ سات مرتبہ پڑھیں۔

خواص سورۃ قدر: جو شخص روزانہ اس کو صبح و شام تین بار پڑھئے گا مالہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دے گا۔

خواص سورۃ یسینہ: یہ برسی اور یرقان کا علاج ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ اس سورۃ کو بکثرت پڑھا کریں اور اس کا حقش پانی میں گھول کر پلا لیں انکا مالہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔

خواص سورۃ زلزائل: یہ سورۃ جو تعالیٰ قرآن کریم کے برابر ہے اس کو ستر مرتبہ پڑھنے سے مشکل دور ہو جاتی ہے اور اس کے پڑھنے سے آسوب دور ہو جاتا ہے۔

خواص سورۃ والعاویات: جس آدمی یا جانور کو نظر لگی ہو اس پر سات مرتبہ اس سورۃ کو پڑھ کر دم کو نظر دلوں ہو جائے گی۔ درد و بگردانے کو یہ گھل کر دھو کر تین دن تک پلا لیں۔

خواص سورۃ القارعہ: اس سورۃ کو ایک سو ایک بار پڑھ دینے سے نظر دلوں ہو جاتی ہے مکان میں

کلمہ کرنا سے باز رہیں اور حفاظت راقی ہے۔

خواص سورۃ النکاح: یہ ہزار آیتوں کے برابر ہے اس کو تین سو بار پڑھنے سے قرض بہت جلد اٹھائے
اللہ تعالیٰ ادا ہو جائے گا۔ اگر کسی مردہ سے طلاق کرنی ہو تو اس سورہ کو شب جمعہ میں ایک سو مرتبہ پڑھ کر
سو جائے۔

خواص سورۃ العصر: اس کو پڑھنے سے ظم دور ہو جاتا ہے، مصیبت زدہ پر سات مرتبہ اس سورہ کو
پڑھ کر دم کرو۔

خواص سورۃ البقرة: دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے اس سورہ کو ایک سو بار پڑھ کر دلائلو۔

خواص سورۃ فیل: دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے اس سورہ کو ایک سو بار پڑھ کر دلائلو۔

خواص سورۃ قمریش: یہاں کی حفاظت اور راقی سے امن کے لئے روزانہ اس سورہ کو سات تین مرتبہ
پڑھنا مجرب ہے۔

خواص سورۃ الماعون: بڑی مشکل پیش آجائے تو اس سورہ کو ہزار بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

خواص سورۃ النکوثر: لایلد صاحب اولاد ہو جائے اس کے لئے اس سورہ کو روزانہ پانچ سو مرتبہ
پڑھے۔ تین ماہ تک پڑھنے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حمل قرار پائے گا اور آئی صاحب اولاد ہو جائے گا۔

خواص سورۃ کافرون: یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ جو ضرورت سے التوار کے دن طلوع
آفتاب کے وقت دس بار اس سورہ کو پڑھے اس کا کام بن جائے گا۔

خواص سورۃ اللہب: دشمنوں کی مظلومیت کے لئے اس کو کثرت پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۃ اخلاص: یہ سورہ پاک تھائی قرآن کریم کے برابر ہے جو چار اپنی بیماری کے زمانے
میں اس کو پڑھتا رہے۔ اگر وہ اسی بیماری میں مر گیا تو حدیث شریف میں ہے کہ وہ قبر کے دیو پتے اور قبر
کی تنگی کے خطاب سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے
کر اسے اپنے بازوؤں پر بٹھا کر پہلی صراط پار کرادیں گے اور جنت میں پہنچا دیں گے۔

جو شخص اس سورہ کو صبح و شام تین تین مرتبہ پڑھے کبھی ہوئی دعا کی صورت میں پڑھے گا انشاء اللہ
تعالیٰ اس کی ہر دعا پوری ہوگی۔ پڑھنے کی ترکیب یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین ۝ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا
محمد ۝ والہو خیرہ ۝ وسلم ۝ قل ھذا اللہ احد ۝ فہو علیہ احد ۝ لا یشعلہ علی احد ۝ ولا

عمل کر جاتا: اس آیت کا توحید یا کرکریں باندھے اور توحید ناف کے نیچے بٹور دے، ہنسٹم اللہ
 الزخمن الزخمن۔ وَالصَّيْرُ وَفَا صَبْرُكَ، اَلَا بِاِطْعَمَ وَلَا تَحْزَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا تَلْكَ فَنِي حَبِيْبٍ فَنَفَا
 يَشْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰلِحِيْنَ فَتَقُوْا اِلٰهِيْنَ هُمْ يَخْشَوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَكُوْنُ لِيْ

پیدا نش کا ورد: یہ آیت ایک پرہے پر لکھ کر کپڑے میں لپیٹ کر محبت کی بائیں دان میں باندھیں یا
 سات مرتبہ گز پانی پر پڑھ کر کھلائیں، اچھے سانی کے ساتھ پیدا ہوگا، وہ آیت یہ ہے: ہنسٹم اللہ الزخمن
 الزخمن۔ اَلَا الشَّعْبُ الْفَلَسْتُ ۝ وَ اَجَلْتُ لِيْ بِهَا وَ خَلَقْتُ ۝ وَ اَلَا الْاَزْطُ حَلْ مَدَّشْرَ ۝ وَ اَلَقْتُ خَا فَيَا
 وَ خَلَقْتُ ۝

بچہ زعفرہ نہ رہتا: اجرائیں اور کالی مریخ آدھا آدھ پاؤ لے کر بچہ کے دن سورج ڈھلنے کے بعد چالیس
 بار سورہ فاتحہ اس طرح پڑھے کہ ہر دھکے کے ساتھ دو شریف بھی پڑھے اور ہر دھکے اچھا کن اور کالی
 مریخ پر دم کر کے اور شروع عمل سے دودھ چھڑانے تک روزانہ تھوڑی تھوڑی اجرائیں اور کالی مریخ کھالیا
 کرے، انکا مالدھائی اولاد دعوہ ہے گی۔

بچوں کو نظر لگنا یا رونایا سوتے میں ڈر کر چونکنا: قُلْ اَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ اَلْقَلْبِ اور قُلْ اَخْلُوْا ذٰلِكَ مِنْ
 اَلْقَلْبِ ۝ ہنسٹم اللہ سمیت تین تین بار پڑھ کر بچے پر دم کرے اور یہ توحید لکھ کر بچے کے گلے میں
 پہنائے: ہنسٹم اللہ الزخمن الزخمن۔ اَخْلُوْا ذٰلِكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الْفَاتِحَةِ كَلِمَاتٍ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَخْلُوْا ذٰلِكَ
 بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الْفَاتِحَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَ خَافَتُوْا مِنْ شَرِّ كُلِّ عَيْنٍ لَا اَمَّةَ اَخْلُوْا ذٰلِكَ بِكَلِمَاتِ الْفَاتِحَةِ
 مِنْ غَضَبِهِ وَ عِقَابِهِ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِهِ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَ اَنْ يَخْطُرُوْنَ ۝ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
 عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ ۝

ہیضہ اور وہائی امراض میں: ان دونوں ہر کھانے پینے کی چیز پر سورہ الفاتحہ پڑھ کر دم کر لیا
 کریں۔ انکا مالدھائی حکمت دے گی اور جس کو مرض ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کر کے پھرائیں
 انکا مالدھائی شفا حاصل ہوگی۔

چھچک کا گھٹنا: عیلا سات رنگ کا گھٹا لے کر اس پر سورہ الرحمن چوبیس اور ہر پہاچن الفاتحہ پکھنا
 لنگھلین، پھر پھونک کر ایک گروہا دیں پھر یہ گھٹا بچے کے گلے میں ڈال دیں، چھچک سے حکمت دے
 کی اور اگر چھچک نکلے کے بعد ایش تو انکا مالدھائی چھچک کی زیادہ تکلیف دے چکی۔

دودھ کم ہونا: یہ دونوں آچھی شک پر سات بار پڑھ کر آدمی کی دال میں کھلائیں اور ہنسٹم اللہ سمیت

[illegible]

جابر و ثویلاً کے لئے: پیہ چٹک کر مریض کے گلے میں پھنسا لیں اور پانی پڑھ کر پانی پلائیں اور اسی پڑھے ہوئے پانی سے مریض کو کسی بڑی گھنٹ یا لب میں بٹھا کر ٹھلا لیں اور پانی کسی جگہ ڈال دیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَقُوْلُ مُوَسٰی مَا یُحْتَمِلُہِ الْبَخْرُ اِنَّ اللّٰہَ حَیْثُ یَظُنُّہُ لَا یُضِلُّہُ غَفَلَ الْمَلَائِکَہِ وَ یُحَقِّقُ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکُلِّ مَکَہٍ وَ تُوَکَّلْ عَلَی الْخَمْرِ مُوْنٌ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِہٖ الرَّحْمٰنِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِہٖ الرَّحْمٰنِ پوری پوری سورۃ ایک ایک مرتبہ۔

ایام مہواری کی کمی : اگر ایام مہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو ان آیات کو کھیر کر گے میں ڈالیں اور وہ کتابچہ ہو کر تعویذ ناف کے نیچے چڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَجَعَلْنَا
بَیْنَهُمْ اَنْجُمًا ۝ لَّئِنْ رَاْتَ السَّحَابَ فَخَرْنَا بِهَا غَیْبًا ۝ مِنْ الْغَیْبِ ۝ لَیْسَ لَیْلًا کُلُّوْا مِنْ قَمَرٍ ۝ وَرَاٰ عَلَمًا ۝ لَیْسَ لَیْلًا ۝ اِنَّ السَّحَابَ
مِنْ غَیْبٍ ۝ اَوْ لَمْ یَرَ الْاِنْبِیَیْ کُفُّوْا اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْ کَاۡثَرٍ ۝ وَنَاۡتَا لِقَمَرٍ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ
الْاَسْمٰی خَلْفَیْ حِیۡیِ الْاَلٰفِ ۝ مِثْرٰتِ ۝

ایام مہواری کی زیادتی : اگر کسی عورت کو ایام مہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو ان
آجوں کو کٹھ کر تعویذ گئے میں واپس اور دوا استاجزا ہو کہ تعویذ ناف کے نیچے پڑا رہے۔ بسم اللہ
الرحمن الرحیم ○ واللہ یأمر من اتبع شایئک وباشیائیک الفلین وغنیض الشایئ والغنیض الآخر
واسقرت علی الجردین وقیل یغدا یفلحکم الظلمین ○

غائب کو داپس بلا تا: اگر کسی کا لڑکا یا کوئی بھی کہیں چلا گیا اور لاپتہ ہو گیا ہو تو اس کو داپس بلانے کے لئے بچے کی آجوں کو لکھ کر اس تعویذ کو لکھ کر یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھری اندھیری کوٹھڑی میں دو چھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے نہ چھرنہ ہوں تو جنگی کے دو پاؤں کے درمیان اس کو داپس بلاتا ہے اور لفظ نکال کی جگہ اس لاپتہ کا نام لکھیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ أَوَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ آيَةٌ أَنزَلْنَا الْفُرْقَانَ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ أَتَمَّ الْقُرْآنَ وَلَئِن لَّمْ يَظْهَرْ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ يَنْصُرُونَ فَذَرْهُمْ حَتَّى يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝ فِيهِ يَأْتُهُمُ الْوَهْلُ وَالْهُزْنُ وَهُمُ يُخْرَجُونَ ۝ فِيهِ يَصْعَقُونَ فِي الْعَذَابِ ۝ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشَرٌّ عَذَابٍ ۝ لَكُمُ الْيَوْمَ الْحُجُوتُ أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُونَ ۝ أُنزِلَ الْفُرْقَانُ ۝ فَذَرْهُمْ حَتَّى يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ۝ فِيهِ يَأْتُهُمُ الْوَهْلُ وَالْهُزْنُ وَهُمُ يُخْرَجُونَ ۝ فِيهِ يَصْعَقُونَ فِي الْعَذَابِ ۝ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشَرٌّ عَذَابٍ ۝ لَكُمُ الْيَوْمَ الْحُجُوتُ

وَبِالنَّارِ لَيْسَ لَهُمْ كَأْوَالُ الثَّانِيَةِ أَفْعَالًا

۲۱- آگہوں میں مرنا گتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرٌ يُّغْفِرُ الشَّيْءَ وَالْخَطِيئَةَ

۲۲- کھانا کھانے کے بعد اس دعا کو پڑھئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْطَانَاوَسَقَانَاوَهَذَاوَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

۲۳- جب کوئی نعمت ملے تو یہ دعا پڑھئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَوَسَّلْتُ اِلَى الْخَيْرِ

۲۴- ہر ماہ ہر قصاص سے ایمان لے کے لئے صبح کو اور شام کو تین تین مرتبہ اس دعا کو پڑھ لے انشاء اللہ

تعالیٰ ہر ماہ اور ہر قصاص سے  رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يُعْطَى رِغَابٌ سِوَهُ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يُلَاقِيْ الشَّقَاوَةَ وَهُوَ الشَّيْخُ

الْعَلِيْمُ

۲۵- جب آنکھیں چلے تو یہ دعا پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ هِنِ اسْتَلْكَ مِنْ غَيْرِ مَا وَغَيْرِ مَا لَيْسَ بِهَا وَغَيْرِ مَا لَيْسَ بِهَا وَغَيْرِ مَا لَيْسَ بِهَا

غَيْرِ مَا لَيْسَ بِهَا وَغَيْرِ مَا لَيْسَ بِهَا

۲۶- بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَخْلُقْ لَنَا بَيْعَ طَبَقٍ وَلَا تَهْلِكْ لَنَا بَيْعَ طَبَقٍ وَلَا تَهْلِكْ لَنَا بَيْعَ طَبَقٍ

۲۷- اگر کسی قوم یا کسی گروہ سے جان و مال کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھئے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعْبُدُكَ هِنِ نَعْبُدُكَ هِنِ نَعْبُدُكَ هِنِ نَعْبُدُكَ هِنِ نَعْبُدُكَ

۲۸- مرغ کی آواز سن کر یہ پڑھئے:

اَسْتَغْفِرُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

۲۹- جب گدھا بولے تو یہ دعا پڑھیں۔

لَا تَحْزَنْ وَلَا تَحْزَنْ وَلَا تَحْزَنْ

مُحَمَّدٌ

میلا د و نعت

میلا د شریف منظوم

(از حضرت مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ)

سبا لے کس کی آمد کی سٹکی مردو بلبل بے تاب لائی
 مچی ہیں شادیاں کیسی نگوں میں مہارک ہادیاں ہیں بلبلوں میں
 یہ ترکس کس کا دست دیکھتی ہے یہ سون کس کی مدحت کر رہی ہے
 کھلے پڑتے ہیں سب غلچے یہ کیا ہے انہیں کس بھول کا شوق لگا ہے
 نئی پوشاک بدلی ہے نگوں نے چایا خود ہے کیوں بلبلوں نے
 نہیں معظوم ہے یہ ماجرا کیا یہ کیا حکم ہے رضواں کو آیا
 بنا دے تو چمن ہر اک چمن کو نہ ہو جنت سے کچھ نسبت دہن کو
 ہوا مالک کو یہ حکم خداوند کہ دودلائے جہنم کے بول سب بند
 قریشی جانور کیوں بولتے ہیں؟ یہ کس کی وید کے ساں ہیں ستلے
 یہ بت کس واسطے اوندھے پڑے ہیں زمیں پہ کیوں غلامت سے گرے ہیں
 زمیں پر کیوں ملائک آرہے ہیں یہ کیوں قحطے پہ قحطے لا رہے ہیں
 یہ آمد کون سے زمین کی ہے یہ آمد کون سے سلطان کی ہے
 اسی حیرت میں تجھے اہل قمار

کہ ناگوار ہاتھ نہیں ہے بلکہ!

وہ انہی دیکھ لو کہ سواری
نصیبوں کی صدائیں آ رہی ہیں
مردب ہاتھ باندھے آگے آگے
فدا جن کے شرف پر سب نبی ہیں
بھی دلی ہیں سارے دیکھوں کے
انہی کی ذات ہے سب کا سہارا
انہی سے کرتی ہیں فریاد چڑیاں
بھی ہیں جو عطا فرمائیں دولت
انہی پر دونوں عالم مر رہے ہیں
فروں رجب ہے صبح و شام ان کا
کوئی دامن سے لپٹا رہ رہا ہے
ادھر بھی اک نظر ہو تاج والے
بہت نزدیک آ پہنچا وہ پیارا
انہیں تعظیم کو یاران محفل

میں ہوں ہونے لگے انوار باری
کسی کی جان کو ترپا رہی ہیں
چلے آتے ہیں کہتے آگے آگے
بھی ہیں وہ بکلی ہیں وہ بکلی ہیں
بھی فریادیں ہیں بے بسوں کے
انہی کے دے سے ہے سب کا گزرا
انہی سے چاہتی ہیں داد چڑیاں
کریں خود جو کی مدد پر قیامت
انہی پر جان صدائے کر رہے ہیں
محمّد مصطفیٰ ہے نام ان کا
کوئی ہر کام محو انجا ہے
کوئی کب تک دل مضطرب نہالے
فدا ہے جان و دل جس پر ہمارا
ہوا جلوہ نما وہ جان محفل

میلا و شریف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی زَمَنَہٗ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَخَصْمِہٖ

اَجْمَعِیْنَ ۝

مَلَمَعُوا بِاَقْوَمِ نَلْ صَلَّوْا عَلٰی الصَّنْبِ الْاَوْبِیْنَ

مُحَمَّدُیْ فَاَجَاجِیْ اِلَّا رَحْمَۃُ اِلْعَالَمِیْنَ

آواز ہو بلند درود و سلام کی
محمّد ہے ذکر مولد خیر الانام کی

اللہ کا ہے وہ علید اور قدسیوں کا بھی
کیا شان ہے رسول علیہ السلام کی

رَبِّ مَلَمَعُوا عَلٰی زَمَنَہٗ اَللّٰہِ ط

مَلَمَعُوا مَلَمَعُوا عَلٰی زَمَنَہٗ اَللّٰہِ ط

بھجج اے رب میرے دل و
اپنے چارے نبی چ بھجج عام

الْهُمَّ عَلِّمْ وَارْحَمْ عَلَى عَبْدِكَ مُحَمَّدٍ وَالْأَسْفَلِ الْخَنِيعِينَ

بزمِ مستی کے تاجدار آئے مجلسِ در کی بہار آئے

جس کے دامن میں چپ بچے کو دیا وہ رسولِ کرم شہدار آئے

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان بلکہ تمام عالم اور سارے جہان کے پیدا کرنے سے پہلے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس نور سے اپنی تمام کائنات کو شرف و جود سے سرفراز فرمایا جیسا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرًا یعنی سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ وَخَلَقَ الْخَلَائِقَ مِنْ نُّوْرِ عِنْدِیْ اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے خلق فرمایا۔ وَاَنَا مِنْ نُّوْرِ اللّٰهِ اور میں اللہ تعالیٰ کا نور ہوں۔

وَبِشَيْءٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ط مَرْجَا ٤ مَرْجَا وَرَسُولِ اللَّهِ ط

بھجج اے رب میرے دوست سلام اپنے پیارے نبیؐ پر بھجج سلام

برسہا برس بلکہ ہزاروں برس تک یہ نور محمدی خداوند قدوس کی تسبیح و تہلیل میں مشغول و مصروف رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس مقدس نور کو ان کی پیشانی میں امانت رکھا اور جب تک خداوند عالم کو منظور تھا حضرت آدم علیہ السلام بہشت کے باغوں میں اپنی بیوی حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ سکونت فرماتے تھے یہاں تک کہ جب تک خداوند عالم کے حکم سے حضرت آدم و حوا علیہما السلام بہشت بریں سے روئے زمین پر تشریف لائے اور ہاں بچوں کی پیدائش کا سلسلہ شروع ہوا تو نور محمدی جو آپ کی پیشانی میں جلوہ گر تھا وہ آپ کے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کی پیشانی میں منتقل ہوا اور سلسلہ بسلسلہ درجہ بدرجہ نور محمدی مقدس بیٹھوں سے مبارک ہٹکوں کی طرف تقویض ہوتا رہا اور جن جن مقدس پیشانیوں میں یہ نور چمکتا رہا ہر جگہ عجیب عجیب معجزات و خوارق عادات کا ظہور ہوتا رہا اور اس نور پاک کی برکتوں کے فیوض طریح طریح سے ظاہر ہوتے رہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی مقدس پیشانی میں اس نور محمدی نے یہ جلوہ دکھایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سکھو لکھو ہو گئے اور تمام لہرشتوں نے ان کے سامنے سجدہ کیا۔ یہی نور جب حضرت نوح علیہ السلام کو ملا تو طوفان میں

اسی نور کی بدولت ان کی کشتی سلامتی کے ساتھ جودی پہاڑ پر پہنچ کر ٹھہر گئی۔ اسی نور محمدی کا فیضان تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب نرو کا فرنے آگ کے شعلوں میں ڈال دیا تو وہ آگ جس کے بلند شعلوں کے اوپر سے کوئی پرند بھی نہیں گزر سکتا تھا ایک دم ٹھنڈی اور سلامتی و راحت کا باران بن گئی۔

مکی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی تشریف آوری کے مشتاق و منتظر رہے اور ہر دور کے مقدس رسولوں کی ہجرت آپ کی آمد کے انتظار میں آپ کی مدد و شام کا خطبہ پڑھنے میں مشغول رہی چنانچہ ہر زمانے کے مقدس نبیوں اور رسولوں کا یہ حال رہا کہ ۔
 عظیم اللہ نے جس کے لئے حق سے دعا میں کہیں

ذبح اللہ نے وقت ذبح جس کی التجا میں کہیں
 جو بن کے روشنی پھر دیدہ یعقوب میں آیا
 جسے یوسف نے اپنے حسن کے نیزنگ میں پایا
 دل بکھی میں ابرہاں رہ گئے جس کی زیارت کے

لب بھینی پہ آئے وقف جس کی شان رحمت کے
 الخضر نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم برابر ایک چیشانی سے دوسری پیشانیوں میں غفل
 ہوتا رہا اور اپنے فیوض و برکات کے جلووں سے ہر دور کے لوگوں کو نورانیت بخشتا رہا۔ یہاں تک
 کہ یہ نور پاک حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دادا حضرت عہدا ﷺ کو ملا۔ اسی نور اقدس
 کا طفیل تھا کہ ابرہہ بادشاہ حبش کا وہ لشکر جو کعبہ حاتمے کے لئے چڑھائی کر کے آیا تھا حضرت
 عہدا ﷺ کی بدولت چھوٹے چھوٹے پرندوں ابا بیلوں کی ننگریوں سے پورا لشکر مع ہاتھیں کے
 ہلاک و برباد ہو گیا اور خدا تعالیٰ کے مقدس گھر خاتہ کعبہ ایک کافر کے حملوں سے سلامت رہا۔

سَلَامُوا يَا قَوْمِ نَبِيٍّ خَلَا عَلَى الضَّلَالَةِ الْأَبْيَسِ

مُحَمَّدِي يَا جَنَّتِ الْأَرْضُ خَلَا لِلْعَالَمِينَ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّبِيِّ الْأَمِينِ وَآلِهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا وَتَسْلَامًا

عَلَيْهِمْ يَا مَنْزِلَ اللَّهِ

حضرت عہدا ﷺ سے یہ نور پاک غفل ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد
 حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا اور حضرت عہدا ﷺ سے آپ کی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا کو تلقیض ہوا۔ ایام حمل میں طرح طرح کے فیوض و برکات کا ظہور ہوتا رہا چنانچہ

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ ہر رات خواب میں ایک فرشتہ مجھے آ کر مجی آخر ازاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحریف آوری کی بشارت دیتا تھی سنا تا رہا یہاں تک کہ وہ مقدس وقت قریب سے قریب تر ہوتا رہا کہ خزانہ قدرت کی سب سے زیادہ انمول دولت روئے زمین کی طرف متوجہ ہوئی اور خداوند قدوس کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت کا ظہور ہوا۔ چنانچہ ۔

ربیع الاول امیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دعاؤں کی قبولیت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
خدا نے ناعدائی کی خود انسانی سنجے کی
کہ رحمت میں کے چھائی بارہویں شب اس مہینے کی

ربیع الاول کے مہارک مہینے کی بارہویں تاریخ آگئی اس رات میں عجیب عجیب مناظر قدرت کے جلوے نظر آئے جن کے بیان سے زبان عاجز و قاصر ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ستر ہزار مقدس فرشتوں کی فوج لے کر آسمان سے حرم کعبہ میں اتر پڑے سبحان اللہ! یکایک ہو گئی ساری فضا قشال آئینہ
نظر آیا مطلق عرش تک ایک نور کا زینہ
خدا کی شان رحمت کے فرشتے صف بہ صف اترے

پرسے بانہ سے ہوئے سب دین و دنیا کے شرف اترے
حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ایک مرتبہ خاند کعبہ میں جا کر خداوند قدوس کے حضور سر بسجود ہو کر دعا مانگتے کہ یا اللہ! جلد اپنے محبوب کو دنیا میں بھیج دے اور ایک مرتبہ کا شانہ نبوت پر حاضر ہو کر بعد روق و شوق التجا میں کرتے کہ اَظْهَرُ نَا سَبْهَ الْفَوْزِ سَلْبِیْنِ ۝ اَظْهَرُ نَا خَاقِمْ النَّبِیْنِ ۝ اَظْهَرُ نَا شَفِیْعِ الْفَلَاحِیْنِ ۝ یعنی اے تمام رسولوں کے سردار ظاہر ہو جائیے اور اے تمام نبیوں کے خاتم! تحریف لاسیٹے اور اے تمام مہتاب گمان است کو اپنی شفاعت کی کملی میں چھپانے والے آقا؟ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جلد ظہور پر نور فرمائیے۔ یہی عالم تھا کہ صبح صادق نمودار ہوئی اور سارے جہان کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہوئی کہ

ابھی جبرئیل اترے بھی نہ تھے کعبہ کے منبر سے
کہ اتنے میں صدا آئی یہ مہارک کے گھر سے
مہارک ہو کہ دور راحت و آرام آ پہنچا

نجات دائمی کی شکل میں اسلام آ پہنچا
 مبارک ہو کہ عظم المرسلین تشریف لے آئے
 جناب رحمہ للعالمین تشریف لے آئے
 بعد انداز یکسانی بقاءت شان زبائی
 ایں بین کر لمانت آمنہ کی گود میں آئی
 یعنی بی آخر الزماں خاتم النبیین حضور سید المرسلین رحمہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی
 ولادت باسعادت ہوئی اور ہر طرف مبارک باد کی صدا گئی بلند ہو رہی تھیں اور سر زمین حرم کا ذرا
 ذرہ زبان حال سے یوں مترنم رہ چکا ۔

مبارک ہو کہ وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
 گدائی کو زمانہ جس کے در پہ آنے والا ہے
 فقروں سے کہو حاضر ہوں جو مانگیں کے پائیں گے
 کہ سلطان جہاں محتاج پرور آنے والا ہے
 پگوروں سے کہو ماہ دل آرا ہے چمکنے کو
 خیر ذروں کو دے دے مہر منور آنے والا ہے
 حسن کہہ اچھیں سب اتنی تعظیم کی خاطر
 کہ اپنا پیشوا اپنا پیہر آنے والا ہے

صلوٰۃ وسلام

یا نبی سلام غلینگ یا رسول سلام غلینگ
 یا خبیب سلام غلینگ صلوات اللہ غلینگ
 اسلام اے تاج والے دو جہاں کے راج والے
 حاسیوں کی لاج والے عرش کی سراج والے
 یا نبی سلام غلینگ یا رسول سلام غلینگ
 یا خبیب سلام غلینگ صلوات اللہ غلینگ
 کاش حاصل ہو حضوری دور ہو جائے یہ دوری
 دیکھ لوں وہ شکل نوری دل کی یہ حرمت ہو پوری
 یا نبی سلام غلینگ یا رسول سلام غلینگ

یا خبیب سلام غلینگ ضلوات اللہ غلینگ
 دکھ بھرے نالوں کا صدقہ ناز کے پالوں کا صدقہ
 کر بلا والوں کا صدقہ بھیک دو لالوں کا صدقہ
 یا نبی سلام غلینگ یا زمزلو سلام غلینگ
 یا خبیب سلام غلینگ ضلوات اللہ غلینگ
 تم شفیع اللہ میں ہو سرور دنیا و دین ہو
 صادق الوعد و امین ہو رحمہ للعالمین ہو
 یا نبی سلام غلینگ یا زمزلو سلام غلینگ
 یا خبیب سلام غلینگ ضلوات اللہ غلینگ
 بانی محفل کی سن لو سامعین کے دل کی سن لو
 رحم کے قائل کی سن لو عاشق بے دل کی سن لو
 یا نبی سلام غلینگ یا زمزلو سلام غلینگ
 یا خبیب سلام غلینگ ضلوات اللہ غلینگ

حمد باری تعالیٰ

اللہ... اللہ... اللہ...

پوچھا گل سے یہ میں نے کہ اے غریب
 تجھ میں آئی کہاں سے نراکت کی غر
 یاد میں کس کی ہنسا مہکتا ہے تو
 جس کے ہوا کہ اے غالب رنگ و بو

اللہ... اللہ... اللہ...

عرض کی میں نے سنیل سے اے ملکہ
 صبح کو کر کے طہیم سے تازہ وضو
 جہوم کر کون سا ذکر کرتا ہے تو
 سن کے کرنے لگا وہ دم ذکر ہو

اللہ... اللہ... اللہ...

جب کہا میں نے بلبل سے اے عشق گو
 کیوں چمن میں چمکتا ہے چار سو
 دیکھ کر گل کے یاد کرتا ہے تو
 دھڑ میں بول اٹھا دھوا دھوا

اللہ... اللہ... اللہ...

جب پیسے سے پوچھا اے نیم جاں
 یاد میں کس کی کہتا ہے تو "بی کہاں"

کون ہے "پلی ترا" کیا نام و نشان
ہل اٹا بس وہی جس پہ ٹھہرا ہے تو

اللہ... اللہ... اللہ... اللہ

میں نے قری سے کی ہا کے یہ منگلو
کاتی رہتی ہے تو تو کیوں تو نکو
دھوڑتی ہے کسے کس کی ہے آرزو
ہولی سن میرا لہو ہے حق سرہ

اللہ... اللہ... اللہ... اللہ

آکے جھگو جو چکا مرے دور
کس کی طلعت ہے تو کس کا جلوہ ہے تو
مرض کی میں نے اسے شاہد شعلہ رو
یہ کہا جس کا جلوہ ہے ہر چار سو

اللہ... اللہ... اللہ... اللہ

میں نے پوچھا یہ پر جانے سے دوچند
شعلہ نار میں کس کی ہے جتنو
کس لئے صبح کی لو پہ چلتا ہے تو
جلتے جلتے کہا اس نے یا نورہ

اللہ... اللہ... اللہ... اللہ

اجھی گرچہ بے حد مہنگار ہے
حق تعالیٰ مگر ایسا غبار ہے
مجرم و بے عمل ہے غطا کار ہے
اس کی رحمت کا نعرہ ہے لا تقطعوا

حمد

اے میرے محبوب حق اے کردگار
فعل سے تیرے ہی اے رب
سارے عالم کا تو ہے پروردگار
گلشن ہستی کی ہے ساری بار
کریم

کردیا مجھ کو غلام مصطفیٰ
بکس دے یا رب خطا میں سب مری
ہو گیا میں دو جہاں کا تاجدار
تو ہے غفار اور میں عصیاں شعار
فعل کا تیرے میں ہوں امیدوار
شکر ہے محدود نعمت بے شمار
میں ہوں مجرم اور تو آمرزگار
رفعت افلاک ہے مجھ پر شمار
قدسیوں میں میرا شاہانہ وقار

خاک ہوں طیب ہے یہ اعظمی

حشر میں یا رب نہ ہو یہ شرمسار

نعت شریف

سرور عالم نبی الانبیاء میرے رسول اولین و آخرین کے چننا میرے رسول
 صدر بزم انبیاء مولائے کل نذر رسل محض اہل حق شکن خدا میرے صل
 منظر شان الہی تاجدار کائنات نائب حق حاکم ہر ماسوا میرے رسول
 مہبط لوگاک' سیار ملک' عرش آسماں صاحب معراج و مصداق "علی" میرے
 رسول

سورۃ الحجر نکس روئے روشن کا بیاں مطلع القس و شرح داعی میرے رسول
 مطلع انوار دھک آفتاب و ماہتاب نیر برج شرف نور خدا میرے رسول
 ابن مریم کی بشارت' روح پیغام کلیم بانی کعبہ کی تاریخ و دعا میرے رسول
 منصب شان رسالت' لقب نعم المرسل منزل صحبت میں مصطفیٰ میرے صل
 جس کے قدم سے ہے جنت و عالم کی نہایت وہ امیر کارواں وہ حق نما میرے رسول

اعظمیٰ مومن ہوں رب العالمین میرا خدا

رحمہ اللعالمین صلی علی میرے رسول

☆☆☆☆☆☆

نار طیبہ! ازل سے ہے آلودہ تیری میرے وجود کا مقصد ہے جنجو تیری
 ترا سکوت ہے لطف و کرم کی اک دنیا نسیم طرد کی جنت ہے گنگو تیری
 نسیم طرد نے مانگی ہے بہک غوثیہ کی کھلی مدد میں جب دھک ملو تیری
 میری وفات کا دن میری عید کا دن ہو بوقت مرگ ہو صورت ہو درو تیری
 گناہ کر کے مکی امپدود جنت ہوں ستا ہے جب سے کہ لطف و کرم ہے خوشی
 کہاں نہیں رخ انور کی جلوہ سامانی جہاں میں طلعت زیا ہے چاسو تیری
 حرم کعبہ میں بھی پاؤ آئی طیبہ کی کہ یاد گار حرم میں ہے گو تلو تیری
 نہ چھوٹے دامن مہدیت اعظمیٰ ان کا

اس سے دونوں جہاں میں ہے آمد تیری

یہ حالت ہے اب سانس لینا گراں ہے مگر آپ کا نام دردِ زبان ہے
کوئی جانے کیا اس کا پرچم کہاں ہے سرِ عرش جس کے قدم کا نشان ہے
وہ قانونِ فطرت ہیں دونوں جہاں میں انہی کی جلی یہاں ہے وہاں ہے
یہ سارا جہاں ان کے زیرِ قدم ہے کہ پامال ان کا مکاں لامکاں ہے
کفِ دستِ رحمت میں ہے سارا عالم زمیں آپ کی آپ کا آسمان ہے
مسلم ہے ان کو خدا کی نیابت کلامِ خدا مصطفیٰ کی زبان ہے

نہ باجمہ اعظمی منزلِ سرِ بلندی

مرا سر ہے محبوب کا آستان ہے

☆☆☆☆☆☆

حاجو! اب گنبدِ سرکارِ تھوڑی دور ہے

رحمتِ حق کا طہرِ درِ تھوڑی دور ہے

ہے غریبِ گنبدِ رحمت کا تاج جس جگہ

حاجو! وہ مصطفیٰ بازارِ تھوڑی دور ہے

عشق و مسخ میں قدم آگے بڑھا کر دیکھ لو

گنبدِ خضرِ کا وہ چنارِ تھوڑی دور ہے

نعتِ کائنات لہتی ہے گدھاؤں کو جہاں

وہ محمد کا حلیٰ دیوارِ تھوڑی دور ہے

لے کے آئے تھے جہاں جبریل بھی فوجِ ملک

وہ احد کا جنتی کھسارِ تھوڑی دور ہے

وہ شہیدانِ محبت کی مہرِ خوابِ گاہ

وہ بقیعِ پاکِ خلدِ آجازِ تھوڑی دور ہے

اللہ اللہ! وہ گلستانِ مدینہِ مرجا

پھول سے بکتر ہیں جس کے خارِ تھوڑی دور ہے

جہاں پڑا ہوں مگر تا پڑتا سوئے طیبہِ المدینہ

اے مسیحا! اب حیرا بازارِ تھوڑی دور ہے

بشتِ حبیب سے یہاں بل سر کے بل لے آگئی
مصطفیٰ کا جنتی صہار تھوڑی دور ہے

حاجیوں کا استقبال

مہارک آگئے کہ مدید دیکھنے والے خدا کا گھر رسول حق کا روضہ دیکھنے والے
حرمِ کعبہ میں مستوں کا میلہ دیکھنے والے مزارِ مصطفیٰ پہ حق کا جلوہ دیکھنے والے
جہاں کعبہ کا ادایا منارہ دیکھنے والے جہاں گنبدِ خضراء کا تارا دیکھنے والے
پٹ کر دہنے والے کعبہ جہاں کے نقاشوں سے نبی کے در پہ رحمت کا برستا دیکھنے والے
طوافِ کعبہ میں ہر ہر قدم پر جھومتے والے بھرے یہاں میں دھرم کا جھلکا دیکھنے والے
جہاں تقدس و خدہ بہا ہے ان کی آنکھوں میں حقیقت میں تھا یہ جنت کا نقشہ دیکھنے والے
کہاں شوق سے ہم انکو سوسا رہ دیکھیں گے بڑے پیار سے ہیں یہ مکہ مدید دیکھنے والے
مہارک ہیں مہارک ہیں خدا شاہد مہارک ہیں یہ مکہ دیکھنے والے مدید دیکھنے والے

ملا ہے آگئی کہ مدید سے شرفِ ان کو
لگا دل سے دیکھیں ان کا رجم دیکھنے والے

دیکھو

مہارک مرحبا کہ مدید دیکھنے والے
زمین پر عرش کی منزل کا زینہ دیکھنے والے
عظیم کعبہ میں جھومتے وہ بڑے سبک اسود کے
دکھو پہ رونا گڑ گڑانا دیکھنے والے
مقامِ محترمِ میزبان اور رکنِ بھائی پر
بہشت اور رحمت کا برستا دیکھنے والے
وہ چاسوں کا عجم عاشقانہ کیف کا عالم
وہ چٹانوں میں دھرم کا جھلکا دیکھنے والے
طوافِ کعبہ کی مستی صفا مردہ کے مہر میں
شرابِ معرفت کا جام دینا دیکھنے والے
منی میں مہرِ قربانی کا مہر دیکھ کر آئے

سر عروقت پر دانوں کا میلہ دیکھنے والے
 لڑھکے پر بچاتے ہیں جہاں حیرے قدم پہنچے
 خدا کا گمزداروں حق کا روضہ دیکھنے والے
 چارہ حیرتی قسمت کا ثریا سے بھی اونچا ہے
 جمال گنبدِ محضراء کا جلوہ دیکھنے والے
 مبارک ہیں اعلیٰ چنگ مبارک ہیں
 خدا کا گمزداروں کے درکا جلوہ دیکھنے والے

☆☆☆☆☆☆

حسن یوسف اور ہے لڑکا جلوہ اور ہے
 بابو کنواں اور ہے سرِ عرش اور ہے
 آسمان پر مجھے اور بس و یحییٰ تک نہیں
 دم میں سیر لامکانِ معراجِ اسرار اور ہے
 ہے غلیل اللہ حبیب اللہ میں فرقِ عظیم
 شانِ خلعت اور ہے شہنشاہِ فخر اور ہے
 اخلاقِ عمر برہانِ عظیمِ اثنان تھا
 اختلاقِ بدر کا لیکن تجوہ اور ہے
 جنتی پہلوں کی خوشبو تو مسلم ہے مگر
 گنبدِ گل اور ہے ان کا بیٹہ اور ہے
 اعلیٰ حق کی روشنی میں عالم کی مہابت
 اہلِ صفا پاک کا لیکن سفید اور ہے

از اعلیٰ حضرت قبلہ بریلوی علیہ الرحمہ

سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہمارا نبی	سب سے پاک و والا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوں	ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے دہل	اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
حسن کھاتا ہے جس کے تک کی قسم	وہ صلح دل آرا ہمارا نبی

جس کی وہ بندہ ہی کوڑا ولسلیل
 کیا ٹھہرتے تھے ہارے کھلے چپ گئے
 ہے وہ رحمت کا دیا ہمارا نی
 پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نی
 ہے وہ جان مسیحا ہمارا نی
 بے کسوں کا سہارا ہمارا نی
 ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

رہے عزت و اہلکائے محمد
 مکاں فرش ان کا فلک فرش ان کا
 خدا کی رضا چاہتے ہیں وہ عالم
 عصائے کلیم اڑدہائے غضب تھا
 خدا ان کو کسی عیار سے دیکھتا ہے
 دم شرع جاری ہو میری زبان پر
 اجابت نے بڑھ کر گئے سے لگایا
 اجابت کا سرخ صابق کا جڑا
 کہ ہے فرش حق زبرِ پائے محمد
 ملک خادمانِ سرانے محمد
 خدا چاہتا ہے رضائے محمد
 گروں کا سہارا عصائے محمد
 جو آنکھیں ہیں جو لٹائے محمد
 محمد محمد خدائے محمد
 بڑی ناز سے جب دعائے محمد
 لکھن بن کے نقلِ دعائے محمد
 رضا گیا سے اب وہہ کرتے گزریے

کہ ہے رب مسلم صدائے محمد (سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

☆☆☆☆☆☆☆☆

سچا یہ قدم ہے مین سلطانِ دین پہل
 لب پہل دین پہل دین پہل بن پہل
 دانا جو مل جائے مرے گل کا بیج
 مانگے نہ کبھی صخر نہ پیر چاہے لکھن پہل
 سچا بھی ہمارے تو ہلے نہیں پتا
 تم چاہو تو ہو جائے ابھی کہہ عن پہل
 دل بند و خوں مسموم نہ خوشبو نہ لطافت
 کیوں غصے کہیں ہے مرے آقا کا دین پہل
 دل اپنا بھی شیدا ہے اس جاننِ پاک
 اتنا بھی سب تو چہ نہ اے چہن پہل

کیا بات رہا اس ہنستاں کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں صمیم اور حسن پھول
(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

☆☆☆☆☆

ہے لب بیٹی سے ہاں بختی زانی ہاتھ میں
سگرے پاتے ہیں شیریں مٹائی ہاتھ میں
جو نیلیاں مومنوں پر صغی عریاں کفر ہے
جمع ہیں شان جلائی و بھائی ہاتھ میں
مالک کوئیں ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
وہ جہاں کی نصیبیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
سایہ آگن سر پہ ہو پریم الٹی جہوم کر
جب لوہہ لہند لے امت کا دانی ہاتھ میں

دھچکھر ہر وہ عالم کر دیا سبیلین کو
اے میں قرباں جان ہاں بھکت کیا کی ہاتھ میں
آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درد
دقت تک درجین روضہ کی چالی ہاتھ میں
حشر میں کیا کیا حرے دارلشگی کے لوں رہا
لوٹ جاؤں پا کے وہ دامان عالی ہاتھ میں

☆☆☆☆☆

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خدا سے دور ہے یہی قیاس ہے کہ دھواں نہیں
میں نار تیرے کلام پر ملی ہیں تو کس کو وہاں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ جہاں ہے جس کا جہاں نہیں
بھلا خدا کا بکی ہے دز نہیں اور کوئی سفر مقرر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

وہ جہاں کی بھڑیاں نہیں کہ لٹائی دل و جاں نہیں
 کہہ کیا ہے جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہ وہاں نہیں
 وہی نور حق 'وہی قل رب' ہے انہیں سے سب' ہے انہیں کا سب
 نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمین نہیں کہ زماں نہیں
 سر عرش پر ہے تری گداز دل فرش پر ہے تری نظر
 ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں
 کہوں مدح اہل دل بھٹا پڑے اس بلا میں میری بلا
 میں گما ہوں اپنے کریم کا میرا دین پائے ناں نہیں

☆☆☆☆☆☆

عرش حق ہے مسد رحمت رسول اللہ کی
 دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی
 قبر میں لہرائی گئے تاحشر قحطے نور کے
 جلوہ فرما ہو کی جب طلعت رسول اللہ کی
 لا رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
 بقی ہے کوئیں میں نصرت رسول اللہ کی
 وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
 ہے ظلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی
 تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
 ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی
 ٹوٹ جائیں گے گمگاموں کے قورما تہود و
 حشر میں کھل جائے گی طاعت رسول اللہ کی
 یا رب اک سماعت میں دہل جائیں گمگاموں کے جرم
 جوش پر آ جائے اب رحمت رسول اللہ کی
 اے رضا خود صاحب قرآن ہے عار رسول
 تجھ سے کب ممکن ہے؟ پھر رحمت رسول اللہ کی

از مولانا حسن رضا بریلوی علیہ الرحمہ

اے دینے کے تاجدار سلام اے غریبوں کے تمسکدار سلام
تری اک اک ادا پہ اے پیارے سو درودیں فدا ہزار سلام
دب مسلم کے کہنے والے پر جان کے ساتھ ہوں تار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر میری جانب سے لاکھ بار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر بھیج اے میرے کردگار سلام
اں پناہ گناہگاروں پر یہ سلام اور کروڑ بار سلام
پردہ میرا نہ فاش حشر میں ہو اے میرے حق کے رازدار سلام

عرض کرتا ہے یہ حسن تیرا
تجھ پہ اے غلہ کی بہار سلام

☆☆☆☆☆☆

بہار رنگ پر ہے بہار مدینہ کہ سب جنتیں ہیں تار مدینہ
مبارک رہے حنیفہ حبیبیں گل! ہمیں گل سے بہتر ہے غار مدینہ
مری خاک یا رب نہ بردار جانے پس مرگ کر دے غبار مدینہ
رنگ گل کی جب تازگی دیکھتا ہوں تجھے یاد آتے ہیں غار مدینہ
ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شب و روز خاک حرار مدینہ
ہجر دیکھنے بارخ جنت کلا ہے نظر میں ہیں نقش و نگار مدینہ
رہیں ان کے جلوئے ہمیں ان کے جلوے مرا دل ہے یاد گار مدینہ
بنا آسمان منزلہ اپن مریم گئے لا مکان تاجدار مدینہ
مراو دل بلبلی ہے نوا دے عدا یا دکھا دے بہار مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنِ انکار مدینہ

☆☆☆☆☆☆

تہیار نام مصیبت میں جب لیا ہو گا تہیار ہوا کام بن گیا ہو گا
تہیار بگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا دکھائی جائے گی حشر میں شامی مجھوٹی

کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
 خداے پاک کی چاہیں گے اگلے بچھٹے خوشی
 خداے پاک خوشی ان کی چاہتا ہو گا
 کسی کے پاؤں کی تیزی یہ کانتے ہوں گے
 کوئی اسیر غم ان کو نکارتا ہو گا
 کسی کے بچے پہ ہوں گے یہ وقت دانا عمل
 کوئی امید سے منہ ان کا تک رہا ہو گا
 کوئی کہے گا دہائی ہے یا رسول اللہ
 تو کوئی حمام کے دامن میں چل گیا ہو گا
 کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوائے جہنم
 وہ ان کا رستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا
 کوئی قریب تر از کوئی لب کھڑ
 کوئی صراط پہ ان کو نکارتا ہو گا
 وہ پاک دل کہ نہیں جس کو اپنا اندیشہ
 ہدم فکر ترور میں کھر گیا ہو گا

از مولانا جمیل الرحمن بریلوی علیہ الرحمہ

سلطان جہاں محبوب خدا تیری شان و شوکت کیا کہتا
 ہر شے پہ لکھا ہے نام ترا حیرے ذکر کی رفعت کیا کہتا
 معراج ہوئی جا عرض کئے حق تم سے ملا تم حق کو ملے
 سب راز ظاہری دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہتا
 ہر درہ تیرا دیوانہ ہے ہر دل میں تیرا کاشانہ ہے
 ہر صبح تری پیمانہ ہے اے صبحِ جلالت کیا کہتا
 آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا بخاری جاری
 وہ دو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہتا

عالم کی بھری ہر دم جھولی خود کھائیں فقط جو کی روٹی
 ۱۰ شان عطاء و سخاوت یہ زبد و قناعت کیا کہنا
 ۱۱ پھول بڑی گلشن کے اک ہیز ہوئے اک سرخ ہوئے
 بلاد عرب جن سے چمکے ان پہلوؤں کی نکت کیا کہنا

☆☆☆☆☆☆

جا کے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ۱ کے سٹھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پاک ہے ہر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہے شہر مدینہ
 چٹم لگی ہے سونے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 رنگ ہے ان کا ہاتھ جہاں میں ان کی ہنک ہے غلہ و جہاں میں
 سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 تھکے دہانوا تم ہے تمہیں کیا ہر کرم اب جہوم کے پیرا
 ۲ وہ کھلے کھسکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہو نہ بھی حاضر نمایاں ایسا جلال عید ہو قرباں
 دیکھے اگر ابد کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 جس دفر میں ارض و فلک میں جن دایر میں حور و ملک میں
 سایہ گلشن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 دین کے دامن ان کو سنا گیا دیتے رہا یہ سب کو دعا میں
 سب سے فریاد ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہو نہ جہیل کاوری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
 محمد کو دکھا دے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆☆

اے دین حق کے رہبر تم پر سلام ہر دم
 میرے شفیع حضرت تم پر سلام ہر دم
 اس نیکس و عزیں پر جو کچھ گزر رہی ہے
 ظاہر ہے سب وہ تم پر سلام ہر دم
 بندہ تمہارے وہ کا آفت میں مبتلا ہے

رحم اے محبوب دلاؤ تم پر سلام ہر دم
 بے وارثوں کے وارث بے دلیوں کے دلی
 تسکین جان معطر تم پر سلام ہر دم
 خدا اب جاری فرماؤ کو پہنچے
 بے حد ہے حال اختر تم پر سلام ہر دم
 درپردہ گر ہوں میں بھی ادنیٰ سا اس گلی کا
 لطف و کرم ہو مجھ پر تم پر سلام ہر دم
 کوئی نہیں ہے میرا میں کس سے داؤ چاہوں
 سلطان ہند پروردہ تم پر سلام ہر دم
 بھگت خدا بھگتوں کا خدا ہائے غم سے
 اک دل ہے لاکھ شکر تم پر سلام ہر دم
 میرے سوتی میرے سرور رحمہ للعالمین
 میرے آقا میرے راہبر رحمہ للعالمین
 مقرر ذات خدا محبوب رب دہرا
 بادشاہ مہذب کشور رحمہ للعالمین

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا
 حال سب رہن تھا تم پر رحمہ للعالمین
 تو نے فرمایا ہو المعطی والی قاسم
 کہیں نہ مانگوں؟ تیرے دد پر رحمہ للعالمین
 میں عیام زندگی سمجھوں اگر ہیں موت آئے
 آپ کا دد ہو مرا سر رحمہ للعالمین
 ہم یہ کاموں کی بھٹل کا کوئی سلاں نہیں
 تار ہے تیرے کرم پر رحمہ للعالمین
 بس خدا ان کو نہ کہتا اور جو چاہو کہو
 سب سے ہاک سب سے بہر رحمہ للعالمین
 دستِ اقدس چنے پر ہو روح لطیف ہو مری

سب چہ ہادی ہو برابر رحمہ للعالمین
 سایہ عرش الہی میں کھڑا کرنا مجھے
 وہی یہ عسیں سے دہتر رحمہ للعالمین
 ☆☆☆☆☆

آنچید منقل حیرے جلوے کے سامنے
 ساچہ وہی سرور و سر حیرے کوئے کے سامنے
 جاری ہے عجم یہ کہ دو پارہ قمر ہوا
 ہفت مصطفیٰ کے اشارے کے سامنے
 کیوں درپردہ فقیر تمہارا کرے سوال
 جب تم ہو بہک مانگے والے کے سامنے
 جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
 ایمان لے چکا ہے مدینے کے سامنے
 اہل فکر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
 کھپ ہنکا ہوا ہے مدینے کے سامنے
 یہ وہ کریم وہی کہ جو مانگو وہی ملے
 اے سانکھ! چلو تو دعا لے کے سامنے
 رب کریم! یہ ہے دعا میری روز محشر
 شرمندہ میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیجان ہو کس سے کمال محبوبِ عربی ہے ہے مثال جمالِ محبوبِ عربی
 ہال کیا ہے کہ اس دنگ کریں تعریفِ خدا سے پہچھے حالِ محبوبِ عربی
 زمانہ پتا ہے اس آستانِ عالی سے جب ہے جود نوالِ محبوبِ عربی
 لگا رہے وہی ہمیشہ سے ہرورہ پکر ملا نہ کوئی مثالِ محبوبِ عربی
 اندھیری رات نہ ہو گی مری لہ میں کبھی میں ہوں قلامِ ہالِ محبوبِ عربی
 گیارہ و خار و خشک سے وہ برتر ہے خنیں ہے جس کو خیالِ محبوبِ عربی
 یہ جان کیا دجہاں گر مجھے میسر ہوں کہوں خدا بیکمالِ محبوبِ عربی

جیل قادری ظہر خدا کہ تو بھی ہوا غلام عزت و آل محمد عربی
(صلی اللہ علیہ وسلم)

از حضرت آسی علیہ الرحمہ

کہاں گلشن؟ کہاں روئے عمر کہاں سنبل؟ کہاں سوئے عمر
ہے عالم آہن و آہن رہا کا کھنپا جاتا ہے دل سوئے عمر
نہ پہنائی معیہ خاک اپنی کسی نے ہے دل ہی دل میں رو کوئے عمر
دل صد چاک میں مایہ شانہ رہی ہے بونے گیونے عمر
دم جاں بخش افلاک مہیا نسیم گلشن کوئے عمر
حیات ہاروں جاتا ہے آتی
قلبی تنگی بونے عمر (صلی اللہ علیہ وسلم)

دیگر

نہ میرے دل نہ تجر چہ نہ دیدہ تر ہے
کرم کرے وہ نکاح قدم تو بھر ہے
تھارے حسن کی تصویر کوئی کیا سینچے
ظہر ظہری میں عارفی منور ہے
کسی نے لی رو کعبہ کوئی کیا سوئے در
پڑے رہے تیرے بندے مگر تیرے در ہے
گناہ گار ہوں میں داخلہ تمہیں کیا فکر
مرا معاملہ چھوڑ شفیع معشر ہے
پلا دے کہ آج تو مرتے ہیں رہا اے ساقی
ضرور کیا کہ یہ ہلہ ہو حوٹل کوڑ ہے
اخیر وقت ہے آتی جاوے عینے کو
نہ ہو کے مرد تہجد بکھر ہے

از حضرت شفیق جو نیوری علیہ الرحمہ

نظر آتی ہے گلشن میں ہوا ناسازگار اپنی
 گل کی باغ عظیمی بھیج دے بار بار اپنی
 اللہ اے امت کے والی کفر دھمکتا ہے مسلم کو
 علی کو بھیج دے آ جاؤں لے کرد اللہ اپنی
 طریق مصطفیٰ کو چھوڑنا ہے وجہ برہانی
 اسی سے قوم دنیا میں ہوئی ہے اقتدار اپنی
 ہمیں کرنی ہے شہنشاہ بھلا کی رضا جوئی
 وہ اپنے ہو گئے تو رجب پروردگار اپنی
 سنے کی کری خورشید غلگی باغ جنت کی
 وہ جس دم لے کے آئیں گے نسیم غولگور اپنی
 وہ بیٹھے ہوں اٹھا ہو بارگاہ پاک کا پردہ
 کہانی وہ پہ کہتا ہو شلیقی جاں نثار اپنی
 ویکر

اچانک رات ہو گی اور میدانِ قہا ہو گا
 زبانِ شوق پہ یا مصطفیٰ یا مصطفیٰ ہو گا
 کہ اترے ہوں گے رحمت کے فرشتے آسمانوں سے
 خدا کا نور ہو گا روشنی خیر الہی ہو گا
 وہ جھلسان کہ د مینہ کی گزر جائیں
 کہیں نور نبی ہو گا کہیں نور خدا ہو گا
 ظلم ہی سے شورش ہو گی دل کی دھڑکی میں
 بچن کر جامہ احرام زائرِ جہنم ہو گا
 نہ پہچو عاشقوں کا دلولہ جہد کے ساحل پہ
 لبوں پہ نور ان نلت یا ریح الصبا ہو گا
 بجلی ہو گی مری گردن کٹاؤں کی خیالت سے
 زبان پہ یا رسول اللہ نظر حائل ہو گا

کہ اونٹوں کی قطاروں میں انوکھی ساوگی ہو گی
 صدیوں خواتین سے طیبہ کا بیجاں گویا ہو گا
 بھی ”کوہ مطروح“ سے نکارے ہوں گے گند کے
 بھی ”مہترِ رطلی“ پر عاشقوں کا تھکسا ہو گا
 شعلہ اس دن نہ پہچو دردِ اقصیٰ کی فرادانی
 کہ ہم ہوں گے تھار پاک کا دارالشفاء ہو گا

☆☆☆☆☆☆

نہیں حیرے سا کوئی بیباکی	اللہ یا صبا بلغ سلامی
وہ سو جائیں تو معراجِ ستاری	وہ جائیں تو خدا سے ہم کلامی
ہے شاہوں کو بھی وجہِ نیک نازی	شہِ خواہاں حیرے دد کی کلامی
ہر اک شیدا ہے سلطانِ عرب کا	عراقی ہو کہ دہلی ہو کہ شامی
گلو میر گلو لی مع اللہ	تعالیٰ اللہ تیری عالی مقامی
اسی سرد فرماں کا ہے صدقہ	نسیم صبح! تیری خوش عوامی
فیضِ امدادِ حیرت کے علاوہ	
مرے اشعار میں ہے رنگِ حاشی	

از مولانا نسیم بستوی دہند

محمد کا دارالسلام اللہ اللہ	وہ ہارلی فیضِ دوام اللہ اللہ
جہانِ رسالت کے خود شہِ جاہاں	نبوت کے ماہِ قیام اللہ اللہ
لکھوں میں طیبہ کی بھرتی ہے اکثر	صمیم صبح! پر نور شام اللہ اللہ
سرِ حشر تکرار لہوں کو وہ اپنے	چائیں گے کوڑ کا جام اللہ اللہ
جہیں اہل کے قدموں پر چلتی ہے سگی	جو ہے مصطفیٰ کا قلام اللہ اللہ
دلی مضطرب بہر طیبہ ہے تالاں	کریں اب کوئی اہتمام اللہ اللہ
نسیم اور ان کی محبت کی منزل	
نہے عاشقِ تجھ کام اللہ اللہ	

دیکھ

جو کیا مبارک مقام آ رہا ہے لوگوں پہ درود و سلام آ رہا ہے
 لب سے جلو اور سروں کو جھکاؤ حمد کا دارالسلام آ رہا ہے
 بھائی گنی راہ میں کھینچ گئی رسول خدا کا نظام آ رہا ہے
 قدم چومنے آ رہے ہیں فرشتے زمین پر وہ ماورائے آ رہا ہے
 مسیح کے آگے کا ہر ہر سوائی جسم پہ لب شاد کام آ رہا ہے
 وہ دیکھو انہیں رستوں کی گنتا میں زبان پر حمد کا نام آ رہا ہے
 غریبوں کا موٹا نقیصوں کا جہم لئے زندگی کا پیام آ رہا ہے
 رسول گرامی کے روضہ کی جانب زمانہ بعد احرام آ رہا ہے

طیبہ کے مسافر سے گزارش!

سلطان وہ جہاں سے میرا سلام کہنا
 محبوب وہ جہاں سے میرا سلام کہنا
 امت کے پاساں سے میرا سلام کہنا
 وحدت کے رازداں سے میرا سلام کہنا
 عظمت کے سحران سے میرا سلام کہنا
 رفعت کے آسمان سے میرا سلام کہنا
 روضے کے نوری جلوے آنکھوں میں دکھ کے لانا
 پہ نور آسمان سے میرا سلام کہنا
 مرثیہ عطا کی شوکتِ خلیفہ جہاں کی نصرت
 بخیر ماں سے میرا سلام کہنا
 ارض و سما کے سرورِ مددِ دھک ماہ و اختر
 عزمِ کھٹکشاں سے میرا سلام کہنا
 حمد پر تارِ جاوید بادِ مبارک خدا را
 تسکینِ قلب و جاں سے میرا سلام کہنا
 روضے کی جائیں سے بھی ہنستا ہو کر

غلہ نظر سناں سے میرا سلام کہتا
 شاہ و گدا کے غالی دامن کو بھرنے والے
 عالم کے سکران سے میرا سلام کہتا
 اسے عالم عید! عرض نسیم لے جا
 غم خود ہے کساں سے میرا سلام کہتا
 دیکھ

زمیں ہے مالک غلہ بریں تحریف لاتے ہیں
 جہاں میں رحمہ العالمین تحریف لاتے ہیں
 مہارک وہ شہ دنیا دہیں تحریف لاتے ہیں
 نام انبیاء و مرسلین تحریف لاتے ہیں
 سکوں بخش دل اندوہیں تحریف لاتے ہیں
 بہار گلشن علم و حقیں تحریف لاتے ہیں
 سلاطین جہاں جس کے قدم پہ سر بھٹکائیں گے
 وہی محبوب رب العالمین تحریف لاتے ہیں
 نبوت کے رسالت کے شریعت کے طریقت کے
 مقدس تاجدار اولیٰ تحریف لاتے ہیں
 فقیر و بے لقا اب دل فکدہ رہ نہیں سکے
 وہ عالم جس کے ہے زہ قہیں تحریف لاتے ہیں
 زمیں سے آسمان تک روشنی ہی روشنی ہو گی
 کہ صبح پہ نیاں نور نہیں تحریف لاتے ہیں
 جہان حسن کے مسد نہیں کی آمد آمد ہے
 شہ غمناں و رنج نہ جہیں تحریف لاتے ہیں
 نسیم آواز وہ جن و بشر بہر سلام آئیں
 سرے آوازے ہم مرسلین تحریف لاتے ہیں

سلام

نور صلیٰ ناز آدم اصولۃً والسلام
 تاجدار عرش اعظم اصولۃً والسلام
 سرور ارض و مائی سلطان بزم انبیاء
 رنج و غم کی شام ہو یا لطف و راحت کی صبح
 جب شب معراج نکلا عرش پر تم نے قدم
 راحت قلب حرمی ہے آپ کا ذکر جلیل
 ہم امیران غم و افکار پر بہر خدا
 روح ایمان جان عالم اصولۃً والسلام
 منبع حق نور مجسم اصولۃً والسلام
 خلق میں سب سے کرم اصولۃً والسلام
 باوہ پڑھتے رہے ہم اصولۃً والسلام
 مسکرائی روح آدم اصولۃً والسلام
 اے سکون چشم پر غم اصولۃً والسلام
 ہو کرم سلطان اکرم اصولۃً والسلام

ہر گھڑی آغوشِ رحمت میں وہ رہتا ہے نسیم

نورِ حیا کرتا ہے ہر دم اصولۃً والسلام

دیگر

نہی کی نگاہ کرم اللہ اللہ
 کہاں پارگاہ رسالت کی رافعت
 وہ شہرِ مدینہ کی صبح دل آراء
 جب آمد ہوئی سرور وہ جہاں کی
 سوالی کوئی ان کا محروم کیوں ہو؟
 وہ چاہتا تو دوسے نہیں ماہ و انجم
 نبیوں سے رجب ارم اللہ اللہ
 کہاں معصیت کار ہم اللہ اللہ
 وہ پر کیف شام و صبح اللہ اللہ
 کرے منہ کے گل سب صنم اللہ اللہ
 وہ تھا شاہِ جود و کرم اللہ اللہ
 اشاروں میں رب کی قسم اللہ اللہ

نسیم ان کے جنت بکف آستان پر

فرشتوں کے سر بھی ہیں غم اللہ اللہ

مالک کو نغین

کہیں آپ کے ہیں مکاں آپ کا ہے
 ہیں شاہانِ عالم جہاں سرفیدہ
 حقیقت کی آنکھوں سے دیکھے تو کوئی
 سر عرش ہے ان کی عظمت کا پرچم
 حقیقت میں سارا جہاں آپ کا ہے
 وہ جنت بکف آستان آپ کا ہے
 ہر اک شے میں جلوہ میاں آپ کا ہے
 وہ عالم میں سکھ دغاں آپ کا ہے

یہاں سے وہاں تک رحمت ہی رحمت اگر نام ورد زباں آپ کا ہے
 مقدس مطہر مبارک منور ازل ہی سے نام دلائل آپ کا ہے
 حبیب خدا تاجدار مدید رسی آپ کی آسمان آپ کا ہے
 نسیم حزیں پر نگاہ کرم ہوا
 کہ وہ بھی شہا درج عثمان آپ کا ہے

جانِ ایمان

جانِ ایمان یا رسول اللہ حیرے قربان یا رسول اللہ
 عشق و فراق و فک و کلام سب حیرے زیرِ قربان یا رسول اللہ
 اور کس کے حضور لے جاؤں غائی و لمان یا رسول اللہ
 تیری ہستی بتائی ہے رب نے کیسی زیہان یا رسول اللہ
 منزلیں قبر و حشر کی ہوں گی تم سے آسان یا رسول اللہ
 ہوگا حشر میں ساتہاں سر پہ تیرا دھان یا رسول اللہ
 جاہدِ قلب میں رہے روشن شمعِ ایمان یا رسول اللہ
 حیرے انسانیت پہ ہیں جنگ لاکھوں احسان یا رسول اللہ
 کہہ دل نہ کیوں ہوں عشقِ مقام تم ہو مہمان یا رسول اللہ
 کہ دو پورے نسیم کے دل کے سارے ایمان یا رسول اللہ

از حضرت مفتی اعظم صاحبِ قبلہ بریلوی مدظلہ

تو شمعِ نبوت ہے عالمِ ترا پر دانہ
 تو ہمارا رسالت ہے اے جلوہ جاناں
 جو ساقیِ کثر کے چہرے سے خواب اٹھے
 ہر دل ہے سے غافل ہر آنکھ ہو بھانا
 دل اپنے چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے

کر آنکھیں بھی ٹوٹتی اے جلوہ جانا
 میں شاہ فہمیں لوٹے دل کو نہ کہوں کیسے؟
 ہے ٹوٹا ہوا دل ہی سرکار کا کاشانہ
 کیوں زلف معطر سے کوسے نہ مہک اٹھے
 ہے پتھر قدت جب زلفوں کا تری شانہ
 ہر پہلو میں ہو تیری ہر صبح ہی حضور تیری
 بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ
 اس درد کی حضوری ہی عصیاں کی دعا ٹھہری
 ہے زہر معاصی کا طبع ہی روانہ
 آباد اسے فرما ویراں ہے دل توری
 جلوے ترے بس جاگیں آباد ہو ویرانہ

ملاحظہ

از حضرت محدث اعظم قبلہ کچھوچھوی علیہ السلام

شب معراج جب نور ہے سہاں اللہ
 پتہ پتہ فجر طور ہے سہاں اللہ
 اک قدم فرش پر ہے اک قدم عرش پر ہے
 ان کو نزدیک ہے جو دور ہے سہاں اللہ
 غیب کیا چیز ہے؟ دیکھ آئے ہیں وہ غیب الغیب
 یعنی وہ ذات جو مشہور ہے سہاں اللہ
 دیکھ آئے ہیں وہ آیات خدا کے برتر
 یہی قرآن میں مسطور ہے سہاں اللہ
 مرجہا کہتا ہے کوئی تو کوئی صل علی
 نقد نئی میں لب حور ہے سہاں اللہ

دب ہب لی یہ کہا رب لے کر اے میرے حبیب
 تم کو حضورؐ تو حضورؐ ہے سبحان اللہ
 اے شفاعت کے دینی خیری شفاعت سن کر
 شادیاں ہر دل دلجو ہے سبحان اللہ
 پایا ان کو تو کونین کو پایا ہے
 یعنی جہول مری بہرہد ہے سبحان اللہ

ازمولانا قدرت اللہ عارف بستوی

نہ ہوتی جو حضورؐ بشت کسی کی
 تو دنیا میں ہوتی نہ غفلت کسی کی
 خدا کی قسم انبیاء بھی نہ آئے
 نہ عقیدہ ہوتی عبادت کسی کی
 یہ چاند اور سورج کی توری شعلہاں
 نمایاں ہے ان میں صباحت کسی کی
 شفاعت کی کبھی عطا کر کے موتی
 دکھائے گا محضر میں عزت کسی کی
 سبکی انبیاء تاہوتی و یحییٰ
 ستارے کو آئے بشارت کسی کی
 کسی کی صہت سے جنت ملے گی
 دلائل کی دوزخ عداوت کسی کی

لیوں پہ مہنگار عارف کے یا رب
 دم غریب جاری ہو مدحت کسی کی

دیگر مدح چار یار

جہاں میں جو آئینہ دار ہی ہیں
 حقیقت میں وہ چار یار ہی ہیں
 رفیقِ حیا غم گسار ہی ہیں
 فدائے حیا چار یار ہی ہیں
 خدا ان کا رتبہ ہے اللہ اکبر
 ہونکر و فاروق و عثمان و حیدر

یہ چاروں شفاعت کے مسد نقشب ہیں
 یہ چاروں اداکنِ دینِ نما ہیں
 یہی باغبانِ ریاضِ قیسیں ہیں
 یہی راز دارِ رسولِ امیں ہیں

یہ محبوب سرورؑ یہ مہلول داور

ایکبر و فاروق و عین و حیدر

یہ پھولے ہیں صبح باغِ حرا کے فدا کے جی اور مقرب خدا کے

صوفیے ہیں یہ سیرتِ انبیاء کے یہ پتے دعا کے یہ پیکرِ حیا کے

یہ عدل جسمؑ یہ صدق مصور

ایکبر و فاروق و عین و حیدر

یہ معراجِ ایمان کے ہیں چار زینے یہ چادریں ہیں تاجِ شرف کے گینے

علیٰ ہیں انوار سے ان کے سینے سنو! ہے ان کو جمالِ جی لے

مژکیؑ مصفاؑ مقدسؑ مطہر

ایکبر و فاروق و عین و حیدر

الہی تشریف ہے جب تک رگ جاں محبت رہے ان کے سینے میں رقصاں

ولا ان کی ہے جان میں روحِ ایمان خدا سے دعا ہے یہی میری ہر آں

رہے تا دمِ مرگ میری نہاں ہے

ایکبر و فاروق و عین و حیدر

(روحی اللہ تعالیٰ عہم)

از جناب خمار بارہ بنگلوی

داہ سے داغِ عشقِ رسولؐ شام کو تارا صبح کو پہول

کیسے سمجھی اور رسولؐ چاند پہ کس نے ڈال دھول

پیشِ نظر ہے شکلِ رسولؐ دیدے خدا یا حشر کو طول

نام محمدؐ لے کے تو دیکھ رحمتیں ہیں بے تاب نزول

بات مدینے بھی کہاں؟ کون کرے فردوسِ قبول

اب تو باز لو پاس مجھے اب تو گزارش کرلو قبول

ان سے یہ کہتا جا کے صبا دل ہے بہت دھڑی سے طول

چوں فکرِ روزِ ہو واد
اور پڑھوں میں نصرتِ رسول

از حضرت بیدم وارثی علیہ الرحمہ

عدم سے لائی ہے ہستی میں آندوئے رسول

کہاں کہاں لئے بھرتی ہے جتھوئے رسول

خوشا وہ دل کہ ہو جس دل میں آندوئے رسول

خوشا وہ آنکھ کہ ہو جو حسنِ دہے رسول

حلاش نکلیں کفِ پائے مصطفیٰ کی قسم !

چنے آنکھوں سے ذراتِ خاک کوئے رسول

بہر ان کے نشہِ عرفاں کا پوچھنا کیا ہے؟

جو پانی پئے ہیں ازل سے نئے سہوئے رسول

ہلائیں لوں تری اسے جذبِ شوقِ صلِ علی

کہ آج دامنِ دل کھنچ رہا ہے سوئے رسول

گفتہ گلشنِ زہرا کا ہر گل تر ہے

کسی میں رنگِ علی ہے کسی میں بوئے رسول

جب تماشہ ہو میدانِ حشر میں بیدم

کہ سب ہوں چوٹیِ خدا اور میں دہوئے رسول

از جناب حیات وارثی صاحب

میں یہاں ہوں میرا دل سینے میں ہے

بھی خوشبوِ نبی کے پیسے میں ہے

مگر خدا کا غم کے سینے میں ہے

لطفِ جنت سے بڑھ کر دینے میں ہے

حبِ احمد ازل ہی سے سینے میں ہے

عطرِ جنت میں ایسی وہ خوشبو نہیں

اس لئے ہے اسی مست کہہ بھکا

پھول تو پھول کا نلوں میں بھی حسن ہے

کیا مقصد ہے الیکٹرک و فاروق کا جن کا گھر جنتوں کے فرشتے میں ہے
 ہے سہارا مجھے زمانہ مجھے میرے آقا کا مسکن مہینے میں ہے
 موت لائی حیات اب گی زندگی
 یہ عزا میرے مر مر کے بچنے میں ہے

تراشہ نماز

دیدار حق دکھائے گی اے پیو نماز جنت تمہیں دلائے گی اے پیو نماز
 وہار مصطفیٰ میں تمہیں لے کے جانے گی خالق سے بخشائے گی اے پیو نماز
 عزت کے ساتھ نوری لباس اچھے زیورات سب کچھ تمہیں پہنائے گی اے پیو نماز
 جنت میں نرم نرم پھولوں کے تخت پر آرام سے سلائے گی اے پیو نماز
 غصت قہاری حویلی کریں گی ادب کے ساتھ رعبہ بہت بڑھائے گی اے پیو نماز
 کڑ کے سلسیل کے شربت پلائے گی میوے تمہیں کھلائے گی اے پیو نماز
 سب صبر و پھول ہوں گے نچھاور پیسے پر خوشبو میں جب بسائے گی اے پیو نماز
 رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کی جگہ ساتھ غمگینی ہوا چلائے گی اے پیو نماز
 باغ بہشت، روضہ رضوان، بہار غلہ سب کچھ تمہیں دکھائے گی اے پیو نماز
 حوریں قرآنے گا کہیں کی اور جھوم جھوم کر نغمے تمہیں سنائے گی اے پیو نماز
 چڑھتی رہو نماز کہ دونوں جہان میں سب کچھ تمہیں دلائے گی اے پیو نماز
 قادے نے مظہر نے جہنم کی آگ سے سب سے تمہیں بپائے گی اے پیو نماز
 پڑھ کر نماز ساتھ لو سامان آخرت محشر میں کام آئے گی اے پیو نماز
 بات اچھی کی مانو نہ جھڑو کبھی نماز
 اللہ سے ملانے کی اے پیو نماز

شجرہ نقشبندیہ مجددیہ

پالچی رم فرا مصطفیٰ کے واسطے

حضرت ابوبکرؓ یا صدیق و سقا کے واسطے
 میر سلطان قاسمؒ و جعفر بن یحییٰؒ
 ابوالحسن اور ابو علیؒ یا خدا کے واسطے
 خواجہ یوسفؒ عبدالغنی عارف و محمود حق
 شہ عزیزان علی صدر العلماء کے واسطے
 بابا سہی محمدؒ سید میر کمالؒ
 شہ بہاء الدین امام الاولیاء کے واسطے
 شیخ ملاذ الدین و یعقوب و عبید اللہ ولی
 خواجہ زاہد شاہؒ صدیق خدا کے واسطے
 شاہ امینؒ محمدؒ خواجہ بابیؒ یحییٰؒ
 حضرت احمدؒ مجدد حق نا کے واسطے

خواجہ معصوم و سیف الدین و حسن دہلوی
 سید نور محمدؒ پارسا کے واسطے
 مقبر حق جان جان و شاہ عبداللہ ولی
 مولوی عبد رحمن مقتدی کے واسطے
 مولوی عبدالغفور و سید احمد مہاں
 حافظ ابرار حسنؒ بانی کے واسطے
 حضرت محبوب احمدؒ کے توسل سے کر عطا
 نعمت دادی محمدؒ مصطفیٰ کے واسطے
(وہی علیہم السلام).....

شجرۂ قادریہ رضویہ

یا الہی رحم فرما مصطفیٰ کے واسطے

یا رسول اللہ کرم کیجئے خدا کے واسطے
 مشکل حل کر شر مشکل مٹا کے واسطے
 کر جائیں رو شہید کرنا کے واسطے
 سید سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
 علم حق دے باقر علم ہدی کے واسطے
 صدق صادق کا صدق صادق الاسلام کر
 بے غضب ہو راضی کالم اور رضا کے واسطے
 بہر معروف و سری معروف دے یکتو سری
 جہ حق میں گن جنید ہاسنا کے واسطے
 بہر شہل شیر حق دنیا کے کتوں سے بچا
 ایک کا رکھ عہد واحد بے ریا کے واسطے
 بوالمراح کا صدق کر علم کو نراج دے حسن و سعد
 ابوالحسن اور یو سعید سعد را کے واسطے
 قادری کر قادری رکھ قادریوں میں اثنا
 قدر عہد القادر قدرت نما کے واسطے
 احسن اللہ لہ رزقا سے دے رزق حسن
 عہد رزاق ابن غوث الاولیاء کے واسطے
 نصرانی صالح کا صدق صالح و منصور رکھ
 دے حیات دیں مئی ہاں فزا کے واسطے
 طور عرفاں و علو و حمد و حسنی و بہا
 دے علی ' موئی ' حسن ' احمد ' بہا کے واسطے
 بہر ابراہیم مجھ پہ بار نعم گلزار کر
 بیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے
 خانہ دل کو ضیا دے روئے انہاں کو بحال

شہ خیا مولیٰ جمال الاولیاء کے واسطے
 دے غم کے لئے ' روزی کر احمد کے لئے
 قرآن فضل اللہ سے حصہ گدا کے واسطے
 دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے
 خلق حق دے مطلق خلق اجزاء کے واسطے
 دل کو اچھا تن کر سحرؔ جان کو پر نور کر
 اچھے پیارے غمیں دیں ہداہی کے واسطے
 درجہاں میں عوام آل رسول اللہ کر
 حضرت آل رسول مقتدی کے واسطے
 نور جاں و نور ایمان نور قبر و حشر دے
 ابراہیم احمد نوری لقا کے واسطے
 کر عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے
 میرے سوتی حضرت احمد رضا کے واسطے
 سایہ جملہ مشائخ یا خدا ہم پر رہے
 میرے مرشد حضرت حامد رضا کے واسطے
 یا اُمی ان مشائخ کے دلچے کر عطا
 نعمت کو میں مہدِ مصطفیٰ کے واسطے
 صدقہ ان امیوں کا دے چہ میں عزِ علم و عمل
 عزِ عرفانِ عالمیت اس عطا کے واسطے
 (رحمۃ اللہ علیہم)

فاتحہ سلسلہ

شہر مہاراکہ برہمچاری لاجپور پڑھایا کریں اس کے بعد دوسرے خوشی سات بازائے شریف ایک باز
 آیت انگریزی ایک باز قل مواضع شریف سات باز نکرو دوسرے خوشی تین باز پڑھ کر اس کا ثواب اللہ تمام مشائخ

کرام اور اولیاء عظام کی مدد طلب کو بند کر دیں۔ جس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اگر وہ زندہ ہے تو اس کے لئے دعائے حاجت و سلامتی کریں اور اس کا نام بھی شامل فاتحہ کر لیا کریں۔

درود غوثیہ

اللهم صل علی سیدنا و مولانا محمد بن عبد الوہاب و آلہ و اصحابہ و سلم!

پنج گنج قادری

بعد نماز فجر: یا عویز یا اللہ بعد نماز عصر: یا کریم یا اللہ بعد نماز عصر: یا جبار یا اللہ بعد نماز مغرب: یا مستار یا اللہ بعد نماز عشاء: یا اقصیٰ یا اللہ
سب سو بار اول و آخر تین تین بار درود شریف ان کو روزانہ پڑھنے سے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں ظاہر ہوں گی۔

برائے قضاے حاجات

- ۱۔ اللہ ویں لا شریک له آخر سو چوتھ بار اول و آخر درود شریف کیا رہ گیا رہ بار اس قدر صبح تعداد میں یا وضو قبلہ روزانہ نو بار کرتا حصول مراد پڑھیں اور اسی کل کو اٹھتے بیٹھتے پچھتے پھرتے وضو پڑھو ہر حال میں بے گنتی بے شمار پڑھتے رہیں انکا مالہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔
- ۲۔ حسب اللہ و نعم الوکیل ساڑھے چار سو مرتبہ روزانہ حصول مراد پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف کیا رہ گیا رہ بار جس وقت گھبراہٹ ہو اسی کل کو بکثرت پڑھیں انکا مالہ تعالیٰ کام میں جائے گا۔
- ۳۔ ”مفتی حضرت دہلوی فرماتے ہیں“ بعد نماز عشاء ایک سو کیا رہ بار اور اول آخر کیا رہ کیا رہ بار درود شریف پڑھیں۔ یہ تینوں عمل نہایت مجرب اور آسان ہیں ان سے غفلت نہ کی جائے۔

مناجات

یا الہی! ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

جب پڑے مشکل و مشکل کتنا کا ساتھ ہو
 یا الہی! بھول جہاں نزع کی تکلیف کو
 شادی دیدار حسن مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 یا الہی! گودِ حیرہ کی جب آئے سخت رات
 ان کے پیارے حد کی مچ جاں فزا کا ساتھ ہو
 یا الہی! جب پڑے محشر میں شور و دار و گیر
 امن دینے والے پیارے مصطفیٰ کا ساتھ ہو
 یا الہی! جب رہائیں باہر آئیں جاس سے
 ساقی کوڑ و سود و عطا کا ساتھ ہو
 یا الہی! گرمی محشر سے جب ہلکیں بدن
 دامن محبوب کی لٹھلی ہوا کا ساتھ ہو
 یا الہی! رنگ لائیں جب میری بھاکھاں
 ان کی نچی نچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
 یا الہی! جب بھلی آنکھیں حساب جرم سے
 ان عجبم رنج ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو
 یا الہی! جب سر شمشیر پر چٹنا پڑے
 رب صلہ کہنے والے دشمن کا ساتھ ہو
 یا الہی! جب رضا محراب گروں سے سر اٹھائے
 دولت دیدار عشق مصطفیٰ ﷺ کا ساتھ ہو
 ملاحظہ



انتساب

میری اہلیہ صالحہ خاتون کے نام

جو ۴۴ برس سے نہایت وفاداری
 کے ساتھ میری خدمت کر رہی ہیں۔ میرے
 بچوں کو پالا، میرا گھر سنبھالا اور مجھے علمی و دینی
 خدمتوں کے لئے خانگی نگہروں سے آزاد کر دیا

۔ ان کے لئے میری دعا ہے کہ ۔

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہول دن بچاؤ

ہزار

عبدالمصطفیٰ الاعظمی عفی عنہ

۶۔ شوال ۱۳۹۹ ہجری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ

علامہ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا الحاج عبدالمصطفیٰ صاحب اعظمی مہمدی قبلہ مدظلہ العالی اپنے علمی جاہ و جلال اور فضل و کمال کے اعتبار سے اکابر علماء اہل سنت میں ایک خصوصی امتیاز کے ساتھ ممتاز ہیں۔ آپ ایک مسلم الثبوت، ماہر درسیات، مساحرا لہیان اور ایک خصوصی طرز تقریر کے موجد و کامیاب مصنف ہونے کی بناء پر ملک و بیرون ملک میں ”جامع المسقات“ مشہور ہیں۔ چند خاص خاص اور اہم موضوعات پر آپ کی چھوٹی بڑی پندرہ کتابیں طبع ہو کر عوام و خواص سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب ”جنتی زیور“ آپ نے عوام اور خاص کر عورتوں کے لئے تصنیف فرمائی جس کو میں بغور پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ضرورتاً زمانہ کے لحاظ سے یہ کتاب بہت ہی اہم، نہایت ہی اصول اور بے حد مفید ہے اور کچھ تعالیٰ کی کج و معتد مسائل اور بہترین آداب و خصائل کے ساتھ ساتھ عبرت نگر نصیحتوں اور رقت انگیز واقعات کا لا جواب مجموعہ ہے۔

مولیٰ تعالیٰ حضرت مصنف قبلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور برادرانِ اہل سنت و خواصین ملت کو اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین بجاو حبیبہ سید المرسلین صلوٰات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

جلال الدین احمد امجدی

خادم دارالافتاء فیض الرسول براؤن شریف
ضلع ہستی

۲۵۔ ذی القعدہ ۱۳۹۹ھ ہجری

سبب تالیف

مسلمان عورتوں کی آزاد خیالی سے مسلم معاشرہ کی تہی و بدعالی دیکھ کر ہمارے دل کڑھتا اور جلتا تھا۔ اس لئے ایک مدت سے یہ خیال تھا کہ مسلمان عورتوں کی صلاح و فلاح اور ان کی بد اعتقادیوں اور بد اعمالیوں کی اصلاح کے لئے ایک کتاب لکھ دوں، مگر فیسوں اور کثرتِ کار و بھوم افکار کے میدانِ محشر میں اس طرف توجہ کی فرصت ہی نہیں ملی۔ یہاں تک کہ میرے شخص مرید مولوی اعجاز حسین صاحب قادری مالک اعجاز بک ڈپو ہوڑہ نے بڑی دل سوزی کے ساتھ میرے نام ایک خط میں تحریر کیا کہ ایک ایسی کتاب کی بے حد ضرورت ہے جو مسلمان عورتوں کی دینی و دنیاوی ضرورتوں کے متعلق ضروری معلومات کی جامع ہو تاکہ وہ مسلمان بچیوں کے تعلیمی

کوئیں میں داخل ہو سکے اور مسلمان لڑکیوں کو جہیز میں دی جائے۔ اس کے بعد میری تصانیف کے دوسرے قلمدانوں نے بھی لڑہائی اور قلمی طور پر تقاضوں کا ایسا طومار پر باندھ دیا کہ میں احباب کے اس مطالبہ کو نظر انداز نہ کر سکا۔ حد ہو گئی کہ سب سے آخر میں ضلع ہستی کے سینئر الحاج علامہ حنیف یار علوی جن کا ہمیشی کے علم و دست و پیر سمجھوں میں شمار ہے، انہیں نے براؤن شریف میں میرے روبرو بیٹھ کر رجحان یہ کہہ دیا کہ آپ نے ہمارے لڑکوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے تو بہت سی کتابیں لکھ دی ہیں لیکن ہماری لڑکیوں کے ہاتھوں میں دینے کے لئے آپ نے اب تک کچھ بھی نہیں لکھا۔ یہ سن کر مجھے بے حد تاثر ہوا اور میں نے یہ عزم کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک ایسی کتاب لکھوں گا جو عورتوں اور مردوں دونوں کی اصلاح کے لئے ذریعہ ہدایت اور مجھ مٹنا و گار کے لئے سامان آخرت بن جائے۔ چنانچہ خداوند کریم کا بے شمار شکر ہے کہ صرف چند ماہ کی قلیل مدت میں قسم قسم کے نگہائے مستفاد میں کوشش کیں کر مسائل و محاسن کا ایک خوبصورت گل ہستہ ”جہتی زیور“ کے نام سے ناظرین کی خدمت میں غدر کرتا ہوں۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل دس عنوانوں کا مجموعہ ہے۔

- | | |
|------------------|-----------------|
| ۱۔ معاملات | ۲۔ اخلاقیات |
| ۳۔ رسومات | ۴۔ ایمانیات |
| ۵۔ عبادات | ۶۔ اسلامیات |
| ۷۔ مذکر و صالحات | ۸۔ متفرق ہدایات |
| ۹۔ عملیات | ۱۰۔ میلاد و نعت |

لحم تعالیٰ ہر عنوان کے تحت ضروری ہدایت اور اسلامی مسائل و محاسن کا ایک مددگار کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اس لئے ناظرین سے امیدوار ہوں کہ میری کتابوں کی اصلاح فرمائیں گے اور سب مسلمہ کی اصلاح و طہار کے لئے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی طاقت بھر ضرور حصہ لیں گے۔ خداوند کریم میری اس حقیر قلمی خدمت دین کو شرف قبول سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آخر میں حضرت گرامی مولانا الحاج مفتی جلال الدین صاحب قیاد احمدی مدرس دارالعلوم

فیض الرسول براؤن شریف و عزیز القدر مولانا قدرت اللہ صاحب رضوی مدرس دارالعلوم فیض
الرسول براؤن شریف کا شکر گزار ہوں کہ ان دونوں صاحبان نے کتاب کی تصحیح میں حصہ لے کر
میرے ہار کو ہلکا اور میرے قلب کو مطمئن کر دیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء و ہو
حسبی و نعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علی غیر خلق محمد و آلہ و صحبہ اجمعین۔

عبدالمصطفیٰ اعظمی عفی عنہ

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
------	-------	------	-------

(۱) معاملات

عورت کیا ہے؟

عورت اسلام سے پہلے

عورت اسلام کے بعد

عورت کی زندگی کے چار دور

عورت کا بچپن

عورت جب بالغ ہو جائے

عورت شادی کے بعد

کلاچ

شوہر کے حقوق

شوہر کے ساتھ زندگی بسر کرنا

بہترین بیوی کی پہچان

بہترین بیوی وہ ہے

سایں بہو کا جھگڑا

سایں کے فرائض

بہو کے فرائض

بیٹے کے فرائض

بیوی کے حقوق

مسلمان عورتوں کا پردہ

پردہ عزت ہے، بے عزتی نہیں

کن لوگوں سے پردہ فرض ہے

بہترین شوہر کی نشان

بہترین شوہر وہ ہے

عورت مایں بن جانے کے بعد

بچوں کے حقوق
اولاد کی پرورش کا طریقہ
میں باپ کے حقوق
رشتہ داروں کے حقوق
پڑوسیوں کے حقوق
عام مسلمانوں کے حقوق
انسانی حقوق
جانوروں کے حقوق
راستوں کے حقوق
حقوق ادا کرو، یا معاف کراؤ

(۲) اخلاقیات

چند بری عادتیں

غصہ

غصہ کب برے کب اچھا

غصہ کا علاج

حسد

حسد کا علاج

لاالچی

لاالچی کا علاج

سختی

بخش کا علاج

تکبر

تکبر کا علاج

	<p>خوش اخلاقی حیا مٹائی سحرابی سادگی سکونت شیریں کلاہی گناہوں کا بیان گناہ کبیرہ کس کو کہتے ہیں؟ گناہ کبیرہ کون کون سے ہیں گناہوں سے دنیاوی نقصان عہدوں کے دنیاوی فوائد</p> <p>(۳) رسومات مسلمانوں کی رسموں کا بیان چند بڑی رسمیں بھجنے تہواروں کی رسمیں مہنتوں اور دنوں کی خواست عزم کی رسمیں عزم میں کیا کرنا چاہی حب عاشورا کی نقل نماز عاشورا کا روزہ مہاس عزم فاتحہ عزم کا سمجھنا</p>		<p>چٹکی نہایت کن کن لوگوں کی نہایت جائز ہے بہتان جھوٹ کب اور کون سا جھوٹ جائز ہے؟ عیب جوئی گالی گھوڑ فضول بکواس ہانگری جھگڑا بھرا کالی مذہب بدگمانی کان کا کچا ہونا ریا کاری تعریف پسندی چند اچھی عادتیں جلم تواضع و انکساری غنہ و درگزر صبر و شکر قناعت رحم و شفقت</p>
صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین

	<p>سنت غیر مؤکدہ مستحب مباح حرام مکروہ تحریمی اساءت مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ</p> <p>نماز</p> <p>شرائط نماز پاکی کے مسائل وضو کا طریقہ وضو کے فرائض وضو کی سنتیں وضو کے مستحبات وضو کے مکروہات وضو توڑنے والی چیزیں حسل کے مسائل حسل کا طریقہ ضروری بھیجہ کن چیزوں سے حسل فرض ہوتا ہے؟ حیض کا بیان حیض کا طریقہ حیض کی سنتیں</p>		<p>حب برأت کا طرہ</p> <p>(۴) ایمانیات</p> <p>پانچوں نکلے ایمان بحمل ایمان منفصل اللہ تعالیٰ نبی و رسول صحابی فرشتوں کا بیان جن کا بیان آسمانی کتابیں تقدیر کا بیان عالم ہدٰی قیامت کا بیان ضروری ہدایات کفر کی باتیں ولایت کا بیان بجری مریدی</p> <p>(۵) عبادات</p> <p>مسائل کی چند اصطلاحیں فرض واجب سنت مؤکدہ</p>
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

	<p>استقبال قبلہ کے مسائل رکعتوں کی تعداد اور نیت نماز پڑھنے کا طریقہ نماز میں غور توں کے چند مسائل انفعال نماز کی قسمیں قرآن میں نماز نماز کے واجبات نماز کی سنتیں نماز کے مستحبات نماز کے بعد ذکر و دعا ایک مسنونہ تکبیر جماعت و امامت کا بیان وتر کی نماز دعا کے قنوت سجدہ سہو کا بیان نماز کا سہو کرنے والی چیزیں نماز کے مکروہات نماز توڑ دینے کا عذر پیار کی نماز کا بیان مسافر کی نماز کا بیان سجدہ تلاوت کا بیان قرآن کا بیان نماز کے باہر تلاوت کا بیان احکام مسجد کا بیان</p>		<p>استحباب کا بیان پانی کا بیان کن کن پانیوں سے وضو جائز ہے؟ کن کن پانیوں سے وضو جائز نہیں؟ جانوروں کے جوٹھے کا بیان کنوئیں کے مسائل نہجستوں کا بیان خیض و نفاس اور جنابت کا بیان خیض و نفاس کے احکام استحاضہ کے احکام بلشب کے احکام معدہ و کایان نماز کے وقتوں کا بیان نہر کا وقت ظہر کا وقت فائزہ عصر کا وقت مغرب کا وقت عشاء کا وقت نماز وتر کا وقت مکروہ وقتوں کا بیان اذان کا بیان اذان کا جواب صلوٰۃ پڑھنا اتمامت</p>
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

<p>زکوة</p> <p>زکوٰۃ کی زکوٰۃ</p> <p>عشر کا بیان</p> <p>زکوٰۃ کا مال کن کو دیا جائے؟</p> <p>کن کو زکوٰۃ کا مال دینا منع ہے؟</p> <p>قائل تو جہیمیہ</p> <p>صدقہ قطر کا بیان</p> <p>سوال کسے حلال ہے اور کسے نہیں؟</p> <p>صدقہ کرنے کی فضیلت</p> <p>روزہ</p> <p>چاند بکھنے کا بیان</p> <p>روزہ توڑنے والی چیزیں</p> <p>جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا</p> <p>روزہ کے مکروہات</p> <p>روزہ توڑ ڈالنے کا کفارہ</p> <p>کب روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے؟</p> <p>چند نئی روزوں کی فضیلت</p> <p>احکام</p> <p>حج</p> <p>حج واجب ہونے کی شرطیں</p>	<p>سنتوں اور نفلوں کا بیان</p> <p>نماز حنیفہ الوضوء</p> <p>نماز اشراق</p> <p>نماز چاشت</p> <p>نماز تحفہ</p> <p>صلوٰۃ صبح</p> <p>نماز حاجت</p> <p>صلوٰۃ الاسرار</p> <p>نماز استجارہ</p> <p>تراویح کا بیان</p> <p>نمازوں کی قضا</p> <p>جمعہ کا بیان</p> <p>نماز عیدین کا بیان</p> <p>نماز عیدین کا طریقہ</p> <p>حکیم تشریف</p> <p>قربانی کا بیان</p> <p>قربانی کا طریقہ</p> <p>حقیقہ کا بیان</p> <p>گنہگار کی نماز</p> <p>میت کے متعلقات</p> <p>میت کے نہانے کا طریقہ</p> <p>گنہگار کا بیان</p> <p>جنازہ لے چلنے کا بیان</p> <p>نماز جنازہ کی ترکیب</p> <p>قبر پر تعظیمن</p>	<p>عنوان</p> <p>صفحہ</p>
--	--	--------------------------

	<p>مدینہ منورہ کی چند مسجداں در بار اقدس سے وابستگی</p> <p>(۶) اسلامیات</p> <p>کھانے کا طریقہ پینے کا طریقہ سونے کے آداب لباس کا بیان زینت کا بیان مختصر مسائل چلنے کے آداب آداب مجلس کا بیان مجلس سے اٹھنے وقت کی دعا زبان کی حفاظت مکان میں جانے کی اجازت لینا سلام کے مسائل مصافحہ و معاقدہ و بوسہ و قیام بوسہ کی قسمیں چھینک اور ہنسی خرید و فروخت کے چند مسائل نشدہ والی چیزوں کا بیان بلا اجازت کسی کی چیز لے لینا تصویروں کا بیان بیہودہ عورتوں کا نکاح</p>		<p>وجوب ادا کی شرائط صحبت ادا کی شرطیں حج کے فرائض حج کے واجبات حج کی سنتیں ضروری تمیمیہ سفر حج و زیارات کے آداب حاجی گھر سے نکلتے وقت حاجی پہننے میں حاجی جہاز پر حاجی جہدہ میں احرام ضروری ہدایت طواف کعبہ مکرمہ مقام ابراہیم ذرائع منکرم ذرائع زمزم صفاء مروہ کی سعی یعنی کوردانگی میدان عرفات میں راست بھر مزدلفہ میں حج کی چند زیارت گاہیں حج مکرمہ سے روانگی حاضر میں دربار مدینہ مدینہ طیبہ کے چند کنوئیں</p>
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

پجاری اور علاج کا بیان

پیار پڑی

قرآن کی تلاوت کا ثواب

قرآن مجید اور کتابوں کے آداب

مسجد اور قبلہ کے آداب

لبودھب کا بیان

علم دین کی فضیلت

حلال روزی کمانے کا بیان

ضروری تصحیہ

عز کی مرید کی لئے ہدایات

مرید کو کس طرح رہنا چاہی؟

خیر و برکت والی مجلسیں

میلا شریف

رجی شریف

گیارہویں شریف

سیرت پاک کے اجلاس

حلقہ ذکر

غریب و دکان دین

ایصال ثواب

حبیب کی فاتحہ

چالیسویں اور بری کی فاتحہ

وہ برأت کی فاتحہ

کوئٹہ کی فاتحہ

فاتحہ کا طریقہ

(۷) تذکرہ صالحات

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ

عنہا

حضرت زینب بنت عزیز رضی اللہ تعالیٰ

عنہا

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت بکھریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت زکویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت انصاریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت لہیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت نہیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت ام عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	<p>آسیب دور ہو جائے نصرہ میں پڑ جانے کے وقت ہر آفت سے مدد دفع آسیب و برکت خاتم اور شیطان سے پناہ دعا ہے اس رخصی اللہ تعالیٰ منہ ہر مرض سے شفاء جزرہ ابو جہانہ نصفان کا تعویذ خواص سورۃ فاتحہ روزی کی فراوانی مکان سے جن بھاگ جائے شفاء مراض بیاری اور آفت دفع ہو خواص سورۃ بقرہ شیطان بھاگ جائے بڑی برکت خواص آچہ الکری تھیں کوئی نہ دیکھ سکے خواص سورۃ آل عمران خواص سورۃ نساء خواص سورۃ مائدہ خواص سورۃ انعام خواص سورۃ اعراف خواص سورۃ انفال</p>		<p>ریشیاں جہنم سے پردہ نہیں کی انسان کی تیس غلطیاں سلیقہ اور آرام کی باتیں کار آمد تدبیریں کیڑوں کوڑوں کو بھگانا زمانہ حمل کی تدبیریں زچہ کی تدبیروں کا بیان بچوں کی احتیاط اور تدبیر</p> <p>(۹) عملیات</p> <p>اعمال اور عادات کی شرائط وفاق کے ضروری آداب سغلی و رحمانی عملیات موکاتی عملیات سے بچو خواص بسم اللہ چر طرح کی حاجت روائی دُشمنی دور ہو جائے ہر درد و مرض دور ہو جائے چرا اور جانک موت سے حفاظت حاجتوں کے لئے بسم اللہ اور نماز اولاد و زندہ رہے گی۔ زہر کا اثر نہ ہو بخار سے شفاء چپ لڑ سے شفاء پازار میں نقصان نہ ہو</p>

صفحہ	مثنوی	صفحہ	مثنوی
	خواص سورۃ سبا		خواص سورۃ توبہ
	خواص سورۃ قاطر		خواص سورۃ یونس
	خواص سورۃ یس		خواص سورۃ ہود
	خواص سورۃ الصافات		خواص سورۃ یوسف
	خواص سورۃ یس		خواص سورۃ زمر
	خواص سورۃ زمر		خواص سورۃ ابراہیم
	خواص سورۃ مؤمن		خواص سورۃ حجر
	خواص سورۃ فتح السجدہ		خواص سورۃ نحل
	خواص سورۃ الشوریٰ		خواص سورۃ بنی اسرائیل
	خواص سورۃ زخرف		خواص سورۃ کہف
	خواص سورۃ دخان		خواص سورۃ مریم
	خواص سورۃ جاثیہ		خواص سورۃ طٰہ
	خواص سورۃ الاحقاف		خواص سورۃ انبیاء
	خواص سورۃ محمد		خواص سورۃ حج
	خواص سورۃ فتح		خواص سورۃ مؤمنون
	خواص سورۃ الحجرات		خواص سورۃ نور
	خواص سورۃ قیٰ		خواص سورۃ فرقان
	خواص سورۃ ذاریات		خواص سورۃ شعراء
	خواص سورۃ طہ		خواص سورۃ فصل
	خواص سورۃ نجم		خواص سورۃ قصص
	خواص سورۃ قمر		خواص سورۃ عنکبوت
	خواص سورۃ الرحمن		خواص سورۃ روم
	خواص سورۃ الواقعة		خواص سورۃ لقمان
	خواص سورۃ الحديد		خواص سورۃ سجدہ
			خواص سورۃ احزاب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	خواص سورۃ الشقاق		خواص سورۃ التہاد
	خواص سورۃ البروج		خواص سورۃ حشر
	خواص سورۃ الطارق		خواص سورۃ ممتحنہ
	خواص سورۃ النحل		خواص سورۃ صف
	خواص سورۃ غاشیہ		خواص سورۃ جمہ
	خواص سورۃ فجر		خواص سورۃ منافقون
	خواص سورۃ بلد		خواص سورۃ طلاق
	خواص سورۃ الفتح		خواص سورۃ تحریم
	خواص سورۃ النمل		خواص سورۃ ملک
	خواص سورۃ النبی		خواص سورۃ ن
	خواص سورۃ الم نشرح		خواص سورۃ الاحقاف
	خواص سورۃ الاحقاف		خواص سورۃ معارج
	خواص سورۃ القمر		خواص سورۃ نوح
	خواص سورۃ قدر		خواص سورۃ جن
	خواص سورۃ البینہ		خواص سورۃ مزلزلہ
	خواص سورۃ الزلزال		خواص سورۃ مدثر
	خواص سورۃ العادیات		خواص سورۃ قیامت
	خواص سورۃ القارعہ		خواص سورۃ دہر
	خواص سورۃ الحکات		خواص سورۃ الرسالت
	خواص سورۃ الحکات		خواص سورۃ نباہ
	خواص سورۃ العصر		خواص سورۃ الزلزات
	خواص سورۃ الصم		خواص سورۃ صم
	خواص سورۃ قیل		خواص سورۃ تکویر
	خواص سورۃ قمر		خواص سورۃ انفطار
	خواص سورۃ ماعون		خواص سورۃ تطہیف

صفحہ	محتوا	صفحہ	محتوا
	<p>چٹیک کا گنڈہ دودھ کم ہونا جاوڑو ٹٹا کے لئے لٹا مہا سوری کی کمی لٹا مہا سوری کی زیادتی فاسب کو داہیں ہلانا غریبی دور کرنے کے لئے بچوں کا زیادہ رونا درد سر کے لئے درد سر آدھا سیسی چند مفید عامی</p> <p>(۱۰) میلا دوتعت</p> <p>میلا دھکوم میلا دشریف کنجیہ نعت تراۃ نماز شجرہ نقشبندیہ مجددیہ شجرہ قادریہ رضویہ فاتحہ سلسلہ چنگی کج قادری مناجات</p>		<p>خواص سورۃ الکوش خواص سورۃ الکافرون خواص سورۃ تہت خواص سورۃ اخلاص خواص سورۃ قلن والھاس دوسرے مختلف عملیات دماغ کی کمزوری نظر کا کمزور ہونا زبان میں گنت اختلاج قلب درد شکم تنگی بڑھ جانا ناف مل جانا بخار پھوڑا پھنسی کمر سے سانپ بھگانا بازو لے شے کا کاٹ لینا بانجھ ہونا حمل مگر جانا پیدا کنش کا درد بچہ زندہ نہ رہنا بچوں کو نظر لگانا روٹا چوکننا ہیضہ اور ہر وہائی امراض</p>